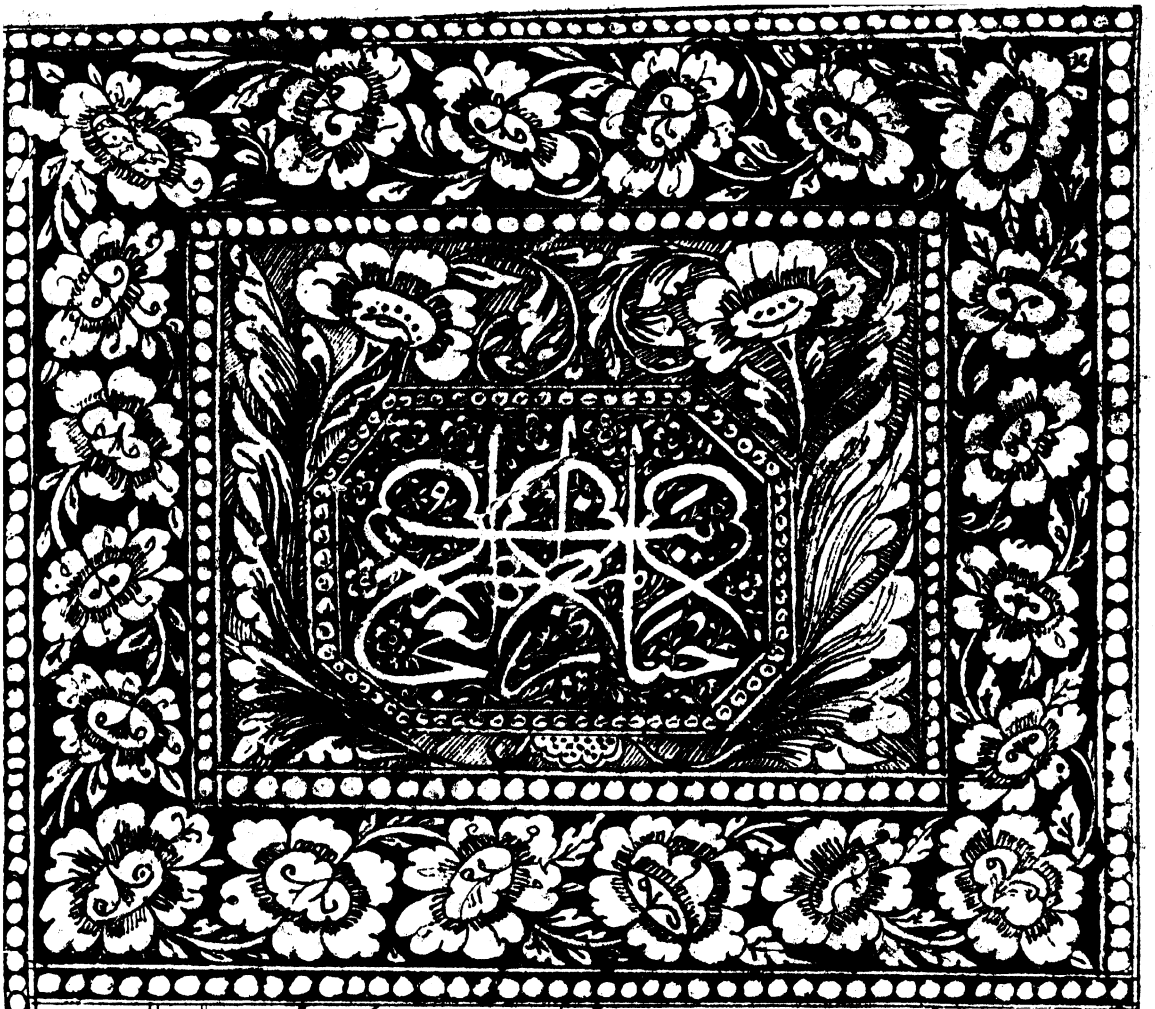
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222918
UNIVERSAL
LIBRARY



جلد ایک | ۲۰ اپریل ۱۸۶۲ع مطابق ۱۲ شوال ۱۲۷۸ھجری روز چارشنبہ | نمبر ۱۴

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار یعنی روز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے قیمت اسکی چھہ روپیہ سال پیشگی اور بارہ آنہ ماہوار ہے اور محصول ڈاک زیہ خریدار ہے جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا بالطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ جاوے گی اور جو مضمون کہ واسطے فایدہ عامہ کے ہو یا جاویگا اوسکی اجرت نہ لی جاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چہاپا ہے جو صاحب چہپوانا کسی کتاب کا ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار مفید مطالب سوداگران و تہکہ داران للٹ کے لکڑی سال ۱۸۶۲ع جس میں تفصیل ذیل کا خانہ مرکاے

مقام دودولہ متصل ہردوار مین نوین ۹ اپریل ۱۸۶۶ع
کو بوقت اٹھ بجے دن کے نیلام ہوگی اور جب تک
کل مال نیلام ہوسکی نیلام جاری رہیگا جس شخص کو
خریداری کلکٹری مذکور کی منظور ہو وہان حاضر ہو کر
خریداری تفصیل لکھی موجودہ ۱۱۳۱ لٹہ سال کول
۱۶۰ لٹہ چکور۔ یہ مال پیدائشی جنگل منوپوری کا بہت عمدہ ہے
۴۴۰ لٹہ کول
۸۷ لٹہ چلور } یہ مال منبطہ سوداگران ہے جو جنگل سی فراہم کیا گیا

۱۲۰۱۶ کلکٹری بجنور سین نہایت عمدہ
۱۳۴۴۱ کلکٹری دس فٹی سال
۱۱۱ بلہ منال

دستخط اوورڈوفین صاحب سپرنیڈنٹ جنگلات۔

اشتہار

کتاب مسمی بمجموعہ تعزیرات ہند ہی بمطبع ہذا طبع ہوتی ہی
اور قریب الاختتام ہے اور کتاب ہذا مین جملہ خبری
اور جملہ نفع ضروری کی تفصیل اونکی اخبار ہفتہ ہای
گذشتہ مین الہ ہی مندرج ہین اور ہر شخص کو یہہ کتاب
بہت سودمند ہے کہ ہر قسم کی حساب اس کتاب مین

بلا تامل بسہولت نظر معلوم ہوجاتے ہین اور مجلد کتاب
قریب بیس جز کی ہی اور قیمت دو روپیہ چار آنہ جن
صاحبون کو خریدنا کتاب ہذا کا منظور ہو تو بہ ارسال زر قیمت
طلب فرماوین اور محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا

اشتہار

ترجمہ ایکٹ ۲۵ یعنی ضابطہ فوجداری منظور کردہ وبحاربہ
گورنمنٹ بمطبع لالہ نول کشور صاحب مقام لکھنؤ مین بہت
عمدہ خوش خط صحیح چھپ کر طیار ہوا ہے وباین سبب
طبع بنظر تسہیل خریداری نفع اپنا مطلق نہین لیا ہے
ترجمہ معہ انڈکس وفہرست باب وار باندراج خلاصہ دفعہ
مجموعہ تعزیرات ہند ہی اور قیمت اسکی بہ تفصیل ذیل ہے
ایک جلد کی خریدار کو عہ بجائے ۲۵ کے خریدار کو ۱۴ سو جلد
کے خریدار کو ۱۳ جس صاحب کو خریدنا ترجمہ منظور ہو
بارسال زر قیمت لالہ صاحب ممدوح سے طلب فرماوین
اور قیمت کی عوض اسٹام ڈاک ایک آنی کے
ہندوستانی ویل بھیج سکتی ہین فقط

اشتہار

لالہ سکہ نعل صاحب پنواری موضع لسرہٹہ

پرگنہ منگلور ضلع سہارن پور نی پانچ پوتھی کہ نام
اونکی یہ ہین اتم برگاس اگیان بودہ
واسنا روپا شنی اودیت درپن راماین یہ سین چھوٹا
اوران پوتھیون مین کرم اور اوپاسنا اور گیان
شیشا کرکی اور چارون بیدون اور باون اوپا
نشدن اور پنچ دشنی اور گیتا وغیرہ کا حلاصہ ہے
طبع احباب مین بخط ناگری اس مراد سی چھپوای ہین
کہ اون شخصون کو کہ جو استعداد پڑہنی اور سمجھنی ان
کتابون کا رکھتی ہین اور بیدانت کو جانتی ہین یہہ کتابین
بلا قیمت بنظر ثواب دیجاوین چنانچہ آب وہ پانچون
کتاب چھپکر تیار ہوگئین اور باس لالہ صاحب موصوف
کی موجود ہین اور پانچون ایک ہی جلد مین ہین
جو صاحب خواستگار اور شایق ان کتابون
کا ہون بذریعہ خط لالہ صاحب موصوف سی طلب
کرلیوی کہ بلا قیمت بہیجی جاوین گے فقط

العبد
سکہ لعل سوارے
موضع لبر سہری پرگنہ منگلور
ضلع سہارن پور

گورنر جنرل

1979

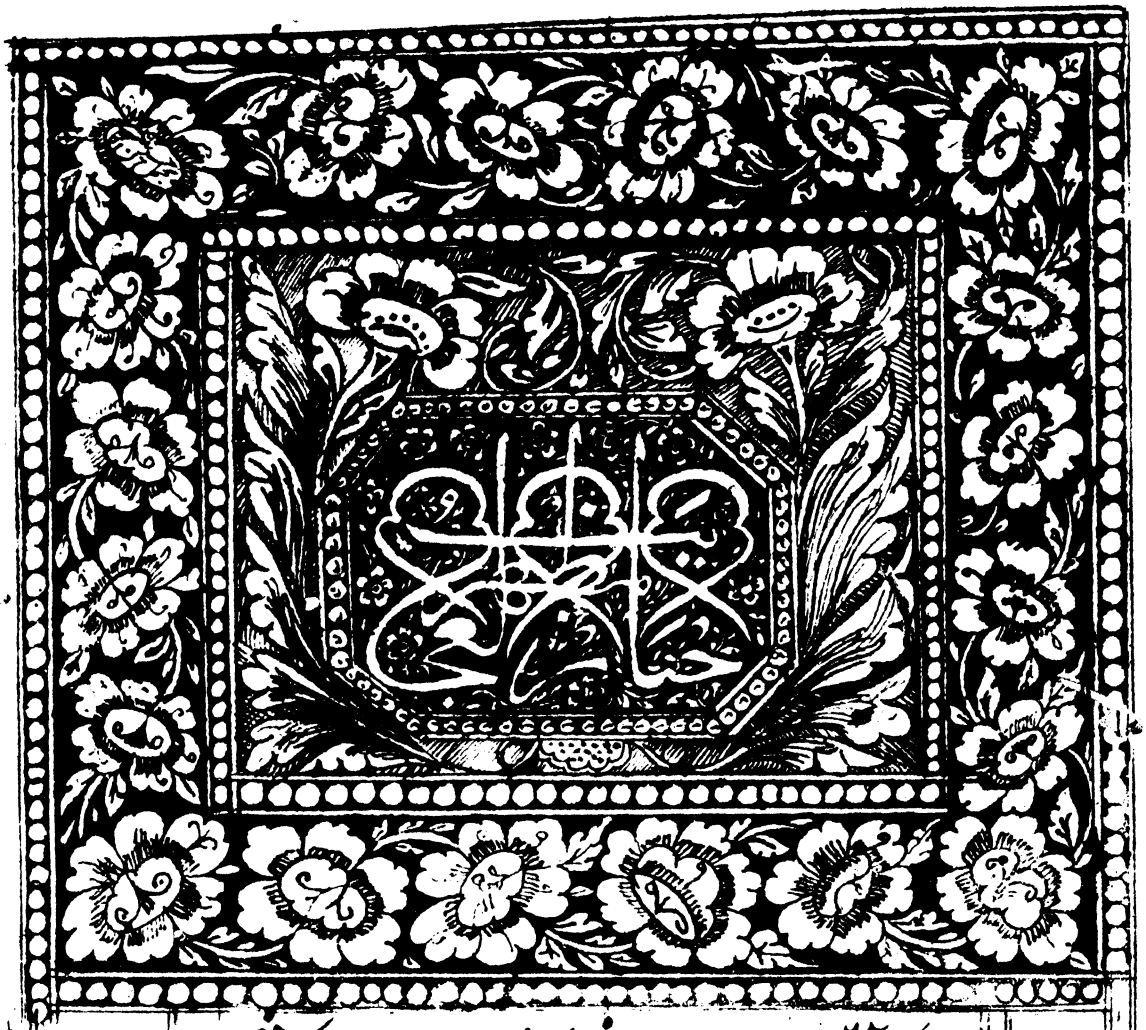
واضح ہو کہ جناب فیضمآب لارڈ کنیگ صاحب بہادر گورنر جنرل
بہادر ہندوستان مین چھہ برس تک مسند آرای عہدہ جلیلہ
اپنی کی رہکر ۱۸ تاریخ ماہ مارچ ۶۳ سنہ عیسوی کو جانب ولایت
تشریف لیگئی اور یقین ہے کہ پہلی کسی گورنر جنرل کی مثل
زکی یہان اتنی تکلیفین نہ اوٹہائی ہون گی صاحب محتشم الیہ کو
ہندوستان مین رونق افروز ہوئی فقط عرصہ ایک ہی برسکا
ہوا تہا کہ ہندوستان مین فساد برپا ہوا اور الیٹ انڈیا
کمپنی کی بہت اپنی تربیت یافتہ ہندوستانی فوج نے
بباعث بیوفائی اور غلط فہمی کی اپنی تہین غارت اور
برباد کیا ظاہر ہی کہ اس فوج کے آدمی اون شخصون کی بہکانے
اور ورغلانے مین ائی کہ جنکو ہرگز کچھہ پاس اونکا اور اونکے
مذہب کا نہا شورہ پشت اور مفسدون کے فقط یہہ نیت تہے
کہ جنگی افسران انگریزی کی عہدے جنہون نے اونہین تعلیم
کیا تہا اون سادہ لوحون کے مدد سی حاصل کرین اور انجام
اس خام خیالی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس وقت جناب گردون
رکاب ملکہ معظمہ انگلستان نی اس بغاوت کی خبر
سنی فی الفور اسی ہزار سپاہ جرار آزمودہ کار کو حکم
جانے ہندوستان کا دیا کہ جسنی یہان انکر اناً فاناً

ہین تمام باغیان نا عاقبت اندیش کو تہہ تیغ کیا اگرچہ
مردمان افواج ہندوستانی نی سرکار ذوالاقتدار کے
ساتہہ بڑی نمک حرامی کی تہی مگر پرہی لارڈ کنیگ صاحب
بہادر کو اون کی حال پر بہت رحم آیا اور افسوس کہاکر
اونہون نے فرمایا کہ یہ نادان اور جاہل دروغ گوؤن کے
بہکانہ مین آگئی کچہہ ذاتی قصور اون کا نہا اور اگر
ایکبار اس خطا سی معاف کی جاوین تو یقین ہے
پہر کبہی ایسی جہوٹی باتون پر اعتماد نہ لاوینگے علاوہ
ازین صاحب مغفر الیہ نی ہندوستانی کی بہبودی
اور ترقی کی لئی بہت کوشش اور سعی کی اب
راقم پرچہ ہذا کچہہ حال جناب لارڈ الجن صاحب بہادر
گورنر جنرل جدید کا وسطی ملاحظہ ناظرین باتمکین کے
زیب صفحہ اخبار کرتا ہی جاننا چاہئی کہ صاحب مغفر الیہ
کے والد بزرگوار کئی برس تک سلطان روم کے
دربار مین گورنمنٹ انگلنڈ کیطرف سی بعہدہ وکالت
مقرر رہی تہی اور یہہ صاحب خود بہی بمقام کنسٹا
اور جامکا کہ یہہ دونون مقام اب زیر حکومت
سرکار انگلشیہ ہین بعہدہ گورنر جنرل مقرر رہی اور
جبکہ فیابین سرکار انگلنڈ کی اور چین کے کچہہ
نزاع واقع ہوا تب آپ پارلیمنٹ مین ممبر

یعنی اہل جلسہ ہنی ران بعد اوس فساد کی دفع
کرنی بیواسطی متعین ہوئی کہ آپ نی چین کی لڑائی مین
جاکر چین والون کو شکست فاش دی اور گورنمنٹ
انگلنڈ کی کا اون کو تابع کیا اور جبکہ ہندوستان مین
بغاوت ہوئی تہی تب یہہ صاحب ہمراہ فوج انگلنڈ کی
سے ہندوستان مین واسطی حصول ملاقات لارڈ
کینگ صاحب بہادر کے کلکتہ مین تشریف لائی تہی
لوگون کے نزدیک لارڈ الجن صاحب بہادر بہت عزیز
ہین اور امید ہے کہ اونکی حکومت اور عہد مین ہندوستان
کو بہت کچہہ فایدہ حاصل ہو فقط از اردو دہلی گزٹ

لچھمن سنگہہ باغی

خواجہ پور کی راجہ صاحب نے سنہ ۱۲۷۱ علوی مین لچھمن سنگہہ
نامی تہاکر دیو لیہ کا کانون جاگیر کا بسبب اوسکی بغاوت کے
ضبط کرکی کسی اور راجپوت کی سپرد کردیا تہا لچھمن سنگہہ نی
جب یہان اپنا تہکانا نہ دیکہا تو اسوہ کی تہانہ کے ہمراہکہ جی پور
کیطرف سرکار سی باغی ہوکر لوٹ مار کرتا پہرتا تہا شامل
ہوگیا اور لوٹ مار کرنی لگا جب کہ جی پور مین انتظام
کلی ہوا اور باغیون کے تلاش اور دار گیر ہونے لگے
اوسوقت ان لوگون نے سلونہر والے تھاکر کے پاس جاکر
پناہ لے مگر لچھمن سنگہہ اپنی بدذاتی اور مفسدی سے



جلد ۱ | ۹ اپریل سنہ ۶۲ ع مطابق ۹ شوال سنہ ۷۸ ہجری روز چارشنبہ | نمبر ۱۵

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوا کریگا اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سے قیمت لیجاویگی فقط پس جس صاحب کو خریدار اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا للطباعہ کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاوی گا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جہانا ہے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

کتاب مسمی بمجموعۃ الحساب بمطبع ہذا طبع ہوتی ہے
اور قریب الاختتام ہے اور کتاب ہذا مین چند چیزے
اور چند نقشہ ضرورے کہ لتفصیل اونکی اخبار ہفتہ ہای گذشتہ
مین لکھی گئی مندرج ہین اور ہر شخص کو یہہ کتاب بہت
سود مند ہی کہ ہر قسم کی حساب اس کتاب مین بلا تامل
ببداہت نظر معلوم ہوجاتے ہین اور حجم کتاب قریب
بیس جزو کے ہی اور قیمت دو روپیہ چار آنہ جن صاحبون
کو خریدنا کتاب ہذا کا منظور ہو تو بہ ارسال زر قیمت
طلب فرماوین اور محصول ڈاک زمہ خریدار ہوگا فقط

اشتہار

لالہ سکہ لعل صاحب ٹھواری لیبریٹری پرگنہ منگلور
ضلع سہارنپور نے پانچ پوتھی کہ نام اونکی یہہ ہین

انم پرکاش — الیان لودہ — رت سر — ودر شنی

رامائن سوین جھوٹا — اودیت درپن

اور ان پوتھیون مین کرم اور اوپاسنا اور گیان شیشا
کرکے اور چارون بیدون اور باون اوپ نشدن
اور نیج درشنی اور گیتا وغیرہ کا خلاصہ سے مطبع احباب مین بخط
ناگری اس مراد سی چھپوای ہین کہ اون شخصون کو کہ جو
استعداد برہمی اور سنسکرت ان کتابون کا رکھتی ہین
اور ببدانت کو جانتی ہین یہہ کتابین بلا قیمت بنظر
ثواب ویجاوین چنانچہ اب وہ پانچون کتاب چھپکر
تیار ہوگئین اور پاس لالہ صاحب موصوف کی موجود ہین
اور پانچون ایک جلد مین ہین جو صاحب خواستگار
اور شایق ان کتابون کا ہون بذریعہ خط لالہ صاحب موصوف
سی طلب کرلیوی کہ بلا قیمت بھیج جاوینگے فقط

العبد
سکہ لعل ہوالہ موضع لیبریٹری
پرگنہ منگلور ضلع سہارنپور

الہ آباد

اس مقام پر اکثر ہندوستانیون سی سنا گیا کہ جناب
حشمت مآب لارڈ الجن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند
نے بذریعہ تار برقی اہالیان انگلشیہ الہ آباد کی نام
حکم صادر فرمایا ہے کہ جو مکان واسطہ کارسرکار کے
مصارف سرکاری تعمیر ہوتی ہین طیار اونکی مسدود
کیجاوی اگرچہ ایسی آمر سی واضح ہوتا ہی کہ عجب نہین شاید
پہر اگرہ دار الحکومت ممالک غربی اور شمالی مقرر کیا جاوے
مگر تاہم راقم کو اس خبر پر اعتماد کلی نہین ہے کیونکہ اگر اس مقدمہ
مین تصفیہ ولایت سی نہو جاتا تو ہرگز لارڈ کلنگ صاحب
بہادر منظوری اپنی واسطی تعمیرات مصارف سرکاری کے
ندیتی خیر جو کچھہ اصل حال اس مقدمہ کا اسندہ معلوم ہوگا

واسطے ملاحظہ ناظرین کی آیندہ درج اخبار کیا جاوی گا

اور یہ بھی سننے مین آیا ہی کہ ولایت سی ایک حکم

بدنیمضمون صادر ہوا ہے کہ جو افسر لوگ انگلستان

سے بریسیڈنسی یعنی دارالحکومت بنگال مین داخل

ہون وہ اگر کو روانہ کی جاوین کیونکہ وہان کام کے

کثرت اور افسرون کے قلت ہے فقط اردو دہلی گزٹ

ولایت

اخبارات ولایت سی دریافت ہوا کہ جناب سر بارٹل فریر

صاحب بہادر ممبر کونسل کہ جو سابق ازین بعہدہ گورنری

ملک سندھ کی سرفراز اور ممتاز تھی وہ اب گورنر بمبئی آجاکے

کے مقرر ہوئی اور امریکہ مین بدستور باہم لڑائیان ہوتی رہی

ہین مگر کچھہ حصول مطلب نہین ہوا اور شاہزادہ عالی وقار

پرنس اف ویلس فرزند ارجمند ملکہ معظمہ دام اقبالہا جو واسطے

سیر اقالیم کی ولایت سی تشریف لی گئی تھی وہ

بالفعل ملک مصر مین وارد ہین فقط

بلیر بندر

اس مقام سی یہ خبر آئی کہ دو قیدی قوم کی مسلمان بجاے

ایک عورت کو ہمراہ لیکر جزیرہ انڈمین کے طرف

بھاگ گئی مگر وہان پہونچکر باشندون کو نہایت بیمروت

اور کج خلق پایا کئی دن تک کچھہ کہانی کو بہم نہ پہونچا

اور جلتی جلتی بانو تھک گئی آخرکار اپنی بیوقوفی پر پشیمان

ہوئی اور اپنی بستی مین واپس آئی اب اونکے

زبانی جو حالات تکلیف راہ اور بیرحمی سا کنان اوس

نواح کے اور قیدی بستی ہین انکو بہت خوف معلوم

ہوتا ہے اور نہین چاہتی کہ قصد بھاگنی کا کرین صاحب

جیل لکھتی ہین کہ انسداد مفروری کی لی یہ امر زیادہ

سی بھی زیادہ مفید ہوا فقط

ہوم ڈپارٹمنٹ

مقام فورٹ ولیم مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۶۲ عیسوی

نمبر ۱۰۲۷ جناب فیضماب ولیم رچی صاحب بہادر ممبر کونسل

درجہ پنجم جناب گورنر جنرل بہادر ۲۲ تاریخ کو بعد دوپہر

بوقت چار بجے رنکہرای عالم بقا ہوئی اب جناب گورنر

جنرل کونسل بڑی افسوس سی یہ اطلاع فرماتی ہین کہ تمام

افسران اہل سیف وقلم اونکی مکان پر دو گھڑی تجہیز و

تکفین کے ۲۳ مارچ پانچ بجے شام کی حاضر ہون اور

نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کل کے تمام دن چندنگا

پہر برابر کیا جاویگا اور فورٹ ولیم قلعہ کی توپ سے

۱۵ ارتوپین ماتمی سر ہونگے فقط

افغانستان

۳ تاریخ ماہ مارچ سنہ حال کو ایک عرضداشت

ضروری بھیجی ہوئی سردار محمد افضل خان کے

نرکستان سی آئی اوسکا مضمون یہ تہا کہ تحقیقا سنی ہین

آتا ہی کہ پچاس ہزار سپاہ معہ توپون کی ایران سی
جانب ہرات روانہ ہوئی اور مختلف مقامات پر خیمہ
افگن ہے اور سردار سلطان احمد جان حاکم ہرات نے حسب الحکم
شاہ ایران کے سولہ ہزار سوار و پیادگان کو حکم روانگی
فیح اور قندہار کا دیا ہی جسوقت یہ خبر امیر صاحب کی خاطر
سی گذری بہت متردد ہوئی اسپر سردار شیر علیخان
نے کہا کہ یہی ہین ہے کہ یہ خبر غلط ہوگے کیونکہ اگر ایسا
ہوتا تو اس سی پیشتر آگی ہاں خبر قندہار سی آجاتے فقط یہ بات
بنای ہوئی سردار محمد افضل خان کے ہی تاکہ ان باتون سے
میری سب بہائیون کو دہشت ہو اور سبکی اونکی روبرو
امیر صاحب کے ظاہر ہووے فقط

۲ تاریخ کو جسوقت امیر صاحب غلام حیدر خان کی بابت
رونق افروز تہی اور سردار اور خان واسطی ادای
مراسم تسلیمات کی باریاب ہوتے جاتی تہی سوار
محمد امین خان کے عرضی قندہار سی لیکر آیی اس مین
تحریر تہا کہ عبد الغفور خان نے کسیقدر فوج اپنی ہمراہ
لیکر ہرات سی کوچ کیا اور ہزارہ اور تیمنی کے قلعہ کے
فوج پر کہ جو محمد شریف خان وہان جو رای تہی یورش کے
چنانچہ بباعث کثرت فوج کے اوسنے قلعون کو
خالی کرواکر اپنا قبضہ کرلیا اور جسوقت ہزارہ کے فوج
بہاگ کر فیروز کوہ آئے محمد شریف خان نے اپنی ہمراہ فوج

۳ تاریخ کو واسطہ سرکوبی عبد الغفور خان کی کوچ کیا اور اوسنی
عرضی مین یہ بہی لکہا تہا کہ ایرانیون کے سپاہ زور مرور
ہرات مین داخل ہوتی جانے ہی فقط

۵ تاریخ کو امیر صاحب نی سردار شیر علیخان کو طلب کیا
اور کہا کہ تم اپنی مٹی کو جو حاکم کابل کا ہے ایک خط بہیجو
روانہ کرو کہ حسب الحکم سابق کی تمام فوج کو ایک جگہ جمع کری
اور جب ایسا ہوجاوے تو فوراً اطلاع دے ۶ تاریخ کو سردار
فتح محمد خان ولد سردار محمد اکبر خان مغفور کی عرضی خلاصت
غلزی سی ائی اوسمین لکہا تہا کہ سردار محمد شریف خان
کو بشمار فوج ایران نے گہیر لیا ہے لہذا اونہون نے
واسطہ مدد کے سردار امین خان کو بمقام قندہار لکہا تہا چنانچہ
حسب ہدایت اب مین نے دو ہزار سوار معہ پیادون کے فرح کو روانہ
کی ہین اور فوج کو ہ بند مین جمع کر رہا ہون فراہم ہوتے کیوقت
فوراً روانہ کرونگا یہ سنکر امیر صاحب نی سردار شیر علیخان
کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ میری دانست مین یہ بہتر ہے
کہ تم اور تمہاری بہائی فوج مقیم جلال آباد کو حکم دیون
کہ وہ اجناس خوراک اپنی فروخت کرکی کابل کو روانہ
ہون — ۷ تاریخ کو ایک اور ضروری عرضداشت
مرسلہ سردار افضل خان کے ترکستان سی ائی اوسکا
مضمون یہ ہے کہ امیر صاحب آپ کو رحمت خدا کے ہوا آپ بہت
اچہی لوگ ہین کہ ایسی نازک اور تنگ وقت مین جبکہ

باز نہ اکر مع پچاس ساتھہ سواروں بارو ٹھیہ کے مقام دلویہ
پر بہ آرادہ غارتگری چڑہا اور راہ مین یہہ مشہور کیا کہ ہمارے
برات فلانی مقام کو جاتی ہی جسکو چلنا ہو چلی چنانچہ
برات سمجہہ کر اکثر غریب راجپوت مسوار کی نے
شریک ہو گئی اور رات کو دلویہ مین پہونچکر پہلی اوسی
ٹہاکر کی مکان پر کہ جسکو راجہ صاحب نی گانون سپرد
ڈاکہ ڈالا ٹہاکر نی جب غل و شور سنا تلوار پکڑ کر باہر نکل آیا
اور لچمن سنگہہ سی ہتیار کرنی لگا کہ اتنی مین کسی سوار کے
تپنچہ کی گولی اوس ٹہاکر پر پڑ گئی اور اس صدمہ سے
مر گیا اور پانچ چہہ آدمی ہمراہی ٹہاکر کی زخمی ہوے
بعد اوسکی لچمن سنگہہ لوٹ پاٹ کر مقام سکونت کو روانہ
ہوا جب یہہ حال رای پور کے ٹہاکر نی سنا فوراً جمعیت
سوار لچمن سنگہہ کی تعاقب کو روانہ کی اور وہ سوار تو مع
اپنی ہمراہیون کے چلدیا مگر ایک سوار اور ایک پیدل
راجپوت کہ جو پیچہی رہگیا تہا سوارون نے اوسکا تعاقب
کیا چنانچہ سوار کو بجہور نالاب سوہاجپورہ علاقہ سارنگ
علداری سرکاری مین جا کر گرفتار اور زخمی کیا گہوڑا
اور ہتیار چہین لیے اور پیادہ بہاگ کر موضع سورج پور
کی زمینداروں باون برکہ یا ہرگانون کی کشتکاری کا
کر رہی تہی گر پڑا اور امان مانگی سوارون نے چاہا کہ اوسکو
بہی زخمی اور گرفتار کرین تہاکر مانع ائی اور کہا کہ یہہ علاقہ
سرکاری ہے ہم اس ادمی کو تہین نہین گی اور تہانہ پر اطلاع
کرین گے اگر تم زیادتی کرو گی تو سزا پاؤ گی یہہ سنکر سوار
واپس ہوئی اور سوار کو ہمراہ لیا اور پیادی کو اون
زمینداروں کے سپرد کر دیا زمینداران سورجپورہ نے
اوسکو بحفاظت تمام رکہہ کر تہانہ سارنگ مین جیسے
رہان کے سپاہی اور پیادی جا کر اوسکو تہانہ مین لے
ائی اور عدالت مین چالان کیا اور وہ سوار رای پور کے
کلالیہ علاقہ کوٹ کرانہ متعلقہ ٹاڈ گڑہ مین جب لوٹ
کر پونہچی اوس سوار نے کہ جسکو گرفتار کر لیا تہا وہان کے
زمینداروں کے منتظر و خوشامد خفیہ کسیطرح سے کر اونہون
نے جا کر تہانہ پر خبر کی اور چیف کانسٹبل نی آکر اوسکو
اون سواروں سے چہین لیا اور روانہ عدالت کیا
اب مقدمہ دایر ہے انیدہ جو کچہہ دریافت ہو گا درج
اخبار کرین گے فقط از شعلہ طور

گنڈمک کی بارش

مقام اوتہ علاقہ پشاور مین انتیس تاریخ ماہ
سنہ ۱۸۶۲ء کو ابر و باد کی سات ہوئی باشندہ مکان
بکثرت ہوئی جب اسمان صاف ہوا ابر بانی نہ تھا لوگ
اپنی اپنی مین مشغول ہوئی جابجا جو پانی گڑہون مین بھرا تھا
اوسکی کناری مٹی جمی ہوئی تھی نمک کی دیکھی متعجب
رہی بعضون نے ہاتہہ مین اٹہا کر چکہا تو گندک کے
بوا تی تھی خشک کرکی آگ مین جلایا تمام کیفیت اور
دہوئین مین گندک کی پائی جاتی تھی صاحب خبر
عہدہ دار سرکار مین ہین تہے کہ جنہون نے خود تجربہ اسکا
کیا اور اپنی طائفہ جہان نشان پایا لہذا وہ اگر ہمارے
اس ملک مین کچہہ طائفہ نہین وہ کالی ہے
تو یہہ آسمانی ہے وہ باشندان جناب باری ہے اگر دیکھی
تو اصل ان دونون کی پانی ہی نمدہ ہے ہی چیز حاریاس
ایسی بارو رطب نہی آیا مشکون ہو فقط اوسکی قدرت ہے
عقل کو یہان کچہہ دخل نہین ہمہ تن حیرت ہی فقط از حلقہ

اطلاع ضروری

صاحب اخبار مفید خلایق اپنی اخبار گوہر بار مین درج
فرماتی ہین کہ ناظرین باتمکین رسالہ نعادت ہند
پر واضح ہو کہ دسمبر سنہ ۶۲ عیسوی سے بسبب کثرت کار کنان
اور دیگر امورات ضروریہ کی اجرا اس رسالہ
کا ملتوی تہا اور اس عرصہ مین اکثر احباب کا جو اس
رسالہ کی قدر فرماتی تہی نہایت اشتیاق اوسکی
مطالعہ کی بسطی پایا گیا اور بعض جگہ سی شکایتین بہی
مگر مقام مجبوری تہا اب اس مہینی ماہ سنہ ۶۳ عیسوی
سی اجرا اسکا پہر شروع ہوا اور بعنایت خداوند حقیقت
سی امید ہے کہ اب متواتر ناظرین کی خدمت مین
روانہ ہوتا رہیگا اور مضمون دلچسپ اور قابل
اندراج جواب تک درج ہوتی سی رہگئی ہین درج
کیجاوین گے فقط

ڈاکہ

اخبار موصوف سی واضح ہوا کہ دو سپاہی گورہ
مقیمہ فوج شہر مذکور شکار کو گئی تہی اتفاقاً ایک
بندر اونہون کے ہاتہہ سی مارا گیا پہر تو ایک لمحہ کی
عرصہ مین چار و نطرف سی بندرون نے گہیر لیا بجوف
جان ہر چند اونہون نے بہاگنا چاہا مگر اونسی بہاگ
نسکی اور بندرون کے ہاتہون سی دونون گوری مارے گئے

کماندر بجیف بہادر

جناب شہر ہوز صاحب بہادر کماندر بجیف واسطے

ملاقات گورنر جنرل بہادر جدید کلکتہ کو روانہ ہوئی
چنانچہ دہلی مین پہنچکر اوسی روز آگرہ کو کوچ فرمایا گیا

از اخبار مفید خلایق

زالہ زدگی

اردو دہلی گزٹ مطبوعہ ۲۲ مارچ سنہ حال مین درج ہے
کہ از تاریخ ماہ مارچ سنہ حال کو جو ضلع اکبرآباد مین اولون
بارش ہوئی تہی اوس سی زیادہ برگنہ ہاتہرس
وساسنی و اگلاس و سکندرہ راؤ مین ہوئی
اور بحال نقصان زراعت ہوا اور اوس روز تمام ضلع
علیگدہ مین اسقدر مینہہ برسا کہ سب سرکین پانے
سے بہر گئین اور تیزی ہوا سی صدہا کہیت زمین پر
گر گئی اور صاحب خبر لکہی ہین کہ اگرچہ بظاہر یہہ نقصان
معلوم ہوا مگر آمید ہی کہ بعض بعض زراعت کو کہ جو باعث
کمی بارش کم تر و تازہ تہین وہ سب سرسبز ہو جاوینگی
اور اناج کثرت سی پیدا ہوگا اور اس ضلع کی زمیدار
اس میہہ کی برسنی سی نیل کی تخم ریزی مین مشغول ہین
اور مجمع البحرین سی مدرک ہوا کہ ۲۰ مارچ کو وزیرآباد
مین خوب بارش ہوئی اور بعد بارش اولی ہی بڑی گرمی
احتمال نقصان زراعت کا تبلاتی ہین اور اوسی روز
بجلی بہی ایک حلوای کی مکان پر بڑی مکان کو

تو کچہہ ضرور نہ بہونچا لیکن ارسکی لڑکی بعمر ۱۳ یا ۱۴ برس
کے ہاتہی ہلاک ہوئی —

اور اخبار عالم سی دریافت ہوا کہ ۲۰ مارچ کو مقام ارہونے ضلع
بجی دن کے تہوڑا سا باران رحمت نازل ہوا اور بجلی
بمقدار ۳ تولہ کی اولہ پڑی اگر خدانخواستہ کہیتون پر
ایسا حال رہتا تو حصہ زراعت تیار تہی سب غارت
ہو جاتے مگر عنایت الہی سی یہہ بڑی خیریت گذری کہ وہ
اولہ تہوڑی دیر تک پرتی رہی فقط —

اور اخبار شعلہ طور سی واضح ہوا کہ ضلع فتحپور مین
۲۰ مارچ کی چار بجی رات کو یکایک ابر خفیف ہوا بجلی
خوب چمکی بادل گرجا پانی برسنی لگا پانی کا ہیکل تہا
قہر آسمانی نے تہا ابر بادی شدت ہوئی زالہ باری بکثرت
ہوئی اور بڑی بڑی اولہ تین تین چار چار تولہ کی پڑے
کاشتکاران کو بڑا نقصان ہوا برگنہ غازی پور
فتحپور کے اکثر دیہات اس آفت ناگہانی سی خراب
اور برباد ہو گئی اور زراعت مین ایک دانہ نہی رہا
بیچارہ زمیدار بہت تباہ ہو گئی ۲۱ مارچ کو
کاشتکاران کی طرفسی فریب دیدہ سوسوال کی بابت
تخفیف نسبت نقصان و عدم استطاعتی حضور مین
جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع فتحپور کے گذری اگرچہ

سب سوال درحقیقت قابل التفات نہی مگر حوکلہ
نے اجازت حاکم اعلی تحقیقات نقصان مین مشغول
تہا لہذا سب داخل دفتر ہوئی سال گذشتہ مین پانے
نہ برسنی کی شکایت تہی امسال جو بارش ہوئی تو اولون
نے ایک عالم کو تباہ کردیا اوسی مین کچہہ حد اسے
حکمت نے اللہ تعالے اپنی بندون پر رحم فرمائی کہ اسمانے
اسمان اور آرضی سے بچادی اور حکام کو برسر
عنایت لاوی آمین فقط

دہلی

پہاڑی دہلی پر جہان ایام مفسدہ مین لڑای ہوتی تہی
ایک عمارت عالی شان جسکا طول ایک سو بیس فٹ
ہوگا واسطی یادگاری کی تعمیر ہونیوالی ہے اور جو جو
صاحبان انگریز اس جگہہ لڑای مین ماری گئی ہین اونکی حالات
کا رقعہہ کندہ ہوکر اسجگہہ لگائی جاوینگے اور مغل بیگ
قاتل سایمن فریزر صاحب کو لاہور دروازہ قلعہ کے
روبرو پھانسی ملی اور حکم ہوا ہے کہ قلعہ کی بیچ تو
سہدوستانی باجا بجاتا ہوا نہ نکلی چنانچہ اب کسی برات
وغیرہ مین اوسجگہہ باجا نہین بجتا ہے فقط از اخبار عالم

کابل

۱۹ فروری کو چند قلماق شتر سوار جیل سے دربار مین
امیر صاحب کے اکر حاضر ہوئی اور کچہہ اشخاص سکنہ
کابل سکانہ گہوڑی اور اسباب اپنی ملک کی لیکر جلال اباد
مین داخل ہوئی بعض کہتی ہین کہ یہ لوگ تجار ہین اور بعضون کا
قول ہی کہ وہ وکیل سرکار ہی چنانچہ امیر صاحب نی واسطی دریافت
اصل کیفیت کی منجمہ مقرر کی ہین — روسی تاریخ کو —
محمد صدیق خان برادر سلطان احمد خان حاکم ہرات
معہ اپنی سوارون کے کابل سی جلال اباد مین داخل ہوا اور
ایک عرضداشت مرسلہ سردار اعظم خان مایٹاک
خابر خان سے کہ جو فاصلہ ۸ کوس جلال اباد سی ہے وی اوسمین
مرقوم تہا کہ مین اور برادر ولی محمد خان اسجگہہ وارد ہوئی
ہین اور جلد جلال آباد مین حاضر ہونگی اسکی جواب مین لکہا
گیا کہ تم اپنی فوج وہین چہوڑکر معہ اپنی برادر کے جلد یہان
اؤ اور محمد حسن خان حاکم ٹکاؤ اور سیفی کی بہی عرضی
اوسی روز اگئی اوسمین لکہا تہا کہ اقوام پیراچاس
اور درہ الہ شاہی کہ جنکو تہوڑی روزگذری بہت
نقصان کے ساتہہ شکست فاش ہوئی تہی اب وہ پہر حملہ
کرنی کا منصوبہ کررہی ہین اور اسی سبب سی قوم سیفی
مجہہ سی امداد مانگتی ہین یہ سنکر امیر صاحب نی حکم دیا کہ
جلال آباد مین زیادہ فوج ہے اگر اوسکو ضرورت ہو تو وہ
بہی ادمی نوکر رکہہ لے اور جو اونسی کام نہ چلیگا تو پہی سی
کچہہ فوج بہیجدیجاویگی فقط ۲۰ فروری کو دربار نہین ہوا
فقط خلوت مین سب سردار حاضر ہوئی اور ایک معتبر

آدمی کی زبانی دریافت ہوا کہ سردار محمد اعظم خان
اور سردار ولی محمد خان جلال آباد مین انا نہین چاہتے
اور اسبات سی سردار شیر علیخان بہت خوش اور
مخطوظ ہین
۱۴ رفروری کو حسب معمول دربار ہوا امیر کابل نی غلام محمد خان
جی کیطرف دیکہکر کہا کہ یہ کیا بات ہی کہ ہماری خط
جواب مین اعظم خان نے لکہا ہی کہ جب تک آپ
سب جاگیر شیر علی خان کی مجہی نہ دینگی مین ہرگز نہ آؤنگا
کہ نجاؤنگا اونکی دیکہا دیکہی ولی محمد خان نے بہی یہی
کہا ہی معلوم نہین کہ اونہون نے اپنی دل مین مجہی کیا سمجہا ہی
اور اب لازم ہوا کہ مین اونکو شمالی یہ واجبی کرون
یہ کہکر محل سرای مین تشریف لیگئی فقط
۱۴ رفروری کو امیر صاحب نے سردارون کو باغ مین طلب
کیا اور بعد مشورہ کی حکم دیا کہ ایک مراسلہ بنام اعظم خان
بدین عبارت لکہا جاوے کہ اگر تمنی ایکی دفعہ ہمارا کہنا
نہ مانا تو آیندہ قطع رسل و رسایل ہی چاہئی کہ دیکہتی
اس مراسلہ کی تم جلد جلال آباد مین حاضر ہو اور اوسیوقت
حکم دیا کہ ایک مراسلہ ولی محمد خان کے نام بہی بابین
مراد لکہا جاوی کہ تم جو اعظم خان کی ساتہہ رہے
ہو یہ تمہاری غلطی ہی اور اگر کل تم یہان نہ آجاؤ گے
تو سب تمہارا مال منظ ہوگا اور فوج دوسری دیکر
سپہ رد کی جاویگی بعد تحریر مراسلات بالا کی مین
دربار مین امیر صاحب نے اون دونون صاحب زادون کو
سخت وسست کہا اور دشنام دین فقط
۱۳ رفروری کو سردار شیر علیخان ایک آدمی کو کہ جسکا
نام حیدر خان تہا ساتہہ لیکر دربار مین آمیر صاحب کی حاضر
ہوئی اور عرض کی کہ یہ شخص ابہی ٹانک سی آیا ہی
امیر صاحب نے اوسی سردار اعظم خان کا حال پوچہا جواب
دیا کہ سردار اعظم خان اور سردار ولی محمد خان نے
باہم قول و قسم کرکی کابل کی جانب کل شام کو کوچ کیا
اسپر امیر صاحب نے فرمایا کہ کیا اونکی روانگی کی پیشتر کوئی خط
اونکی پاس آیا تہا اوسنی عرض کی نہین مگر کوئی شخص جلال آباد
سی اونکی پاس گیا اور کہا کہ امیر صاحب نے خاص دربار مین تمہین
گالیان دین اور کہا کہ مین سردار ولی محمد خان کے بی غرتی
کرونگا اور جسوقت یہ خفگی اونپر دربار مین ہو رہی تہی سردار
شیر علی خان بہت خوش تہی کہ آمیر صاحب اپنی زبان سے
اون دونون بہائیون کو برا کہہ رہی ہین یہ سنکر اون دونون
نے اول کچہہ مشورہ کیا اور پیر کہا کہ اب ہم جلال آباد کو نہین
جاوینگی کیونکہ نہین معلوم کہ آمیر صاحب ہم سی کیا بدسلوکی
کرین یہ سنکر امیر صاحب نے سردار شیر علیخان سے کہا کہ تا دفتیکہ

ہین نبدوبست نکرلون خبردار یہ رازافشا نہووی
کسواسطی کہ بعض سردار اور خان جو دشمن ہین اورجسکو
اتباب اس حال سی اطلاع نہتی وہ موقع وقت پاکر سردار
اعظم خان اور ولی محمد خان کو تحریک اور ترغیب دینگی
اوسی تاریخ کو ایک عرضی سردار محمد علیخان حاکم کابل کے
ائی اوسمین مرقوم تہا کہ ابہی ایک سوداگر ترکستان سی ایا ہے
اور اوسنی بہی اطلاع دی ہے کہ طاش کرغان سے تحقیقا یہ
خبر ائی کہ حاکم سابق سمرقند کا سہ ۵۰ سوار پاس شاہ
بخارا کی گیا تہا اور ۱۸ اسپ تیز گام نذر کئی اور جو کہ
یہ حاکم شاہ بخارا کا خسر ہی لہذا شاہ نی اوسکو بہت
التفات کیا اور ایک خلعت دیا اور یہ بہی اقرار کیا ہے
کہ مین تمکو حکومت سمرقند پر بحال کردونگا چنانچہ ایسا ہی
اوس عرضی کو ملاحظہ فرماکر کچہہ بات بابت بخارا نہین کے
اور باعث اسکا یہ تہا کہ اوسوقت امیر صاحب خود اپنی معاملات
مین فکرمند اور بہت گرویدہ خاطر تہی فقط از اخبار عالمناب
ہندوستان مین انگریزون کی زمینداری کی تجویز
آج کل اس امر کی تنقیح ہورہی ہے کہ اہل انگلستان کے
اس ملک مین تجارت و زمینداری خواہ خواستگاری کے
واسطی مفصلات و بیرونجات مین آنا دہونی سی کیا کیا فائدہ
اور نقصان ہوگا اور غالب ہے کہ جن صلحنامون کا نبدوبست ابہی
میعاد ہی اور اونکا نبدوبست دوامی اور غیر مزروعہ یعنی
جنگل کے زمین کی واسطی سرکار سی حکم فرودخت ہونی کی باعث
بہت سی دولتمند انگریز اس ملک مین سکونت کرنا اور اپنی دولت
کو زراعت مین صرف کرنا اختیار کرین گی اور اس سبب سی ہندو
رعایا کو بہی فائدہ ہوگا اور کثرت اختلاط سی اونکی صنعتون سی
مستفید ہونگی لیکن یہ بات اوسی حالت مین ہوسکتی ہی
جبکہ وے انگریز بہی شریف و منصف باعلم ہون اور اگر
انگلستان کے آخور اگر یہان آباد ہوی تو جو اندیشہ پچاس
برس پیشتر اسکے سرکار کمپنی کو ایسی لوگون کے آباد کرنی سے
ہوا تہا اور لارڈ ہیسٹنگ صاحب اور لارڈ مینٹہہ صاحب
اور بڑی بڑی عاقلون نے انگلستان کے پارلیمنٹ یعنی انجمن
شاہی مین ظاہر کیا تہا وہ اب بہی دور نہ سمجہنا چاہئی اگر گورنمنٹ
سے فسادی انگریزون کا فساد رفع کرنی کی واسطی قرار واقعی
نبدوبست نہوا تو تعجب نہین کہ وہ لوگ اس ملک کی رعایا کو
فائدہ دنیا تو درکنار تہوڑی عرصہ مین وبال جان ہوجائینگے
اور عجب نہین کہ یہان کے لوگون کو خودمختاری حاصل کرنی کی
بہی ترغیب دین اور جب اس ملک مین رہنی سہی اونکی اولاد
ہندوستانی رعایا کی برابر خواہ اون سی بہی کمتر ہوجائینگی
تب وہ اولاد خود ہی ہندوستانیون سی تعظیم و توقیر پانی کی
قابل نرہی گی بلکہ خود ہی اپنی بزرگون کا داب کرنا بہول جائینگے
اور اپنی عادت اور خصلت کی موافق ہندوستانیون کو
حقیر سمجہکر بہت تکلیف دینگے اسواسطی گورنمنٹ کو جسقدر

ہندوستانی رعایا کی درمیان مین انگریزون کو آباد کرنیسے
فکر ہے اوسیقدر ہندوستانی رعایا کے رفاہ اور خود
اپنی اغراض کی پناہ کی تجویز کرنا ہی ضرور ہی اگر انگریزون کا
آباد ہونا ہندوستانیون کے درمیان زیادہ تر ہوا تو
بعید ہے کہ تہوڑی عرصہ مین اونکو بھی اونہین عدالتون کے
تابع کرنا مقتضای انصاف ہوگا کہ جبکی ہندوستانی رعایا ہے
اور یہ بات کہ انگریز لوگ صرف سوبریم کورٹ سی جہان اکثر
عرب ہندوستانیون کا پہونچنا دشوار ہے جرمون کے
سزا پاوین انصاف سی بعید ہوگیے فقط ازاخبار شعلہ طور

رشوت ستانی اور بی ایمانی

آج کل دہلی گزٹ کے چند پرچون مین ذکر رشوت ستانی
اکثر دیکہا جاتا ہی اس نظر سے کہ یہ بد رویہ عدالت سے
دور ہو جاوے ۲۰ تاریخ فروری کے پرچی مین
صاحب دہلی گزٹ نی ایک کوتوال کی نسبت لکہا ہے
کہ یہ شخص عرصہ چہہ برس سے عہدہ کوتوالی پر مامور ہے
بہ نسبت سابق کے اب اسکا عجب حال دیکہا جاتا ہے
کہ عقل کام نہین کرتی جس روز یہ اپنی نوکری پر آیا تہا
عجب ایک شکستہ حالی سی ایک سوکہی دبلی گہوڑی پر
سوار تہا اور اب دو برس سے یہ حال ہے کہ سوائے
اطلس و کمخواب کے اور پوشاک کم پہنتا ہی اور سواری کے
یہ صورت ہی کہ بغیر بگہی کی کبہی کچہری کو نہین جاتا ہے
طویلی مین ہر وقت پانچ چہہ گہوڑی موجود رہتی ہین
شام کو ہوا کہانے کو حضرت ہتہنڈی سڑک پر نکلتے ہین
بازار مین بہی ایک اچہا مکان ہوا لیا ہی گہر ہی اپنی بہت
کچہہ بہیجا ہے ایک طوائف بہی ہمشیرہ صاحبہ رو بہ
کام خدمت کیواسطے نوکر ہی ہمنی یہ کچہہ برہا کے نہین
للہا ہی اس نظر سی ہندوستانیون کا منصب اگوار ہوللہا ہے
بلکہ اس امید پر تحریر کیا ہی کہ سرکار ایسی مقام پر التفات
کری جو کہ عہدہ کوتوالی اور سرشتہ داری و تحصیلداری
کا ہندوستانیون کی حق مین ایک گونہ معزز اور اعلی
ہوتا ہی اکثر ہندو اور مسلمانون کی دل یہ بات بیٹہی
جم گئی ہے جو جاہی مین وہ کر بیٹہتے ہین اور اہل معدہ
لوگ اپنی مطلب کے غرض سے ان لوگون کو رشوت
بطور نذرانہ دیتی ہین اور تحصیلدارون کا یہ دستور للہا ہے
کہ وہ اکثر اپنی اوردون کو رکہتی ہین اور وہ اون
لوگون کے معرفت بہت کچہہ اپنا پیٹ بہرتی ہین اور
درحقیقت ان لوگون کو یہ منصب حاصل نہین کہ کسی سے
بہتر [redacted] اپنی طرف سے اسکین یا بانصافی
سے کوی کام نہ ہونے دین ان لوگون کو جاہی اون
حرکات سی جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا بازرہین ورنہ یہ نوکری

لئے اچھا نہو گا خاص اس شہر بریلی کا ذکر ہے
یقین کر اب بہی اوس سی خوب واقف ہو چکی ہون
کہ ایک ناظر جو اب چند عرصہ سی محکمہ صاحب جج بریلے
مین سررشتہ دار ہوا ہے یہ شخص بزعم اپنی عہدہ سررشتہ
داری کی ایک صاحب انگریز کی کوٹہی مین دو چار آدمی
ہمراہ لیکر نے اجازت اندر چلا گیا اور وہ صاحب
اوسوقت سو رہا تہا جب صاحب کو خبر ہوئی تو اوٹہکر
دیکہتا کیا ہی کہ سررشتہ دار آدمیون کو لیکر چلایا ہے
ہر چند کہ یہ آسرا اوسوقت صاحب کو بہت برا معلوم
ہوا مگر اپنی سنجیدگی و تحمل سے ملاقات کی اور بات
آنی کا پوچہا سررشتہ دار نے بجواب اوسکی کہا کہ
تم کوٹہی خالی کردو کہ صدر امین صاحب اس کوٹہی مین مقام
کرینگی اور اگر آپ خالی نکرینگی تو ہم عرضی دیکر مکان کو خالی
کرا لینگے مکان والے کا بہائی اوسوقت اس طرح اوسلے
سنا تہا کہ جیسی چوہا بلی سی سہمکر دبک جاتا ہے
تب وہ دیکہکر کہنی لگا کہ ہان ممکن سررشتہ دار کی کہنی ہی
مطابق ہمی سررشتہ دار سی کہدیا ہے کہ تم صاحب
سی کہدیکہو غور کرنی کی بات ہی کہ ایسی عہدہ دار کو
مطلق خیال نیک و بد نہی اپنی عہدہ کی زعم مین نے
اجازت غیر کی مکان کی اندر چلا جانا با اینہمہ ملازمت
سرکاری ایکٹ ۱۸ تعزیرات ہند کا خوف نکری
جب ایسی بات کی بہان پابندی نہین سرکار کے

کام لیونگر انجام پاتا ہوگا — ہم لوگون کی والنت
مین صاحب موصوف نی سررشتہ دار کی حق مین بڑی
رعایت کی اگر اور کہین ایسا اتفاق ہوتا سررشتہ دار کیا
کوئی ہوتا وہان سی نی عزت ہوکر نکالا جاتا اور جب
یہ خبر نالائقی سررشتہ دار کی حاکم محکمہ کی حضور پہونچتی
تو بیشک وہ شخص ملازمت سرکاری سی خارج کیا جاتا
پس صاحب موصوف کی لیاقت اور سنجیدگی ہے
کہ کچہہ خیال نفرمایا ہماری عین مراد ہے کہ سرکار ایسی ملازم
سرکاری کا تدارک اور بندوبست کری اور ان لوگونکو
بہی چاہئی کہ ان حرکتون سی باز آئین — ایک اور
ماجرا صاحب متہم دہلی گزٹ لکہتی ہین کہ اکثر حکام اور افسر
لوگ تحصیلداران اور عملہ وغیرہ کی رپوٹ پر مقدمات
فیصل کرتی ہین — ۱۸ کی دہلی گزٹ مین یہ بیان ہے
کہ ایک شخص رام بخش نامی زمیندار کی حصہ مین اوہا
گانون تہا اور دوسرا حصہ دار ایک دولتمند اقبال موتی لعل
نامی تہا موتی لعل کی ایک مدت سے یہ منشا اور تمنا تہی
کہ یہ گانون سب میری حصہ مین آجاوی بہت تدبیرین کرتا تہا
مگر کوئی پیش نجاتی تہی مگر کسی نے سچ کہا ہے — ہر کرا زر در
ترازوست زور در بازوست آخر کار ایک بیا تہا لعل
اوس علاقہ مین مقرر ہوا اور موتی لعل اوسکی سلامی کے
واسطے وہان گیا نہین معلوم کہ در پردہ کیا سازش کی
کہ لوٹتی وقت جب گہر آیا تو بہت خوشی منتا تہا جب اتفاق

حسب اتفاق تھوڑے دنون بعد رام بخش ربیع
اور خریف کی نہونی سی مار رد بہ کا باقیدار سرکار ہوا
اس صورت مین رام بخش نے صاحب کلکٹر ضلع کو عرضی دیا
کہ سرکار سی قسط بندی ہوجائی کہ جس سی زر بقایا باسانی
وصول ہوجائی صاحب کلکٹر نے کیفیت تحصیلدار سی طلب کے
تحصیلدار نی اپنی کیفیت مین لکہا کہ رام بخش کو زر بقایا
کے ادا کرنی کا مقدور نہین ہے وہ صرف خیالی پلاؤ پکاتا
ہے چونکہ صاحب کلکٹر اوس علاقہ مین تازہ وارد ہے
زمیندار وغیرہ کی حال سی ہنوز واقف نہوئی تہی تحصیلدار کے
کیفیت معتبر سمجھکر حکم دیا کہ زر بقایا بیشت وصول کیا جاوے
تحصیلدار کو تو یہ منظور ہی تہا بہر کیف اوسکو گرفتار کرکے
باقی سرکار طلب کے مگر اوس سی کوئی سبیل ادا کی نہو سکی
تحصیلدار نے دو چپراسی اوسپر مقرر کرکی حوالات مین بہیجدیا
اور حکم دیا کسی سے یہ بات نکرنی پاوی اوسوقت رام بخش
بہت لاچار ہوا اور دلمین خیال کرنی لگا کہ جب تک مین یہ
حصہ فروخت نکرونگا پیچہا نچہوٹی گا۔ تحصیلدار نے پہر بلکر کہا
کہ تمہارا حصہ نیلام کرکی زر بقایا سرکار وصول کیا جاوی گا
اوسوقت رام بخش بہت گہبرایا تحصیلدار نے پہر اوسکی طرف
مخاطب ہوکر کہا کہ تم موتی لعل کی ساتہ اپنا بندوبست کرلو اور
تمہارا ادہا حصہ وہ رہن کرلیوی گا تحصیلدار نے موتی لعل کو
بلواکر رہن نامہ زیادہ سود کا لکہوایا کہ جس سی وہ برباد ہوجاوے
جب تمسک تمام ہوا اور رام بخش کو دستخط کو
دیا رام بخش نے جو کہ دو روز قید رہکر تحصیلدار کا
ظلم وجبر اوٹہایا تہا لاچار ہوکر دستخط کردی موتی لعل
نے سرکار مین باقی کا روپیا جمع کردیا اس حال
سی کل گاؤن مین قبضہ کرکی رفتہ رفتہ خود مالک ہوگیا
یہ حضرات تحصیلدار کے کرم بخشی ہی۔ اب اگلی
دوسرے نمبر مین اور بہی کچہہ حالات اور ایسی ایسی معاملات
کے اطلاع کرون گا فقط

ہندوستانی عملون کے رشوت ستانی کی نسبت جو مضمون
دہلی گزٹ کی ایک کارسپانڈنٹ نی اوسی اخبار مین چہاپا تہا
معلوم ہوتا ہے کہ اوس مضمون پر بہتون کے نگاہ گئی ہی
ہمنی یہ سمجھکر کہ یہ الزام عام جملہ عمال کے نسبت علی العموم
لگانا بعید از انصاف ہی کارسپانڈنٹ مذکور کی رائے
کے مقابلہ مین کچہہ لکہا تہا لیکن صاحب مہتمم دہلی گزٹ
نے ہماری جواب کو جیسا کہ چاہی جواب شافی نہ سمجہا
اور اونہون نے اوسکو کلام لادلیل قرار دیا اور پہر اوسی
مضمون کے نسبت بتقریب مشتہر کرنی اپنی دوسری کارسپانڈنٹ
کے خط کو لکہا کہ مہتمم محب رعایا اس رای کو صحیح
تصور نہین کرتا۔ اب ہم خدمت مین مہتمم دہلی گزٹ
کے یہ التجا کرتی ہین کہ کیا دلیل اور صداقت چاہیے
جس سی اونکو ہماری اس قول کی صداقت کا اعتبار

ہو زمانہ حال کی تحصیلدارون اور سررشتہ دارون
مین بہت کم ایسی ہین جن پر سنے ایمانی کا احتمال ہوتا ہے
اور اونسی بہی کم وہ ہین جن پر بروقت تحقیقات کے
یہ جرم ثابت ہوسکی ہم پوچہتی ہین کہ آیا اس امر ثبوت کے
واسطے یہ ضرور ہی کہ جن حکام کے ماتحت تحصیلدار اور
سررشتہ دار ہین اونکی سارٹیفکیٹ پیش کی جائین
یا یہ ثبوت کافی سمجہا جائیگا کہ سالیانہ رپورٹون مین سے
یا اعمال نامی کے کتابون سی ہر ایک سررشتہ دار
اور تحصیلدار کی نسبت حکام کی رای کی نقل دکہائی جائے
یا اونکی نزدیک صرف یہی ثبوت عمدہ ہی کہ دس پانچ
حکایات اور فسانجات ایسی لکہدی جائین کہ جس مین
ہندوستانی عملون کی ایمانداری کا بیان ہو—
دہلی گزٹ کے اخبار نویسون نی تو عملون کی بی ایمانی
ثابت کرنیکی واسطے نظیرون اور حکایتون کو ثبوت
کامل سمجہا ہے لیکن ہماری دانست مین جن شخصون کو طرفدار
کا خیال نہین ہی وہ ایسی ثبوت کو ثبوت نہ سمجہین گے
کیونکہ اگر کوئی شخص الزام لگاوی کہ انگریزی دفترون کے
اہل کرونے اپنی ماتحت کی اہلکارون سی جو اونکی
سفارش سی نوکری پاتی ہین جیسی جسکی تنخواہ ہو فیصدی
اوسقدر روپیہ نوکر کراتی کی عوض مین نذرانہ لیتی ہین
خواہ ہندوستان کی اخبار نویسون کو یہ تہمت لگائی

کہ جس کسی کی تعریف اور حمایت اپنی اپنی اخبارمین
لکہتی ہین اوس سی انعام لیتی ہین اور ان دونون اتہام
کے ثبوت کی واسطی دو ایک نظیر واقعی اور پانچ سات
اپنی ذہن سی بناکر جواب دی تو کیا ایسی تہمتین راست
اور صحیح سمجہی جائینگی نہین عقلمندون کے نزدیک درست
ہوگی کیونکہ ایسی ثبوت کو ثبوت نہین کہتی ہین خلاصہ یہ ہے
کہ تہمت اور ثبوت مین بڑا فرق ہی اور ان سبات پر
حصر نہ رکہنا چاہئی کہ فلان آدمی مین بہت لوگون کا ایسا ماننا ہے
کیونکہ ایک مرتبہ انگلستان مین بہت سی لوگون کو یہ یقین
ہوا تہا کہ ہندوستان مین سرکار کمپنی عہدہ فروخت کرتی ہی
یعنی جن لوگون کو نوکر رکہتی ہی اون سی نذرانہ مقرر کرلیتی ہے
لیکن جب تحقیقات ہوی تو یہ یقین پایہ صداقت کو نہ پونہچا
اور نے بنیاد پایا گیا ہم پہر کہتی ہین کہ دہلی گزٹ مین تحصیلدارون
و سررشتہ دارون پر الزام مبالغی کی سانہ لگایا گیا ہے
اور اسپر اسطی اون مین بہت سی جو اس الزام سی بالکل
وشبہہ مبرا ہین اپنی دل مین رنجیدہ ہوی ہونگی—
جہان تک ہمکو اس باب مین حال معلوم ہی اوسکا خلاصہ یہ ہے
کہ جبتک انگریزی حاکم اس ملک کی رعایا کی زبان بخوبی
نہین سمجہتی تہی اور اونکی چال چلن کو جانتی تہی اور
ہندوستانیون سی بلا تکلف ملاقات کرنا بہی پسند نہین
کرتی تہی اور اہل کارون کو نوکر رکہتی موقت اونکی تربیت

اور توقیر پر کہ جیسا کہ چاہئی لحاظ نہین کیا جاتا ہے اب تک وہ اہلکار ہی جیسی کہ وہ تھی یعنی تھوڑی تنخواہ و تھوڑی عزت و تھوڑی اعتبار کی نوکر اور ملک مین بہت عرصہ تک فساد اور غدر رہی اور انصاف و ظلم کا تمیز اوٹھہ جانا سی بدوضعی مین ڈوبے ہوئے رشوت لیتی مین کچھہ خوف نکرتی تھی لیکن جیسی جیسی سب نقص روز بروز کم ہوتی گئی اوسی موافق انکی ایمانداری بھی درست ہوتی آئی ہے فقط از اخبار اودہ اخبار

پنجاب

لاہور مین کاغذات و نقشجات سرکاری جو طیار کئی جاتی ہین ہمیشہ بہت عمدہ ہوتی ہین چنانچہ اب کے ایک نقشہ ملک پنجاب کے تجارت روئی اور پتھرکون کی کیفیت بہت اچھی طرح معلوم ہوتے ہی تیار کیا گیا ہی اوس نقشہ سی مفہوم ہوتا ہی کہ پنجاب مین ۳۳ اضلاع ہین جنکا سطح ۹۰۴۰۶ مربع میل ہے ان اضلاع مین سی ضلع شاہ آباد مین سب سی کم آبادی ہے یعنی مربع میل صرف چالیس آدمی بستی ہین ضلع ہی مین سب سی زیادہ آبادی ہے یعنی فی مربع میل ۳۴۲ آدمی ہین ۷۲۸۲۵۱ مربع میل مین روئی بوئی جاتی ہی وہی مین روئی بھی سب سی زیادہ یعنی فی میل مربع ۱۲۹۰ من پیدا ہوتی ہی کانگڑہ مین سب سی کم یعنی فی مربع میل ۳۵۸ من پیدا ہوتے ہی اگر روئی کی کل پیداواری سالیانہ کو کل آبادی پنجاب پر تقسیم کرین تو فی کس ایک آنا روئی پڑتے ہی ہر سال قریب ۱۲۲۸۲۵ من

روئی پنجاب سی اور ملکون کے طرف بھرتی ہوتی ہے فقط از اخبار آفتاب عالم تاب

رورکے

سوا اس خبر کی اور کوئی خبر نہین کہ جو مقدمہ جعل سازی و تغلب مسلح تخمیناً [illegible] کو دام رورکے کا عرصہ سی عدالت فوجداری اور رشن مین زیر تجویز آرہا اب اوسکا خاتمہ ہوا یعنے ۲۹ مارچ کو حکم سزا قید جملہ مدعا علیہم کو سنایا گیا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ جو ذیل مین درج ہے کسی خوب کہا ہے کہ ہر کمال را زوالے و ہر نقصان را کمالی دل مین نہا کہ اس مقدمہ کا حال مفصل لکھنا تو دشوار مگر مجمل کچھہ حال مقدمہ ہذا کا جو کچھہ معلوم ہی درج اخبار کرتی ہون لیکن اندیشہ یہہ ہی کہ الحق مزاحم ید کسی فریق کو بہت ناگوار و حالیہ نگار کی ناگوار طبیعت نا مزاکت طرف ہو بہت نظر کم میکنم سخن کہ مزاج تو نازک است اس حال کو مصلحتاً بسبب عدم تحقیق ہر چہ اخبار قلم انداز کیا بشرط خیریت کسی پر چہ مین کل حال درج ہوگا کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ رورکے سی روانہ سہارنپور ہوئی صدہا آدمی رورکے سی دور تک ہمراہ گئی اور جس گان مین پہونچتی تھی ہر شخص چھوٹا بڑا واسطی دیکھنی کی آتا تھا خدا اپنی بندون پر رحم فرماوی اور ہر ایک آفت

حسرت ترا تھا

ناگہانے اور قہر سلطانی سی بجاوی فقط —

نام مدعا علیہ	نقد یا جنسیہ	نقد اور جرمانہ	کیفیت
وصیت علی بخشی سپرنٹنڈنٹ	۵ سال	تہائی نقصان اور ۱۰ بیدیہ	کل ۱۰ سال ۱۰ روپیہ جو نیکہ داران
مان خان بیرنشی	۵ سال	تہائی نقصان	جرمانہ ہوا اسمین سے
علیم الدین محرر کوتلہ	۷ سال	ایک تہائی نقصان جو دیگر ہرکاروں سی وصول نہ ہوگا	جسقدر روپیا نیکہ داران سی وصول نہ ہوگا وہ روپیا ہمارے
ممتاز حسین نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۱۰ بیدیہ	اہلکاران کارخانہ گوداموں سی بقدر ایک ایک ثلث کی لیا جاویگا فقط
کمال الدین نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۸	
کانہا عرف کانگ نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۱۲	
چنی نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۱۲	
ہرسکہ نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۱۰	
خوشحال نیکہ دار کوتلہ	۵ سال	۱۲	
خدا بخش نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۱۲	
جمعہ نیکہ دار کوتلہ	۲ سال	۱۲	

۲۹ ر تاریخ رمضان المبارک کو یہان آسمان پر ابر رہا اور بہتون نے دیر تک چاند دیکہا نظر نہ آیا خود فقایہ نگار بہی دیر تک چاند کو دیکہتا رہا جبکہ ناوقت ہوگیا لاچار ہوکر بیٹہ رہا اور یہ خیال کیا کہ قصبہ منگلور قریب ہے اگر چاند ہوگا تو خبر آدی گے اور جو نہ ہوگا تو خبر آدی گے ہمارا دیکہنا بیکار سو ہے چنانچہ وہ ہے ہوا کہ فجر ہوتی یکم اپریل روز سہ شنبہ کو منگلور سی خبر آئی کہ منگلور مین چاند دیکہا اور آج عید ہے چنانچہ یہان روز کی مین بہی واقع یکم اپریل روز سہ شنبہ کو بخوبی تمام عید ہوئی کہتی ہین کہ حضرات ساکنان منگلور نے کبہی ۳۰ کے عید نہین کی ہمیشہ ۲۹ کو چاند دیکہا سبحان یہہ حضرات تیز بہی اور ہمہ دان ہین تو اپنا مثل نہین رکہتی مگر تیز نظر اور متجسس بصر بہی ایسی ہین کہ گو کہین عید کا چاند نظر نہ آوے اور آسمان پر کیا ہی بادل آجاوی مگر انحضرات کو ۲۹ ر ہی رمضان کو ضرور چاند نظر آتا ہی اور اس مرتبہ تو حساب سی بہی ۲۹ کا تہا ۲۹ کو ۱۹ بجے دوج ہی ضرور چاند ہوا ہوگا اور ۳۰ کو چاند دیکہا تو بہی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ۲۹ کا چاند تہا کہ چاند دیر تک رہا اور بیشبہ پر تہا

در مطبع اجیا مقام دقر کہا تمام گشت سنہ ۱۲۷۳ ہجری علی طبع شد

ایک زبردست لشکر غنیم کا سر پر کھڑا ہوا ہے آپ جلال آباد
کے باغون مین سیر اور گلگشت کرتی ہین اور آپ کو سرمو
خیال اپنی ملک کا نہین دیکھی شہر ہزارہ کو غنیم نے آپکے
فرزندون سے چھین لیا اور ہر روز اوسکی فوج وہان داخل ہوتی جاتی
ہی اور قندہار پر حملہ کرنی کا آرادہ رکھتی ہین اسپر بھی
آپ جلال آبادسی کابل مین قدم رنجہ نہین فرماتی اور اگر
جو اپنی ملک کیطرف سی کچھہ اندیشہ نہین ہے تو مبارک آپ
بدل جمعی تمام جلال آباد مین بیٹہ کر سیر گلہای رنگارنگ
وگوناگون کی کیجیے ورنہ مناسب یہہ ہے کہ بغور ملاحظہ اس
عرضداشت کی کابل کو روانہ ہوجیئے اور اپنا بندوبست کیجیئے
ہوگا تو عرصہ قلیل مین قندہار اپکی ہاتہ
سے جاتا رہیگا امیر صاحب اس عرضداشت کو بار بار
ملاحظہ فرماکر دل مین کچھہ سوچ رہی تہی کہ اتنی مین ایک عرضے
ضروری سردار محمد امین خان کی قندہار سی ائی اوسمین مندرج تہا
کہ فوج ایرانی جسکو سلطان احمد خان نے روانہ کیا تہا اوسنی
سردار محمد شریف خان کو شکست دی اور تمام ملک ہزارہ
اور تیمنی کا اپنی قبضہ مین کرلیا اور سردار محمد شریف خان لاچار ہوکر
فرح کو بہاگ ائی ہین اور افواج ایرانی اوس مقام پر ہے اور کوچ
کرنی کی طیاریان کررہی ہے اور اوسی مراسلہ مین یہہ بھی لکہا تہا کہ
کہ شیخ کی فوج واسطہ امداد شریف خان کی فرح مین
پہونچ گی ہی اور سردار محمد امین خان نے سردار محمد فتح خان کو لکہا ہے
کہ تم قندہار مین چلی اؤ اور اونکی وہان داخل ہونے
پر محمد آمین خان معہ اپنی فوج کی فرح کو روانہ ہونگی اور محمد امین خان
نے امیر کابل کو لکہا ہی کہ آپ جلال آبادسی کابل مین تشریف
لائی اور جسقدر فوج ممکن ہو اوسطرف روانہ کیجی جسوقت
امیر صاحب نے یہ عرضی بڑی ہوش ناچتہ اور از خود رفتہ ہوئے
اور دربار کو برخاست کرکی محلسرا مین چلی گئی اوسی
تاریخ کی شب کو امیر صاحب نے محمد حسن خان وکیل سرکار انگریزی
کو طلب کیا اور بعد اطلاع حالات مرقومہ بالا کے ایک خط بنام
حاکم انگریزی پشاور کی لکہا اور اوسکو واسطہ روانہ کرنی
حوالہ وکیل مذکور کیا اور جسوقت امیر صاحب نے سردار محمد امین خان کے
عرضی کو ملاحظہ کیا تہا اوسیوقت وہ جانب کابل کی روانہ
ہونی والی تہی مگر بباعث کثرت بارش کوچ ملتوی رہا اب
سنتی ہین کہ ۱۳ مارچ کو امیر صاحب کابل کو تشریف
لیجاوینگی اور خان لوگ اپنی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر ہر روز
کابل کو روانہ ہوتی جاتی ہین — ۱۰ تاریخ کو امیر صاحب نے
سردار عثمان خان کو دربار مین طلب کیا اور بعد عطای خلعت
اونکی جاگیر واگذاشت کی اور شاہ مردخان نی خان اور

غلزی صاحبان کو دربار امیر صاحب مین پیش کیا اونکو
بہی امیر صاحب نے خلعت دی اور فرمایا کہ اونکی جاگیرین
اونکی نام بحال کیجاوین اور سردار غثمان خان کو خطاب
سرداری قوم غلزئی کا مرحمت ہوا اور پہر ایک خلعت
فاخرہ شمس الدین کو اوسی تاریخ پیشگاہ امیر صاحب سے عنایت ہوا

جلال آباد

وہان کی ایک مراسلہ سے دریافت ہوا کہ ۱۰ تاریخ مارچ
سنہ حال کو قندہار کی ایک عرضی امیر صاحب کی پاس
ائی اوسمین مرقوم تہا کہ ایرانیون کے فوج مین اور کچہہ فوج آنکر
شامل ہوئی اور اونہون نے انارواراور سپینبند کو لیلیا اب
سوای فرح کی اور ملک اونکا قبضہ اور تصرف مین ہے
اور یقین ہے کہ فرح بہی اونکی ہاتہہ سے نہ بچی گا پس اسصورت
مین امید ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو فوج جانب قندہار روانہ
کیجاوی — ۱۳ تاریخ کو ایک عرضداشت مراسلہ
سردار محمد افضل خان ترکستان سے اسمین مضمون ائی تہی کہ قوم
ایماقی نے افواج ایرانی پر جہاپا مارا مگر قوم مذکور کو ایرانیون نے
بہت نقصان کے ساتہہ ہٹا دیا اور فوج ایرانی نے بسرداری
فرزند سلطان احمد خان و میر افضل خان و غلام محی الدین خان
پسران کہنڈل خان کی محمد شریف خان کو تین معرکون مین جو
مقامات مختلفہ این رودی ملک تیموری واقع ہوئی شکست دے
اور اب وہ ایک مقام پر کہ جسکا نام خوشی ہے خیمہ افگن ہے
اور محمد شریف خان پس پا ہوکر فرح مین اگیا اور مقام
مین افضل خان نے واسطی سد راہ دشمنون کے فوج مقرر کردی
ہے اور شاہ بخارا کا کمبوہ مرزہ کول مین پڑا ہوا ہے غرض کہ
تمام ملک مین شہد سی تاہرات و کابل و قندہار تہلکہ پڑرہا ہے
اور امیر صاحب حتی المقدور فوج کی جمع کرنی اور سردارون کے
بلانی مین بہمہ جہت سعی و کوشش رہی ہین اور یہی چاہتی ہین
جتنا جلد ہوسکی فوج قندہار کی جانب روانہ ہو اور نیز
امیر صاحب نے ایک قاصد ہمراہ لاکے جواب خط سابقہ کے
بمقام پشاور روانہ کیا ہی فقط از اردو دہلی گزٹ

دہلی

یقین ہے کہ بہت جلد گیاس کے روشنی شہر کون پر جہان
بہی کلکتہ کی طرح جاری ہو جائی اور اہل انگلستان کے
صنعت اپنی چمک دمک دیکہائی فقط از شعلہ طور

کلکتہ

وقایع نگار فنگس کے تحریر ہے اور زبان زد ہر صغیر و کبیر
کہ بہت جلد حکم کمی انکم ٹکس کا جاری ہونی والا ہے جو کوئی
آمدنی پانسو روپیہ سالیانہ کی رکہتا ہوگا اوس سے ایک
روپیہ لیا جاویگا دیکہئی وہ روز سعید کب اوی کہ حکم
موقوفی ٹکس کا شرف نفاذ پاوی فقط ایضاً

مرتا کیا نکرتا

موضع سرہند ضلع پشاور مین ایک افریدی قوم
بہٹان نور محمد نامی کی گہر مین چوری کی نیت سے سہانداز
مال اور اسباب تلاش کرنی لگا بہت دیکہا بہالا کچہہ نہ پایا
صرف پانچ روٹیان جوار کی ماتہہ ایک گویا دل کی مراد
پائین چونکہ کئی دن کا بہوکا فاقون کا مارا تہا غیمت
سمجہا حرص کے ماری ایک روٹی کا ایک نوالا
کیا جوار کے اول تو یہ ہین خشک ہوتے ہی اوسپر تہنڈی
اوپر خالصاحب کا بہی حلق بہوک پیاس کے شدت سے سوکہا
ہوگا گلی مین پہنچا لگا اندہیری رات تہی روٹی ملتا تو
کرامات تہی پانی کا گہر انظر نہ پڑا ہچکیان لینی لگے
دم بند ہوا انکہین نکل ائین کس مصیبت مین پہنسی اوسکا
خیال کہ مالک خانہ کہین نہ جاگی اودہر خدا سی دعا کہ جان
بجانے القصہ عجب بلائی کلوگیر مین گرفتار ہوئی جب لقمہ
حلق سی نہ اوترا گہبرا شروع ہوا یہہ آواز سنکر خوش مالک
مکان کے کان مین پہونچی بیدار ہوکر چارون طرف دیکہنی لگا
بہیانک ہوگیا چراغ جلاکر دیکہا تو ایک آدمی چارپائی
جوار کی ماتہہ مین دبائی ہوئی چٹ پڑا ہوا ہے انکہین نکل ائی ہین
گلی مین پہنچا لگا ہی سکرات مین مبتلا یہہ حال دیکہکر کمال
ہمت مردانہ کو کام کیا فوراً پانی تہنڈا پلاکر نجہ اجل سی
چہوڑایا جب خان صاحب کو ہوش حواس ائی تو ہاتہ

گہبرائی کہ خود بخود اوس شخص کے قبضہ قدرت مین
گرفتار ہوا دیکہی اب کس ذلت کا سامنا ہوتا ہے
خلاص دشوار ہوا اوس صاحب مروت نے تسلی دیکر استفسار
کیا معلوم ہوا کہ کئی دن کا فاقہ تہا اسلئی چوری کا ارادہ
ہوا تب دو من جوار اور دیکر خالصاحب کو معہ الخیر رخصت
کیا اور مضمون قطعہ شنیدم کہ مردان راہ خدا لقمہ
تازہ کردیا فقط از شعلہ طور

آدمی کا شکار

چند افسر فوج اٹاوی کے اطراف مین شکار کہیل رہے
تہی کہ اتفاقاً ایک عورت پر گولی بندوق کے پڑگئی وہ
بیچاری شکارنجہ شاہباز اجل ہوگئی اوسکا شوہر بہی وہان
موجود تہا اوسنی رونا پیٹنا شروع کیا غل مچایا یہ حال
دیکہکر شکاری گہبرائی اوسکو بہلانی پہسلانی لگے
بجیس روپیہ دینی کا وعدہ کیا بہت ٹلایا غالب ہے
کہ وہ بیچارہ اسقدر خون بہا پر راضی ہوگیا ہو جو رو مرگئی
تو مرگئی اسقدر روپیہ کو دیکہکر تہوڑی دنون کا رازقہ
سمجہا ہو صاحب خبر لکہتی ہین کہ اگر کسی بیچارے ہندوستانی
کی ماتہہ سی کوئی یورپین ہلاک ہوتا تو خدا جانے حکام عہد
کیا کیا تحقیق و تدارک فرماتی اور اوسکی انتقام پر آمادہ
ہو جاتے اس نے گناہ کی مرنی کا کچہہ خیال نہین ہندوستانی
لوگ ان صاحبون کے نظرون مین کچہہ مال نہین حکام عہد کو

چاہئی کہ اپنی رعایا کو سمجھین اور بمقتضائی عدالت
و انصاف سب پر نظر عنایت رکھین فقط ایضاً

مژدہ

انڈین فیلڈ نامی انگریزی اخبار سے واضح ہوا کہ اس ملک
مین جو عدالتہای اعلی مقرر ہونی کہین اور اونمین ہندوستانی
اور انگریزی دونو قسم کے حاکم ہونگی اور حاکمون کی تنخواہ
کے نسبت ابتک یہ بات قرار نہ پائی تہی کہ آیا تنخواہ
ہندوستانی حاکمون کے برابر تنخواہ انگریزی حاکمون کے ہوگی
یا کم اور اسی امر کی تنقیح کیواسطی ایک کمیٹی مقرر ہوئی تہی
چنانچہ اب ارباب کمیٹی نے بالاتفاق اپنی رای دی ہی
کہ کچھہ تفاوت تنخواہ حکام انگریزی و ہندوستانی عدالتہای
اعلی مین ہونا نچاہئی فقط از مفید خلایق

لارڈ کیننگ صاحب بہادر

اتہارہوین مارچ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی روز سہ شنبہ بوقت شام کو
لارڈ کیننگ صاحب بہادر بسواری جہاز تشریف فرما ہوئے
ہوئی روسای شہر و صاحبان انگریز برسم شایستہ
حاضر ہوئی تہی مہاراجہ صاحب پٹیالہ و مہاراجہ صاحب کپورتہلہ
تشریف رکہتی تہی یہ رنج فراق دیکہا نجاتا تہا ایضاً

الور

مہاراجہ صاحب بہادر والی الور کا از راہ اولعزمی قصد
واسطی جانے انگلستان کے سنا جاتا ہے اور یہ بڑا ارادہ ہے

خدا پورا کری فقط ایضاً

کان سنگ مرمر

علاقہ نارنول متعلقہ سرکار مہاراجہ صاحب جیپور مین ایک
کان نہایت بڑی سنگ مرمر کی نکلی ہی اور ایسا عمدہ بہتر ہے کہ
دہلی کی عمارت مین بہی کم ہی جو سنگ مرمر اعلی کہ جی پور ہی آتا ہے
وہ بہی اسکی سامنی نہین ہے بلکہ جو سنگ مرمر آگرہ کی عمارت
مین لگا ہوا ہے صاحب خط لکہتی ہین کہ یہ سنگ مرمر اودی بہی اچہا ہے
اور بڑی بڑی قطعات مسطح نکلتی ہین اور جس کسیکو درکار ہو تو
بہ آسانی تخفیف سی مل سکتا ہے فقط ایضاً

راول پنڈی

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب دام اقبالہ ۲۴ مارچ
سنہ حال کو بسواری ہگی چار شنبہ بہنفت فرما پشاور
ہوئی وقت روانگی سلامی توپ بہی بدستور سر ہوئین اور صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع راولپنڈی معہ اہالیان عملہ ہمرکاب
حضور محتشم البہ کی گئی ہین دیکہی کہان سی واپس آئین اور
بارش باران رحمت الہی کا اسقدر زور ہو رہا ہی کہ کوئی دن
خالی نہین جاتا ۲۰ ماہ مذکور کو ایک بجی دن کے متصل مکان
کچہری ضلع کی سڑک پر کچہ فرد و رکام کنکر وغیرہ کا کری تہے
ناگاہ اسمان کیطرف سی ایک نوع کی آواز عجیب اس زور
شور سی ائی کہ سب لوگ خایف اور لرزان ہوئی بلکہ مین ادی
اونمین سی یہ آواز حولناک سنکر بیہوش کر پڑے

ایک آدمی کا گذر اوس رستہ سی ہوا دیکھا کہ تین آدمی بہوت بڑی ہین نہایت خائف ہوا اور بحضور حکام پولٹیکل اس امر کی بگذرنی پولٹ صاحب کمشنر بہادر راولپنڈی معہ اسسٹنٹ کمشنر موقع پر تشریف لائی قصبہ بہونچی صاحبان ممدوح کے ایک آدمی ہوش ہوا اس قایم ہوگئی تہی کہ اوسنی عند الاستفسار حال کرنے بجلی کا مفصل بیان کیا بعد معاینہ اون ہوش باختون کو حکم بہیجا ہسپتال کا صادر ہوا۔ صاحب خبر تحریر فرماتی ہین سوائے اس آفت اسمانی کی سخت آفت یہ نازل ہوئی کہ زالہ زدہ کی بہت ہوئی بہانتک زمین ہر طرفسی نظر آتی تہی اور یہہ بہی لکہا ہے کہ اولہ بقدر کنار دشتی کی تہا دیکہی فصل ربیع کا کیا حال ہوگا خدا اپنا فضل کری ۔۔۔ ایام ہوے خوب دہوم دہام سی گذری تاہم ایک مقدمہ اسطرح سی ظہور مین آیا کہ چند بدمعاشون نے متفق ہوکر ایکمرد مسلمان ذی عزت کو گہیر لیا اور بہت سی خاک رہول اوس بیچارہ پر ڈالنی شروع کی یہ مرد ذی عزت تہا اونمین ایک آدمی بہی دیوان چند کو کہ سب سی بڑا تہا اپنا مدعا علیہ بنایا اور اوسی پکڑ کر تحصیل مین لیگیا تحصیلدار صاحب نے بعد تحریر اظہارات تحقیقات مقدمہ کی شروع کی ہی ہنوز مقدمہ درپیش ہے تیس آدمی اس مقدمہ مین مدعا علیہ ہوکر ماخوذ ہوئی ہین یقین کہ بعد تحقیقات کامل اپنی بادداشت اعمال کو پہونچیگی ۔۔۔

ایک شخص ہماری بعل نامی لاہور راولپنڈی سلسلہ اجرا شکرم کا راولپنڈی سی تا لاہور جاری کیا خنانچہ بہت لوگ اوسپر سوار ہوکر ادہر اودہر جاتی ہین فقط از اخبار مجمع البحرین

آمدنی انکم ٹکس و سٹامپ ملک ہندوستان مقبوضہ سرکار

اس نقشہ مین جو ہمکو حال آمدنی صیغہ انکم ٹکس اور فروخت کاغذ اسٹامپ کا بملاحظہ گورنمنٹ گزٹ معلوم ہوا واسطے اطلاع ناظرین باغرو تمکین ہرچہ ہذا کی درج اخبار کرتی ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ صرف ان دونومد کی ہماری سرکار کو کسقدر آمدنی ہے اور یہ آمدنی یعنی یعنی لکہ معمولی سرف سرکار کو تین مہینی مین یعنے از ابتدای نوامبر ۶۱ء تا جنوری ۶۲ء حاصل ہوئی اسی حساب سی سال تمام کی آمدنی پر غور فرمانا چاہئی اور جو عرصہ اوسی ماہی سنہ ۵۸ و ۵۹ مین خاص فروخت کاغذ اسٹامپ سے حاصل ہوئی رقم مندرجہ بالا سے علاوہ ہے اس حساب سی کل آمدنی ایک کروڑ سے لاکہہ اوپر ہوتے ہین جسکی تفصیل ذیل مین درج ہے فقط

نام احاطہ	تحصیل انکم ٹکس	تحصیل اسٹامپ	آمدنی اسٹامپ ۵۸ و ۵۹
گورنمنٹ ہند			
الحاقہ بنگال			
الحاقہ ممالک مغربی			
الحاقہ پنجاب			
الحاقہ بمبئی			

میزان

آمین تو مدنی سی ناظرین یہ خیال نفرماوین کہ جملہ خاص آمدنی
مدسوا کی سرکار بادفار انگلشیہ کو اسقدر حاصل ہے اگر کل
آمدنی محصول زمینداری و پرمٹ وغیرہ شامل کیجاوے
تو کچھ انتہا نہین ہندوستان سی اسقدر حاصل شاید زمانہ
سالقہ مین کسی راجا بادشاہ کو نہین ہوا ہوگا اور باوجود
اسقدر آمدنی کی سرکار قرضدار ہے اور ہزارہا روپیہ سود کا
دینا ہے پہر یہ آمدنی کیا ہوتی ہی سو اسکی وجہ ہے کہ آپ صاحبون
کو صرف سرکار کی آمدنی پر نظر ہے خرچ کی طرف خیال نہین
جسقدر آمدنی ہے اوسی دونا خرچ ہے ہمکو تحقیقا معلوم
ہوا کہ ایک گورہپائی جو ولایت انگلستان سی ہندوستان
مین آتا ہی اوسکی آنی مین تخمینا ایک ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے
علی ہذا القیاس اور خرچ بہی ہماری سرکار بادفار انگلشیہ
کی ایسی ہین کہ کبہی کسی بادشاہ اور راجا کے نہ ہوی ہونگی
باوجود اسکی کہ در یولا سرکار کو نہایت تخفیف منظور ہے
تاہم ہنوز جمع خرچ برابر معلوم نہین ہوتا پس اندازہ ہوتا ہے مشکل
مگر امید ہے کہ چند عرصہ مین کہ جو اچہا بندوبست رائج ہوکر
کو ان سب امور کی طرف سی اطمنان ہو جاویگا فقط

تخفیف

گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم اپریل سی درباب ہوا کہ حسب الحکم
حکام عالیمقام محکمہ صدر دیوانی عدالت ملک غربی کی اشخاص
مذکور الذیل بباعث تقلیل تعداد حاکمان دیوانی سن ابتدای یکم فروری سنہ ۱۸۶۶ء

ما	وعہدہ ہای منصفی سی برخاست ہوئی
۱	ریاضت حسین منصف سیدپور ضلع غازی پور
۲	سلامت علی منصف فتحپور ضلع آگرہ
۳	وزیر علی منصف بانسی ضلع گورکہپور
۴	محمد رضا خان منصف بانس گانو ضلع گورکہپور
۵	قمر الدین منصف نگینہ ضلع مراد آباد
۶	اکرام حسین منصف خیرآمئو ضلع فرخ آباد
۷	نور الحسین منصف گہیدپور ضلع غازی پور
۸	کالکا پرشاد منصف بدایون مشرقی ضلع شاہجہانپور
۹	کندن لعل منصف پہیوند ضلع مین پوری
۱۰	کنہیا لعل منصف اعتمادپور ضلع آگرہ
۱۱	گوپال رای منصف حسن پور ضلع مراد آباد
۱۲	واجد علی منصف رڑکی ضلع سہارن پور
۱۳	رام لعل منصف اکبرآباد ضلع علی گڈہ
۱۴	محمد حاذق رحیم منصف منصورگنج ضلع گورکہپور
۱۵	منمون لعل منصف ترہوان ضلع فتحپور
۱۶	سمیع اللہ خان منصف کول ضلع علی گڈہ
۱۷	نواب رای منصف بدایون مغربی ضلع شاہجہانپور
۱۸	میر شاہ منصف سکندرآباد ضلع میرٹہ
۱۹	مانکی داس منصف تہانہ کرداوہ ضلع مراد آباد
۲۰	برکت علی منصف امروہہ ضلع مراد آباد
۲۱	ہن لعل منصف قسمت چہارم ضلع کان پور
۲۲	جگن ناتہہ منصف شاہجہانپور
۲۳	نیاز محمد خان منصف جلالپور ضلع فتح پور
۲۴	عبد السبحان منصف پیروزہ ضلع گورکہپور
۲۵	محمد رضی الدین منصف ہیولپور ضلع الہ آباد
۲۶	ثابت علی منصف ماٹ ضلع آگرہ

جس سن سن رجسٹر

اجلاس کونسل

۱۹ مارچ ۶۲ء کو صاحبان مفصلہ ذیل ایوان گورنری مین
واسطے توضیع ائین و قانون کی رونق افروز مجلس ہوئے امیر کبیر جناب
نواب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر ملک ہند صدر نشین
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ملک بنگالہ عالی رتبہ مہاراجہ
ٹپیالہ کی ایس ائی ... انریبل سر ایچ بی ای فریری صاحب کے
سی بی انریبل لیبل بیڈن صاحب میجر جنرل انریبل
سر آرتھر صاحب کی ٹی ٹی انریبل ایس لینگ صاحب
انریبل ایچ بی ہیریٹن صاحب انریبل ایچ فورلس صاحب
انریبل سی جی ارسکن صاحب انریبل ڈبلیو ایف پینس
ولیم صاحب انریبل ڈی کوی صاحب انریبل راجہ دیونرائن سنگ
بہادر انریبل راجہ دنکر راو گنپتا رائو منتظم بہادر

امیر کبیر جناب نواب صاحب صدر نشین کونسل نے فرمایا کہ
ایسی عالی منزلت مجمع محاسن کی جگہ جو کہ آپ کے اس
مجلس مشورہ ہای دقیق کی صدر نشین تھی ہم اس اجلاس
اول مین بکمال جوش طبع اظہار اس خوشنودی کا کرتی ہین
کہ ملک ہند کی واسطے قوانین کی توضیع مین جو کہ ایک امر
اہم ہے ہمکو ایسی ارباب والاصفات سلیم العقل صاحب تجربہ
سے جیسی کہ آپ سب صاحب اسوقت ہماری گرد پیش تشریف
رکھتی ہین استفادہ مشورہ و معاونت کا ہوگا ہماری امید قوی
اور دعا دلی یہ ہے کہ آپ سب صاحبون کی مساعی
متفقہ باعث ترقیات فواید باطنی اور ظاہر اس ملک

وسیع کی ہون اور جملہ طبقات انام رعایای بلکہ رعایای
ملکہ معظمہ متوطن ہند کے رفاہ اور بہبود اور رضامندی
کا نتیجہ بخشین — انریبل بیڈن صاحب نے رپورٹ
سلیکٹ کمٹی کی نسبت مسودہ قانون کے جو بمراد پیشتر
تعظیم و تکریم شاہ اودھ کے ترتیب دیا گیا تھا پیش کیا
امیر کبیر جناب صدر نشین نے رپورٹ سلیکٹ
کمٹی درباب اس مسودہ قانون کے جو باین غرض مرتب ہوا کہ
بعض عہدہ داران نساب بنگال و مندرس و بمبئی کو منصب
ایکس افیشیو سیر چند محصولات ایکٹ ۲۴ سنہ ۶۰ء
کا دیا جاوے اور اس ایکٹ کا یہ مقصود تھے کہ اس انتفاع پر
جو رعایا کو کسی جائداد یا پیشہ یا حرفہ یا منصب کے اختیار
کرنی سے حاصل ہوتا ہے محصول لیا جاوے اس رپورٹ کی
کہ وہ صاحب جو متحرک اس امر کی ہین اس جلسہ مین پیش کرین
انریبل سر بیرنیس صاحب نے مسودہ قانون
نہین رکھتی ہین
کا اسباب مین پیش کیا کہ جو قانون درباب بتوارہ محالات
مالگذاری سرکار واقع ممالک مغربی اور پرگنہ جات بنگالہ کے
ہین انکا اجماع اور ترمیم عمل مین ائی اور تحریک اسکی ہوئی کہ مسودہ
مذکور سلیکٹ کمٹی کی رپورٹ پیش ہو انریبل راجہ
ذنکر راو بہادر نے کہا کہ ہماری نزدیک اصول اس مسودہ کے ان
لوگون کے حق مین کہ جنسی متعلق ہے بہت ہین اور جو قدرے
ترمیم کہ اسمین مناسب ہے سلیکٹ کمٹی کے حالت
سے ہو سکتی ہے لیکن دفعہ ۲۹ کا اسقدر مضمون جسکی

بموجب نیلام محال کی بعلت وصول ماقیات مالگذاری
سرکار ہونا چاہئے قابل تنسیخ ہی اور یہ حکم بالکل خلاف
پسند خاطر نہین ہے کیونکہ رعایا مالگذاری سرکار کی
لئے خواہ مخواہ لازم نہین آتا ہے کہ یہ طریق عمل مین
لایا جائے لیکن سبب جاری ہونے اس طریقہ کی رعایا سے
سرکار کے شاکی ہے کہ کوئی وجہ معقول اوسکی نیکا
کے ہو اور اکثر لوگ اپنی حقیت سے محروم ہو جاتے ہین
ظاہر ہے کہ اہل ہند اپنی حقوق اور جائداد کو نہایت غیر
رکھتے ہین پس ہماری نزدیک یہ مناسب ہے کہ سرکار نظر
حفاظت حقوق اپنی رعایا کے طریق مذکور کی عمل مین آنیکا
انسداد فرماوے فقط انیریبل ہرگمین

صاحب نے کہا کہ ہمنی جیسا کہ راجا ذکر راو بہادر کے اعتراضات
کو سمجھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا اعتراض نسبت نیلام کے
ہر حال مین ہے جب کہ آرامی جگدار سرکار بابت باقیات
مالگذاری کے معرض نیلام مین ای ظاہر انکا عذر خاص نسبت
نیلام آرامی کے ایسی صورت مین نہین ہے جب کہ در اثنار تواره
بموجب مسودہ قانون ہذا یا کسی قانون مجاریہ وقت کے
عمل مین آوے بلکہ انکو اسپر حجت بالعموم ہے پس انکی تسکین کے
واسطے ہم انسی کہتے ہین کہ گو اختیار نیلام محالات کا بعلت
باقی مالگذاری سرکار نہو رقانونا گورنمنٹ کو حاصل ہے
لیکن ممالک مغربی مین بہت کم یہ اختیار عمل مین لایا جاتا ہے

اور علاوہ یقین ہے کہ اسی نہج پر اندر ممالک تحت حکومت لفٹنٹ
گورنمنٹ بنگالہ کی بھی عمل ہوتا ہی بہر حال خواہ وہ اختیار قایم
رکھا جاوے یا نہ رکھا جاوے یہ اعتراض ہماری دانست مین مسودہ
قانون ہذا سے علاقہ نہین رکھتا ہی اور اسقدر وسعت رکھتا ہے
کہ احکام مسودہ قانون ہذا کی نسبت گفتگو مین ملحوظ نہین ہو سکتا ہے
لیکن تاوقتیکہ وہ اختیار قایم ہے لامحالہ بموجب مسودہ ہذا کے
زیر تواره ہو اوسکی نیلام کی حالت مین دیکھا کہ وہ صورت امکان کے
رکھتی ہے گو غالبا نہ ہو تجویز اس آمر کی ضرور ہے کہ نتیجہ نیلام کا
ذمہ مالکان یا قبیدار کی عاید ہو نہ ذمہ ان مالکون کی جو کہ یا قبیدار
نہین ہین اور جس دفعہ پر کہ راجہ صاحب ذکر راو بہادر کا اعتراض ہے
وہ محتوی اس مقصود کے ہے عرض دفعہ مذکور سے نفس یہی ہے
کہ جس صورت مین نیلام ہو تو وہ لوگ جنکی ذمہ باقی نہین ہے
محفوظ رہین فقط تحریک صاحب موصوف

کے منظور کی گئی انیریبل فوربس صاحب نے مسودہ قانون کا
اسباب مین کہ بعض احکام ایکٹ ۱۴ و ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ کی
شہر رنگون اور اوسکی سواد سے اور شہر مولمین اور تیواے
اور مرگوئی سے متعلق کئی جاوین اور شہران اراکنگی
شہر مقرر ہون اور تشخیص کہ کس شہرہای مذکور کے
اندر عمل مین لاوی پیش کیا اور متحرک اس آمر کی ہوئے
کہ یہ مسودہ سلیکٹ کمیٹی کو باین ہدایت بھیجا جاوے
کہ ایک میسی مین اپنی رپوٹ اسکی نسبت لکھین فقط

انیرسل راجہ ذکر راؤنے کہا کہ مشاراوس مسودہ
کا اگرچہ صفای وحفاظت شہر رنگون وغیرہ ہے لیکن ایسی
قوانین واسطی حصول مطلب کے خوب نہین ہین اور مثل
دیگر قوانین ٹیکس ومحصولات کی لوگون کو ناپسند ہوتی ہین
اسواسطی ہمکو ایسی قوانین کے اجرا پر اعتراض ہے مسودہ ہذا
دفعہ ۸ رمین یہہ حکم لکہا ہی کہ لوگون سی مکانات اور عمارات
کے سالانہ آمد پر ٹکس اس حساب سے لیا جاوے کہ ۱۰ سی کم
اور ۲۰ سی سالانہ سی زیادہ نہو واسطے اس ٹکس فی مکان قرار
عیسے کے ہوتا ہے علاوہ اسکی محصول آمدنے اور محصول اسٹامپ
اور محصول پرمٹ وغیرہ بہی لی جاتی ہے اور یہان سی عیان ہے
کہ لوگ کسٹم ٹکس اور محصولات سرکار کو دیتی ہین اگلی قسمون کے
بہت سی مکانات عالیشان بنی ہوئی ہین اور انمین بہت سے
آدمی اور بگڑی خاندان کے لوگ رہتی ہین کہ جنکو اب قوت
روزمرہ بہی میسر آنا دشوار ہے لیکن بلا لحاظ اوسکی آمدنی اوپر
لگایا جاتا ہی اور اس صورت مین ممکن نہین ہے کہ ایسی لوگ
شہر کے کوچہ وبازار کی صفائی اور روشنی کے واسطی
ٹکس ادا کرسکین علاوہ اسکی لوگون سی گاری اور جانورون
پر بہی ٹکس لیا جاتا ہے اور اونکی رجسٹری کے واسطی چار آنہ دینی
پڑتی ہین اور اگر کمبختی سی رجسٹری نہ کرائین تو اونکو جرمانہ
دس روپیہ کا ایسی جانور کی واسطی ہے کہ خود جسکی قیمت

دس روپیہ نہو دینا پڑتا ہی اور اگر جرمانہ نہ دین تو وہ جانور بہی
اونکی ضبط کیا جاتا ہے اور جب نیلام ایسی بغیر رجسٹری
شدہ جانورون کا ہو تو جو دام اوسوقت اوٹہین اونمین
سے بعد وضع جملہ خرچہ اور اخراجات کی جو کچہہ باقی رہے
وہ چار ناچار قیمت مین اپنی جانورون کے اونہین منظور کرنا پڑتا ہے
اور علاوہ ان جرمانون کے جو کہ تعزیرات ہند کی رو سی جرایم
واسطی مقرر ہین اور وہ نے نفعہ بہت گران ہین لوگون پر جرمانے
اون تصورات کی بہی جو کہ باب ٹکس اور محصولات مین اونسی
سرزد ہون عاید ہوتی ہین مثلا ایک شخص چہکڑا رکہتا ہے
اور بدے سالانہ ادا کرتا ہی اور قوت سبرا اوسکا منحصر اوپر کرایہ
چہکڑی کے ہی اور اوسمین بہے کبہی کرایہ دار ملتا ہے کبہی نہین ملتا
اور گاہ گاہ غلہ وغیرہ اجناس کے گرانی پیش آتی ہی پس ایسی
حالات مین گو کہ وہ کہانی سی محتاج ہو لیکن واجب ہے کہ بدے
سالانہ سرکار مین ادا کری علی ہذا القیاس یہی حال دوسرے
جانورون اور سواریون کا ہی سرکار آمدنی صفای شہر سے
خرچ اون اشخاص اور عملہ کا کرتی ہین جو شہرون اور قصبون کے
رئیسون کے حفاظت کی واسطی مقرر ہون پس یہ بجا ہے کہ
رعایا اپنی حفاظت کیواسطی سرکار کو کچہہ ادا کری لیکن سرکار کو
لازم ہے کہ خرچ مذکور کو مالگذاری اراضی یا کسی دوسری ٹکس مناسب
مین جو کہ لوگون سی لیا جاوے شمار کری غرض ہماری دانست مین

ایسا قانون جسکا کہ یہ مسودہ ہے کسی ملک کی لوگون کے
پسند خاطر نہوگا لیکن ہمکو یہ کہنا ہے کہ اگر اس نوع پر انتظام نہو تو اوسکی
بابت ایسا کہین نہین پایا جاتا ہے کہ شہر و قصبہ ناپاکی اور بیحیائی
مین نامزد خلایق ہون اور جہان یہ انتظام جاری ہے وہان کے
شہر خندان صفائی اور پاکیزگی مین بھی خصوصیت نہین رکھتی
ہمارا اصل یہ ہے کہ لوگون کو خود اپنی شہرون اور قصبات کے
صفائی پر خیال ہوتا ہے اکثر دیکھنے مین آتا ہے کہ لوگ بیاہ شادی
کے ایام مین اور تیوہارون پر یا جب ضرورت ہوتی ہے
تو جسکو مقدور ہے وہ مزدورون سے اور جسکو استطاعت
نہین ہے وہ خود اپنی جسم کے محنت سے مکان اور راستہ کو
راستہ اور صاف رکھتے ہین صفائی شہر اور قصبات کے
سب کے فائدہ اور آرام کیواسطے ہوتی ہے پس رعایا کو مناسب ہے
کہ اونہین صاف رکھین اور سرکار اوس امر مین اونکی معاون ہو
اور اہلکاران سرکار کو چاہئے کہ مثل شرکا رجماعہ اراستگی شہر
قصبات کے عمل کرین اور حتی الامکان لوگون سے مکانات
صاف رکہوانی مین مساعی جمیلہ ظہور مین لائین اسطور سے رعایا
ٹہیکہ داردن کے خرچ سے بھی محفوظ رہے گی اور ایسی قوانین کا
بھی اونکو صدمہ نہین پہنچیگا فقط

از بیل نوربس صاحب نے بجواب راجہ ذکر راو کی یہ تقریر کی کہ از
روی مسودہ ہذا کی کوئی بنیاد ستور ٹکس لگانیکا قایم نہین کیا گیا ہے
بلکہ صرف اتنا ہے کہ جو قوانین کلکتہ اور مندراس اور بمبئی
مین جاری ہین وے صنوجات ملک برہما کی شہرون سے
متعلق کردی گئی ہین اعتراضات راجہ صاحب کی جو نسبت اس
مسودے کے ہین وہ درحقیقت اوپر اوس حد بندی کے ہین جو
کہین واسطے مطالب اراستگی شہر کی مقرر کیا گیا ہو قبل پیش
کرنی اس مسودے کے ہم نے کیفیت تقریرات لیجس لیٹیف کونسل
کے نسبت ایکٹ ہائی متعلقہ اراستگی شہرہای کلکتہ و
مندراس و بمبئی کے پڑہی تہی اون تقریرات مین ذکر شرح ٹکس کا
اور اس امر کا تہا کہ جو روپیہ جمع ہو وہ روشنی اور صفائی اور
کے بہم پہنچانی وغیرہ امورات مین بسطرح صرف کیا جاوے
لیکن ایسی امورات کیواسطے ٹکس لگانی پر بنظر قاعدہ کلیہ
کے کوئی اعتراض قایم نہین کیا گیا تہا جب کہ اگلی وضع
قوانین ان ایکٹون کو صادر کرچکی اور اونکی اصول کی
نسبت اوسوقت سے کوئی اعتراض نہین اوٹہایا اور اگر یہ وقف
گورنمنٹ واسطے پیش کرنی مسودہ ہذا کی مستدعی ہوئے
تو اب ہم اس مادہ مین بحث نہین کرتے ہین مگر ہماری رای خلاف
رائی راجہ ذکر راو کی ہے اونکی خیال مین یہ ہے کہ جو لوگ
بعض اخراجات عام سے زیادہ تر فائدہ اوٹہاتے ہین وہ اپنی مواقف
بقدر واجب اوس مین شریک بھی ہونگی اور جسوقت کہ
کسی جگہہ کی رؤسا واسطے کسی مطالب خاص کے کچھہ روپیہ
جمع کرین تو اونکو یہہ رغبت بھی ہوگی کہ بطور رضامندی اوسکی خرچ
ہونی پر توجہہ رکہین فقط

انریبل بیڈن صاحب نے فرمایا کہ یہ بل مت سبی زیر تجویز ہے
چنانچہ لیجس لیٹیف کونسل مین پیش ہوکر اون شہرون کے حاکمان
ایجنسی کیوٹف اور ارالیش شہر کی پاس بھیجا گیا کہ جنسی علاقہ رکھتا تھا
اور اونہون نے اوسکو منظور کرلیا ہے چند کاغذات معہ منظوری کے
رنگون سبی باین درخواست ائی ہین کہ بعض رقوم جو کہ بالفعل
مال سرکار شمار کی جاتی ہین چندہ ارالیش شہر مین شامل کیجاوین
اس درخواست کو گورنمنٹ نے بھی منظور کیا ہی پس اب کوئی اعتراض
مانع نہین ہوتا ہے

انریبل سر بارٹل فریری صاحب نے کہا کہ ہماری دانست مین راجہ
ذنکر راو کے اعتراضات جزئیات کی نسبت ہین اور مسودہ ہذا کے
قاعدہ پر نہین ہین ہم یہ چاہتے ہین کہ جو لوگ کہ زر مجموعہ کی
صرف سی کچھ تعلق رکھتی ہین چاہی کہ اوسکی انتظام مین شریک
کیے جاوین اور ہمکو یقین ہوتا ہے کہ جو تھوڑی خوابد بہت سی خرچ
سے پیدا ہوگی تو اونسی ہی معلوم ہوگا کہ جو لوگ ٹکس دیتے ہین
وہ جقدر کہ چاہی توجہ اور اختیار انتظام مین نہین رکھتی ہین اور
ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ رنگون سبی جو منظوری کہ نسبت مسودہ
ہذا کے ائی ہی اوسکی ساتھہ ایک یہ شرط بھی ہی کہ جقدر
اختیار اس مسودہ مین لکھا ہے اوس سی بدرجہ زاید دیا جاوے

انریبل فورلس صاحب نے کہا کہ اگر مجھی غیر خیال
کی ہوئی راجہ ذنکر راو کی دلیل کو دوسری طور پر بیان
کیا تو ہمکو اسبات کا افسوس ہے مگر مجھی یہ سمجھا ہے

کہ راجہ موصوف کی غرض یہ ہی کہ اخراجات ارراستگی شہر
محصولات عام مین سی خصوص مالگذاری ارراضی سے ادا
کئی جاوین اور یہہ کہ اونکا اعتراض نسبت ٹکس کاڑی اور
جانورون کے اور اسی قسم کے جملہ ٹکس پر ہے جو کہ مطالب شہر
اور قصبات وغیرہ کی واسطی لی جاتی ہین اور نسبت تقریر بارل
فیریری صاحب کے صاحب موصوف نے یہہ بیان کیا کہ مسودہ
اوسی صورت پر مرتب دیا گیا کہ جیسا بجٹ لیٹیف کونسل مین
پڑھا گیا اور پیشتر جہا پا گیا تہا اگر کسی شہر کی باشندگان نے
کچھہ اعتراضات کئی تو وہ ایجنسی کیوٹف گورنمنٹ کی پاس
ہونگی اور جس وقت کہ مجھی مسودہ کے پیش کرنی کی اجازت
چاہی تہی تو یہہ بیان کیا تہا کہ مجھی ایسا سمجھا ہے کہ جو گاغذ
اس مسودہ کی نسبت موصول ہوی ہون اونکو گورنمنٹ
صاحبان سلیکٹ کمیٹی کی روبرو بھیجدینگی اور ہمکو اسباب
مین کچھہ شک نہ تہا کہ ان کاغذات کی نسبت بخوبی گفتگو ہوگی
اور معہ رپورٹ صاحبان کمیٹی کی جہاپی جاینگی اور اوسوقت ہر ایک
رکن کونسل کو اختیار ہوگا کہ جو اصلاح اوسکی نزدیک ضروری ہو وہ
بیان کری لیکن مجھی ہنوز وہ کاغذات نہین دیکھی ہین فقط

بس امر پیش شدہ منظور ہوا — صاحبان مفصلہ ذیل واسطے
تجویز مسودات قوانین کے بطور سلیکٹ کمیٹی مقرر کئی گئی
یعنی واسطی مسودہ کے جو باین غرض ہے کہ ممالک مغربی اور پریزیڈنسی
تبگالہ مین محالات باجگذار سرکار کی ہوارہ کی نسبت جو

قوانین ہین اونکا اجماع اور ترمیم عمل مین ائی — انریبل بجی صاحب — انریبل ہیرلٹن صاحب — انریبل ارسکن صاحب راجہ دیونراین سنگھ بہادر واسطی اس مسودہ کی جسکی یہ مراد ہے اور بعض احکامات ایکٹ ۱۴ اور ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ع کے شہر اور مضافات کے شہر رنگون اور مولمین اور تیوائی اور مرگوئی ہی متعلق کی جاوین اور تقرری شنران اور استکی شہر عمل مین ائی اور شہرہای مذکورہ مین تشخیص کیجاوی — انریبل ہیڈن صاحب — انریبل فورلس صاحب — انریبل ارسکن صاحب

بعد ازین کونسل کا اجلاس ۱۱ بجی قبل دوپہر روز چارشنبہ ۲۶ ماہ حال تک موقوف کیا گیا فقط ایم ویلی ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ ہند

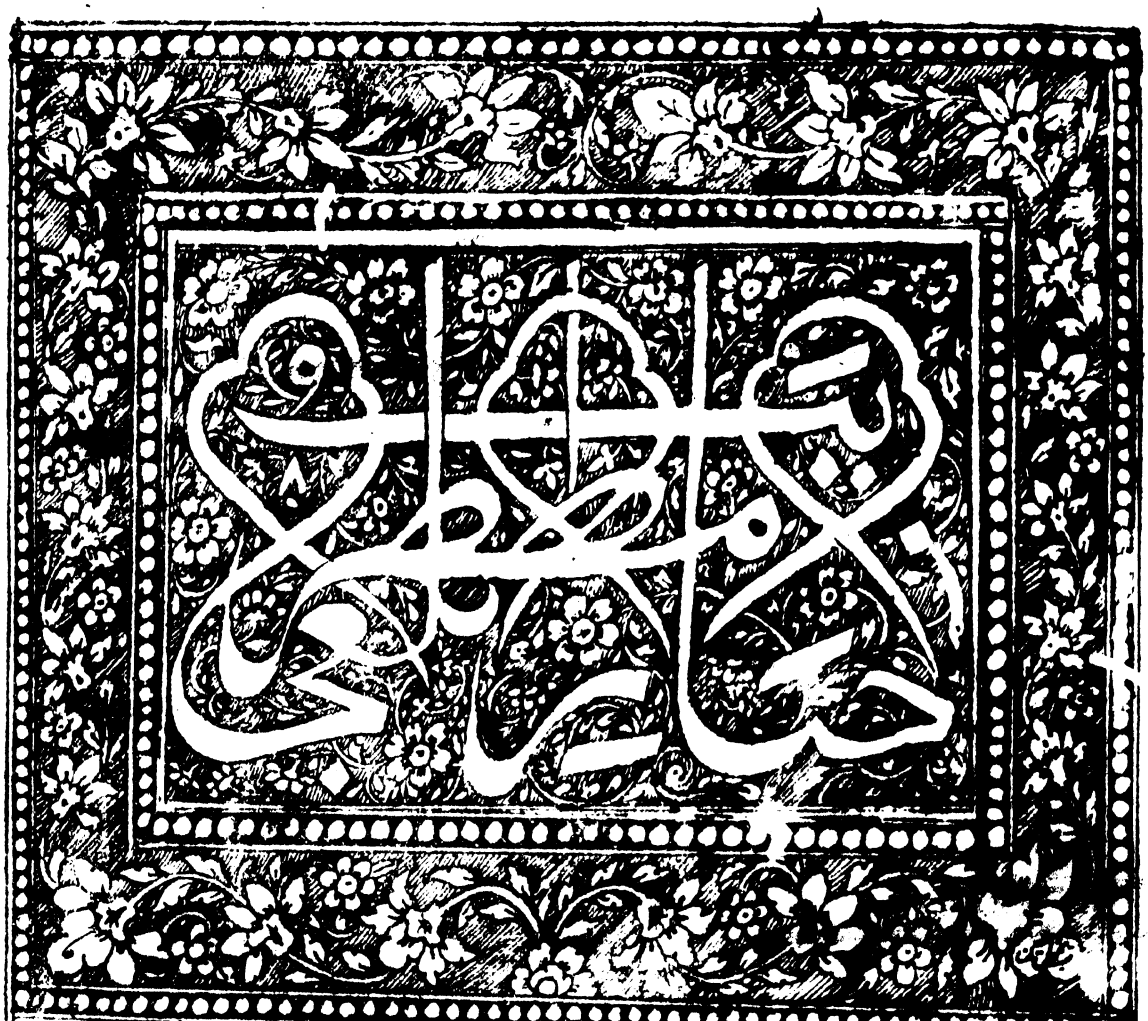
صیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ　　مقام کلکتہ ۱۹ مارچ سنہ ۶۲ عیسوی　　اس تقریرات مہاراجہ ڈمکر راو سے

صاف واضح ہوا کہ اعتراض صاحب انگلسیمن کا نسبت ہندوستانی شریک اجلاس کونسل کہ سرداران ہندوستانی شریک جلسہ بباعث عدم فہمی خاموش اور ساکت رہی غیر صحیح اور نامسلم تہا دیکہی مہاراجہ ڈمکر راو صاحب بہادر نے اپنی اعتراض کو کس کس حجج اور براہین سے بایہ ثبوت کو پہونچایا اور کیا کیا دلایل معقول اپنی اس ثبوت اعتراض پیش کیے غرضکہ والیان ہندوستانی ہی ائمن سلطنت اور قوانین عدالت سے عاطل اور زایل نہین ہین مگر جسوقت محل کلام پاتے ہین اوسوقت جو اپنی رای صایب کے نزدیک مستحسن و مستصلح سمجہی ہین بیان فرماتی ہین فقط

رورکے

امسال ہردوار مین یہ کثرت و ہجوم آدمیون کا ہوا کہ بیان نہین ہوسکتا راجہ بہرون سنگہ صاحب بہادر والے سکہر علاقہ جی پور و راجہ صاحب والے نہان کران اور سرداران کے سابقہ جمعیت دو دو ہزار آدمیون کے ہوگے و سردار شہر اودپور و نیپور و دیگر سرداران میلہ ہردوار مین تشریف لای اور تاریخ ۷ اپریل سنہ ۶۲ عیسوی کو عجیب واقعہ واقع ہوا اور سخت حادثہ حادث کہ بہت آدمی باشندہ بیکانیر کہ واسطی میلہ ہردوار کی ائی تہی بمقام پل ندی سلانی سیر و تماشا نہر گنگ کا کر رہی تہی اور اسی مقام مین ایک پل چھوٹا نہر گنگ کا لبقدر گذرنے چار پانچ آدمیون بنا ہے اور تختہ ہای چوبین سی بنا ہے اور گرداوسکی ایک جنگلہ آہنی سا بہی لگا ہے قریب ۲۲ ۲۳ آدمیون قضا گرفتہ کی ذہن مین آیا کہ اس پل پر چڑہکر سیر نہر کا کرنا چاہئی چنانچہ دو مرد اور بیس عورت پل پر چڑہکر سیر کرنی لگی چونکہ ہمانہ حیات اونکا آب زندگی سی لبریز ہوگیا تہا خروسی دور ہوکر البیس جمع ہوے جنگلہ کو پکڑ نیچی نہر کیطرف دیکہنی لگی اور نہ سمجہا کہ جنگلہ کمزور ہے اسقدر ہماری بار گران کا متحمل نہوگا مگر سچ ہے اذا جاء القضا اعمی البصیر آخرکار جب بوجہ جنگلہ بہ زیادہ پڑا جنگلہ نیچی دب گیا اور وہ تمام عورت اور مرد نہر مین گر پڑی اور ڈوب گئے حضرت نے اونکی نکالنی مین بہت کوشش کی صرف ایک مرد اور ایکعورت کو زندہ پانے سی باہر نکالا اور باقی کا نشان نپایا نہ معلوم کہ کدر بہہ گئی دیکہئی یہ حیات ناپایدار کس قدر

در مطبع احباب مقام روڑکی باہتمام سلیم سید امداد علی اخبار ندا طبع شد



جلد ۱ | ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۳۶ عیسوی مطابق ۲۳ شوال سنہ ۱۲۵۱ ہجری نبوی روز چارشنبہ | نمبر ۱۷

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ میں ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہر طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی سہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی سہ محصول ڈاک لیکر روپیہ سال ہے اور مدت ادای منگی کے تاریخ بھیجی اخبار سی ایک مہینے تک ہے اور بعد اوسکی سے تمام یا ہوار کی حساب سی قیمت لیجاوے پس جس صاحب کو خریدنا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطبل کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاوی گا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی نا گرے چھاپہ جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگرے یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین صاحب

اشتہار

کتاب جسی مجموعہ علم الحساب مطبوع ہاتھ بکسی ہوتی ہے

در قریب الاختتام ہے اور کتاب ہذا مین چند
جنتری اور چند نقشہ ضروری کہ تفصیل اونکی اخبار
ہفتہ ہای گذشتہ مین لکہی گی ہین اور ہر ایک شخص کو
یہہ کتاب بہت سودمند ہی کہ ہر قسم کی حساب اس
کتاب سی بلا تامل بہ سہولیت نظر معلوم ہو جاتے ہین اور جسم
کتاب قریب پنجسو صفحہ کی ہی اور قیمت دو روپیہ چار آنہ
جن صاحبون کو خریدنا کتاب ہذا کا منظور رہو تو بہ ارسال
قیمت طلب فرماوین اور بحصول داک نمونہ خریدار ہوگا

گورنمنٹ گزٹ

حکم

عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی و شمالی ——

چٹھی سرکلر نمبر ۲

صاحبان جملہ جج ممالک مغربی مکتوب الیہم مقام آگرہ

۲۴ مارچ ۶۲ء

۱ جوکہ یہ تجربہ دو سال کی عملدرآمد طریقہ محکومہ چٹھے
سرکلر نمبر ۲ مورخہ ۱۰ فروری ۶۰ء کا کہ نسبت اجرای
حکمنامجات عدالت ہای دیوانی بذریعہ مذکوریان ہرہ دار
کے ہی مفید متصور ہوا ہی اور سال گذشتہ ز فاصل کثیر
پس انداز ہوا لہذا احکام بتوسیع دفعہ ۲ چٹھی مذکور کی
یہ حکم صادر فرماتے ہین کہ یکم ماہ اپریل آیندہ سی مذکوریان

درجہ اول چہار روپیہ اور مذکوریان درجہ ادنی پانچ روپیہ
ماہوار پاوینگی فقط —— ۲ حکام کا مقصود اس انتظام سی
مشاہرہ سی یہہ ہے کہ اس ذریعہ سی زیادہ معتبر ملازوم بہم پہونچین
اور طمع نفسانی جس سی حرکات ناجایز وقوع مین آتی ہین
کم ہو جاے لیکن حصول اس مقصود کا صرف تنخواہ سی ممکن
نہین ہے بلکہ یہ ضروری ہی کہ ہر عدالت کا حاکم نسبت روبہ
مذکوریان متعینہ اوسکی خوب نگران رہے اور صاحبان جج اضلاع
بہی اسباب مین مستعدی کی ساتہہ مہتمم رہین فقط ——
تنقیحات سال گذشتہ سی واضح ہوتا ہے کہ بعض اضلاع مین
فیصلجات یکطرفہ بمقابلت تمام صادر ہوئی ہین اور حاکم کو یقین
ہوتا ہے کہ بیشتر فیصلجات اس قسم کی بسبب عدم تعمیل
خواہ نقص تعمیل سمن بنام مدعا علیہم عمل مین ائی ہین حاکمان ماتحت
مذکوری کو اکثر بہت سا اختیار دیتی ہین اور عذر اوسکا دریاب
عدم تعمیل حکمنامہ کے بالعموم بلا تامل پذیرا کیا جاتا ہے چنانچہ ایسی
وجہ سے مذکوری کو بددیانتی کے جرات ہوتی ہی اور اکثر
ایسی مقدمات یکطرفہ فیصل ہوگئی ہین کہ اگر اونمین مذکوری
قطع نظر کا رنبدہ ہونے اپنی دیانت سی صرف اپنی کام کی ہے
انجام مین کوشش کرکی مدعا علیہ کو حسب ضابطہ اطلاع دیتا اور
حاضر ہو جاتا تو ایسا ظہور مین نہ آتا فقط ——
۴ پس حکام کا یہہ ارشاد ہے کہ صاحبان جج اضلاع

کل حاکمان ماتحت کو یہ ہدایت کرین کہ جملہ سمن جو باندراج
کیفیت عدم دستیابی مدعا علیہ کی واپس آوین اونکی دا
کو حاکمان مذکور مشتبہ تصور کرین اور عند الضرورت
بذریعہ تحقیقات خارجی کی دریافت کرین کہ عذر عدم دستیابی
فی الواقع بجا ہی یا بیجا اور اگر بوجہ صحیح یہ پایا جائے کہ مذکور
نے اپنی کام مین غفلت کی تو اوسپر بقدر اوسکی بداعمالی
کے سزا ہونی چاہی فقط

۵ اگر اس امر کی تفتیش کی وجہہ پائی جائی کہ مذکوری قصدا
براہ بددیانتی سمن کے تعمیل سی قاصر رہا اور یہ کہ اگر وہ
چاہتا تو سمن کی تعمیل ہوجاتی تو ایسی حالت مین ہمیشہ سزا
موقوفی کی ہونی چاہئی کیونکہ جسقدر عہدہ مذکوری کا بلحاظ
اوس تنخواہ کی جو یکم ماہ آیندہ سی مقرر ہونی والی ہے
قابل خواستگاری ہوگا اوسیقدر سزای موقوفی بھے
متاثر ہوگی — ۶ حکام کا یہ ایما ہی کہ صاحبان
جج اضلاع بسبب تعداد مقدمات کی جو ہر عدالت ماتحت مین
یکطرفہ فیصل ہون جو بنگران رہین اور نفقہ ماہوار ایسی
مقدمات کا صاحبان موصوف کی پاس ایا کریگا اگر تعداد
ایسی مقدمات کی زاید معلوم ہو تو صاحب موصوف بذریعہ تحقیقات
کے دریافت کرین کہ یہ امر بسبب نقص تعمیل حکمنامجات
کے وقوع مین آیا ہی یا نہین اور اگر نسبت مذکوری

برندہ سمن کی بداعمالی ثابت ہو تو اوسکا مذاق
مناسب عمل مین آوی فقط

۷ حاکم کی یہ رای ہے کہ تا زمانیکہ ایسی بداعمالی کے
پاداش مین سزا عاید نہ کی جائی یہ امید نہین ہوسکتی
کہ طریقہ ہای بددیانتی وغفلت جنکی بعض مقامات
مین جاری ہونیکا یقین ہے مسدود ہون لہذا حکام یہ جانتی
ہین کہ اینده سی رپورٹ ہای سالانہ مین یہ امر ہمیشہ
بالتخصیص اور ساتھہ توضیح اس امر کی درج کیا جاوے
کہ کتنی مذکوری سال کی اندر بہ ثبوت بداعمالی موقوف
ہوئی اور جس حاکم ماتحت کی ذریعہ سی ایسی بداعمالی
کا انکشاف ہوا اوسکا نام بھی رپورٹ مین درج
ہونا چاہئے فقط ۸ — صاحبان جج اضلاع کو لازم ہے
کہ اس عدالت کی پچھلی سرکلر کی دفعہ پانچ پر بخوبی
اسبات کی ہی کہ مذکورہ بالا ہر عدالت کا صرف بقدر
تین ربع طلبانہ عدالت مذکور کی ہونا چاہئی لحاظ کرین

جیمس سمسن رجسٹر

نمبئے

سپریم کورٹ کا وکیل مسمی [illegible] کے
گرن دعتا یا ہے کیا اگرچہ اس کی ملاذمون نے بہت
کوشش کیا لاکن چراغ اوسکا مثل چراغ نہ روشن ہوا

لہتی ہین کہ وکیل مذکور یہان کے دانشعور عقلمند اور زلیغت
وکیل قمرالدین طبیب جنکی ہمراہ کہ جنکی اوصاف حمیدہ
خارج تحریر ہین ولایت سی شریک ہوکر آیا تہا اور در یولا
سمت قلابہ دوسرا اور کچھ کام بھی نکالنی والا تہا ایسی
وانا شخص کا یکایک کم ہوجانا ایک تعجب ہوگیا جانکہ
تاریخ پہلی ماہ حال کو اسکا گاڑی بان ۔ آدمیون کو اپنی
ہمراہ لے صاحب مجسٹریٹ کی روبرو جاکر استغاثی ہوا کہ ہم سب
مسٹر گمران کے نوکر ہین در ماہ گذشتہ کی تاریخ
اسکو معہ میم صاحبہ تشریف لی گئی معلوم نہین کہ کدہر
غایب ہوگئی ہماری تنخواہ مین ہمینی کے صاحب پر آتی
ہے اور حضور سلیمان کے تحویل مین صاحب کی چند گہوڑی
بہی ہین تو وہ اقرار کرتا ہی کہ مین انکو فروخت کرکی تمہارے
تنخواہ دونگا لاکن اسکی کہنی پر ہمین اعتبار نہین آتا
براہ غریب پروری اگر آپ ہماری تنخواہ کا فیصلہ
کروادین تو ہم دست بدعا یہان سی چلی جاوین
صاحب مجسٹریٹ نی جواب دیا کہ میرا اس مقدمہ مین
اختیار نہین تم اسمال کاج کورٹ مین جاؤ فقط از بندہ عاجز

سالکر

ادہر کا ایک مخبر عجب حال متحیر رقم کرتا ہی کہ
میری سماعت مین معتبر جگہہ سے ایسا آیا ہے کہ چند روز
ہوئی ایک انگریز جنگل بود کو کانپور سے جاتا تہا
اثنای راہ مین اسکو ڈاکہ زنون نے لوٹ لیا مگر خیر گذری
کہ اسکو جان سی ہلاک نہیا تو وہ بیان کرتا ہی کہ جسوقت
مجہکو لٹیرون نے لوٹ لیا تو انمین مجہکو ایک شخص
انگریز نظر پڑا کہ وہ صاف انگریزی بولتا تہا اور
تمام اثار یورپین کے اوسمین پائی جاتی تہی اگر سرکار اسکو گرفتار
کرے تو البتہ کماحقہ میری زبانی منکشف ہوجاوے انشاء اللہ

لنکا

لنکا مین انگریزی قوم کی ملاذمان سول یعنی اہل قلم معہ اپنی
عیال واطفال کی دوسو پچاس ہین اور ملاذمان ملٹری یعنی
اہل سیف ایک ہزار تین سو پچاس اور سوداگر مزارعہ وغیرہ
قریب نوسو کی ہونگی سوای اوذکی اور اشخاص اولاد قوم
انگریزی کی جنکو وہان کہر کہتی ہین قریب چار ہزار کی
ہونگی باقی وہان کی کل آبادی کا حال اسطرح پر ہے قوم انگریز
دو ہزار پانسو اولاد انگریزون کے چار ہزار قوم مالے
چار ہزار قوم ویدا دو ہزار قوم مورا ایک لاکہہ بیس ہزار
اور قوم طامل پانچ لاکہہ پچاس ہزار قوم سکلمانے
کیارہ لاکہہ بیس ہزار میزان کل اتہارہ لاکہہ پانچ ہزار
پانسو فقط ۔ از اخبار افتاب عالم تاب
کپور تہلہ

۵ر تاریخ ماہ حال کو جناب مہاراجہ صاحب بہادر والے
کپورتھلہ نے بمقام کلکتہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر
سے ملاقات فرمائی اور ۷ تاریخ کو پنجاب کو رخصت فرما
ہونی والی ہین فقط

جناب مہاراجہ صاحب بہادر والے جیپور جو نہی شادی کا آرادہ
رکھتے ہین چنانچہ اپنی مہاراجہ بخت سنگھ صاحب بہادر والے
جودہ پور کی بیٹی سی تجویز ہوئی اور ماہ اکتوبر آیندہ مین بڑے
دھوم دھام سی شادی ہوتی والی ہے لکھتے ہین کہ جہیز جو
کہ جودہ پور کو جاوی گی دو لاکھ سی زیادہ ہوگی فقط از

کوہ نور جلال آباد

۱۹ر مارچ کو غلام محمد خان مختار اور سردار محمد اعظم خان
کابل سی جلال آباد مین داخل ہوکر واسطی ادای مجری کی اور
امیر کابل مین حاضر ہوئی چنانچہ امیر صاحب نے اونکی بہت عزت
کے کہتے ہین کہ سردار محمد اعظم خان سے اپنی فوج
گندہ ملک مین چھوڑ کر صرف بجہیت پچاس سوار کی ہمان
داخل ہوئی تہی اور وقت حصول ملازمت باہم امیر صاحب اور
سردار محمد اعظم خان کی یہہ مکالمہ ہوئی کہ اعظم خان
جس حالت مین تم میری فرزند ارجمند ہو تو پہر تم میری کیون

نہین تابعداری کرتی پہلی دونون جو تمنی باتین کین وہ تمکو
زیبا نہین تہین تمکو بار بار واسطی آنی
جلال آباد کی لکہا مگر تمنی نہ مانا بلکہ بجای بجا اوری میری
احکام کی آمادہ شرارت ہوئی اور اسی ظاہر ہوتا ہے
کہ تم مجہکو اپنا باپ نہین سمجہتی جو کچہہ کہ اصل کیفیت اسکا
ہووہ میری روبرو بیان کرو یہ سنکر سردار محمد اعظم خان نے
اپنی کردن نیچی کرلی اور یہ جواب دیا کہ میری یہ منشا
نہین ہے کہ مین اطاعت سی قدم باہر رکہون الامور یہ
کہ آپ مجہکو مثل اور صاحبزادون کے نہین سمجہتی کیونکہ اگر
ایسا ہوتا تو آپ کچہہ میرا خیال بہی گوشہ خاطر مین رکہتی اور
اوسیلیے پیار کرتی اور مثل مشہور ہے کہ جب اپنا شخص جانے
کہ میرا ترکابی ارب ہوگیا ہی تو اوسی لازم ہی جہان تک ہو سکے
اوسکی خاطر مدارات کوئی دقیقہ نہ اٹہا رکہے پس ہو تو اوسکو وہان بہیجدی آپ کو
خوب معلوم ہے کہ جب کبہی معاملہ سخت آن پڑا تو آپ نے
مجہی وہان کوچ کرنیکا حکم دیا اور جب مین کامیاب یعنی فتح
ہوا تو اور لوگون نے اوسی فائدہ اوٹہایا اور جب سی مین
ترکستان مین پہنچا ہون نیچی کی بار آپ کو اس مقدمہ مین
لکہا مگر آپ نے کچہہ فیصلہ نہین کیا اور یہ جو مین گفتگو دلیرانہ

اور نے باکا نہ کرر ہا ہون اسکا قصور معاف ہو اب بھی
مین یہی کہتا ہون کہ جہان کہین میری جانیکی ضرورت ہو
اور آپ حکم دین بسر و چشم روانہ ہو جاؤن اور آخر کو
سردار محمد اعظم خان نی یہ گفتگو کی کہ دیکھون کون کون
بہادر قندہار کو جاتا ہے اور مین بھی جانے کو تیار ہون مگر فقط اتنا
چاہتا ہون کہ میری نسبت پر آپ کا بہت شفقت ہے جسوقت
تک کہ سردار محمد اعظم خان یہ گفتگو کر رہی تہی دربار
مین ایک عالم خاموشی کا تہا بعد اتمام گفتگو سردار
مذکورہ بالا کے غلام محمد خان مختار نے سردار موصوف کیطرف
دیکہکر کہا کہ جو کچھہ مینی اقرار آپ سے کابل مین کیا تہا وہ
پورا کر دیا یعنی امیر صاحب نے کمال اعزاز و اکرام آپ پر فرمایا
جب باہم امیر صاحب اور سردار موصوف کے رفع کاوش ہو گئی
اوسوقت غلام محمد خان مختار نی امیر صاحب سی عرض کیا کہ
ایک خلعت فاخرہ اور کچھہ زاد راہ سردار شمس الدین خان
کو سرکار امیر صاحب سے عنایت ہو کر حکم جانی فرع کا نافذ ہوا
امیر صاحب نی اسبات کو پسند کیا اور حکم دیا کہ پندرہ ہزار سوار
نقد اور خلعت بیش بہا سردار موصوف کو دیکر حکم ہو کہ
معہ اپنی فوج کی بسرعت تمام فرع کو روانہ ہو غرضکہ
سردار شمس الدین خان کے دربار امیر صاحب سی
یہ عزت ہوئی اونہون نے خلعت اور زاد راہ لیکر
جانب کابل کوچ کیا ۲۰ ربیع الاول کو سردار محمد خان

کے عرضی تخت تا بل علاقہ بلخ سی پہنچی اوسمین
لکہا تہا کہ تحقیقا یہ خبر ملی ہی کہ دس ہزار سوار ایرانی نے
معہ دو ہزار پیادگان و ۶ ضرب توپ کی سرحد سنج مین
داخل ہوئی ہین اور اونکا ارادہ ہے کہ راستہ جو ممانا
سے ہرات کو جاتا ہی اوسکی نگہبانی کرین اور سردار
سلطان احمد جان نے سات ہزار ایرانیون کے سوار اور
تین ہزار پیادہ ایک قلعہ پر کہ جو ہیرہ کی راستہ پر ہے
اور جہان سی راستہ ممانا اور ہرات کو جاتا ہے متعین و مقرر
کر دی ہین قصہ کوتاہ ایرانیون نے اون دونون مقامون کو
بہت مضبوط اور مستحکم کر لیا ہی سردار محمد افضل خان نے
اپنی عرضی مین بھی لکہا ہے کہ گو اہل ایران نے اور سردار احمد جان نے
سب کچھہ اپنی تزویک کر لیا ہی مگر مجکو کچھہ پروا نہین ہے
بہی انشاء اللہ تعالے بعد رمضان کی ایک فوج کثیر اور جمع
غفیر اہل ہزارہ اور جمشیدی وغیرہ کی مجتمع اور فراہم کر کے
براہ ممانا ہرات کو جاؤن گا مگر آپ بہی جلال آباد سے
کابل کیطرف کوچ کر کی جلد بندوبست فوج کا و اسطی روانگی
قندہار کی کیجئی بعد معانیہ و ملاحظہ عرضی کی امیر صاحب نے
فرمایا کہ یہ سب کیا ہوا سردار سلطان احمد جان کا ہے
کہ ایرانیون نے پہلی یہ دونون مقام مضبوط کر لی اور آپ
فرع پر یورش کرنیکا ارادہ ہے اوسی تاریخ کو سعادت خان محمد جان
دربار مین حاضر ہوئی امیر صاحب نے اونکی لڑکی نوروز خان

تو ایک خلعت عطا کیا اور حکم دیا کہ اپنی دو ہزار سپاہ
توپہ دار بندوق کی لیکر فرح کو جاو سعادت خان نے
اس بات کو قبول کیا اور اپنی مٹی سی کہا کہ حسب الحکم امیر صاحب کے
راہی اوسطرف کی ہوا ان دونین گذشتہ مین بہت سی فوج
جلال آباد سے کابل کو چلی گی فقط —— ۱۴ مارچ کو
ایک عرضداشت بضبط وزیری معہ چار سواروں کے مرسلہ
سردار محمد آمین خان قندہار سی ائی اوسمین مرقوم تہا کہ بجانب نزار
سپاہ ایرانیون کی چارون طرف فرح برای ہی اور اوسنی
سردار محمد شریف خان سی مقابلہ کیا تین روز تک بازار
رستخیز گرم رہا اسمین محمد شریف خان کا بہت نقصان
ہوا کیونکہ اوسکی پاس فقط سولہ ہزار سپاہی تہی جنہون نے
اوس سپاہ کثیر ایرانیون کا مقابلہ کیا اوسی عرضداشت مین
سردار محمد آمین خان نی سردار شیر علی خان کو لکہا تہا کہ
درینولا آپ کو ہماری حالات پر کہ جو یہان گذری ہین توجہ
نہ فرمائی نظر التفات نہین آپ جلال آباد مین بیٹہی ہوئی اپنی
زنانون کو سیر گلہای رنگا رنگ سی تروتازہ کر رہی ہین
بہلا اگر آپ بذات خود قندہار مین نہین آسکتی تو آتنا
تو کرو کہ فوج ہماری پاس جتنا جلد ممکن ہو تمقام قندہار بہیجدو
امیر صاحب نے بغور و تامل اس عرضی کو ملاحظہ فرما کر سردار شیر علی خان
کو حکم دیا کہ باقی ماندہ فوج جلال آباد کو حکم دیدو کہ وہ

کل کی روز کوچ کرنیکو تیار ہو جائی اوسکی پیچی امیر صاحب
نے ایک مخفل خلوت منعقد کی اور اوسمین سردار
محمد اعظم خان اور سردار غلام محمد خان اور سعادت محمد خان
طلب ہوئی اور بعد مشورہ کی ایک فرمان بنام سردار
ولی محمد خان بدین مضمون لکہا گیا کہ اپنی فوج اور ہزارہ کے
توفنگچی لیکر فرح کو جاو از انجاکہ امیر صاحب کو شک تہا
کہ شاید ہماری حکم کے تعمیل سردار ولی محمد خان نکمری کرینگا لہذا
سردار محمد اعظم خان ہی کہا کہ تم بہی اپنی مہر اوس فرمان پر
کردو فقط —— ۲۲ مارچ کے صبح کو حکم ہوا کہ تمام فوج
باہر نکلی اور اوسکی موجودات سردار محمد اعظم خان اور
سردار شیر محمد خان نے بہر امیر صاحب معہ سرداران و
خانصاحبان و افواج جلال آباد سے جانب کابل روانہ ہو کر
الہ نور کی باغ مین ٹہہری شاہ مردخان اور سعادت خان محمد
امیر صاحب کی ساتہہ باغ مذکورہ بالا تک گئے اور وہان سے
لوٹ کر دو بجی اپنی گہر آئی اب سب فوج کابل کو ہمراہ
امیر صاحب کے گئی جلال آباد مین کچہہ نہین ہے فقط
۲۳ مارچ کو امیر صاحب کا کمپو فتح آباد مین آیا یہان
امیر صاحب نی سردار محمد اسلم خان کے پلٹن کو حکم دیا کہ وہ منزل
کرکی کابل کو جاو چنانچہ حسب الحکم وہ پلٹن کوروانہ ہوئے
امیر صاحب جو آہستہ آہستہ کوچ کرتی ہین اسکا سبب

ہے کہ اوذکی یہ وہ نظری کہ افواج غلزی جغنی جمع ہوگئے
اپنی ساتھ کابل لیجاوین ایک مرغوبہ جب سرکاری
معاملات مین سردار شیر علی خان اور اعظم خان معروف
تھی امیر صاحب نی بعد ذکر اذکار اطراف وجوانب کی اونسے
کہا کہ سنو ہم چند روزہ دنیا مین جہان ہین تمکو لازم ہی کہ اداب
سلطنت وانصرام امورات کو سیکھو اور تمیز کرو کہ کون
ہمارا دوست اور کون دشمن ہے دیکھو سردار سلطان احمد جان
نے کس نہج پر اپنی چچا اور بھای کو بہلایا اور سطح
امر انہون کو تحریک اور ترغیب دیکر آرادہ کوچ کابل کا رکھتا ہے
جہان تم سب بھای بیٹھے ہو ایک دوسری سی اختلاف رکھتی ہو
دیکھا جای کہ بعد میری تم یکجہتی کیا حسن انتظام اور سلوک
فیما بین اینده ظہور مین آتا ہی فقط

۲۴ مارچ کو امیر صاحب کا کمپو تملا مین پہنچا اور مسنوی
کو حکم ہوا کہ ایک فرمان بنام عالیجاہ سربلند خان بادشاہ کے
بدین مضمون لکھا جاوی کہ حسب الحکم سالقہ کی پانسو جوان
بمقام گندمک ہماری ملاحظہ کی واسطی تیار رکھو اور خود بھی
کابل جانیکا عزم کرو لوگون کے زبانی یہ سنی مین ایا ہے
کہ جسوقت امیر صاحب کابل مین پہنچین گے بہت فوج
توپخانہ وار بندوق کی تیار ہو جاوی گی فقط از اخبار آفتاب

مصر

تا بمراف اندہ با اخبار مین بحوالہ تحریر ایک کارسپانڈنٹ
مرقوم ہے کہ شاہزادہ عالی وقار پرنس اف ویلس جو
واسطی سیر وتماشای اور تفریح طبع مصر کی ملک مین
تشریف رکھتی ہین اونہون نے ایکروز اپنی زبان مبارک
سی ارشاد فرمایا کہ سال اینده مین جب حضور
یہان تشریف لاوین گے تو آرادہ ہے کہ اس ملک سے
واسطی دیکھنی ہندوستان کے تشریف لیجاوین گے فقط

تقرری

جناب سر بارٹل فریر صاحب بہادر جو لعہدہ گورنری
بمبئی معزز وممتاز ہوئی ہین وہ ۹ تاریخ ماہ حال کو کلکتہ
سے جانب مقام مذکورہ بالا روانہ ہوئی اور نفین
کہ اسی ہفتی کی اخیر مین وہان پہونچکر اپنی عہدہ جلیلہ کا
چارج لینگی اور صاحب موصوف الہ کی جگہ مستر
مورنڈ صاحب بہادر جو احاطہ مدراس کی سول سرونٹ تھے
کونسل مین مقرر ہوگئے فقط از اردو دیہی گزٹ

سلہٹ

ایک شفیق سلہٹ ہی سی ترقیم فرماتی ہین کہ ایکسو بچاس سپاہی
۲۸ رجمنٹ پیادگان پنجاب بردارے کپتان رونبسن صاحب
بہادر کے ۱۰ تاریخ ماہ مارچ کو راجرگون صاحب بہادر کی فوج سے
شامل ہوے اور الرکوٹاکی پر پہنچکر یا غیان ناعاقبت اندیش

پر جو بمقام آونکسا بہت مضبوط جگہہ مین واسطی
مقابلہ کی مستعد اور طیار تہی یورش کے اور ہر دو
صاحبان مذکورہ بالا نے ایسی زور سی حملہ کیا کہ تہوڑی ہے
عرصہ مین باغیون کو تاب مقابلہ کی نہ رہی اور وہ پسپا
ہوکر بہاڑون اور جنگلون مین بہاگ گئی ۱۲ کو کرنیل
ڈنس فورڈ صاحب بہادر نی دپٹی کمشنر بہادر کے
شمول ہوکر باغیون کی سکونت کی جانب کوچ کیا اور
۱۳ کو صاحبان مسطورہ بالا نے ایک گانو پر کہ جسکا نام رلینگ
ہی مفسدون کو آن دبایا اوس جگہہ کو مفسدون نے
حتی المقدور مضبوط کیا تہا جیسا کہ اوس ملک کا دستور ہی بہت
مضبوط اور مستحکم کر رکھا تہا یعنی گانو کے ہر چہار طرف
بڑی بڑی لنبی بانس نوک دار اور تیز زمین مین گاڑہ
رکہتی تہی اور اوسکی اندر اپنی تفنگین لیکر چہپ
رہے تہی اور وہان کی زمین ایسی اونچی نیچی اور
جنگل اسقدر بہاری ہے کہ اوسمین گذر فوج بہت مشکل
اور دشوار معلوم ہوتا تہا اسپر بہی سپاہیان سکہہ
اور گورکہہ نی بکمال شجاعت اور دلیری مفسدین پر چڑہائی
غرضکہ تہوڑی عرصہ مین فوج ظفر موج سرکاری فتح یاب
ہوئی اور اس لڑائی مین کچہہ سرکش ماری گئی اور بہت
بہاگ گئی اور افواج سرکاری نی اون کی گانون
اور موضہ جون مین آگ لگادی کہتی ہین کہ اب
سرکشون کی سطح سی اُمید قطع ہوگئی ہے
لہذا الیقین ہے کہ وہ آیندہ کو کسیطور پر تکلیف دہ نہون گے
اور فوج جو کمپو مین ہے وہ فقط آتی برگیڈیر جنرل شوز صاحب
بہادر کے کہ سابق ازین اگرہ مین تشریف رکہتی تہی
اور آپ اونہون نی گورنر جنرل بہادر ہند سی اوس
ملک کے انتظام اور بندوبست کرنی کی اجازت
لیی ہی منتظر ہے راقم مکاتبہ لکہتی ہین کہ اس صورت
مین مفسدین اور سرکشون کو لازم ہی کہ وہ سلسلہ
کشتکاری کا اپنی پرورش کی واسطی اوس ملک
مین جاری کرین ورنہ سال آیندہ مین ماری بہوک کے
مرجاوینگے اور اکثر لوگ یہ کہتی ہین کہ کچہہ سپاہی بغاوت
شعار ایام مفسدہ گذشتہ شتاع کی ہی کہ سزا
سی بچ گئی تہی اون نا عاقبت اندیشون کی ساتہہ
ہین مگر مراسلہ نویس کو یہہ بات صحیح اور درست نہین
معلوم ہوتی فقط از اردو دہلی گزٹ

تعلیم عورات

اخبار دہلی سی معلوم ہوا کہ دہلی کی رئیس ایک مدرسہ
واسطی تعلیم عورات کی جاری کرنیکی تجویز کر رہی ہین
چنانچہ وہان کی ایک نامی رئیس نواب حامد علیخان صاحب

نی پچاس عورات مختلف سن کی جمع ہو جانیکا
وعدہ کیا ہی اور راجہ دیبی سنگہ صاحب والا جو نامل
للہ ہیں داس وغیرہ سرداران و باشندگان معزز اس کار
خیر مین ساعی ہین امید ہی کہ یہہ مدرسہ جاری ہو کر
بہت جلد ترقی پکڑیگا کیا خوب ہو کہ اور شہرون
کی رؤسا و باشندگان بہی ایسی ہی مدارس جاری کرنیکی
تدابیر عمل مین لاکر فرقہ اجہل نسوان کو زیور علم سی
آراستہ و مزیب کرین فقط از کوہ نور

راؤ صاحب

لاہور کرانکل سی معلوم ہوا کہ درینولا علاقہ جمون
مین بہ توجہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جمون
و کشمیر مسٹر میکناب صاحب بہادر نی ایک نامی
باغی پنڈی رنگ راؤ معروف راؤ صاحب کو گرفتار
کرلیا یہ وہ حضرت ہین جنہون نی ہمراہ ٹاٹیا ٹوپے
نمکحرام مفسدہ گذشتہ مین وہ خون ریزیان کے
تہین جنکا ذکر ناگفتہ بہی اور اکثر اخبارات مین چہپتا
رہا ہے فقط ایضا

علیگڈہ

مہتمم اخبار عالم بحوالہ تحریر کا سپانڈنٹ
اپنی الیا درج اخبار کرتی ہین کہ ضلع علیگڈہ مین
کسے مفسدنی چند جگہہ سی تار برقے توڑ ڈالا
خبر کی آمد رفت مین بڑا ہرج واقع ہوا سنا ہے
کہ آمد رفت خبرون کی بالفعل براہ مراد آباد
اور فرخ آباد جاری ہی مجرم کی تحقیقات ہو رہے
دو کسیرون کی مکان مین جب کی موسلیان جسیے
تار برقی مین ہوتی ہین نکلی ہین اس سی گمان ہوتا ہی
کہ شاید اونہین شخصون نی بطمع مواسلیون کی یہہ حرکت
کے ہو اون کسیرون کو دو دو برس کی قید اور رو
روپیہ جرمانہ ہوا اور جن زمیدارون کے حدمین تار برقی
ٹوٹا ہی وہ زمیندار بہی طلب ہین ۳۰ اپریل کو
ایک فقیر جو قبرستان مین محافظ تہا ایک مردہ کا کفن
چورا لایا اور بازار مین دو شخصون کی ہاتہہ فروخت
کیا سرکار کیطرف سی تا وقت ثبوت جرم بایع اور
مشتری سب حوالات مین ہین فقط

سکندر خان مشتبہ بلقب شاہزادہ دہلی

یہہ شخص جی پور مین ۱۲ اگست سنہ گذشتہ مین باشتباہ
شاہزادگی دہلی کی گرفتار ہوا وہان سی بذریعہ چالان
محکمہ کمسریٹ کی لکنہو پونہچا اور میجر سبلی صاحب نے
بعد شناخت رہا فرمایا محکمہ کمسریٹ مین اسواسطی آیا کہ
نامبردہ کی اپنی صداقت ملازمی محکمہ کمسریٹ مین
ظاہر کی تہا اس شخص کا بجملی یہ حال ہے کہ ۲۲ برس شروع
مین محکمجات کمسریٹ وغیرہ بلکہ بیشتر مہمات دہلی و لکنہو

مین ملازم سرکار رہا تہا شہزادگی کا محض اتہام ٹہرا
یہان کی افسر سرپٹ نی حساب کتابت ذکی موی الیہ
کا طی فرماکر سفارش بنام میجر بروک صاحب ایجنٹ
پولٹیکل جی پور لکہدی یقیناً صاحب ایجنٹ جی پور توجہ
فرمائین عہدہ قدیم پر سہ فرازی بخشین بیشتر وقایع
نگاران اردو و انگریزی نی اس سکندر خان کی نسبت
بہت کچہہ تحریر فرمایا واقعی حال منجی تہا از سر بستہ
سی اطلاع نہ پانی سے کیفیت ثانی درج صحیفہ نفرمائے

از اردو اخبار

کان کوئلہ

عنایت ایزدی ایسی شامل حال سرکار انگریزی کی ہے
کہ جس تدبیر کا قصد ہوتا ہی سامان اوسکا غیب سی پیدا
ہو جاتا ہی اگرچہ بظاہر کرنا شرط بہ علم و دانش کا اور بلند
رکہنا عزم و ارادہ موجب بہبود اور ترقی کا ہوتا ہی لیکن
تائید بغیر سب ارادہ آدمی کی فسخ ہو جاتی ہین اور کوئی
عقل کارگر نہین ہوتی ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ جو قوت
تار برقی کی نگانی کا بندوبست بیش نہاد سرکار عظمت مدار
ہوا گٹہ پر چہ ایک شئی کہ قسم مدار کی وحشت سی پیدا
ہوتا ہی مفید تار برقی دریافت ہوا علی ہذا القیاس
ریل گیو اسطی کوئلہ کانی سی بڑی احتیاج ہوتی ہی ہندوستان
مین کوئلہ کانی بیشتر کسی نے سنا بہی نہ تہا اور کسیکو کان
نہین ہوتا تہا کہ یہہ شئی ہندوستان مین بہی ہے
جب سی تیاری ریل کی ہوئی کئی جگہہ کوئلہ کی کان
نکل ائی اور اکثر محض اتفاق سی یہہ بات حاصل ہوئی
چنانچہ اندنون مین جو ممالک مغربی کی طرف ریل
کی تیاری مین سرکری ہی تو ایک صاحب کو حسن
اتفاق سی نکار کہیلنی مین سپاٹو کی چہاونی سی تین
میل پر کوئلہ کی کان کے اثار نمودار ہوئی امتحان سی
تحقیق کو پہونچا کہ وہ کوئلہ کام کا ہے نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر نے حکم فرمایا ہے کہ اس امر کی کیفیت
اوکی حضور مین لکہکر بہیجی جاوی فقط از اخبار مجمع البحرین

دتیا

ریاست دتیا کا فساد رفع ہو گیا اور یہ تجویز قرار پائی
کہ مالک ریاست کی بہوانی سنگہ رہین اور ارجن سنگہ
دوسری دعویدار کو سوا لاکھ روپیہ سالانہ بطور معاش
کی ملا کری فقط از اخبار افتاب عالمتاب

یورپ

ہماری ناظرین باغور و تمکین اسحکایت کو بغور ملاحظہ
فرماوین کہ ولایت مین بالفعل ایکہزار ایکسو ۶۰
اخبار انگریزی چہپتی ہی جس مین ۸ سو ۵۰ خاص
انگلنڈ مین — اور ایکسو ۳۹ اسکاٹ لنڈ —
اور ۳۳ ویلس اور ۳۲ ائرلنڈ — اور ۱۴ اڈوری

چھوٹی چھوٹی خبریون مین مطبوع ہوتی ہین
اور پانسو ۶۰۰ اخبار ۱۸۶۲ع مین چھپتی تھی تو اب
دس برس کی عرصہ مین بالحال ۱۸۷۲ع مین جسکا مرفوعہ بالا
دو چند مضاعف ہوئی ہین ہمین علاوہ لندن کا ایک
صاحب اخبار رقمطراز ہی کہ خصوص ہلکی قیمت کی اخبار
مثلاً ڈیلی ٹیلی گراف - اور اسٹار اور اسٹاندرد
یہہ تینون اخبارون کی ایسی ترقی ہوئی ہے کہ ہر ایک اخبار
کی ہفتہ کو مطبوع لگر گر شائقین کو تقسیم کرنا مشکل ہوا ہے
یعنی ڈیلی ٹیلی گراف اخبار کی ایک لاکھ - اور اسٹار
کے ۴۰ ہزار مشتری ہین اور یہہ باقی یعنے
دو تینون کے کل سے ایک لاکھ کی عرصہ مین چھپتی ہین اما
مقام افسوس کہ اقلیم ہند کی باشندون کا شمار اتنا
کروڑ آدمی کا کیا جاتا ہے اور اسمین سوا اخبار ہی شاید
از روی حساب نہ چھپتی ہون گے اردو فارسی اخبارون کا
اندازہ تخمیناً ۴۰ کا ہوگا ہماری قیاس سے ڈیلی
ٹیلی گراف اخبار کی ایک روز مین جتنی پرچہ صرف
ہوتی ہون گے وہ سال بھر مین بھی تمام اقلیم ہند
مین نہ مطبوع ہوتی ہونگی خداوند عالم ایسا کرے
کہ ہماری عزیز ہمیشہ ہمسان اخبار ہندی فارسی
کے ناظرین بارہ لیک بین کو کیا عوام کا ذکر نہین
اہل دول و رؤساء عظام کہ جنکی فیض بخشی کا چشمہ فیض مدام

جاری ہی مطالعہ اخبار کا ایسا شوق دیوی کہ ہر ایک
صاحب اخبار کا ہفتہ ایکمہزار پرچہ نکلا کرتی کمین نہ اخبار

برق خاطف

رام پور

صحیفہ اودہ اخبار مطبوعہ ۹ اپریل ۱۸۶۲ نمبر ۱۵ سے
واضح ہوا کہ جناب معلی القاب نواب صاحب بہادر
دام اقبالہم و زید اللہ ملکہم نے ایک ایسا بڑا عظیم
خیمہ طیار کیا ہی کہ جو آدہ بیگہہ مین گھرا ہوا ہے اوسکی رکھنی
کیواسطی صاحبان پور مین مراد آباد اور بریلی بمقام
رام پور تشریف لیگئے صاحب مہتمم اودہ اخبار استعجاب
اور فراخا فرماتی ہین کہ اوسکو خیمہ کہنا نہ چاہی ایک
جدا ہے رامپور اوسکی تلی آباد ہوگا اسلیی چھوٹا
رام پور کہنا چاہیے کیونکہ بقول عوام بعد حضرت
جناب شاہ اودہ کے نواب صاحب والی رامپور جہان
پناہ خدیو گیہان ہین ماشا اللہ فقط

التماس مہتمم مظہر العجائب ای صاحبہم اودہ اخبار
آپ تو وقایع نگارون مین ایک بہت اچھی ثقہ
اخبار نویس مشہور ہین ایکو نسبت ہندیان والا امکان
ہندوستانی مزاج نہین جانے اگر واقعی سرکار ابد مدار
نواب صاحب بہادر مین ایسا خیمہ طیار ہوای تو کیا
تعجب ہے اکثر سرکار ہندوستانی مین عمدہ عمدہ

دیرہ خیمہ ہوتی ہین چنانچہ سرکار فیض مدار جناب مہاراجہ
صاحب بہادر دام اقبالہم و ملکہم والی دہولپور کی کی
منزل کا خیمہ موجود ہی اور وہ بہی گویا ایک شہری لیکن
سرکار مین جناب مستطاب معلی القاب نواب صاحب
بہادر کی علاوہ دیگر اشیاء عجائب ... کا کہ
شخصہ عجیب و غریب پیالہ نقری قابل دیدار ہے کہ شاید
اور کسی سرکار باوقار ہندوستانی مین نہو اسکا ذکر البتہ لایق
درج اخبار ہی سنی کہ جناب نواب صاحب ممدوح کو صاحبان
بلند مکان اہل انگلستان نی ایک پیالہ نقری ساخت ولایت
دوستانہ دیا ہی اوسکی صنعت اور ندرت یہہ ہی کہ جسوقت اوس
پیالہ مین پانی بہرا تو فوراً ایک چڑیا پانی پر نمودار ہوئی اور وہ
پانی مین تیرنی لگی اور مثل جانور جاندار چہچہانی اور گرہ کر
اور بولنی لگی اور جو اوسی حالت چہچہاہٹ مین کوئی شخص
پیالہ کی پاس جاتا ہی تو چڑیا پانی مین غوطہ مار جاتی ہے
اور جسوقت پہر علحدہ ہوتا ہے تو پہر فوراً پانی پر آکر بدستور حرکات
کرنی لگتی ہی اور جو کوئی اوسکو دوسری ہاتہہ اوٹہا کر دانا
تو بہی مثل جانور شور غل کرتی ہی اور علاوہ اس صنعت
اور ندرت کی بچشم ظاہر وہ پیالہ خوش قطع خوبصورت
و صاف استعدادی کہ وہ بہی اسی تعلق رکہتا ہی صفائی اور شفافی
کا یہ حال ہے کہ اندیشہ مین مثل ہتہاب جمتا ہی فقط

ملکی بنتی شہد پر رہی بیکہہ لپٹاؤ
ہاتہہ ملی اور سر دیں لالچ بری بلاؤ

ای حضرات ناظرین سنی کی حکایت ہی ایک جنٹل مین یعنی
مرد شریف انگلستانی کی امانت مین خیانت کرنی کی روایت
مثل مشہور سبحان اللہ جہان کے افسر صاحب اعلی الہی
خورد و برد کرنی والی ہون تو وہان کی کرانی وغیرہ ہاتہ
ملازم دفتر جو کچہہ بطمع نفسانی کرین اوسکا کیا قصور ہی تفصیل
اسکی یہ ہی بملاحظہ صحیفہ سلطان الاخبار کو ہرہارکلکتہ کی معلوم
ہوا کہ ڈریکٹر جنرل مسٹر وارڈ صاحب افسر ریلوی کمپنی یعنی محکمہ
سڑک انہی نی امانت مین خیانت کرکی کچہہ روپیہ خورد برد کیا
اور صاف پاک زمانہ مین کلنگ کا ٹیکا لالچ کرکی لگایا
آخرکار یہ مقدمہ عدالت نظامت مین رجوع ہوا حکام سرکار نے
از روی تحقیقات نسبت مدعا علیہ جرم بخوبی پایا گیا چنانچہ
حکام والامقام نی بپاداش قصور نسبت صاحب مدعا علیہ حکم
سزای قید پنج سال نافذ فرمایا اور امانت مین خیانت کرنیکا
بخوبی ذائقہ چکہایا فقط

مظہر العجائب

اب صاحب مہتمم دہلی گزٹ سی دریافت کرتا ہے
کہ اگر آپ کی کسی کارسپانڈنٹ نی اس خبر سی آپ کو
مطلع نکیا ہو تو آپ بحوالہ اس اخبار کے خبر مذکور صحیفہ

اخبار ہر بہار مین رب صفحہ فرمانوین اور اپنی دلسی
بہائیون کو عبرت دین اور ایسی افعال قبیحہ سے بچانوین
ایصاحب ایمانداری اور دلی ایمانی خداوند کریم نے
تو ہر مذہب اور ملت حصہ مین بخشا ہے فرمائی اگر غور کیجی تو
ہین ۵ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا نیخ
آفرید یکسان نکرد آپ جو ہمیشہ خصوصاً عمال ہندوستان
کو بد دیانتی سے ملزم کرتی ہین یہ بات البتہ آپکی
شان و قایع نگاری اور راست گفتاری سے بعید ہے

بمبئی

صاحب مہتمم برق خاطف اپنی اخبار صداقت
آثار مین تحریر فرماتی ہین کہ از روی شمار مسٹر
فارجٹ صاحب کی معلوم ہوا کہ بمبئی مین دس ہزار
تین سو ایکسٹہ گھوڑی اور بیل کے بگھی اور کاڈیان
موجود ہین جسمین سے بانسو ۵۰۰ بگھی کرایہ اور باقی خاص
اہل دول کی سواری کی ہین فقط

لاہور

اس ہفتہ مین شنبہ اور منگل کے دن دو میلی بیساکھی
اور جراغون کے امرتسر اور لاہور مین ریل کی بدولت بڑی
دھوم دھام سے ہوئی تخمیناً بائیس ہزار آدمی لاہور سے امرتسر کو
اور امرتسر سے لاہور کو آیا گیا اور قریب چھ ہزار روپیہ
کے آمدنی ہوئی خدا کی فضل و کرم سے جب یہ ریل ملتان تک
جاری ہو جاوی گی تو یقین ہے کہ اسیطرح لاہور اور امرتسر اور
ملتان کی آمد و رفت آسان ہو جاوی گی اور فایدہ کثیر مالکان
یک ... جب از زمانہ معلوم ہوا کہ تخمیناً انہارہ
مہینے مین ریل ملتان کی بھی جاری ہو جاوی گی اور
اور کمپنی ریلوی نے یہ آرادہ بھی مصمم کیا ہی کہ چار پانچ
کرور روپیہ جو اب اس کمپنی کے پاس نقد موجود ہے
اوس سے ریلوی دھلی سے امرتسر تک کی بھی براہ فیروزپور
تیار کیجاوی اور ایک صاحب اہل دولت نے اقرار کیا ہی
کہ درصورت تھٹکہ ملجانی کی مین تین برس کے عرصہ مین
ریل دہلی اور امرتسر تک کے تیار کرونگا غور کیجاے
کہ اگر اس تین چار برس مین ایسا ہی ہو گیا تو گویا ہندوستان کا
آنا جانا مال تجارت کا بھونچنا ایسا آسان ہو جاوی گا جیسا
گویا اپنی شہر کی بازار اور منڈی مین چلی گئی اور چلی ائی
اس موقع مین لاکھہ لاکھہ شکر باری تعالے کا ہی جسکی مہربانی سے اس
خطہ ہندوستان مین ایسی بانشوکت و عظمت سلطنت
ہوئی ہی جسکی ایسی ایسی اعلی نعمتین اور آسایشین
نصیب ہوئی ہین اور ہوتے جاتے
ہین فقط انکو نور

اشتہار ایسٹ انڈین ریلوے

نمبر ۱۶

منظور العجائب

جلد ۱

مسافت میل از آگرہ	آگرہ سے	مسافران درجہ پہلی دوسری اور تیسری کے کاریان روزمرہ	اسباب کی گاڑیاں روزمرہ		کرایہ مسافرون کا ایک بار کا درجہ اول		کرایہ مسافرون کا ایک بار کا درجہ دوم		کرایہ آنی اور جانی کا درجہ سوم		کرایہ آنی اور جانی کا درجہ پہلا		کرایہ آنی اور جانی کا درجہ دوسرا	
			روزمرہ		روزمرہ		روزمرہ							
			صبح	شام										
			۵ گھنٹہ ۳۰ منٹ	۱۲ گھنٹہ ۵۰ منٹ	۲ گھنٹہ ۵۰ منٹ	شام								
۱۳ میل	آگرہ	بردوانگی												
۲۳	فونڈلا	روزانہ	۱	۴۸	۳	۴۸	۳ ر ۵ ۰		۰ ر ۱۰ ۰		۰ ر ۳ ۱۲		۰ ر ۱۲ ۰	
۴۰	فیروزآباد	روزانہ	۲	۴۳	۴	۳۳	۴ ر ۲ ۰		۲ ر ۰ ۰		۰ ر ۶ ۰		۰ ر ۱۴ ۰	
۵۰	آٹاوا	روزانہ	۴	۵۲	۸	۴۸	۷ ر ۱۰ ۶		۷ ر ۵ ۳		۱ ر ۸ ۱۲		۱ ر ۱۴ ۰	
۱۵۶	کانپور	روزانہ	۱۲	۵۷	۲	۴۳	۵	۴۶	۱۱ ر ۶	۹ ر ۵ ۰	۳ ر ۱۰	۸ ر ۷ ۰	۱ ر ۱۰	۱ ر ۱۳ ۰
۱۰۳	فتحپور	روزانہ	۴	۵۲	۶	۱۷	۹	۵۲	۶ ر ۰	۱۰ ر ۰ ۰	۲ ر ۹	۳ ر ۱۰	۰ ر ۸	۱ ر ۱۳ ۰
۱۶۹	بہرام پور	روزانہ	۳	۳۸	۷	۲۲	۱۰	۵۹	۹ ر ۱۰ ۶	۱۰ ر ۱۰ ۰	۴ ر ۲ ۹	۵ ر ۱۰	۱ ر ۲	۱ ر ۱۴ ۰
۲۷۶	الہ آباد	رسیدگی	۱۵	۱۲	۲۲	۳	۵۹	۱۵ ر ۶	۱۰ ر ۹	۵ ر ۱۰	۱ ر ۹	۰ ر ۵		

مسافت میل از الہ آباد	الہ آباد سے	مسافران درجہ پہلی دوسری اور تیسری کے کاریان روزمرہ	اسباب کی گاڑیاں روزمرہ		کرایہ مسافرون کا ایک بار کا درجہ اول		کرایہ مسافرون کا ایک بار کا درجہ دوم		کرایہ آنی اور جانی کا درجہ سوم		کرایہ آنی اور جانی کا درجہ پہلا		کرایہ آنی اور جانی کا درجہ دوسرا	
			روزمرہ		روزمرہ									
			صبح	شام										
			۴ گھنٹہ ۳۰ منٹ	۷ گھنٹہ ۵۰ منٹ	۲ گھنٹہ ۵۰ منٹ	شام								
۹۰ میل	الہ آباد	روزانہ												
۷۳	بہرام پور	روزانہ	۹	۳۸	۱۱	۵۱	۵ ر ۱۰ ۰		۰ ر ۱۳ ۰		۰ ر ۱۵ ۰	۰ ر ۸ ۰	۰ ر ۱۲ ۰	
۱۴۰	فتحپور	روزانہ	۱۰	۴	۱۴	۵۳	۷ ر ۱۳ ۶		۱ ر ۶ ۹		۱ ر ۳ ۰	۲ ر ۳ ۰	۱ ر ۹ ۰	
۲۰۶	کانپور	روزانہ	۱۲	۳۲	۵	۱۷	۵ ر ۱۰ ۰		۲ ر ۰ ۰		۲ ر ۱۲ ۰	۳ ر ۱۲ ۰	۱ ر ۸ ۰	
۲۵۳	ٹاوہ	روزانہ	۱۹		۱۱	۵۵	۶ ر ۶ ۶		۱ ر ۱۱ ۳		۳ ر ۹ ۱۲	۳ ر ۱۲ ۰	۱ ر ۱۵ ۰	
۲۶۳	فیروزآباد	روزانہ	۱۸	۱۰	۴	۳۱	۱۱ ر ۶ ۶		۱ ر ۱۳ ۹		۱ ر ۱۵ ۱۰	۱ ر ۱۰ ۰	۱ ر ۱۳ ۰	
۲۷۶	فونڈلا	روزانہ	۵۵	۱۱	۵	۲۳	۱۲ ر ۰ ۰		۱ ر ۶ ۰		۰ ر ۷ ۰	۰ ر ۱۰ ۰	۱ ر ۹ ۰	
۲۷۶	آگرہ	رسیدگی	۲۰	۱۲	۶	۱۵	۱۵ ر ۶ ۶		۱۰ ر ۹ ۶		۵ ر ۱۰ ۳	۱۰ ر ۰ ۰	۵ ر ۰ ۰	

رسید زر واصلات

جناب منشی وشیدہال سنگھ صاحب سب اوورسیر نہر کنگ — لعہ

جناب نواب محمد علیخان صاحب بہادر — ے

جناب نواب محمد کلب حسین خان صاحب بہادر ولیعہد — ے

جناب ڈاکٹر اوورامر ورسیر الدصاحب بہادر — لعہ

جناب لالہ بہگم سین صاحب ضلعدار — ے

جناب سید معاوت علی صاحب تحصیلدار سنبھل — ے

جناب راجہ ہردمن شن صاحب — ے

جناب راجہ ٹیکا نہال سنگھ صاحب — لعہ

جناب نواب صاحب بہادر والے ٹونک — ے

جناب سید اولاد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر — ے

جناب لالہ کندن لعل صاحب ضلعدار — ے

جناب لالہ دنہا لعل صاحب — ے

جناب لالہ بھوب سنگھ و تعرف سنگھ — ے

صاحب سوداگر

جناب شیخ سید احمد صاحب ٹھیکہ دار روڑکی — ے

جناب سید احسان علی صاحب وکیل منصفی — عفا

روڑکی

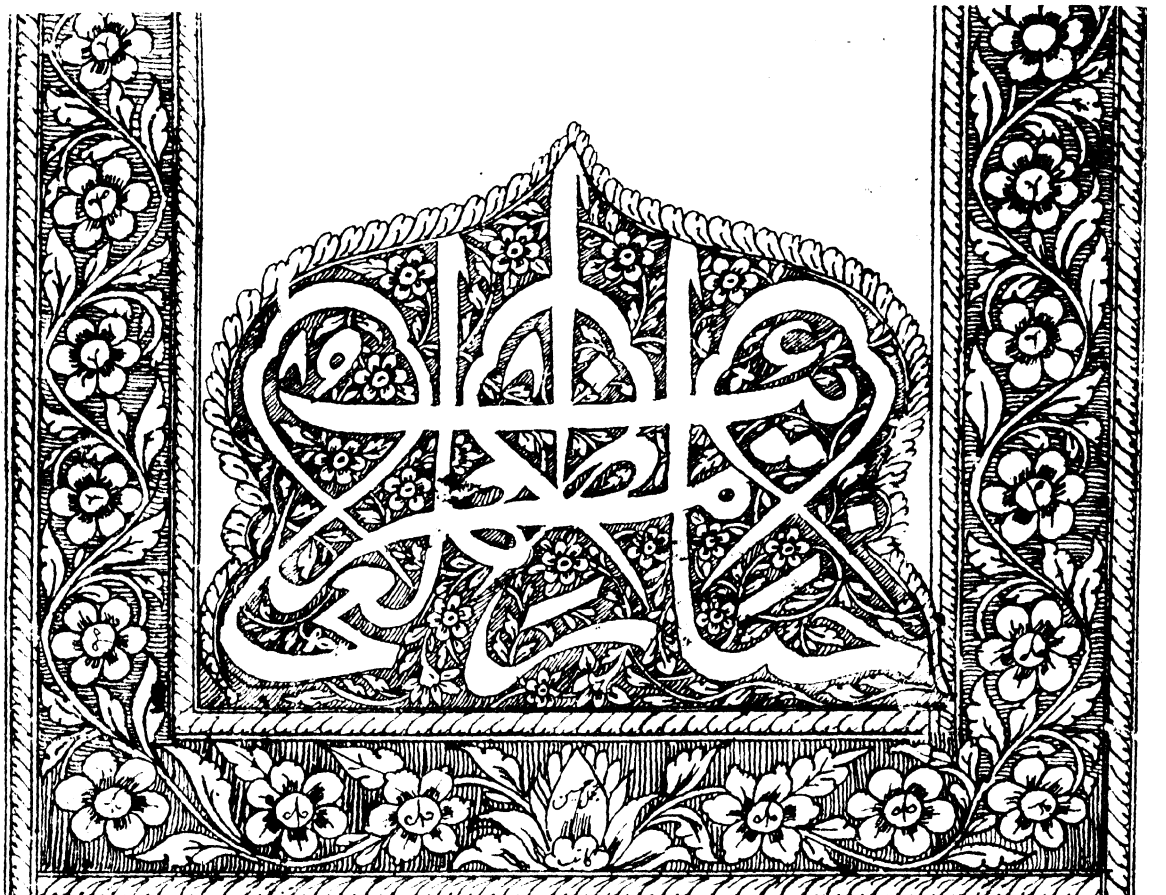
ہر طرح خیر و عافیت ہی اور نرخ غلہ جو بباعث کثرت از دحام مردمان میلہ ہردوار کے گران ہو گیا تہا اب فضل الٰہی سے نرخ بھی ارزان ہے اور تحصیل اوسکے

جو	گیہوں	کندم	نخود
۳۰ سیر	۲۵ سیر	۲۲ سیر	

باجرہ	روغن سیاہ	روغن زرد
۴۸ سیر	۳۰ سیر	۱۰ سیر

		قند سیاہ
		۹ سیر

در مطبع احباب مقام روڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ہذا طبع شد



نمبر ۱۹ ۔ ۱۸ مئی ۱۸۶۲ع مطابق ۷ ذی قعدہ ۱۲۷۸ھجری زور شنبہ جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول
ڈاک فی سال بارہ رُوپیہ اور فی ماہ ایکرُوپیہ
اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ رُوپیہ سال ہی
اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی
اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی
سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت
لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدا خبار ہذا

منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین
یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع
بخشین اور اُجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی
اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی
اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کی چھپوایا
جاوی گا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر
قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہے
جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری
یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب جسکو ہم دیکھی گزشت از روی تحریر ایک اپنی
کارسپانڈنٹ مقیمہ کابل منمضافات ملک افغانستان
کے تسطیر فرماتی ہین کہ ۲ اپریل سنہ روان کو امیر صاحب
نے سردار محمد علیخان اور سلطان علی خان افسران
پرمٹ کابل سے دریافت کیا کہ کسقدر نقد روپیہ تمہاری
پاس موجود ہی اونہون نی ایک زبان ہوکر جواب
دیا کہ ہمنی ابہی اکیاون ہزار روپیہ سرداران قندہار
و کابل کو اس تفصیل سے کہ نو ہزار روپیہ سردار امین الدین خان
اور دس ہزار شمس الدین خان اور دو ہزار غلام حیدر خان
قندہاری و بندرہ ہزار سردار سلطان خان قندہاری کو
دیا اور ایک لاکھ روپیہ بمد تنخواہ سپاہ کی قندہار کو
بہجا ہے بالفعل صرف پچہتر ہزار روپیہ سکہ کلدار جو واسطی
تبدیلی بہ ضرب کابلی روپیہ کی ٹکسال کو بہجا تہا موجود ہے
امیر صاحب نے یہہ سنکر فرمایا کہ جسقدر روپیہ کلدار خزانہ مین موجود
ہو اوسکو واسطی تبدیلی کی ٹکسال مین بہیجدو کیونکہ بہت
روپیہ سپاہ کیواسطی درکار ہی پہر امیر صاحب نے میگزین کو
ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ چہوٹی توپون کی واسطی گولی تیار کرائی
جاوین حسب الایما اوسیوقت کاریگر طلب ہوکر کام مین مشغول
ہوئی سرداران مذکورہ بالا سی جنکی تنخواہ کی بیباقی ہوچکی تہی

امیر صاحب نی فرمایا کہ قندہار جانی کیواسطی آمادہ رہو
اور عبد الغنی خان پسر نواب جابر خان سی کہا کہ جلد
جسقدر ممکن ہوسکی قندہار کو روانہ ہو کیونکہ سردار
محمد آمین خان اختیار قندہار کا کسیکو دیکر غفیر تب
کرشاک کو جانیوالی ہین جسوقت امیر صاحب اسطرح
سی سامان جنگ مین معروف تہی اوسوقت ایک
عرضی براہ راست سردار محمد شریف خان کی پاس سے
امیر صاحب کے پاس ائی اوسکا مضمون یہہ تہا کہ سیف الرحمان
آپ کی فرزندنی فرع کو مفت کہو دیا اور اصل کیفیت
اوسکی یہہ ہی کہ مین کسیقدر فوج لیکر واسطی کمک
محمد جان خان و مراد خان و برادر عبد الغفور خان
خبکو مینی تیمنی مین مقرر کیا تہا اور اونکو میر افضل خان
عبد الغفور خان معہ چہہ ہزار فوج سلطان احمد جان کے
دہمکا رہی تہی گیا تہا اور مین وہان پہنچی بہی نہین پایا
کہ میر افضل خان اور عبد الغفور خان تیمنی کو لی
اور محمد جان خان اور مراد خان کو قید کرکی بجراست
۵۰ سوار ہراۃ کو بہیجدیا اور عبد الغفور خان نی اپنی
بہائی کو بہی جسکو مینی تیمنی کا حاکم مقرر کیا تہا قتل کیا
تیمنی مین تو یہہ حال ہو رہا تہا کہ سلطان احمد جان نے
یکایک حملہ کرکی فرع کو لی لیا جسوقت مینی یہہ خبر دونون

نامبارک سنی تہین مین راستہ مین تہا اور چونکہ
اوسوقت بلا سامان و تیاری کہین اون دونون جگہون
مین سی جانا مناسب نہ تہا اسواسطے نبی گرشک مین پناہ
گیر ہونا مصلحت وقت جانا کہ اوسکی نزدیک مین انہی تک
پہراہون اور دوتین روز مین فرع پر حملہ کرنیکی کا آرادہ ہے
جب تک کہ مین فرع کو نہ لی لون یا اوسکی فیصل کی نہ بچی نہ
مرجاؤن مطلق چین نہ پڑی گا امیر صاحب محمد شریف خان
کے عرضی کے آخر مضمون کو بڑہکر بہت متفکر ہوئے
اور فرمایا کہ مجہی امید ہے کہ وہ اس کام کو ایسی جلدی نہین
کریگا اور چار سوار خط لیکر محمد شریف خان کے پاس
جاوین کہ وہ ابہی ہین جہہ روز مین بمقام گرشک پہنچاوے
اوس خط مین امیر صاحب نی شریف خان کو یہہ لکہا تہا
کہ جب تک تمہارا بہائی سردار محمد آمین خان تمہارے
پاس نہ جاوین اس کام مین جلدی نکرنا اگر فرع اپنی قضیہ
سی نکل گیا تو کیا مضایقہ ہی بشرطزندگی اور مرضی خدا
مین ہرات کو تمہاری واسطے لے لونگا فقط
۳ر ابریل کو ایک عرضی مرزا ملک محمد خان ٹہیکہ دار غزنین
کے امیر صاحب کی پاس ائی اوسمین اونہون نے
لکہا تہا کہ مینی تین ہزار سوار اور پیدل قندہار کو روانہ
کئے تہی اور چار ہزار بندوقچی ہزارہ اجموری اور دیالو لاما
غرضیب اومطرف کو جانیوالی ہین سردار محمد ابراہیم خان
ولد سردار شیر علیخون معرانی فوج کی جو قندہار کو
جاتی ہین غزنین مین وارد ہوئی ہین اور غلام جان خان
کوہستان جنکو سردار محمد علی خان نی معہ ایک لاکہہ
روپیہ قندہار کو روانہ کیا تہا وہان سی واپس ہوکر
اس مقام پر ائی ہین خلات توخی سے یہ خبر ائی ہے
کہ میر افضل خان معہ جمعیت چار ہزار سپاہیون کے جانب
خلات کوچ کر رہی ہین اس نظر سی یہ بات مناسب
اور مصلحت وقت ہی کہ غلام جان خان کو معہ خزانہ
غزنین مین بلالیا جاوی لیکن چونکہ ابہی یہ خبر صداقت
طلب ہے لہذا ادمیون کو واسطی دریافت اصل حال کے
بہیجا ہے امیر صاحب نے بعد ملاحظہ عرضی کے حکم صادر فرمایا
کہ سردار محمد علی خان کے دو پلٹن جنکو چار مہینی کے
تنخواہ تقسیم ہوگئی ہی بلا تامل خلات کو روانہ ہون
چنانچہ اوسی تاریخ اون پلٹنون نے کابل سی جانب
خلات کوچ کیا اور ٹہیکہ دار مذکور کے نام اس مضمون کے
سی خط لکہا گیا کہ ان دونون پلٹنون کو معہ ہرارا
سپاہ کے خلات کو روانہ کرو فقط
۴ر ابریل کو محمد اعظم خان دربار مین حاضر ہوئے
امیر صاحب نی اونسی فرمایا کہ ہماری ساتہہ واسطی

روانگی قندہار کی تیار ہو سردار مذکور نے عرض کیا
کہ مجھی کیطرح سی عذر نہین لیکن وہ درخواست جو
مینی کابل آتی ہوئی حضور سی کیے تہی اوسکو یاد دہے
کیواسطی مگر رگذارش کرتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ آپ
اور شیر علیخان واسطی انتظام ریاست کے کابل مین
تشریف رکہین اور خدوی کو بمعہ چند سرداران مثل
شمس الدین خان اور محمد خان و دیگر سرداران اس
مہم پر بہیجدیجئی چونکہ فرع سلطان احمد جان کے
قبضہ مین جلا گیا اسواسطی مین اوسکی فتح کا بار اپنی
ذمہ لیتا ہون لیکن مجھکو یہ پسند نہین کہ آپ اس عمر ضعیف
مین تکلیف اوٹہائین علاوہ اسکی اگر آپ کو یہ خیال ہو
کہ مجھہ اکیلی سی یہ کام نہو سکیگا تو مین اپنی بہائی سردار
فضل خان کو لکہون گا کہ ترکستان سی ہرات کو
جاوین اور مین معہ امین خان قندہار سی اوسطرف
روانہ ہونگا امیر صاحب یہ سنکر کچہہ تامل مین گئی اور
محمد اعظم خان کے طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ میری
نزدیک میرا خود وہان جانا مصلحت ہے کیونکہ بدون
میری جانیکی کوئی کام میری مرضی کی موافق نہوگا۔
محمد اعظم خان نے تہوڑی دیر وہان ٹہہر کر عرض کیا
کہ مین پہر گذارش کرتا ہون کہ میری درخواست منظور

فرمائی لیکن آمیر صاحب نی پہر کچہہ جواب اسکا نہین دیا
تب وہ وہان سی اوٹہہ کر اپنی گہر کو چلی گئی لوگون
کے زبانی معلوم ہوا کہ وہ یہ کہتی ہوئی جاتی تہی کہ
جس حالت مین آمیر صاحب یہ تکلیف خود گوارا کرینگی
تو میری جانیکی کیا ضرورت ہی فقط

۵ را اپریل کو آمیر صاحب نے خلوت مقرر کی اور اوسمین
جملہ خانصاحبان اور سرداران سوای سردار محمد اعظم خان
کے واسطی صلاح و مشورت قندہار کی مہم کے طلب
ہوئی آمیر صاحب نی اوسوقت اس حال سی مطلع ہوکر یہ
ذکر کیا کہ محمد اعظم خان ہر ایک سی کہتا پہرتا ہے
کہ اگر آمیر صاحب قندہار کو خود جاوینگی تو مین نہین
جاؤنگا اور ولی محمد خان و شمس الدین خان اور
عبد الغنی خان نی اوسی قسم کہائی ہے کہ اس
معاملہ مین ہم تمہاری مدد و معاون رہینگی سستی مین
کہ آمیر صاحب نی قندہار جانی کا آرادہ کرلیا ہے
تاکہ ہر ایک چیز بچشم خود ملاحظہ فرماوین خلوت ابہی تک
برخاست نہین ہوئی تہی کہ سالونامی قاصد اکبر خان
مغفور کا جواب سردار محمد آمین خان کی پاس لازم ہے
اونکی عرضی لیکر قندہار سی امیر صاحب کے پاس آیا سردار
محمد آمین خان نے اوس عرضی مین لکہا تہا کہ مین قندہار

کو سردار فتح محمد خان کی سپرد کرکی معہ چار ہزار سوار
اور دو پلٹن پیادہ اور چھہ ضرب توپ لرشک مین
سردار محمد شریف خان کے پاس آیا اور وہان سی مین
اور وہ گرشک مین آگئی ہین اور آگی جانیکی واسطی
تیاری کررہی ہین اور سنا گیا ہی کہ فرع اور اوسکی کردنواح
مین سردار سلطان احمد جان کے فوج قریب ساڑی
جو وہ ہزار کے ہی لیکن ہرات مین ایرانیون کی فوج
لوگ بہت مار مشہور کرتی ہین چونکہ بہت سی ہمارے
سپاہی بہاگ گی ہین اس جہت سی ہماری پاس
صرف اتھہ ہزار جوان لرشک مین موجود ہین اب ہم
کابل اور قندہار سی لوگ پہنچنی کے منتظر ہین جسوقت
ہماری پاس فوج آجاویگی اوسیوقت ہم جانب فرح کوچ
کرینگی بعد ملاحظہ اس عرضی کی امیر صاحب نے قاصد
سی دریافت کیا کہ کچھہ فوج جو کابل سی بھیجی تہی قندہار مین
پہنچی یا نہین قاصد نی عرض کیا کہ جس روز مین قندہار سی
چلا تہا اوسی روز چھہ ہزار سپاہی وہان داخل ہوے
تہی علاوہ اوسکی جب سی سردار فتح محمد خان اور
محمد رفیق خان قندہار مین گئی ہین وہان کی باشندہ
جو آمادہ فساد تہی سب جاب ہوگئی ہین امیر صاحب نے

پہر قاصد سی خلات تاخی مین پہنچا تہا تو مینی سنا تہا
کہ میر افضل خان معہ اپنی فوج کی خلات متعلقہ ارغنداب
مین آنیکا آرادہ کررہی ہین لیکن چونکہ مجہی یہان اپنی
بہت جلدی تہی اسواسطی مینی کچھہ زیادہ ترس کا حال
نہین دریافت کیا اور ازانجاکہ وہ قاصد قندہار سی
صرف چھہ روز مین کابل آیا تہا اسلیی امیر صاحب نے
بہت خوشی ہوکر ایک خلعت اور ایک لونگی اوپر بچاس
روپیہ نقد اوسکو بطریق انعام عطا کی امیر صاحب نے
سرداران لوہستان کو معہ اونکی فوج کی طلب کیا تہا
اور غلام محمد خان اور حافظ جی کو حکم دیا کہ تم سردار
محمد اعظم خان سی جواب صاف لی لو فقط از اخبار اصحاب عالمتاب

افواج ایران

صاحب مہتمم ہرکارہ اخبار لکہتی ہین کہ افواج ایران
روز بروز جوانگی کے طرف پیش قدمی کرتی جاتی ہے
اسی بغض کو یہ بہی گمان ہے کہ اہل روس کے بہی کچھہ آدمی
سانہ ہے کیونکہ عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور
دربار شاہ ایران کی پہلی لڑائی بعد ہوا تہا اوسمین یہ شرط
ٹہہری نہی کہ ایرانیون کا لشکر حدود ہرات سی آگی
نہ بڑہیگا پس جب یہ صورت بدعہدی کی اوس صاحب سے

ہوئی ہی تو عجب نہین کہ صورت صفارائی کی پھیری
دفعہ ایرانیون سی بہر ظہور مین آوی اگرچہ ۱۸۵۷ مین
جو انگریزون کی لڑائی روسیون سی ہوئی تہی اوسمین
اونہون نی اسقدر شکست پائی تہی کہ اونکو ہرگز حوصلہ
نہین کہ وہ پھر ارادہ لڑائی کا سرکار انگریزی سی
خاطر رکہین مگر چونکہ زمانہ مین آج کل ایک سوتا کلا
کے واقع ہی لہذا اونکی طرف سی جو اس قسم کی خبرین
سنی جاوین اونکو اعتبار نہ کرنا چاہی بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ
والی کہ جہ گفت دال باشد کہ دشمن توان بگیر چہ بشنوی

روانگی فوج

بہ تاریخ کہ ۲۳ رجمت سوران بنگال آگرہ مین داخل
ہوئی تہی وہ ۲۳ تاریخ کو بعد مقام ایکروز روانہ
جانب انبالہ کوچ کرتی ہے فقط ایضاً

قواعد تار برقی

بعض بعض قاعدی جو سر رشتہ تیلیگراف یعنی تار برقی
کے عوام کو معلوم نہین ہین اور اسی سبب سی اکثر
اوسمین کو ہرج واقع ہوتا ہے لہذا بنظر فوائد عام درج وقایع
کیا جاتا ہے ۱ تار بجلی کا سر رشتہ ہر یکشنبہ
کے روز اور کرسمس ڈی یعنی روز کلان اور شروع
سال کے اول روز یعنی نوروز اور گڈ فرائڈی اور ایسٹر
ملکہ معظمہ و دیگر تعطیلات جنگی گورنمنٹ سی منظور ہے
ہو جاتی ہی بند رہتا ہی فقط
۲ سوای سرکاری پیام اور خبر ڈاک یا اور کوئی پیام
بکار سرکار کہ جسکو سبھی والا اپنی ہاتھ سی بصیغہ ضروری
لکہدیوی اور جسکی خبر عام جانہین سکتی اور اگر کسیکو
کوئی خبر خواہ مخواہ خاص و عام امور آشنائی کی بصیغہ ضروری
بہیجنی ہو تو وہ بہی روانہ ہو جاوی بشرطیکہ ذیل حکام
سول سی سرٹیفکیٹ حاصل کری اور جو پیام کہ
صحیح سی ہی بیچ کے اور جا بیچی نام ہی چہپنی چاہی
ایک روانہ کرنا چاہی تو وہ بلحاظ یوم کی بعداد ای محصول
دو چند روانہ ہو سکتا ہی فقط ایضاً

انگریز کی زناکاری

عجب زمانہ ہی کہ ایک زنہاروں کی زناکاری کا فسانہ
کلکتہ کے محکمہ سپریم کورٹ مین ۱۸ تاریخ کے چوتہی
تاریخ کو اہالیان مجلس جوری کی سامنی سخت معیوب
قصور زناکاری کی باب مین ایک مقدمہ روبکار ہوا تہا
تعزیرات ہند کی نئی قانون مین جرم سنگین زناکاری
کی باب مین ہی معاملہ سب سی پہلا انکار ہوا تہا اور طرفہ
یہ کہ کنہ کار اس قصور غرت ریز کا ایک انگریز تہا لہذا
اس نئی قانون کی روبکاری مقدمہ چہپا لا کا پہلا حال

مختصر کر کی ملاحظہ ناظرین کیواسطی مندرج اخبار ہوتا ہے
احوال تازہ کا اظہار ہوتا ہی مسترای وارڈ نامی ایک
انگریز صاحب نے مسس بیکر نام کی ایک انگریز ن کے
ساتھ تاریخ اٹھارہوین فروری کو زنا کیا تہا اس
قصور فاحش کی علت مین حاضر محکمہ کیا گیا تہا اس مقدمہ
مین مدعی ہوا اس عورت نیک اختر کا شوہر مسٹر بیکر صاحب
حال جہنانی کا دیکھکر داد خواہی کو آیا تہا مدعی کیطرفسی
وکیل تہی مدعا علیہ اپنی بہی اپنی کفتگو کی واسطی ایک
بہسترلایا تہا بوقت روبکاری کی اظہار ہوا کہ مدعی
نکورنی مسٹر بیکر عورت چہنالاکر نیوالی کا شوہر ہی
اس میکزی لایل اور کمپنی کا بک کیپر ہے جسکی عور
سنہ ۵۰ کے ماہ ستمبر مین مرگئی تہی اس سبب سے
مسٹر بیکر نے یہہ دوسری مرتبہ اس عورت کی ساتہہ
شادی کی تہی اسوقت عورت مسطورہ گذشتہ ماہ نوامبر
تک اسکی ساتہہ رہی تہی اور اسکی نطفی سی ایک لڑکا
بہی جنی تہی مگر اسکی بعد بیرد و عورت مرد سی جدا ہوکر
اپنی مان مسس باٹرہیج کے گہر مین جاکی رہی تہی اور اسے
مکان مین مسترای وارڈ مدعا علیہ بہی سکونت رکہتا تہا
تحقیقات حال کیوقت عورت کی شوہر نے اظہار کیا
کہ گذشتہ ماہ نوامبر کے اٹہارہوین تاریخ کو مین اسکے
بلا لانیکی آرادہ سی اسکی گہر مین گیا تہا یکبارگی
جاکر دیکہا تو اسوقت یہ عورت ایک کوٹہری مین
مدعا علہ کی بستر پر اسکی ساتہہ لپٹی ہوئی پڑی تہی دونون
حالت مزہ داری مین باہم غٹ اور ہم آغوش تہی
شرم و حیا سی قرار موش تہی یہ حال دیکہکر جو اسے
عورت کے طرف سی تہا یکلوا اول اسکی شبہ تہا پانچہا
کو پہنچا صادق اور سچ معلوم ہوا اسیواسطی کہ پہلی سی
اس عورت اور مردمذکور کے ساتہہ اشنائی تہی
ظاہر ہونی سی اسطرح کا شک میری دل مین پیدا ہوا تہا
تب سی مین اسکا حال دریافت کرنیکو موقع دیکہتا تہا
آخر کو ماہ فروری کی اٹہارہوین تاریخ کو مین اس عورت
کے مکان کے سامنی ایک ملاح کے گہر مین گیا تہا
سی خبر منگاکر رات کو دو انگریز اور مسلمان صاحب مکان
سبوق الذکر کو ساتہہ لیکر پانچہ بجے نیمی عورت
کے مان کی گہر مین گیا اور دفعتاً وہان جاکر مدعا علہ کے
کوٹہری کا دروازہ کہول دیا پہلی میری ساتہہ کا انگریز
اسکی اندر گیا اسکی پیچہی مین ہی پہنچا دیکہا تو مدعا علہ
اس انگریز کی ساتہہ مارپیٹ کر رہا ہی اور یہ عورت
اسکی بلنگ پر سوئی ہوئی تہی سب کا حال
جو آدمی میری ساتہہ گئی تہی انکو گواہ کیا اور جو

اس کوٹھری مین اول لیجا تہا اوسنی وہان عورت
اور مرد کو بحالت زناکاری جس طرح کی نے شرمی
اور گناہ کبیرہ مین مشغول بطور سوزن کے ناکی مین رشتہ
رجولیت کو پڑا دیکہا تہا بوقت ادای شہادت کے
مفصل بیان کیا اور کہا کہ مجکو دیکہہ کر یہہ گنہ کار عورت
گو اپنی اغوش سی جدا کر کی بلنک سی اوٹہہ کر جوشان
و خروشان میری نزدیک اکر جمپٹ گیا اور میری داڑہی
پکر کہینچی لگا اسکی بعد دوسری گواہون نے بہی اسطرح
کے گواہی دی سب ماجرا بیان کیا ان مین ایک شخص
محکمہ کورٹ کا ایک کارپرداز تہا وہ بہی مدعی کی ساتہہ
اسکی عورت کی نیک بختی کا یہہ حال دیکہنی کو گیا تہا
اس واقعہ سی سر مارڈنٹ ولیسن جج عدالت نے
اسکو الزام دیا تہا عورت مذکورہ کے گہر کے
ایک نوکر نے گواہی دی کہ مسمی سکیراج دو مہینی
سی اس شخص اپنی اشنائی ساتہہ کوٹھری مین
سویا کرتی تہی تب سر مارڈنٹ ولیسن نے اہالیان
جوری کے اختیار دینی کے بعد چند دجوہات کے
تحقیقات کی تہی مگر آخر کو اہالیان جوری نے قید
کو بی گناہ ثابت کرکی چہوڑ دیا باوجود گذرنے شہادت
پر یہ فیصلہ کیا فقط از کشف الاخبار

قوم پارسی

ایک انگریزی اخبار مین لکہا ہی کہ حتی کاروبار
پاکیزہ اور معاملات دینی مین ہندون کو اپنی
رسم کی بموجب جوتا پیر سے اوتارنا فرض ہے
اوتنا ہی قوم پارسی مین معیوب ہے یہ لوگ نماز
کے وقت بہی اپنا جوتا نہین اوتارتے اور کہتی ہین
کہ اگر ہم کوئی کام مذہبی جوتا اوتار کر کرین تو ہرگز
اوسکو خدا قبول نہین کرتا حتی کہ اگر کسی سبب
جوتا اونکی پانو مین نہو تو وہ تہوک کو بہی نہین نگلتے
گے پس صورت مین جیسا کہ ہندو اپنی تئین ناپاک
سمجہتی ہین اور اگر کوئی زبردستی سی اونکا
جوتا اوتروائی تو اونکو بہت برا معلوم ہوتا ہے چنانچہ
صاحب کشف الاخبار نقل ایک پارسی کی درج اخبار
فرماتی ہین کہ صاحب ہامس اف اڈیا کو سورت
سی خبر ملی ہے کہ وہان کی صدر عدالت مین فوجدار
کے قانون جدید کی موافق ایک مجرم کی تحقیقات
ہوتی وقت دوران سیر یہی بلائی گئی تہی ان مین
ایک سیر پارسی تہا جبکہ اسکا نام پکارا گیا پارسی
مذکور نے وہان جاکر جج صاحب کے پاس بیٹہنی کا ارادہ
کیا تب سپاہی نی اسکو روکا اور ظاہر کیا کہ تم اپنی

جوتون کو نکال کر محکمہ مین اوتب اوسنی صاف
جواب دیا کہ مین ہرگز اپنی پانون سی جوتے
نہین اوتارون گا اس بات پر صاحب جج اور
پارسی کے سانہ قریب ایک کلاک تک جوتیون
کے تکرار رہی مگر پارسی نے اپنی آرادہ پر مستقیم
ہوکر یہی جواب دیا کہ مین کسیطرح پر بہی اپنی پانون
سی جوتی ہرگز نہین نکالون گا کیونکہ ہماری مذہب
مین برہنہ پائی برخلاف ہی اسلئی انکار صاف ہی
جوتیان نکالنی کا حکم نہین ہے بلکہ اگر جوتیان پہنکر
ہمسی قسم لی جائگی اس سبب سی وہ بہی برابر ادا
نہین ہوگی تب بہی صاحب جج نی حجت کی کہ تمکو
جوتی ضرور اتارنی پڑیگی پارسی کی تکرار پر سنکر
اوسوقت کورٹ کی تمام لوگ متعجب ہوکر خوفناک
ہو رہی تہی کہ اس پارسی کی تکرار سی یا تو اسکا
قید مین جانا پڑیگا یا جرمانہ لیا جاوی گا مگر صاحب جج
جونے اونروانیکی واسطی قریب ایک کلاک تک
منت کی تکرار اور ناحق اوقات ضایع کرنیکی بعد
جب پارسی کو اپنی قول پر صادق دیکہا آخر کو محکمہ
کورٹ سی چلی جانی کا حکم دیا پارسی بہی اسکا
حکم سنکر کورٹ سی باہر نکلا بعد اسکی

ماہ

مسٹر وارڈ نے اپنی کم زوری ظاہر ہونی
سی پارسی کو بہر بلایا اور فرمایا کہ تم کہڑی
ہوکر اس مقدمہ کی گفتگو کرو اس باعث سی پارسی
کو قریب اڑہائی کلاک تک کہڑا رہنا پڑا جب کہ وہ تہک
گیا جج صاحب نی فرمایا کہ اگر تمکو منظور ہو تو زمین
پر بیٹہ جاؤ جوتی کی غرت لینی والی جج نی جو اس
غریب کی اوپر اسقدر زبردستی کی یہ سنکر ہمکو بہت
افسوس ہوا کیونکہ سرکار انگریز کی عادل حکومت مین سب
لوگون کو اون کی مذہب کی موافق رفتار کرنیکی
اجازت ہی اس بموجب عمل کرنی مین اس پارسی
کو اسقدر اذیت اوٹہانی پڑی مگر دوسری
طرف خیال کرنی سی خوشی معلوم ہوئی کہ اونی
صاحب جج کی دہمکی پر ہرگز خوف اور خیال نکرکی
اپنا حق ادا کیا اور دین کی احکام سی منحرف
نہوا فقط از کشف الاخبار

گوالیار

کچہ دن ہوئی مہاراجہ صاحب رئیس گوالیار کے
انگوٹہی سے سواری کی روانروی مین ایک
زمرد گر گیا جسکو حسب الحکم کی دوسرا ی مہاراج
سی کہیتو تک خاکروبون نے چہاڑا بہت خاک

جہانگیر تلاش کیا مگر کہین نہ ملا اس مقام پر دقایع
نگار کو ایک حکایت و نادر اعظم نواب معتمد الدولہ
بہادر مرحوم کے صاحبزادہ عالی ہمت نواب
سید محمد علی خان بہادر عرف ننہے نواب صاحب کی
یاد آئی کہ حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ
لکنہو کے عہد سلطنت مین نواب صاحب ممدوح کی
سواری نکلی گہوڑی کی اوچھل پہاند مین پشمی قمض
سے موتیون کا گہنچا ٹوٹ گیا اوس گہنچی مین بانسو
موتی اور ہر ایک موتی اٹہہ آنہہ دس پیسے کم کا نہ تہا
غرض موتی بکہری ہمراہی کے خاص بردار اوٹہانے
کو دوڑی نواب صاحب نی منع کیا کہ سواری چہوڑنے
شی قلیل کے لئے دوڑنا مناسب نہین حکم دیدیا
کہ یہان کے مساکین اوٹہالین مین اسکا طالب نہین فقط
کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

۲۴ اپریل کو مہاراج صاحب آگرہ کو تشریف فرما ہوے
سنتے ہین کہ وہان سے الہ آباد کو نہضت فرما
ہونگے فقط — معلوم نہین کیا وجہ کہ کل سے
یہان جو کی بہرے کا بہت بندوبست رہتا ہے
ایک کمپنی پیدل دو لشکر سواری مہاراج کی حفاظت
کو شام سے طیار ہوکر رات بہر محل کی سامنے جمی
کہڑی رہتی ہے اور دو توپین مع سامان کے

رات کو ناکہ شہر پر جاتی ہین صبح کو پہر اپنی اپنی
مقام پر آتی ہین خدا کی فضل سے یہان غلہ سستا ہی
نرخ مفصلہ ذیل کی حساب بکتا ہی فقط

نیا گیہون	پرانا گیہون	جوار	گہی
۲۰ سیر	۱۷ سیر	۲۷ سیر	۱۰۰ سیر

تیل — از اخبار شعلہ طور

عوج بن عوق کا چہوٹا بہائی

مشہور ہے کہ زمان سابق مین ایک شخص عوج
بن عوق نامی بہت لانبا تہا حضرت موسی سے بلندی
پر جڑہ کے اوچھل کر اوسکی عصا مارا لیکن اوسکی
پنڈلی تک بہی نہ پہنچا پاون کی گٹی پر لگا اج کل اوسکے
نسل کا ایک آدمی ملک اودہ مین آیا عوج بن عوق
کے طوالت کو اوسنی یاد دلایا گو نسل بگڑ گئی اوتنی
طوالت نہین رہے مگر جب بہی خاندان کا اثر باقی ہے
طوالت مین اسوقت لانا نی ہی اونچ گانون علاقہ ڈونڈیا
کہیڑا ضلع رای بریلی مین یہ شخص وارد ہوا وہان کی ہمراہ
نبوا یا پوری شاہ تہا کہ نکلا بدن نحیف ولاغر انگل
انگل بہر کی دانت ہاتہہ بہی لانبی لانبی ہین خوراک
بانسیر جنس ہی اگر مل جائی تو زیادہ بہی کہا جاتی ہین
قوم کا کاہی تیس برس کے عمر بانڈی کی علاقہ کا رہنے
والا ہے ہاتہہ پاون پتلی پتلی پیٹ نکلا ہوا سر بہی بڑا ہے

زیادہ عجب کی بات یہ ہی کہ بائین طرف کا آدھا چہرہ
تمام بدن کی ہمرنگ اور داہنی طرف کا نہایت
سیاہ سر پر ایک نشان پنجہ کا بنا ہوا اونچ
گانون کی نمبردار نے کہا نا کہلوایا کچہ زر نقد بہی
دلوایا جو لوگ متمول دیکھنی کو بلواتی ہین بقدر مقدور
کچہ کچہ دلواتی ہین بالفعل صاحبان انگریز نے
ضلع رای بریلی مین دیکھنے کو بلوایا ہے دیکھی
وہان سی کہان جاتا ہی اگر عجائب خانہ کلکتہ یا
منظر صنایع لندن مین بہیجا جائی تو بہت مناسب ہے
فقط از اخبار شعلہ طور

مژدہ

ہماری سرکار ابد پائدار کو کسقدر رعایت رعایا
منظور ہے اور حمایت برایا مخطور کہ اصلا ایسا
امر کہ موجب تکلیف رعیت ہو دی پسند نہین
ہوتا اور جو من وجہہ ہوتا ہی تو فورا اوسکا تدارک
اور انسداد ہو جاتا ہی اور فی النفس الامر ائین
دادگستری اور طریقہ رعایا پروری یہ ہے کہ
بادشاہان نصفت کیش اور سلاطین معدلت اندیش
کو رفاہ رعایا ہر آن مین ملحوظ خاطر رہی اور آباد
ملک ہر دم مدنظر کہ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت
درخت ای پسر باند از بیخ سخت مگر شکر صد شکر
کہ ہماری سرکار فیض مدار لو ہر دم اور ہر لحظہ یہی
فکر ہے کہ رعایا ہماری فارغ البال اور مرفہ الحال
رہکر ہمیشہ بدعای دولت ابد پائدار مواظف رہے
اور مصداق اس حال کے یہ ہی کہ جو سرکار نے
محصول انکم ٹکس باقتضای ضرورت کہ وہ بہی خالی از
انصاف نہین رعایا پر تجویز کیا اور جب ضرورت رفع
ہو گئی اوسیوقت یہ منظور ہوا کہ اپنی رعایا کو اس محصول
سی رہائی دی جاوے اور نیز محصول بعض شہرونکا
کہ جو بالفعل زیادہ ہی کم کیا جاوی تو مناسب ہے
چنانچہ تحریر مفصلیٹ سی دریافت ہوا کہ جناب مستر
لینگ صاحب بہادر دام اقبالہم نے اجلاس کونسل
مین ایک فرد حساب کی بدینمضمون رخواست پیش کی
کہ سال حال مین آمد ہندوستان کی ۴۸ کروڑ
روپیہ کی ہوئی اور خرچ ۴۹ کروڑ روپیہ کا اور
نسبت سال گذشتہ کی سال حال مین ۲۰ لاکھ روپیہ
آمد مین آضافہ ہوا اور آضافہ کا یہ باعث ہی کہ ایک
کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ آمدنی محصول مین زیادہ ہوا اور یہ باعث
برخاست ہو جانی پلٹنون ہندوستانی کی قریب
۸۰ لاکھ روپیہ کی کمی خرچ مین ہوئی اب بباعث زیادہ
ہونی خزانہ کی بمحصول انکم ٹکس کے کمی ہونی چاہئی اور
جن شخصون کی آمد بالسو روپیہ سال سی کم ہی اونسی

محصول انکم ٹکس لینا مناسب نہین اور محصول کاغذ
معاف ہونا چاہئی اور شراب کا بھی محصول اوٹھا
رہے تو خوب ہے اور ٹمباکو کا محصول جواب بیس روپیہ
سیکڑی کی حساب سی ہے دہ کم ہو جاوی اور متفرقات
چیزون پر بانچ روپیہ سیکڑا حساب سی محصول رہجاوے
اور سرک اور مدرسہ نہر کی کام مین پچاس لاکھ روپیہ
اور زیادہ صرف ہووی تو بہتر ہے مہاراجہ ذنکر راؤ
صاحب بہادر تجویز جناب مسٹر لینگ صاحب
بہادر سنکر کمال خوشی ہوئی اور چونکہ سرکار کو رفاہ
و آسودگی رعایا منظور ہی یقین واثق ہی کہ تجویز صاحب
موصوف منظور ہووی — اور اگرچہ محصول
انکم ٹکس پانچ برس کے واسطہ تہا مگر تمام آدمی
اندیشہ کرتی تہی کہ یہ محصول ہمیشہ رہیگا اور معاف
نہوگا لیکن اب رعایا ہند تمام بہت خوش اور شکر
گذار تجویز لینگ صاحب بہادر ہوکر جانی گی کہ محصول
انہسن ٹکس کہ بہت آدمی اوس سی تباہ ہو جاتے
موقوف ہو گیا اور انکم ٹکس کے کے ہونی کے
تجویز ہے اب آیندہ یقین ہے کہ انکم ٹکس بالکل
معاف ہو جاوی گا فقط

خط

منشی صاحب کرم فرمای اد ستان مہتمم مطبع جناب

زاد عنایتکم بعد سلام نیاز عرض انکہ ہم ایک سوال
واسطی حصول جواب کی آپکی خدمت مین بہیجتی ہین
براہ کرم اسکو درج اخبار گوہر بار خود فرماکر ناظرین
باغ و تمکین سی جواب دریافت فرمائی اور خود
بہی اسکی جواب باصواب سی بذریعہ اخبار اگاہی بخشی
موجب ممنونی ہوگا سوال روڑکے نئی آبادے
سپدرہ سولہ برس سی ہی اور ہمکو یہان کا حال دیکہتی
امید ہوگی امسال روڑکی مین ایسا اچہا موسم
خوشگوار ہے نہ تو دن مین بہت گرمی اور نہ رات
کو چندان سردی جو بات کوہ بلند ہو رمنصوری
شملہ وغیرہ پہاڑون پر جاہی وہ کیفیت یہان روڑکے
مین بہی حاصل ہے اب کہ ماہ مئی گذرتا ہی اور یہہ
مہینہ کمال شدت گرما اور تمازت آفتاب کا ہے
نہ تو دنین کچہہ حاجت ٹٹی خس کے لگانی کے ہوتی ہے
اور نہ راتکو باوجود مسونی اندر کمرہ کے پنکہہ کھنچنی کے
ضرورت حال انکہ سال ہا گذشتہ مین کبہی ایسا نہین ہوا
بس فرمای کہ امسال اسکا کیا باعث ہی فقط

راقم سنیدہ محقق

ناظرین جزدانین اخبار کنجد متمنی التماس ہے کہ جواب سوال مستفسرہ بالا کا
از راہ فیض رسانی ارشاد فرماکر مستفسرین کو مرہون
کرم و احسان کرین فقط

مظہر العجائب

گذارش حق

مہتمم مظہر العجائب نی جو کچھ گذارش راست
نسبت خبر رامپور بہ خدمت والای جناب مہتمم
اودہ اخبار پر جو مظہر العجائب مطبوعہ ۲۳ اپریل
مین درج کی تہی مہتمم صاحب موصوف نی اوسکا جواب
بعبارت طویل اپنی اخبار کہربار مطبوعہ ۳۰ اپریل مین
ایسا تحریر فرمایا اگرچہ آمادہ جواب الجواب نہ تہا
مگر مہتمم صاحب کی فقرہ آخیر نی کہ اگر مخاطب ہمارا صحیح
تو پھر لکھین گے آمادہ عرض جواب کیا فقط

عبارت اودہ اخبار

صاحب ضمنی تعجب کیا کیا صرف اوسی خیمہ کی تعریف
وسعت کی تہی اور جو فرماتی ہو کہ مزاحاً ایسا لکہا گیا
سبحان اللہ ہماری اور نواب صاحب کی درمیان
مین مزاح کا کیا کام ہی مہم درست اور ادراک عالی
اسکا نام ہے فقط

جواب مہتمم مظہر العجایب

گذارش واجبی دوستانہ خاکسار کو مہتمم صاحب نے
تسلیم نفرمایکر تردید کیا اور ہماری تعجب کو اور زیادہ
بڑہایا کسواسطی آپ ہی انصاف فرماکر اور نیغایت کو
دخل ندیکر فرمائین کہ یہہ قضیہ مذکورہ بالا نتیجہ راستی
وصلاح کاہی یا ہجو و مزاح کا اور یہ کلام محمول
تعریف ہی یا توہین اور ہمکو اسبات کی ثابت کرنی
کسی دلیل کی ضرورت نرہی بقول کُلُّ اَنَاءٍ
یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ خود آپ کی قول نے کہ روسا
ہند کی غیرت جاتی رہی اور حمیت اوٹہہ گئے
صاف ثابت کردیا معلوم ہوا کہ دعوی توصیف
غلط تہا در پردہ ہجو ملیح کا آرادہ تہا اور ہجو ملیح
من قبیل مزاح ہی اب ہم کہتی ہین کہ سبحان اللہ
فہم درست اور ادراک عالی اسکا نام ہی اور تجاہل
بل جہل کا یہ کام اور ہمنی یہ گذارش منظر خیر خواہی
کے تہی نہ بغرض جدل و معرکہ آرائی اور اگر العجائب
کہ اگر اس توہین و تہجین کا نام خیر خواہی رکہا جاوی
اور بفرض محال اوسکو مواعظ و نصایح سمجہہ لیا جاوے
تو نہین معلوم کہ بدخواہی کسکو کہتی ہین مصرعہ
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ہمکو اسوقت
ایک مثل یاد آئی کہ کوئی بزرگ واسطہ تہذیب
اخلاق کی کتاب اخلاق ملاحظہ فرماتی تہی اوسی
اثنا مین ایک صاحب نی اکر دریافت کیا کہ حضرت
کس کتاب کا ملاحظہ فرماتی ہین اوس بزرگ نے

جواب ندیا جب مکرر استفسار کیا تو برہم ہوکر جواب
دیا کہ تجکو دریافت کرنی سی کیا کام ہے ہم کتاب
اخلاق پڑھتے ہین اوس شخص نے کہا کہ حضرت
جب ہی آپ ایسی صاحب اخلاق ہین فقط جناب من
بڑا جزر اخلاق یہ ہے کہ ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگر
مپسند سچ فرمائی تمکو یا آپ کو کوئی شخص کلمات
سخت اور درشت سی اگرچہ مفید ہون یاد کری تو
کسقدر ناگوار خاطر ہونگی اسسجملہ سی معلوم ہوا
کہ ایسی مواعظ و نصایح سی کیا فائدہ متصور ہے
لو فرضا اگر سجا یاروسا ہند نیک نہون تو بھی
ہم وقایع نگارون کو نہین چاہئی کہ بلا تحقیق
از راہ نفسانیت معائب اور مسالب اونکی درج
اخبار کرکی طشت از بام کرین اونکو با فعال ناشائستہ
مشہور کر آپ بدنام ہوون کیونکہ اکثر آدمی
جانیگی کہ اخبار نویسون کی ایسی ہی عادت ہوتی ہے
کہ مثل بادفروشون کے اولا بغرض خود تعریف بیجا
فاحش کہ ممنوع و محذور ہے کرین اور جب غرض
برآمد نہو دی تو سخنان تحقیر و توہین لکھین یہہ
بات نقاہت سی نہایت بعید ہی اور خیر خواہانہ
گذارش مواعظ سودمند کا یہ طریقہ ہی کہ تعریف

ملکات فاضلہ و توصیف فضایل اربعہ بکمال شیرین
زبانی اور لطف بیانی لکھی جاوی اور تذمیم خصایل
رذیہ و خرد یہ سجا یا نامرضیہ مثل بخل و حقد و کینہ و ظلم
و جہل و جبن و غفلت تحریر ہووی اور بحث و حکایات
حسب مقام کتب اخلاق مثل اخلاق ناصری و جلالی
وغیرہ سی ملتقط کرکی درج کیجاوین اور اشارات
و بیانات کہ مخصص و محرک قوانین عدل و احسان ہون
بیان کی جاوین اگرچہ بقول آپ کی یقین نہین ہے
کہ طبایع خطوظ نفسانی پسند متوجہ نصایح و پند ہون
مگر شاید کبھی کسی بات پر نظر پڑی اور اثر کری اور تحریر
سخت ناملایم بوجہی مفید نہین بلکہ کئی طرح کا نقصان
و خسران اوسی مترتب ہوتا ہی کہ جو حال بلا تحقیقات
عیوب امرا رہند درج اخبار ہوتی ہین اور وہ اخبار
منظر حکام انگریزی اعلی و ادنی ہوتی ہین اور اکثر
حکام اخبارات مین ایسی حالات غیر محققہ عیوبات
روسا ہند دیکھکر اونسی بدگمان ہوجاتی ہین اور
اپنی نزدیک اونکو اچھا نہین جانتی انجام کو یہ بات
ریاست کیواسطی نہایت نتیجہ بد دیتی ہی اور دوسری
وجہ یہ کہ جب یہ اخبار اوس رئیس کے نظر مین گذرا اونسی
ایسی تحریرات کو ناملایم طبع جانکر دیکھنی سی اعتراض کیا اور

جانا کہ اخبار نویس نے از روی شرارت یہ حال لکھا ہے
یا بتقید قوت غضبی اوس رئیس کے مقتضی ہوی کہ انتقام
لینا چاہی مگر نہیں جان حال اپنی نہ سمجھہ کر خاموش رہا فقط

عبارت آوده اخبار

بیچارہ رئیس کی مٹی خراب کیا چاہتی ہو کیا نسبت
ہندوستانی رئیسون کے جنہین خواب غفلت سے
بیدار کرتی رہے اور کروٹ بھی نہ لی کچھہ زبان کہلوانے
منظور ہے لاحول ولا قوۃ فقط

جواب ہشتم مظہر العجائب

مہتمم صاحب ہمنے جانا کہ لکھنا ہمارا بی سود ہوا
اور مخمر خلاف مقصود آپ نی بموجب اسکی کہ
انسان حریص بر ممنوعات است کام فرمایا اور عرض
خاکسار کو بسمع قبول نسنا اور یہ آوزہ موم کہ جسکی
امتناع مین اول ہی گذارش ہوا اور بار دگر بھی
عرض کیا متروک نہوا اور اسنا دزبان کہلوانیکی
آپ نی ہماری نسبت کہان سی پیدا کی ہمتو اس
مین زبان بند کرنیکی واسطی سمجھاتی رہی اور
زبان کہولنی کو منع کرتی رہے نہ معلوم آپ نی نہی
مین آمر کی معنی کس کتاب سی پیدا کی یا خلاف قیاس
اپنی ذہن سی نکالی اور ایجاب سی نتیجہ سلب کس شکل سی نکالا

بہلا آپ سے سہو فرمائین کہ ہم اس گفتگو کی ملتفت ہوی
یا مخفض مگر آپ نے مصرعہ ہی تراوزد رون
انچہ در اوند من است پر عمل فرما کر میری گذارش
کو کان لم یکن سمجھا خیر آپ کو اختیار ہی ہر اور
نہ بند بگو اگر نشنود دعا بگو اَللّٰھُمَّ اَرْشِدْنَا
سَبِیْلَ الرَّشَادِ وَاھْدِنَا طَرِیْقَ
الصَّلَاحِ وَالسَّدَادِ فقط

عبارت آوده اخبار

عرض یہ ہماری اگرچہ ابتدا کسیط سی ہو مگر اب
اکثر روسا ہند مین بلکہ علی العموم کہہ سکتی ہین
تپ دق اثر کرگئی اگر اوسکی صلاح کی واسطی کوئی
معالجہ سوچا جاوے تو اوسکو آپ مزاح کہتی ہین یہ امراض
حضرات انہین تدبیرون سی دفع ہو سکتی ہین فقط

جواب ہشتم مظہر العجائب

معلوم ہوا کہ قوانین حکمیہ اور طبیہ آپ کے نظر سی
نہین گذری کہ علاج بالمثل فرمائی ہو حتی کہ اطبا نے
قاعدہ مقرر کیا ہی کہ العلاج بالضد اس تپ دق
کا علاج تبرید اور ترطیب یعنی گفتگو نرم و ملایم سے
نہ تسخین و تیبیس یعنی کلام درشت و نامطبوع
اب میری نزدیک ان مرضی ہندوستانی کو آپ کے

تدبیر یہی کافی ہی کہ ان کو بحمایت فضل شافی مطلق بیشک
اور ناحق انکی علاج ایسی رنج نہ اوتہا دین فقط

پہپار ضلع سہارنپور

یہ مقام مذکور سڑک پر بجلی گڑی اور دو مسافر اس صدمہ جانستان
سی راہی آن جہان ہوئی فقط

لنڈہورہ

قصبہ لنڈہورہ پرگنہ رڑکی ضلع سہارنپور مین تاریخ ۱۷ مئی سنہ حال
کو بوقت کثرت آندہی اور مینہ کی ایک واردات وقوع مین
ائی کہ مسمی شیوہا برہمن کا لڑکا عمر تخمیناً چہ برس کی ہاتھون مین
گڑی حالیت دوررہ کی پہنچی ہوئی اوسوقت باہر کہیلتا تہا
اوسکو کسی بدمعاش ناخدا ترس نے پکڑکر اور باغمین لیجاکر
گردن دباکر بطمع زیور مارڈالا اور ناحق خون بیگناہ اپنی
گردن پر لیا کہ چندان زیور بہی اوسکی پاس نہ تہا فقط دو روپیہ
کے گڑی اوسکی ہاتھون مین تہی جب وہ طوفان اندہی اور
مینہ کا فرو ہوا اور تاریکی دور ہوئی مسمی شیوہا برہمن نے اپنی
لڑکی کو گہر مین نہ پایا اور واسطی تلاش فرزند دل بند کے
باہر گیا جب بستی مین کہین اوسکا پتا نہ لگا تو جنگل مین ڈہونڈنے
نکلا اور تلاش کرتی کرتی مجلس رای برہمن کے باغ مین پہونچا
وہان جاکر دیکہا کہ لڑکا مرا ہوا درخت انبہ کی نیچی پڑا ہی دیکہتے
بیہوش ہوگیا رو تا پیٹتا نعش کو گہر پر اوٹہا لایا اب اسمقدمہ

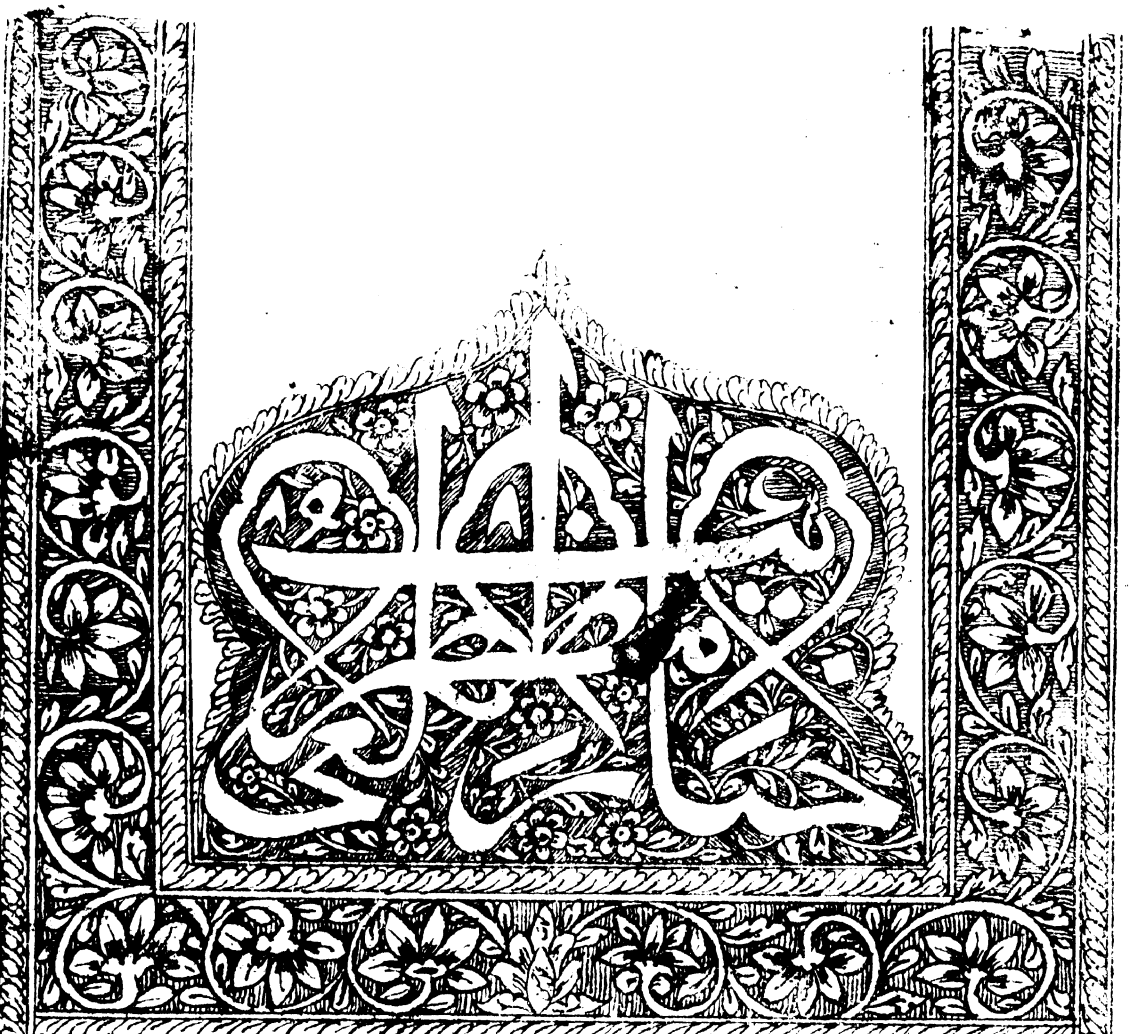
کنکہل

یہ مقام درمیان ہردوار اور جوالاپور کے واقع ہی رنا کا ذکر ہی کہ ایک
برہمن شام کیوقت رفع حاجت کیواسطہ جنگل مین گیا قصبہ سے
نزدیک بالشہ وغیرہ کا جنگل ہی وہ ایکدرخت کی نیچی باجانکی
واسطی بیٹہا اور بعد رفع حاجت کی واپس انیکا آرادہ کیا کہ راہین
پانچ جہہ بدمعاشون نے گہیر لیا کسینی ہاتہہ پکڑا اور کسینی پیر پکڑے
دو چار طمانچہ مار زیور طلائی جو اوسوقت گلی مین پہن رہا تہا
اوتار لی اور چہوڑ کر چلی گئی بعد مین جب یہ حال معلوم ہوا اور حال
اون اوسیون کا پہونچا تو اوسنی کچہہ نشان اور پتا نہ بتلایا فقط

روڑکی

دوسری تاریخ ۱۸ مئی کو چار گہڑی دن رہی بڑی زور شوری اندہی ائی
کہ روز روشن مثال رات کی تاریک ہوگیا صدہا درخت بڑی بڑی جڑسی اوکہڑ گئی اور مینہ اور اولہ بہت کثرت سے گرا
اس روز جن کو اس طوفان اندہی اور مینہ مین بہت نقصان پہونچا
کہ اندہی سے جو کچہہ ماصل زراعت جمع کیا تہا اوڑ گیا اور باقی مینہ سے
بہیگ گیا اور بارش باران اور اولہ سے جو کچہہ کہری بہاعث موسم
نمود ہوئی تہی بہرکم ہوئی اور سردی پڑنی لگی کہ رائو کپڑی پہنے
ضرورت ہوئی اگرچہ ہمیشہ اسجگہہ نسبت کانپور اور الہ کے موسم

در مطبع احباب بمقام روڑکی باہتمام جلیم سید امراو علی اخبار ہذا طبع شد



نمبر ۲ | چودھوین ۱۴ ی سنہ ۱۸ ع مطابق چودھوین ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی موجھول
ڈاک فی سال بارہ رُوپیہ اور فی ماہ ایکرُوپیہ
اور پیشگی معہ محصول ڈاک لیہ رُوپیہ سال ہی اور مدت
ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے
اور بعد اسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاویگی
پس جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ

خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا مزور
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر
ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی
جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے
چھپوایا جاوی گا اوسکی اجرت نہ لی جاوی گی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھاپا جاوی
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار
ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مفہوم دلی گزٹ از روی تحریر ایک اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل تسطیر فرماتی ہین کہ ۱۰ تاریخ ماہ اپریل سنہ
کو حسب الایما امیر صاحب کی علیجاہ غلام محمد خان نجتیار
و حافظ جی سردار محمد اعظم خان کو دربار مین حاضر لائے
اور سب حال مختصر جو کچھہ کہ سردار موصوف نی اونسی کہا
عرض کیا پھر سردار شیر علیخان حسب الطلب دربار
مین حاضر ہوئی اور غلام محمد خان نی سردار محمد اعظم خان
کے طرفسی اونسی کہا کہ جس حالت مین امیر صاحب کے
ایسی ایسی بہادر فرزند مثل محمد اعظم خان و دیگر
موجود ہین تو یہ کب زیبا ہی کہ امیر صاحب خود اپنی
ساتھہ فوج لیکر بمقابلہ سلطان احمد جان قندہار کو
جاوین اور کہتی ہین کہ اگر ہم سی امیر صاحب کے حیات
مین سے یہہ نہو سکیگا کہ ہم سلطان احمد جان کو
زیر کرین تو بعد اونکی ہم کیونکر اپنی ملک کو دشمنون
سے محفوظ رکھینگے پس بہتر یہہ ہے کہ امیر صاحب
کابل مین تشریف رکھین اور کسی شخص کو اپنے
فرزندون مین سے قندہار کی مہم پر روانہ کرین
بجواب اسکی سردار شیر علی خان نی کہا کہ جو کچھہ
سردار محمد اعظم خان کہتی ہین حقیقت مین

اور درست ہے الا جب تک امیر صاحب خود
قندہار کو نہ تشریف لیجاوینگی کوئی کام بانسلوے
نہوگا اسپر محمد اعظم خان نے اوسکا قطع کلام
کرکی کہا کہ اسمین تمہاری غرض لاحق معلوم ہوتی ہے
اور تم چاہتی ہو کہ جملہ امور میری طور پر انجام پاوین
فرض کرو کہ امیر صاحب قندہار کو جاوین اور پیر اور
کوئی غنیم کابل پر یورش کری تو کتنی بدنامی کی
بات ہی اگر بحالت عدم موجودگی امیر صاحب کوئی
کام درستی ہی نہ ہووی جیسا کہ تمہارا بیان ہے
کہ بدون امیر صاحب کچھہ نہین ہو سکتا جب امیر صاحب نے
دیکھا کہ مابین ہر دو سرداران کے تکرار ختم نہین ہوتی
اور کلام زیادہ طوالت پکڑ گیا ہی اوسیوقت دربار
برخاست کیا اور فرمایا کہ اس معاملہ مین اور کسی روز
تجویز کیجاویگی شیر علی خان کی مرضی یہ ہے کہ امیر صاحب
قندہار جاکر خود اس لڑای کا انتظام کرین لیکن محمد اعظم خان
چاہتی ہین کہ یہہ مہم میری سپرد کیجاوی اوس روز
شیر علیخان تمام شب امیر صاحب کی پاس اس امر
مین صلاح اور مشورہ کرتی رہے فقط

۷ اپریل کو جسوقت سردار محمد اعظم خان اور ولی محمد خان
دربار مین حاضر ہوئی امیر صاحب نے ولی محمد خان کے

طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم ابہی تک
قندہار نہین گئے باوصفیکہ مینی تم سی کئی مرتبہ کہا
لیکن محض بیفایدہ ہوا اسیوقت آمیر صاحب اونسی
یہ گفتگو کر رہی تہی ولی محمد خان و اعظم خان کے
طرف دیکہنی لگی آمیر صاحب یہ دیکہکر بہت برہم
ہوئی اور کہا کہ محمد اعظم خان کے طرف کیا دیکہتی ہو
معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری اور محمد اعظم خان کے
شان اسمان سی ہی زیادہ تری ولی محمد خان نے
عرض کیا چونکہ میری فوج نی سب تنخواہ جو اونکو ملی تہی
صرف کر ڈالی اب اوسکی پاس سفر خرچ تک نہین رہا
اس سبب سی وہ جانے سی معذور ہین اور تو بخانہ والون
کا یہ حال ہی کہ جب سی حضور نی دوسری شخص کے
زیر حکم کر دیا ہی تب سی وہ بہی خیال مین بہی نہین لاتے
آپ صرف میری ذاتی ۵۰ سوار باقی ہین لیکن مین
قلیل آدمیون کی ساتہہ قندہار کا جانا اپنی تضحیک
سمجہتا ہون آمیر صاحب نے فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون
یہ سب تمہارا حیلہ ہے لیکن جو کچہہ لوگ تمہاری حق
مین بہی کہا کرتی تہی مین اوسکو یقین نہین کرتا تہا
مگر اب مین دیکہتا ہون تو وہ سب صحیح نکلتی ہی بہت
اچہا آپ جہان سی اپنی ہر جا کر بیٹہین مین فوج سب

کرلون گا یہ کہکر آمیر صاحب نے حکم دیا کہ تمام اختیارات توپخانہ
اور رسالہ وغیرہ کا سردار ولی محمد خان سی لی لیا جاوے
اور وہ کل فوج سردار محمد کریم خان کے جو آمیر صاحب
کے فرزند ہین حکم مین رہے سردار محمد اعظم خان نے
اس حکم کو سنکر اپنی دل مین بہت برا مانا اور عام دربار
مین کہنی لگی کہ اب آمیر صاحب نی اپنی گہر مین نفاق ڈلوایا ہے
اسکا نتیجہ اچہا معلوم نہین ہوتا یہ کہکر وہ اپنی گہر چلی گئی
پہر آمیر صاحب نی سردار شیر علی خان سی کہا کہ تم بہی
اسوقت دربار سی چلی جاؤ سردار مذکور کی چلی جانی کی
بعد غلام محمد خان اور حافظ جی نے آمیر صاحب کے
خدمت مین گذارش کیا کہ ولی محمد خان کا قصور معاف
کر کی اونکی اختیارات اونکو دیدیجئی آمیر صاحب نے
فرمایا کہ تمہاری کہنی سی بہی اسمین کچہہ تامل نہین لیکن
بات یہ ہی کہ اس موقع پر شیر علی خان کا کہنا مزور ماننا
چاہئی اور غلام محمد خان تم کیا نہین جانتی کہ اگر مین
اوسکا کہنا نکرون اور محمد امین خان اور شریف خان اوسکی
بہائی مین مبادا وہ ناخوش ہوکر اونکو لکہہ دی کہ وہی سردار
سلطان احمد جان سی ملجاوین اور قندہار کو اوسکی
حوالہ کردین پس لازم ہوا کہ مین جب تک [illegible]
[illegible] اونکو

کرانیچ یہ ہے کہ میری فرزند میری تدبیرات
سے مخض الاعلم ہیں وہ اتنا ہی نہین جانتی کہ
میری قندہار جہانی سی سب پر حکم رہیگا اور اوس حالت
مین اپنی سب فرزندون کی سب بات سن سکتا ہون
غلام محمد خان نے آمیر صاحب کی تدبیر کو پسند کرکی
کہا کہ حضور سچہ فرماتی ہین پہر آمیر صاحب نی کہا کہ
غلام محمد خان یہ نسبت اورون کی شیر علی خان کا
زیادہ لحاظ کرنا چاہی فقط

۸ راپریل کو حسب معمول دربار منعقد ہوا اور ایک
عرضی سردار محمد شریف خان کی کرشنگ سے
جو قندہار کی متصل ہے ائی اوسمین لکہا تہا کہ —
سلطان احمد جان کرشنگ پر لورش کرنیکی تیاریان
کررہی اور سردار محمد آمیر خان جو قندہار سے
میری ساتہہ ہوی تہی پہر کرشنگ کو اولٹی پہر گئے
اور اب وہ اوس مقام پر معہ فوج پڑی ہوی ہین
محمد شریف نی اپنی عرضی مین حال اوس بدسلوکی کا
بہی جو محمد آمین خان نے اونکی ساتہہ بمقام فرح
کی تہی بیان کیا اور لکہا تہا کہ صرف آمین خان کے
غفلت سی فرح ہاتہہ سی جاتا رہا کہ اونہون نے
وقت پر کمک نہ بہیجی اور امیر صاحب سی

درخواست کی ئی کہ جسقدر جلد ممکن ہو کرشنگ کو فوج
جلد روانہ کیجی آمیر صاحب نی اوس عرضی کو ملاحظہ فرماکر
سردار شیر علیخان کو طلب کیا اور اوسسی کہا کہ دیکہو
امین خان کے ساتہہ کیسا سلوک کیا معلوم ہوتا ہی
کہ اونکی نیت مین اور کسیطرح کا گمان سمایا ہوا ہے خیر مین قندہار
پہنچ جاؤن تو تمکو سب انتظام کرکی دکہلادون گا پہر آمیر صاحب
نے سردار شمس الدین خان سی متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم قندہار
کیون نہین جاتے کیا تمکو بہی مثل اورون کی کچہہ عذر ہے
شمس الدین خان نی عرض کیا کہ میری پاس اب صرف
پچاس ساتہہ سوار ہین اور ایسی قلیل آدمیون کی ساتہہ
وہان جانا مین مناسب نہین سمجہتا آمیر صاحب یہ سنتی
بہت آفروختہ ہوئی اور کہنی لگی کہ یہان سی چلی جاؤ
ورنہ سب کی روبرو تمکو ذلی غرت کرون گا سردار شمس الدین صاحب
یہ سنکر دربار سی جب کی اپنہلر اپنی گہر کو چلی گئے
پہر آمیر صاحب غلام محمد خان سی بولی کہ دیکہو غلام محمد خان
ان تینون چارون سردارون نے ایسمین ایکا کرلیا ہے اور
چاہتی ہین کہ مجہکو دق کرین اگر اب مین شمس الدین خان
فوج جہین لون تو محمد اعظم خان ناراض ہونگے پہر
محمد اعظم خان طلب ہوئی اور آمیر صاحب نی سب حال
جو شمس الدین خان سے کہا تہا بیان کیا سردار

محمد اعظم خان نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہے
کہ شمس الدین خان سی بی فوج جہین کر سردار
شیر علی خان کی حوالہ کر دیجئی امیر صاحب
یہ سنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور دربار کو برخاست
کر کی ایک مجلس خلوت منعقد کی جسمین صرف
غلام محمد خان مختار اور حافظ جی اور چند دیگر صاحبان
طلب ہوئی فقط

۹ اپریل کو سردار نذر محمد خان برادر شمس الدین خان
جسوقت دربار مین حاضر ہوئی امیر صاحب نی اونسی
فرمایا کہ تم ایکہزار سوار لیکر گرشک کو چلی جاؤ سردار
موصوف نے بہت خوشی سی اقرار کیا پھر غلام محمد خان
نے امیر صاحب کی خدمت مین عرض کیا اگرچہ
نذر محمد خان فی حضور کی سامنی وہان جانیکا اقرار
کر لیا ہی لیکن وہ اپنی اس اقرار کو پورا نکریگا کیونکہ
اوسکو اپنی بہائی شمس الدین خان کا بہت پاس ہے
اوسی تاریخ سردار شیر علیخان نے عالیجاہ
سلطان محمد خان اور محمد حسین خان کو جو سردار
ولی محمد خان کی ملازم ہین طلب کر کی کہا کہ تم
اونکی نوکری چھوڑ کر ہماری نوکری کر لو خانصاحبان
مذکورہ بالا نی بجواب اسکی کہا کہ ہمکو بہیک مانگنا
بہتر ہی بہ نسبت اوسکی کہ ہم کسی دوسری شخص کے
نوکری کرین اگر ہمکو کوئی ہزار روپیہ روز دے
تو بہی ہم سردار ولی محمد خان کے نوکری نہین
چھوڑینگی امیر صاحب کو اختیار ہے کہ وہ ہماری
سب زن و بچہ کو قتل کر دالین لیکن ہم شیر علی خان کے
نوکری نہین کرین گی فقط

۱۰ اپریل کو سردار محمد شریف خان کے عرضی
گرشک سی بہین مضمون امیر صاحب کی پاس آئی
کہ میر افضل خان بموجب حکم سردار سلطان احمد جان
کے اس آرادہ سی ہزارہ کو گئی تہی کہ وہان کی باشندونکو
دم دیکر اونسی براہ ہزارہ خلات تاخیکی جانیکی اجازت لی
آجازت لی لین لیکن اون لوگون نی اونکی درخواست
کو نامنظور کیا اور جواب دیا کہ ہم اپنی حدین سے
تمکو جانی نہ دینگی کیونکہ ہمکو یہ خوف ہی کہ مبادا تمہاری
فوج ہماری دیہات لوٹ لی اور یہ بہی کہا کہ جیسی
تمنی فرح کو لیا تہا اوسوقت مین تمکو اختیار تہا کہ اوسی
حملہ مین تم قندہار اور کابل کو چلی جاتی جب میر
افضل خان ہزارہ سی واپس آئی سلطان احمد جان
فرح کو اونکی سپرد کر کی آپ شہر کی باہر مخیم ہوئی
اور رسد کو فراہم کرنی لگی کہ اب وہ فرح کی فضل

بڑی ہوئی ہین اور سردار محمد اکرم خان پسر
عبد اللہ خان آچک زئی کو معہ ایک ہزار سوار
گرشک جانیکا حکم دیا ہی چنانچہ محمد اکرم خان مذکور
معہ اپنی فوج کی صحرای بکوا مین جو گرشک کی راہ
مین واقع ہی پڑا ہوا ہی اور قریب دس ہزار من غلہ
سردار سلطان احمد جان کے فوج کیواسطی جمع ہوگیا ہے
اور ہر روز رسد چلی آتی ہے امیر صاحب نے بعد ملاحظہ
اوس عرضی کے سردار امین الدولہ خان پسر شجاع الدولہ کو
کو معہ پانسو سوارون کے گرشک جانیکا حکم دیا اور
سردار شمس الدین خان کو طلب کرکی امیر صاحب نے
فرمایا کہ دس ہزار روپیہ جو تمکو ملی ہین اوسکی واسطی ضمانت
داخل کرو سردار مذکور نی عرض کیا کہ میرا کوئی ضامن
نہین ہے لیکن مین روپیہ بھری دیتا ہون اور چونکہ
وہ اوس روپیہ کو صرف مین نہین لائی تہی لہذا اوسیوقت
روپیہ منگوا کر امیر صاحب کی روبرو ی رکھدی سردار
محمد اعظم خان کہ اوسوقت موقع پر موجود تہی یہ دیکھکر
بولی کہ آج تک کبہی یہ دستور نہین ہوا لاکہون روپیہ
فوج اور سردارون کو دیئی گئی اور ضمانت نہین طلب
ہوئی اب یہ نیا قاعدہ کیا جاری ہوتا ہے امیر صاحب کو
یہ آمید ہے کہ بدون تنخواہ دیئی فوج لڑنی کو جاویگی
اگر امیر صاحب کو شیر علی خان کی رای بہتر

پسند ہی تو بہتر ہے کہ تمام ملک کی حکومت اونکو
سپرد کردین امیر صاحب نی اس کنایہ کو سمجھ کر
حکم دیا کہ سردار شمس الدین خان کو روپیہ واپس
دیدیا جاوے فقط

۱۱ اپریل کو امیر صاحب نی سردار شیر علی خان سے
پوچہا کہ تمنی باوجود تاکید کی ابتک سپاہ کی تنخواہ
کیون نہین تقسیم کی چنانچہ اوسیوقت تنخواہ فوج
دیکر قندہار جانیکی واسطی انہین حکم دیا اور دو پلٹنین
شیر علی خان کے جو کہ نرنگ مین پڑی ہوئی
تہین وہان سی قلعہ قاضی کو روانہ ہوئین اور پلٹنین
جو قندہار جاتی ہین اونکی واسطی خچر و دیگر سامان
باربرداری موجود کرنیکی واسطی احکام جاری ہوئے

۱۲ اپریل کو سردار محمد شریف خان کی عرضی
گرشک سی آئی اوسمین اونہون نے امیر صاحب
کو لکہا تہا کہ سردار جمعہ خان جو میری چچا ہوتی ہین
اور ایک قلعہ کی جو ہرات کی تبعی مین واقع ہی حاکم ہین
اونکی خط سی معلوم ہوا کہ سلطان احمد جان نی چار
مرتبہ متواتر اوس قلعہ پر یورش کی لیکن چونکہ وہ قلعہ
ایسا نہین ہے کہ یکایک تسخیر ہوجاوی اس سبب
سے وہ لاچار ہوکر بہاگ گیا بلکہ جمعہ خان کو کئی
دم بہی دیئی لیکن محض بیفائدہ تہی صرف اوس ضلع مین

یہی ایک قلعہ ہے اگر وقت ہر کسکے وہان پہنچ جاوینگی
تو ہم آخر وقت تک اوسکو اپنی ہاتھہ سی بچانی دینگی
اور سردار جمعہ خان نے سلطان احمد خان کا اصل
خط بہی بہیجدیا جسمین اوسنی جمعہ خان کو تمام
دینی کا اقرار کیا تہا امیر صاحب یہ حال سنکر بہت خوش
ہوئی اور سردار محمد آمین خان کی نام ایک خط
اس مضمون سی لکہوایا کہ سردار جمعہ خان اپنی جگہ
پاس تمام ہزار اور دو یا تین سپاہی جنرنیلی بہیجدو اور
ہم بہی عنقریب قندہار کو انیوالی ہین ہر روز تیاریا
ہوتی جاتی ہین لیکن یہ تحقیق معلوم نہین ہوتا کہ کونسی
روز امیر صاحب سوار ہونگی فقط از اخبار رفیق عالم

روانگی فوج

سنا گیا کہ ۲۳ رتاریخ کو ۳ رجمٹ سواران بنگال
نے اگرہ سی جانب انبالہ کوچ کیا کہتی ہین کہ یہ رجمٹ
۲۷ راور ۲۸ رتاریخ ماہ ابریل کو علیگدہ مین اور
۵ رو ۶ رتاریخ مئی کو دہلی مین اور ۱۳ رو ۱۴ کو کرنال
مین داخل ہوکر ۱۸ رمئی کو اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاینگی
اور جان فورسٹ صاحب بہادر جو برنسپل انسٹیٹیوٹ
خبرل سررشتہ ڈاکٹری کی تہی اونکی سات ہزار روپیہ
سالانہ کی پنشن مقرر ہوئی اور وہ اوسی دن ۱۰ ابریل

مین سوار ہی جہاز ذخالی روانہ ہونگی فقط ایضاً

پیشاور

پیشاور کی مراسلات سی واضح ہوا کہ اس مقام پر
[illegible] لوگ گرجا مین نماز پڑہ رہی تہی ایک زلزلہ واقع ہوا جسکی
اس آفت ناگہانی کو دیکہہ کر بہت حیران ہوئی اور
گبھرا کر گرجا سی باہر نکل آئے فقط ایضاً

کابل

کابل کی جہٹی کہ جسمین حالات ۱۳ ماہ ابریل تک کے
موقوم ہین اوسی سی مستفاد ہوا کہ امیر صاحب کی تیاریان
واسطی جانی مہم قندہار کی ہو رہی ہین مگر
یہ بڑی رنج کی بات ہی کہ اتش وجود رنیولاونگی
گہر مین افروختہ ہو رہی ہی وہ ہرگز منطفی نہین ہوتے
ظاہر انتیجہ اوسکا بہتر معلوم ہوتا ہی فقط قولہ

جہان سمت وہان سنت نانا
جہان کمت تہان ہمت ندانا

اور ایرانیون نے جو ایک چہوٹی قلعہ ہرات پر یورش کر کی
اوسکی تسخیر کرنیکا ارادہ کیا ہی سو وہ بسبب بسی عارضہ و
سد راہی کی اوسپر قابض و مستصرف ہونی نہ پائی اور
اج کل ایرانیون کی پیش قدمی کی خبر سنکر سندہ مین

تہلکہ اور گھبراہٹ ہو رہی ہے اور دریافت ہوا کہ سارے کلکتہ
دہلی ہی یہ خبر سنکر طرح طرح کے جوڑ جھوڑ رہی ہین

رشوت دینی کی سزا

تہوری دن ہوئی کہ بنگالہ کی نواب ناظم صاحب
شہر کلکتہ مین رونق افروز ہوی تہی اور
اونکی تعظیم کیواسطی اکیس توپ سلامی کی سر
ہوئی اب سنا جاتا ہی کہ نواب موصوف اپنا
درجہ اور انگریزی سرکار کی شان و شوکت
کو بھول کر اسبات کی خواہان ہوئی کہ بڑی بڑی
انگریزی عہدہ دارون کو رشوت دیکر اونکی دیانت
مین رخنہ خیانت پیدا کرین نواب موصوف علم
انگریزی سی بہی کچھہ بہرا رکہتی ہین اور صاحبان انگریز
کے صحبت سی بہی مستفیض ہوئی ہین پس اونکی
لیاقت پر خیال کرنے سی عقل یہہ نہین تقاضا
کرتی کہ وہ ایسی کم لیاقتی کیطرف رجوع ہون
یعنی ایسی نادانی کی کام کرین مگر جاننا چاہئے
کہ بڑی صحبت بہت بڑی ہوتی ہے اور مطلب وہ
چیز ہے کہ جسکی آگی کچھہ برا بہلا نہین سوچتا تو
نواب صاحب دنیوی مطلب کی پنجہ مین آ اور بد
آدمیون کی صلاح پر کاربند ہوکر اس فعل مکروہ کے
مرتکب ہوئی مشتہر ہی کہ نواب صاحب موصوف
نے سالگذشتہ مین پچیس ہزار روپیہ کلکتہ مین
انگریزی عہدہ دارون کی پاس اس مراد سے
بہیجا تہا کہ اون کی ریاست کی ایجنٹ کی نہیڈی
ہو جاوی اور ماہ فروری سنہ الہ مین ایک
چٹھی اون کی بیٹی کی طرف سی گورنمنٹ بنگالہ
کے سکرٹر صاحب کی خدمت مین پہنچی جسمین یہ
لکہا تہا کہ وہ روپیہ آپ کی پاس پہنچا یا نہین مگر
جناب لارڈ کلینگ صاحب گورنر جنرل سابق
نے اسبات کی کچھہ تحقیق نہ کی اور فرمایا کہ اس
چٹھی سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ رشوت یہان
پہنچی اور اس سبب سی گورنر جنرل موصوف نے
نواب ممدوح سی ملاقات نکرنا مناسب نجانا یہ رنگ
ڈنگ دیکہہ کر نواب صاحب نی سمجہا کہ رشوت
دینا انگریزون کی نزدیک شاید کچھہ گناہ نہین ہے
اس خیال سی ایک بہت بڑی بہاری گلشتری بطور
رشوت کی برہانپور کی جج صاحب کی خدمت مین
بہیجدی اور صاحب موصوف نی اس کے
بنگال گورنمنٹ کو رپورٹ کے مگر کچھہ تدارک
قرار واقعی نہوا یہ ماجرا دیکہہ کر نواب صاحب کو

وہ جرأت پیدا ہوئی کہ بارہ ہزار روپیہ اور ایک
ہیری کی پہنچی بطور رشوت کی خباب تامسن صاحب
اجنٹ بہادر کی خدمت مین بھیجی یہ کنیہ ین دیکھہ کے
صاحب ممدوح کی دلمین شعلہ غضب بھڑک گیا اور
نہایت جوش وخروش کے ساتھہ اسکی رپورٹ
خباب معلی القاب لارڈ ایلجن صاحب بہادر کے
خدمت مین روانہ کی اور خباب ممدوح نے
حکم صادر فرمایا کہ نواب موصوف ہماری دربار
خاص یا عام مین کبھی نہ آئی یا دین فقط

مہتمم فرسٹیڈ اف انڈیا فرماتی ہین کہ اگر یہ سب
ماجرا صحیح ہو تو بڑی حیف کی بات ہی کہ سرکار
ایسی کم لیاقت آدمیون کے ایسی تعظیم کری کہ
ازکی آنی پر اونیس توپ سلامی کی سر ہون
ایسی تعظیم کا جاری رہنا سراسر بیجا معلوم ہوتا ہے

فقط از اخبار فیض عام
لاہور

دہانکی ایک چٹی مورخہ ۱۰ اپریل مین لکھا ہی
کہ جمعرات گذشتہ کی صبح کو بابت تقسیم انعام
امتحان سالانہ مدرسہ طبی کی صاحبان عالیشان
اور شرفیان ہندوستانی جمع ہوئی مسٹر
فورسٹہ صاحب بہادر کمشنر قسمت لاہور نی
کئی انعام اپنی دست مبارک سی طلبا رلیق کو عطا
کئی اور مدرسہ کی پرنسپل صاحب نی رپورٹ
سالانہ کہ جس مین حالات مدرسہ درج تھی پڑہے
اور یہ گفتگو کی کہ یہ جو ہندوستانیون کو علم سب
اسسٹنٹ سرجن اور نیٹیو ڈاکٹر کا سکہایا جاتا ہے
یہ بہت مفید ہی کیونکہ وہ لوگ تھوڑی مدت عرصہ مین
اس علم سی بخوبی واقف ہوکر اپنی محنت کا فائدہ
اٹہائینگی اور یقین ہے کہ جتنی روز بروز ان لوگون
کے تقرر کی ترقی ہوگی اتنی ہی شائستگی اور
تہذیب ہندوستان مین بڑہتی جائیگی اور اس
ملک کے واسطی اس سی بہتر کوئی تدبیر نہین ہے
رخصت ہونی کے وقت خباب فورسٹہ صاحب
بہادر کہڑی ہوئی اور اوسپر کوشش اور تندہی
پرنسپل صاحب بہادر کی بہ نسبت سال گذشتہ کے
زیادہ تر آفرین وتحسین کے اور بہرکیشان نا صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر بہادر سی فرمایا کہ رپورٹ کا
ترجمہ کرکی دیسی زبان مین حاضرین جلسہ کو
سنادو اور ساتوین تاریخ ماہ حال سی جو بڑا
مدرسہ اس مقام پر جاری ہوا ہے اوس مین ابھی

بارہ تیرہ لڑکی اتی ہین اس سی درحقیقت
خاطر شکنی اہالیان کمیٹی کی ہے کیونکہ اُنہون نے
بہت کچھہ صرف کرکی اور محنت اوٹہاکی اس
مدرسہ کیواسطی مدرس کلکتہ سی بلائی ہین بڑے
تعجب کے بات ہی کہ جس حالت مین ایسی نعمت
عظمی ہندوستانیون کو میسر ہی تو پہر وہ کیون
اپنی لڑکون کی پڑہانی لکہانی مین دریغ کرتے ہین
اور چند روز گذری کہ جناب لفٹنٹ گورنر
پنجاب نی بہی اس مدرسہ کی واسطی ایک ہزار
روپیہ مرحمت کیا تہا — اور مسٹر مکلوڈ صاحب
بہادر دورہ سی کل کی روز تشریف لائی اور
پوسٹ ماسٹر جنرل اس جگہہ کے ممالک غربی
اور شمالی کو تشریف لیگئی ہین فقط از اردو دہلی گزٹ

الہ آباد

الہ آباد گزٹ سی منقول ہے کہ اندنون وہان بہر
افواہ ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ آگرہ کو جاویگی اور جو
سابق ازین تین لاکہہ روپیہ کا تخمینا واسطی تیار
مکانات سرکاری کے قرار پایا تہا لہذا اب جناب
مستطاب معلی القاب لارڈ ایلجن صاحب بہادر
گورنر جنرل کشور ہندی بذریعہ تار برقی اس بات کے
رپورٹ طلب کی ہی کہ اگر لفٹنٹ گورنری وجملہ
کچہریات صدر الہ آباد سی آگرہ کو منتقل کردیجائین
تو کتنا خرچ پڑیگا اور آگرہ کی مکانات سرکاری
کے مرمت کا کسقدر تخمینہ ہوگا پس اس صورت
مین ظاہر ہی کہ اگر الہ آباد کی خرچ اور تخمینہ سے
آگرہ کے خرچ کا تخمینہ کم ہوا تو غالب ہی کہ پہر
لفٹنٹ گورنری اور دیگر کچہریات صدر ضرور
آگرہ مین آجاوینگی اور سب صاحب لوگ اور ہندوستانی
اوسکی تبدیل ہونیکے خوشی ہوگے صاحب مہتمم
اخبار مذکورہ بالا لکہتی ہین کہ واقع مین ہم نی بہی
یہ خبر سنی ہی مگر ہنوز اوسکو تحقیق نہین سمجہتی ہین
جیسا کچہہ کہ بہی سی دریافت ہوگا حوالہ
قلم سوانح رقم کیا جاویگا فقط الفقا

پونا

وبائی ہیضہ وہان کثرت سی ہے کوئی دن ایسا
نہین گذرتا کہ دس بارہ آدمی رگہرای ملک بقا
نہوتی ہون — اور وہین کی ایک چٹی مکتوبہ
۱۲ اپریل سی معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب والا
مناصب مہاراج سندیہ والے کو الیار کا جو
پیشتر منصوبہ واسطی تشریف بری بمبئی کی بین نہاد

خاطر تہا وہ بالفعل ملتوی رہا اور سنا جاتا ہی
کہ جہالرا پلٹن کے راجہ صاحب دربیولا ولایت
انگلستان کے طرف منازل آرا ہین ان صاحب کے
تشریف بری کا سبب لوگ یہ بیان کرتی ہین
کہ وہ اپنی جاگیر کی بابت مقدمہ بھنور ہوم گورنمنٹ
یعنی اہالیان ولایت دایر کرینگی خدا کری کہ بخیریت
تمام اپنی منزل مقصود کو پہونچین اور مطالب دلی
سی کامیاب ہون فقط الفقا

ابکاری اودہ کی بدانتظامی

صاحب شعلہ طور مضمون ظلمات مشحون ایک
خط کا درج فرماتی ہین چونکہ خالی از فائدہ نہ تہا
لہذا بخبر نقل ہوتا ہی فقط
صاحب خط لکھتی ہین کہ بندہ سیاح دیار و امصار واقف
احکام و معاملات سرکار اضلاع دہلی اگرہ مین پور
فرخ آباد کانپور وغیرہ کی سیر کرتا ہوا ملک اودہ
مین پونہچا ہر جگہہ کی رعایا کو سرکار کا شاکر ہر امر مین
انتظام ہی خوب پایا مگر ممالک مغرب و شمال مین
پولیس کا انتظام جدید اور ملک اودہ مین ابکاری کا
انتظام اچانک دیکہا ان انتظامون مین اہل عملہ اور حکام
اعلی کو پریشان رعایا کو شاکی اور سرکار کا سراسر
نقصان پایا بالفعل ہم اودہ کی ابکاری کا
حال لکہی ہین اگر وقائع نگاران عہد کی توجہ ہی
حکام کی کان تک پونہچا اور اسکا کچہہ بندوبست
ہوا تو سنیدہ پولیس کی نسبت بہی لکہینگے ملک
اودہ کی ہر ضلع اور تحصیل مین شراب کشی کا
ایک ایک گودام ہی صدر کی گودام مین ایک
داروغہ حساب کی تنخواہ کا اور جملہ چپراسی صدر
کے تنخواہ کی کل ملا کے سالانہ اور ہر تحصیل
مین ایک ایک داروغہ معہ رسالہ کا اور چار پہرے
صدر کی سالانہ سالانہ کی مقرر ہین ضلع
بہجی اسکا کا توصرف اور پہر بیفایدہ بہلی
جب ابکاری کا ٹہکہ تہا تو اہالی عملہ مال کو
نہ تہی اور بلا خرچ سرکار خاطر خواہ روپیہ داخل ہوتا
جس ضلع کی بہلی مین پچاس ہزار روپیہ بلا خرچ
بیٹہتا تہا اب وہان سی ہزار خرابیون کا ساتہہ
تیس ہزار روپیہ برآمد ہوتا ہی اور اوسمین سی ہزار
تک ملازم و سایر خرچ وغیرہ کا مجری دیکہی کل
ستائیس ہزار روپیہ باقی رہتا ہی اس نقصان
کے ساتہہ کہ پچاس ہزار کی جگہہ ستائیس ہزار
رہ گئی لطف یہ ہے کہ صاحبان اضلاع اور تحصیلدارون
کو روز کی کاوش کہ اپنی اصلی کام کے خبر نہین
لی[illegible] دکان دکان گودام گودام ہاری ہاری

پہرتی ہین تحصیلدارون کا تو یہ حال ہے کہ
حکام اعلی کے احکام سخت اور زجر و توبیخ سے
ہر روز رومال ناک پر رکہی ہوی دوکانون کا
پھیرا کرتی ہین اور بکری گئی ابکارون مزدورون
شراب کشون کی خاطر داری اور خوشامد کیا کرتی
ہین اگر بہت مستعدی و خیر خواہی کی نظر سے
دو چار گہڑے بیٹی توشرابیون کی دو چار کا
بہی پس لین دیکہنے والے سمجہتی ہین کہ یہ کوی ابکاری
کے داروغہ یا ٹہکہ دار ہین یا کسی بڑی بہٹی کے
غرت دار ابکار ہین عام کا یہ کلام ہے کوی ایسی
زبان سی کہتا ہی کہ صاحب آنہون نے شیر بیچا ہے
بعضی نشہ باز کہتی ہین اجی یہ جہی رسم ہین اس مقطع
صورت پر بچارا یہ بہی ہماری ہی ہمدم ہین جو لوگ جانتی
ہین کہ یہ صاحب تحصیلدار ہین اونکی نظرون مین زیادہ
ذلیل و خوار ہین ہر دار تعلقہ دار دوست احباب
اس اوقات پر قہقہہ لگاتی ہین بعضی ظریف تحصیلدار سے
منہ پر شراب کے ضلع جگت مین تعریفین فرماتی
ہین جیسا یہ عہدہ مغرر تہا ابکاری نے ویسا ہی گندہ
کر دیا اگر تحصیلدار سے تحصیل ابکاری مقصود ہے تو اب
ابکار لوگون کو تحصیلداری دینا مناسب ہے اگر ٹہوری

دونون بہی حال رہا تو ہم دیکہین گے کہ ابکارون کے سوا تحصیلدار
کا کون طالب ہے یہان تحصیلدار تو یہ تخمین کرتی ہین لوگون
کی اوازی توازی اوٹہاتی ہین وہان صاحب ضلع
کے پاس سے داروغہ ابکاری نشہ حکومت کی ترنگ
مین اور بہی دہمکاتی ہین کہ اگر دکانون سی کچہہ بہی
غفلت کی تو ہم فورا رپورٹ کرین گی واقعی سب
حضور سے ازبر اور دور دار داروغہ صاحب تو صاحب
ضلع کے پاس سے چوتڑ بہی نہین ہلاتے اور تحصیلدار
بچاری تو برس چہہ مہینہ مین ملاقات کو آتی ہین یہ بہی
خدا کی قدرت ہی کہ ہماری کی عہدہ دار کرسی نشین کو
صاحب کا نوکر دہمکای متوالون کے طرح ایسی تعزیر کا کون
پر منہ آی سرکار کی نقصان کی رعیت اور سرکار
عہدہ داران مغرر کو ایسی سخت اور یہ ذلت اس کی حکام
ضرور ہے کہ اعلی دستور کی موافق ابکاری کا ٹہکہ دی دین
کہ سرکار بلند اقتدار کا کچہہ نقصان نہو اور عہدہ دار سرکاری

بہی ان کا ہشون سی مخطوظ ہین جس ضلع مین پچاس ہزار کا
ٹہکہ تہا وہان ساٹہ ہزار پر ٹہکہ لیتی کو لوگ اب بہی موجود ہین
حاکمان وقت ناحق نقصان سرکار اوٹہاتی ہین ناظرین کو تردد
ہوگا کہ امانی مین سرکار کو اسقدر نقصان کیون ہوا راقم
سی اوسکی وجہ یہ سنی ہے کہ ضلع سلطان پور

۱۱ ابکاری کی تاریخ کا مصنف ابکار زمانہ کا ہے

روزنامہ رای بریلی ہر روز کی لکھم پور کی سرحدات پر اضلاع
قدیم مین ٹکا بوتل بکتی ہی اور ملک آودہ مین فی بوتل دو آنہ
تین آنہ سی کم بکنی کا حکم نہین دوسری خاص شہر لکھنو کا نبدوبست
بیرونجات مین بھی کیا گیا اور بیرونجات مین غوغا لوگ
چمار کاچھی کورمی بھنگی وغیرہ بنی والی ہین لکھنؤ کی سی
مالدار یہان کہان جو گران قیمت شراب خرید کرین تیسری سیندھی
یعنی کھجور کا رس اور تاڑی کا گھڑاولی مین ملتا ہی شراب کی ایک بوتل
ایک آدمی لئی اسمین سواری کنبہ کا کام نکلتا ہی جو تھی اس گرانی
سی بہتیری لالہ بہائی بھگت بن گئی کیا کرین عصمت نانی
ازلی چادری پانچوین اٹھ دس دس گانون مین ایک ایک
گدی شراب کی ہی بیچاری کسان مزدوردن بھر محنت کرکی
شام کو گھر آتی ہین ٹھوری خط کی لئی اتنی دور شراب لیجی کب
جاتی ہین چٹین اب نقد بیچی کا حکم ہی پہلی قرض دام سی خریدتے
تھی اور کبھی سیر آدھ سیر ناج دیکر لیتی تھی سا توین سرکار
نبدوبست سی دہقانون کو گمان ہی کہ انگریزی گودام کی شراب ہے
اس سی ہی نفی حمقا نہین خریدتی ہین انھون جیسی مہارت ہی فروخت
کرنیکا اقبال نہین کرتا کہ جنسی قبول کیا وہ گویا قید فرنگ مین پڑا
اور سپر مالکید ہوتی ہی کہ جو تھی پانچوین دن گودام سی شراب لیجانا
اور دن بھر بیٹھکی بیچنا جو بیچا رہا قبول کری اوسی ہفتہ مین دو بار
دس کوس آنا شراب کا مٹکا سر پر رکھکی لیجانا دن بھر بیٹھا
رہنا شام کو مایوس اوٹھ جانا اگر ضعی بہر کی شراب اٹھا لیجا

تو اس بکری پر تی دام نقد کہان سی لائی اگر حکام چاہتی ہین
کہ ابکار اپنی شراب گودام سی کھینچ لیجایا کرین لیکن یہ بھی نہین
ہوسکتا پھلی اپنی گھرون مین باغات سی میوہ مین کی تقدادوہار
شیرہ لیکی جنگل سی روسا اوکھاڑ کی شراب کھینچتی تھی اوسمین
دو چار میسہ بن رہتی تھی اب وہ بیچارہ بندرہ کوس پر مٹکا شیرہ
شیرہ میوہ لکڑی کنڈی سر پر لادکی کینوکر لاین جو یہان سی شراب
کھینچ لی جائین اگر حکام اودہان وجوہات پر توجہ کرکی ٹھیکہ دی ہین تو
نقصان اور زیادت سی محفوظ رہین اور اگر ٹھیکہ دینا منظور نہو تو ضرور ہے
کہ سیندھی اور تاڑی کا ٹھیکہ موقوف کردین اسلئی کہ بالفعل
تاڑی کا گھڑا ولی کو ملتا ہی کوئی دو آنہ کی بوتل نہین لیتا جب اوسکا
ٹھیکہ نہری گا تو پینی والی خواہ نخواہ شراب بنین گی لیکن اسمین اوتنا
فائدہ متصور نہین جو شراب کی ٹھیکہ دینی مین یقین ہے فقط

مظہر العجایب
ترکی تمام شد

مدت سی اخبارات فارسی اور انگریزی مین دیکھا جاتا ہے
کہ اج ایران نے فوج کی فرع لی لیا حل کو آرادہ قندہار کی لینی کا
رکھتی ہین روز بروز برات سی بڑی چلی آتی ہین لیکن ہنوز ہملوان
اخبارات کی نسبت شک تہا کہ اواسطی ۱۸۵۷ء مین جبدہ بار ایران
اور شاہ انگلستان کی درمیان یہ عہد وپیمان ہوا تہا کہ جو
محمد سلطان احمد خان والی ہرات کی حدود ہرات سی قدم باہر انونگی
تو اچھا نہین ہوگا اپنی ملک مین فوج ظفر موج انگلستان کو

بھونچا جانی اس شہر طرفی پر اشک ڈال رکھا تھا اور قیامت
نہین آتا تھا کہ والی ایران اور سلطان احمد جان ابدالی بات اور
دلیری کری کہ ملک افغانستان کو بی وجہ دبانا چاہا لیکن اب
ہمکو یقین ہوا کہ جو اخبارات مین ذکر جنگ و جدل درمیان شاہ ایران
اور امیر دوست محمد خان درج ہوتے تھے فی الجملہ بایہ صداقت رکھتے تھے لیکن اب
ایرانیون کے ترکی تمام ہوتی نظر آتی ہی معلوم ہوا کہ مقام کلکتہ سی
پانچ پلٹن دو سند دستانی سکھ اور تین پلٹن گورہ ایران کو روانہ
ہوئین مفصل حال اسکا بر چہ آیندہ مین درج ہوگا سجہ ہی ؎

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد فقط

نند پور

یہ کانونکوٹ ضلعہ سہارن پور مین واقع ہے وہان کا ذکری
کہ ۲ ری سنہ حال بوقت اول بڑی زور شور سی اندہی آئی
بعد مین بڑی بارش ہوئی اور با دل بڑی زور شور سی گرجی
تڑکنی لگا موضع مذکور مین ایک کسان اپنی خرمن مین جہان انبار
غلہ پڑا تھا بیٹھا تھا اور ایک کتہ کا بچہ اوسکی نعل مین تھا ناگاہ
خرمن پر بجلی گری اور وہ زمیدار مر گیا اوسی تاریخ کو اکثر دیہات
ضلع سہارنپور مین اولہ کثرت سی بڑی کہتی ہین کہ بعضی کانون مین
اولہ قریب اوہ اوہ سیر کا بڑا امن بارش اور زالہ زدگی سے
بہار انبہ و زردہ عت فالیز اور نما کو بالکل برباد اور خراب ہوگئے

انبالہ

ایک صاحب کارسپانڈنٹ مظہر العجائب تحریر فرماتی ہین
کہ ضلع انبالہ مین بارش بکثرت ہوئی اور اولہ بہت بڑی اگیرزی
۹ انفر مسافر صدمہ اولہ سی مر گئی اور بہت سی مسافرون کے
صدمہ اولہ سی ہاتھہ پیر ٹوٹ گئی چہانونی مین ایک بنگلہ
پر بجلی گری ایک سقہ اور خیاط صدمہ سی مر گیا
اور صاحب مالک بنگلہ بہی زخمی ہوا لیکن زندگی باقی تہی کہ
ایسی بلا ناگہانی آسمانی سی بچ گیا اور کیون نہ بچتا مثل
مشہور ہی کہ بجلی کالی چیز پر گرتی ہی فقط

ہیضہ

کچہہ عجب خدا کی قدرت اور حکمت ہی کہ کوئی سال وبا ہیضہ سے
خالی نہین جاتا ہر سال وبا ہیضہ اور تپ لرزہ کی ہوتی ہے
اور ہزارہا بندگان خدا کو جان سی کہوتی ہی چنانچہ اب پہر ہیضہ
شروع ہوا دیرہ مین ہیضہ سی چار پانچ آدمی مرگی مظفر نگر مین
بہی اسکا جرچا ہی مرشہ اگرہ مین بہی اسکی نمود ہی اور ہماری
تپ لرزہ کی تو فصلی ہی ہر ایک جگہہ تہوڑی بہت بہیل رہی ہے
لیکن الحمد اللہ روڑکی ان سب بلاؤن سی محفوظ ہی فقط

رامپور

یہ قصبہ ضلع سہارنپور مین نامی ہی اور شہر لنون کے

بستی سے ۱۴ اپریل سنہ حال کا ذکر ہی کہ ایک مقدمہ ہرنے
کا وہان وقوع مین آیا تھا ہی مین کہ کوی مہاجن اودہی شہر سی
رامپور مین آتا تہا سڑک پر راہ زنون نی اکر سہلی کو گہیر لیا اور
اوسکی بی بی کی پاس جقدر زیور نقد اسباب تہا لوٹ
لیا ہو وہ ال مجرم کا پتہ کا کچہہ پتہ نہین ملا فقط

لندن

اخبار اودر لانڈ لندن سی معلوم ہوا کہ ۲۰ مارچ سی استیمر
لندن سی چلی اور کلکتہ کو ۶۶ جہاز روانہ ہوی فقط

حکم محکم ملکہ معظمہ

اوسی اخبار سی معلوم ہوا کہ دربار فیض مدار جہا ملکہ معظمہ
دام اقبالہا سی یہ حکم جاری ہوا ہے کہ ایکسال تک
جو کوئی شخص ہماری دربار مین حاضر ہو تو سیاہ پارچہ کی
پہنکر دربار مین اوی بغیر پارچہ سیاہ پہنکر حاضر نہو فقط

جالندر

ہماری کارسپانڈنٹ تحریر فرماتی ہین کہ یہان بہی مثل پنجاب
سحال الکاری ملک اودہ کی گودام الکاری تیار
ہوتا ہی جو شخص تہوڑا بہکہ الکاری کا ہوگا وہ بعد
ذبی محصول دیگ بہکہ وغیرہ کی اپنا سامان مثل قند سیاہ
شیرہ وغیرہ گودام مین لیجاکر شراب کشید کیا کریگا
اور اپنی دوکان پر لاکر فروخت کریگا دیکہیے اس بندوبست

مین سرکار کو نسبت پنجاب سابق کچہہ فائدہ
ہو یا نقصان مرزنیولا نرخ بہ تفصیل ذیل ہے

گندم	جو	نخود	مونگ
۳۷ سیر	۳۵ سیر	۳۱ سیر	۲۴ سیر
مسور	روغن سیاہ	روغن زرد	
۲۷ سیر	۱۰۵ سیر	۱۰۱ سیر	

روڑکی

اس ہفتہ مین بہی چند بار زور شور سی اندہی اور مجہ
بارش ہوی اور اولہ پڑی امسال موسم گرما مین سابق
ہو گئی راتکو لنبر دولای مین نہین پر تا روڑکی کو منصوری
جورد کہنا چاہی فقط ہکو علحدگی شیخ نبی بخش صاحب اسسٹنٹ
روڑکی کا رنج ہی وہ تبدیل ہو کر رام پور تشریف لیگئی
اور بجای اونکی حافظ نبی بخش خانصاحب رام پور سی
تشریف لای یہ ضلع بلند شہر مین اسسٹنٹ تہے
شہور ملاقات نہین مگر کہتی ہین کہ یہ اسسٹنٹ بہی صاحب
اخلاق ہین جیسا کہ شیخ نبی بخش صاحب کے علحدگی
کا رنج ہی ویسا ہی اسسٹنٹ صاحب حال سی خوشی ہے
اور ستر حیثی صاحب کہ جنکا ذکر کسی پرچہ اخبار گذشتہ مین
درج ہوا تہا واسطہ ملاحظہ کام تعمیرات سرکاری وغیرہ کی اس جگہ پر
تشریف لای ہین اور ہر کام کا ملاحظہ فرماتی ہین اور تعمیر
اسپتال بہ نسبت ہو گیا اور بذریعہ اوسکی طالبان خبر کو ہر جگہ
کی خبر ملتی لگی اور خبر ہی منصوری تک تار بہت جلد نصب ہو جاویگا فقط

حکام گورنمنٹ مطبوعہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

حاکمان عدالت دیوانی ممالک مغربی مکتوب الیہم

۲۳ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء عیسوی

جو نکہ حکام صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی کو تکلیف ہوا کرتی ہے بعض اوقات اہل مقدمہ کی بابتہ نقول اون تحریرات اور دگرلیات کی جو عدالت ہای ضلع یا دگیر عدالت ہای ماتحت میں کسی ایسی مقدمات بمبری میں صادر ہوئین کہ جنمین مالیت دعوی مبلغ پچاس روپیہ ہی متجاوز نہ تھی کاغذ اشٹامپ دیا گیا ہے لہذا احکام موصوفین کا یہ اظہار ہی کہ حاکمان دیوانی دفعہ ۴ صفحہ (ب) ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۰ء کی نسبت متوجہ ہون کہ اوسکی موجب نقول کل تحریرات و دگرلیات متعلقہ مقدمات بمبری جو کسی عدالت ماتحت عدالت دیوانی صدر کسی صدر و باہے اہل مقدمات کو درحالت کم ہونے مالیت دعوی کی پچاس روپیہ کاغذ سادہ پر اور درحالت زاید از پچاس ہونے مقدار اوسکی اشٹامپ قیمتی ایکروپیہ پر ملنی چاہئین —

سرکلر نمبر ۱

حاکمان عدالت ہای دیوانی ممالک مغربی مکتوب الیہم ۴ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ سادہ اندراج بعض رقوم سپجات امانت منصفان و صدر امین صدر نمبری ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ محکومہ احکام سرکلر نمبری ۲۲ مورخہ ۲۳ اگست سنہ ۱۸۶۱ء و ۱۲ نمبر ۴ مرقومہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء مین بعض عہدہ داروں نے اپنا اشتباہ ظاہر کیا ہی لہذا احکام صدر بعد مشورت دبٹی اڈیٹر اور ایکونٹنٹ جنرل ممالک [illegible] قاعدہ مرقومہ ذیل معین فرماتی ہین تاکہ بالعموم مطابق اوسکی عمل ہوا کرے فقط

دفعہ ۲ جو روپیہ کہ کسی عدالت ماتحت مین باشتہار رقوم طلبانہ جمع خواہ وہان سے خرچ ہو ہمیشہ بہ تاریخ جمع ماخرج کے بہی امانت مین داخل ہونا چاہیے

دفعہ ۳ درمیان اون رقوم کی جو عدالت مین جمع ہوکر فوراً خرچ نہین ہوجاتین اور اونکی جو جلد خرچ ہوجاتے ہین مثل حرف گواہان اور زر خوراک قیدیان فرق ملحوظ رکہا جائی

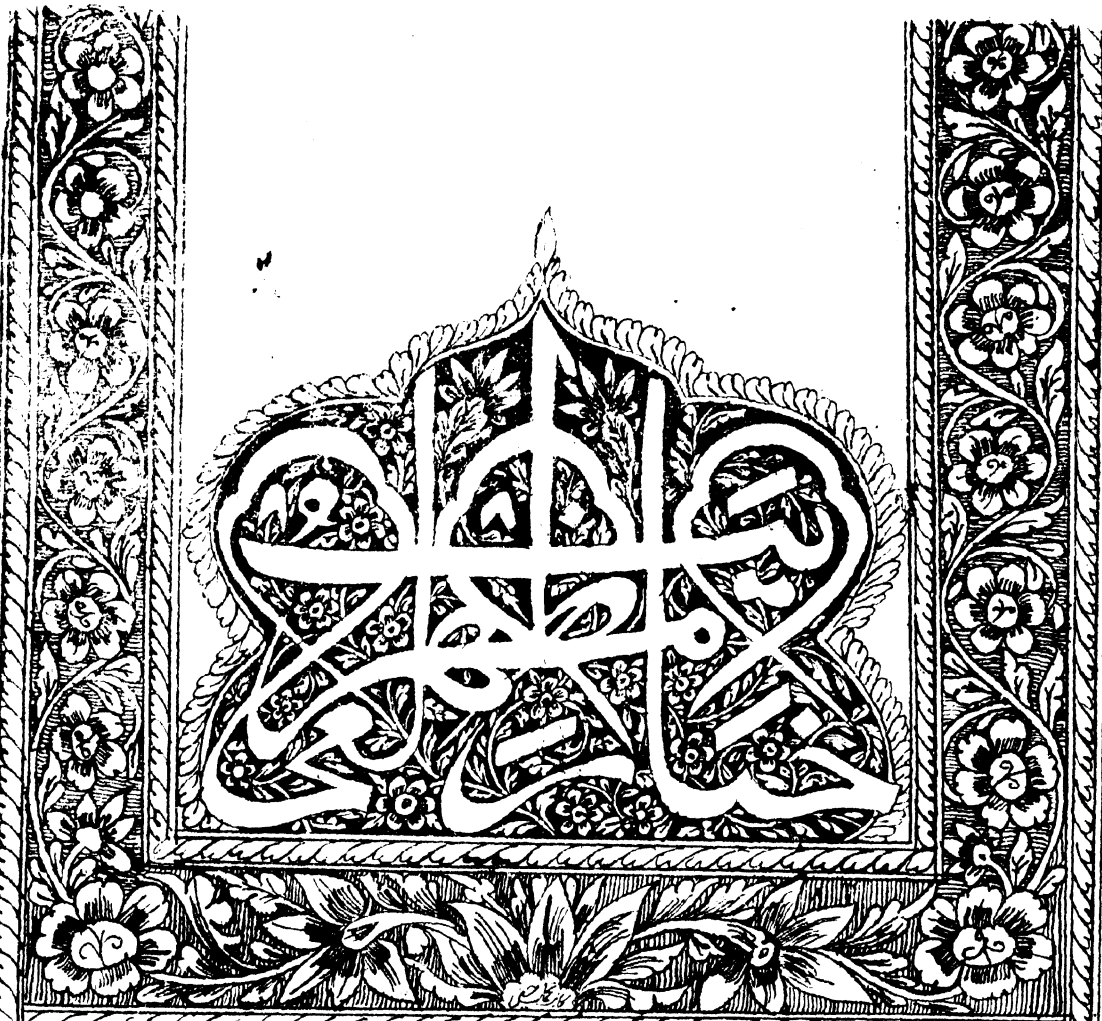
دفعہ ۴ درباب رقوم اول قسم کے یعنی اونکی جو عدالتین جمع ہوکر فوراً خرچ نہین ہوجاتے تعمیل احکام دفعات ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ سرکلر ایکونٹنٹ نمبر ۱۹۸ مورخہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء کی بہت ضرور ہے اور صاحب جج کو چاہیے کہ اپنی تحریرات موسومہ حاکمان دیوانی ماتحت مین رقوم مذکورہ دینے نمبر لکہا کرین جو حاکمان مذکور نے وقت دینی اطلاع ہر رقم کی اوس قسم پر جایم کیا ہو

دفعہ ۵ بسبب رقوم قسم دویم یعنی صرف گواہان اور زر خوراک قیدیان کے یہ ضرور نہوگا کہ ایسی ہر رقم کی مفصل حال سے صاحب جج کو اطلاع دیجائی بلکہ اسیقدر کافی ہوگا کہ فہرسی مین ایک ہی مرتبہ ایک قطعہ یادداشت یا گوشوارہ جس سے یہ بات ہوسکی کہ کل مہینے مین جملہ اسقدر روپیہ بابتہ ہر ایک رقم قسم مذکورہ بالا کے جمع و خرچ ہوا محکمہ صاحب جج مین مرسل ہوا کرے

دفعہ ۶ صاحبان جج کو چاہیے کہ ساتہ تمام پرونت ملاحظہ سپجات کے گوشوارہ ماہواری محکومہ بالا کا مقابلہ ساتہ تفصیل مندرجہ سپجات امانت عدالت ہای ماتحت کی کرلیا کرین فقط

جمس بمبش رجسٹر

در مطبع احباب مقام روڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ندا طبع شد



نمبر ۲۱ | ۲۱ مئی سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ھجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

بیہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی
معہ محصول ڈاک فی سال بارہ رُوپیہ اور فیماہ ایکرُوپیہ
اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ رُوپیہ سال ہی اور ہدایت
اوای پیشگی کی تاریخ بھونجنی اخبار سی ایک مہینہ پہلے
اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاویگی
پس جس صاحب کو خریدا خبار ہذا منظور ہو تو بدریعہ خط
طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو
اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی
اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی
اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کی چھپوایا جاویگا
اوسکی اجرت نہ لی جاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی
فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب
فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بدریعہ
تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ کابل سی تحریر کرتی ہین کہ ۱۳ اپریل کو سردار محمد اعظم خان نے حاضر ہوکر امیر صاحب کی خدمت مین گذارش کیا کہ سردار ولی محمد خان کا قصور معاف فرمائی یہی اونکی واسطی کافی ہی کہ سب لی روبروی اونکی تضحیک ہوے امیر صاحب نی فرمایا کہ ولی محمد خان کو مین قندہار نہ لیجاؤن گا تمکو اختیار ہی کہ اوسکو اپنی ساتھہ ترکستان کو لیجاؤ اوسپر محمد اعظم خان نی کہا کہ ولی محمد خان نے ایسا کیا قصور کیا ہے کہ اوسکو سپہ اختیار فوج کا نہین ملنا چاہئین تو حضور کو اپنی طبیعت کا اختیار ہی لیکن ایسا نہو کہ پیچھی کو سیلح کے ندامت اوٹھانی پڑی کیونکہ حضور خود اپنے فرزندون مین نزاع ڈلواتی ہین علاوہ اسکی یہ نہوگا کہ حکم شیر علیخان کا مانین کیونکہ شیر علیخان ہماری بھائی ہین ہم اونکو بہت عزیز جانتی ہین لیکن یہ بات نہین ہے کہ ہم اونکو اپنی سی برتر سمجھین وہ تو کیا اگر مثل اونکی سو شیر علیخان آوین تو بھی ہم اونکی فرمان برداری کرین گے امیر صاحب نے فرمایا کہ تم چاہو جتنا شیر علیخان کو حقیر سمجھو لیکن میری فرزندون مین جو کوئی اوسکا لحاظ نکریگا مین اوسپی بہت ناراض ہونگا اسپر محمد اعظم خان نے کہا کہ جب اونکو ہمارا لحاظ نہین تو ہم کیونکر اونکا ادب کرین گیا آپ نہین جانتی کہ صرف شیر علی خان کے سبب سے ہی حضور کی بھائی بہتجھون مین نا اتفاقی ہو رہی ہی اور عنقریب چھگڑہ زور قدرتہا ہی اور آپ کو انجام مین نادم ہونا پڑیگا اگر آپ اونکی کہنی پر عمل کرین گی غرض بہت عرصہ تلک اسطرح کی گفتگو مابین اعظم خان اور امیر صاحب کے رہی بعد اوسکی سردار مذکور اپنی گہر چلی گئی

۱۴ اپریل کو ترکستان سی یہ خبر آئی کہ ملا خان قوقان کی بادشاہ نے رحلت کی اور وہان کی سردارون نے شاہ بخارا کے پاس اپنی درخواست بدین مضمون ارسال کی تہی کہ خدایار خان شاہ مجروح کو تخت نشین ہونی کی اجازت فرمائی چنانچہ اسکی جواب مین شاہ بخارا نی لکہا کہ ہم عنقریب معہ خدایار خان کے رونق افروز ہوکر خان مذکور کو قوقان کی گدی پر بٹہا دینگی اور اسی سبب سی شاہ بخارا نی حکم طیاری سامان کوچ کا دیدیا امیر صاحب یہ خبر سنکر بہت مشوش اور رنجیدہ خاطر ہوئی اور فرمایا کہ شاہ مرحوم بڑا نیک اور ہر دل عزیز تہا دیکہا چاہئی اب اوسکی وفات کے پیچھی قوقان کا کیا حال ہوتا ہی اور اوسی تاریخ حافظجی اور غلام محمد خان مختار امیر صاحب کی دربار مین حاضر ہوئی اور التماس کی کہ تمام کابل مین یہ افواہ ہو رہے ہے کہ افواج انگریزی پشاور مین جمع ہوتی ہے اور بڑی بڑی توپین جنکو ہاتہی کہینچتی ہین وہ بھی پشاور مین آگئی ہین

اور آپ اوس سب فوج کا آرادہ واسطی روانگی کابل کے
مصمم ہے پس اس صورت مین بعض سردار کہ جو امیر صاحب کے
ساتھ جانیکو بطرف قندہار مستعد تہی وہ صاف انکار
کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جس حالت مین انگریزی فوج کابل مین
داخل ہوئی تو ہم ہرگز اپنی عیال واطفال کو یہان نہین چہوڑینگے
امیر صاحب یہ سنکر ہنسی اور زبان مبارک سی ارشاد کیا
کہ یہ بات محض لغو اور دروغ ہی شاید کسی شعبدہ باز نے
یہ نوا ایجاد کہانی بنائی ہی کیونکہ یہ بات ممکن نہین کہ
افواج انگریزی بلا حصول میری اجازت کی کابل مین قدم
رکھی اور حافظ جی یہ آپ ہیکی مریدہین کہ جو ایسی ایسی واہیات
باتین بنا کر شہر مین اوڑا دیتی ہین مبادا فوج انگریزی
کے کابل مین انیکا قصد بہی ہو تو مین حکام انگریزی کو فہمایش
کرکے اونکا منصوبہ بدل سکتا ہون تم لوگ کسی طرح کا
اندیشہ نکرو فقط

۱۵ اپریل کو سردار محمد امین خان اور سردار محمد شریف جان
کے عرضی ائی اوس مین ایک خط سردار سلطان احمد جان
کا بنام امیر صاحب ملفوف تہا ہر دو سردار ان کے عرضی کا
یہہ مضمون تہا کہ ہم دونون دریای گرشک کے کنارہ پر مقیم
ہین کیونکہ بسبب بارش کی دریا کی طغیانی نے استقدر ہوگئی
ہی کہ بالفعل عبور کرنا اوسکا خیلی مشکل ہے اور سردار
سلطان احمد جان کے خط مین یہ لکہا تہا کہ درینولا

ایسا سنا جاتا ہی کہ آپ بمراد حملہ آوری فرح کے
قندہار کی جانب کوچ کرنی کا قصد پیش نہاد خاطر
رکہتی ہین سو میری دانست مین آپ کو اس عمر ضعیفی
اور ناتوانی مین بہت مشکل اور دشوار ہوگا آپ کو
لازم ہے کہ آپ اتنی خفا کشی نکرین علاوہ اسکی کیا
مین آپ کی ایک غلامون اور فرزندون مین سی نہین ہون
اور جو مین نی فرح کو تسخیر کیا ہی سو اوسکی وجہہ یہ تہی
کہ آپ کی برادر زادہ ہمیشہ مجکو واسطی فتح کرنی فرح
کے تنگ اور دق کیا کرتی تہی اور کہتی تہی کہ ہمکو فرح
محمد شریف خان سی دلادو اور میرا حال یہ ہے کہ جسدن سے
مین کابل سی نکلا ہون آپ نے کبہی بہی سلوک نیک
نہین کیا بہرحال شکر خدا کا ہی کہ شاہ ایران نی مجکو مراد
کے حکومت عطا کی اور وہ میری اوقات بسری کے
واسطی کافی ہے میری دل مین ہرگز یہ ہوس نہین کہ مین
کسی اور ملک کو اپنی تحت وتصرف مین لاون اور آپکو
بخوبی معلوم ہے کہ جسوقت میر افضل خان اور غلام محی الدین خان
سردار شیر علیخان کو ہاتہہ سے سنہتیان اُٹہاکر
کابل سی بہاگی تہی اوس وقت وہ ہرات مین ائی اور مجسی ملنے
ہوئی کہ ہماری واسطی فرح کو فتح کرو پس اسی سبب سے
مین نے واسطی اسلوئی کار کے اپنی نی بی کو جو اپکی لڑکی
ہے اوسکو اوسکی بہائی محمد شریف خان کی پاس بہیجا

اور یہ پیغام دیا کہ ہزارا تمینی میر افضل خان اور غلام محی الدین
خان کو حوالہ کرو اسپر سردار محمد شریف خان نے بظاہر
انہی ہمشیرہ کی درخواست کو قبول کیا مگر خفیہ اپنے
فوج ہزارا کو بھیجکر عبد الغفور خان کو وہان سے نکال دیا
فرمائی کہ کتنی بڑی بات بی الصافی اور بد عہدی کی ہے
اور یہ صاف ظاہر کہ ملک ہرات مین سے مین کوئی حصہ
میر افضل خان کو نہین دیسکتا تہا اس صورت مین ضرور
ہوا کہ اونکی لی شہر فرح کو فتح کرون پس آپ کو بہی
اوسپر حملہ کرنی سی درگذر کرنا چاہی اور اگر آپ کے
یہ ہی مرضی ہے کہ آپ فرح پر حملہ آور ہون تو بسم اللہ
توقف نکیجی اور اپنا سامان خشک و جدل بوجہ احسن
طیار کرکر تشریف لائی کیونکہ تساہل کرنی مین کہین ایسا
نہو کہ قندہار ہی اونکی ہاتہہ سی جاتا رہے اس مراسلکو
پڑہکر امیر صاحب بہت غضب اور غصہ مین ہوئی اور کہا کہ
سلطان احمد جان لاف زنی کی باتین کرتا ہی ہمارا تو
قول یہ ہی کہ یا ہم ہرات کو فتح کرتی ہین یا قندہار ہی ہاتہہ سے
۱۰ اپریل کو محمد اعظم خان اور سردار محمد غیاث خان
دربار مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ مہربانی فرماکر سردار محمد جان
کو اوسکی عہدہ پر بحال فرمائی اسکی جواب مین امیر صاحب نے
کہا کہ ہم اسکو ہرگز قندہار مین نہین لیجائینگی البتہ بپاس خاطر
تمہاری ہم اوسکو سرداری پلٹن پیادون و سوارون کے
عطا کرینگی مگر توپخانہ اوسکی سپرد نکیا جائیگا اگر تمہارے
مرضی ہو تو اوسکو ترکستان لیجاؤ اوسی تاریخ کو امیر صاحب
نے کابل کی بڑی بڑی سوداگرون اور تاجرون کو
طلب کیا اور اونسی کچہہ روپیہ مانگا بجواب اسکی انہون نے
بیان کیا کہ ہماری پاس بالکل روپیہ نہین تب امیر صاحب نے
سردار محمد اعظم خان کو طلب کرکی اون سی اس مقدمہ
مین مشورہ کیا یہ بات دیکہکر سردار شیر علیخان بہت
رنجیدہ ہوئی اور ناخوش ہوکر کہنی لگے کہ امیر صاحب خفیہ
معاملات مین بہی اعظم خان سی مشورہ لیتی ہین غرض کہ
ایسی چند باتون سی درمیان اُن دونون سردارون کے
صورت تنازعہ کی عین دربار مین پیدا ہوئی اور قریب
تہا کہ دونون سردارون کی باہم وہین لڑائی ہوتے
لیکن امیر صاحب اور غلام محمد مختار نے درمیان مین
پڑکر دونون سردارون مین صلح کرادی فقط
۱۷ اپریل کو دوپہر کیوقت امیر صاحب نے مع محمد اعظم خان
و دیگر سردارون کے سمت قندہار کوچ کیا اور بمقام مرزک
ڈیرا ہوا امیر صاحب کی ساتہہ ایک لشکر جرار جاتا رہا
اور اونکی دو محل بہی ہمراہ مین کابل کی حکومت سردار
محمد علی خان ولد شیر علی خان کو مرحمت ہوئی اور مرزک
کے مقام محمد آمین خان کی عرضی قندہار سی آئی اوس
مین مندرج تہا کہ سردار سلطان احمد جان نے غلام محی الدین خان

کو حاکم فرح کا مقرر کیا اور اپنی ہمراہ فوج لیکر دو منزل جانب
دریای کرشنگ آگی کوچ کی ہی لازم ہی کہ آپ حتی المقدور
جلد قندہار مین تشریف لائی کیونکہ ہر روز اٹھہ دس نفر
سپای فوج سی بہاگتی چلی جاتی ہین فقط

۱۸ ار اپریل کو امیر صاحب کا لشکر قلعہ قاضی کی طرف روانہ
ہوا مگر امیر صاحب مزنگ مین رونق افروز رہے
سبب اسکا یہ ہوا کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور اسی سبب
سی امیر صاحب نی چاہا کہ قبل کوچ کرنی کی نماز جمعہ
ادا کرلین اور اوسی روز چار سوار قندہار کی جانب
روانہ کی کہ وہ پہونچکر سامان رسد مہیا اور موجود رکھین
اور مستوفی نے تمام اہلکارون کی نام حکم جاری کیا کہ کابل
سی قندہار تک ہر ایک اہلکار اپنی اپنی علاقہ
مین جملہ سامان رسد آمیر صاحب کی لشکر کیواسطی فراہم
اور جمع کر رکہین فقط از اردو دہلی گزٹ

تقرری

معلوم ہوا کہ جناب آنریبل ہرنگٹن صاحب بہادر
کہ جو ممبر کونسل ہند کی تہی وہ سر ہارٹل فرئر صاحب
بہادر کی جگہ ممبر سوم ہر ہز کونسل کی مقرر ہوئی اینسا
ہزار پانسو کی جاگیر صاحب والی کبور تہلہ گورنر جنرل کی کونسل
اور راجہ مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ ممبر مقرر ہوئے
مین کا کوچ فقط ایضا

آمدنی جیلخانہ

لاہور کرانیکل سی دریافت ہوا کہ سنہ ۱۸۳۶ عیسوی
مین جو اخراجات وغیرہ ساخت قیدیان جیلخانہ فرد رخت
ہوئین اون کی آمد بعد وضع خرچ کی زیادہ پچاس ہزار
روپیہ سی بجی انسپکٹر جنرل جیلخانہ کی کہتی ہین کہ
جب تک اس سی دوچند آمدنی جیلخانہ کی نہوگی
ہم ہرگز رہا نہونگی فقط ایضا

دہلی

وہان کی ایک چٹی مخررہ دوسری مئی کی فرمتی ہے
کہ جامع مسجد کی مرمت ہوتی ہی اور یہ بہی سنا گیا کہ
عنقریب مسجد مذکور مسلمانون کی حوالہ کردیجائیگی
ہنوز یہ خبر صداقت طلب ہے فقط ایضا

جمع و خرچ ہند

گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۱۹
مورخہ ۶ مئی مین جو گفتگو آنریبل لینگ صاحب ممبر
کونسل قانونی متعلقہ امورات مالی ملک ہند اجلاس
کونسل مین تبارخ ۱۹ ار اپریل روز چارشنبہ اور
۲۶ ار اپریل روز چارشنبہ درباب جمع و خرچ
ملک ہند کی ہوئی سبب قلت صفحہ اخبار کی نہایت
مختصر کرکی لکہی جاتی ہے — عرصہ دس برس کا گذرا
کہ آمدنی ملک ہند کی ۲۹ کروڑ ۱۴ لاکہ روپیہ سالانہ
تہی اب ۳۴ کروڑ ۵۰ لاکہ روپیہ سال ہے اس
سال مین ۱۲ ار کروڑ ۵۰ لاکہ روپیہ سال زیادہ ہوا اس

افزونے افیون اور قریب ۵ کروڑ بسبب انکم ٹکس اور
محصول زاید نمک اور زیادتی محصول کاغذ اسٹامپ
اور پوسٹ ہی اور ایک کروڑ بابت متفرقات کے ہے
کے ہی ۳۱ مارچ سنہ حال مین ملک ہند کی خزانہ
سرکار مین ۱۷ کروڑ روپیہ جو وہی آمدنی
سرکاری ہندوستان سی ۹ کروڑ روپیہ انگلستان مین
ہر سال صرف ہوتا ہی سرکار نی ایک سال مین ۵ کروڑ روپیہ
کے تخفیف خرچ کی اگر سررشتہ فوج مین اس
تقسیل سی ہوی سنہ ۵۹ — ۶۰ ع کروڑ
لاکھ ہزار سنہ ۶۰ — ۶۱ ع
کروڑ لاکھ ہزار سنہ ۶۱ — ۶۲ ع
کروڑ لاکھ یہ نتیجہ اون تدابیر کا ہے کہ جنکی
دو برس کے اندر ہندوستانی فوج سوا ملٹیری پولیس کے
لاکھ ہزار سی کم کر کی ایک لاکھ ہزار رکھے
گی آور گورہ کی فوج تخمینا ہزار سی گھٹا کر ہزار
رکھی گئی ہی — انکم ٹکس سے قریب قریب برابر تخمینہ کے
آ رہی ہی یعنی تخمینہ ایک کروڑ لاکھ ہزار
تعالی کا تہا اور آمد ایک کروڑ لاکھ ہزار
تعا کی آمدنی سنہ ۶۱ — ۶۲ ع کے کروڑ لاکھ
ہزار تعا ہے اور سنہ ۶۲ — ۶۳ ع کا تخمینہ بقدر
کروڑ لاکھ ہزار کی ہوا جسمین

کروڑ لاکھ ہزار کی آمد کا تخمینہ ہے
کروڑ لاکھ ہزار سی کم ہے
کروڑ لاکھ ہزار کی نظر آتی ہے
کل خرچ ہندوستان کا بابت سنہ ۶۲ — ۶۳ ع
کروڑ لاکھ ہزار کی
اور سنہ ۶۱ — ۶۲ ع مین کروڑ لاکھ
ہزار تہا اگر فرض کیا جاوی کہ کوی
عطیات زاید بسبب سال حال کی بابت تعمیرات
مفید عام اور سررشتہ تعلیم ندی جاوین تو تخفیف
لاکھ ہزار کی نظر آتی ہے —
خرچ سپاہ کا ہندوستان مین بابت چار سال گذشتہ
کے اس نوع پر ہی سنہ ۵۹ — ۶۰ ع کروڑ
لاکھ ہزار سنہ ۶۰ — ۶۱ ع
لاکھ ہزار سنہ ۶۰ — ۶۱ ع
کروڑ لاکھ ہزار سنہ ۶۱
یہ نتیجہ اون تدابیر کا ہے کہ جنکی
— ۶۲ ع کروڑ لاکھ سنہ ۶۲ — ۶۳ ع
کروڑ لاکھ — کفایت ساٹھ لاکھ کے
بسبت سنہ ۶۱ — ۶۲ ع کچھ بہ بہت تخفیف زاید فوج
ہندوستانی کے ہی اور کچھ اس وجہ سی کہ گورہ کے
فوج قریب بحد معین آ رہی ہے — اندازہ سال حال سے
گورنمنٹ نی علاوہ تخفیف کثیر سالگذشتہ سر دا حکم
دیا ہی کہ ۸ رجمنٹ ہندوستانی مندراس کی نوز فرمابن
بنگالہ کی ملٹیری پولیس کی معہ لجہہ دوسرے کاموں
تخفیف مین آوین کہ اس انتظام سی کل ہندکی الیجان

فوج مسلح ہر قسم کے قریب بہ تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار
کے ہو جائیگی سنہ ۶۱ ع مین بحساب اوسط للعمت
گورہ سپاہی ہندوستان مین زاید از تعداد مذکور تھے
کہ جس کا کل خرچ فی نفر اعاظم سی کم نہین ہوسکتا تھے
اور سنہ ۶۱ — ۱۸ ع مین انگلستان من فوج کا خرچ
دنیا بڑا تہا اور وہ قریب قریب برابر سنہ ۶۰ —
۶۱ ع کی تہا — خرچ سر رشتہ جہازات اور افواج
بحری کا کم ہو کر بقدر سی لاکھ ہزار کی رہا تھے
یعنی بہ نسبت سالگذشتہ اسمین تخفیف لاکھ
روپیہ کے اور بہ نسبت سنہ ۶۰ — ۶۱ ع لاکھ
ہالک کی ہوئی ہے — دیگر اخراجات قریب ہمسا
ہین سر رشتہ پولیس مین لاکھ ہزار کے
کفایت ہوئی اور بمقابلہ اوسکی اخراجات بہی
باز دیاد عدالتون اور انتظام معدلت کی بقدر
لاکھ کی زیادہ ہوئی — مختصر یہ ہے کہ بہ نسبت
سنہ ۶۱ — ۶۲ ع ایک کروڑ لاکھ
لماعت کی بچت نظر آئی ہی اور جس طور پر کہ سال
مذکور کے حسابات مصححہ سی رقم لاکھ
ہزار ملاعت کی فاضل نکلتی تہی اوسی نہج پر قطع نظر
اون تبدیلات کی جو کہ زیر تجویز ہین سنہ ۶۲ — ۶۳ ع
مین ایک کروڑ لاکھ ہزار معاملہ حساب
فاضل ہوتی ہین فقط از اخبار عالم

طوفان عظیم

اخبار فنکس کی خبر وحشت اثر کا پیشتر کچہہ احوال مختصر لکہا ہے
اب خبر کی صحت کل ہوئی تفصیل وار خبر پونہچی بلا مبالغہ
تحریر کرتی ہین کہ ۲۷ مارچ سنہ ۶۲ ع کو ضلع راج شاہی
علاقہ تہانہ گوداگری مین ایک ایسا طوفان آیا کہ
معہ جہہ موضع پرمپارہ سہارپور گوپال پور جلالہ پور
کیتب پور وغیرہ کو تہ و بالا کر دیا کہ بالکل نے چراغ ہو گئی
یعنی دیہات مذکور ضلع مذکور کی جانب مغرب بہ میل کے
فاصلے پر کنارہ دریای شرقی مہانند کی واقع ہین دریای
مذکور ان دیہات سی دو میل پیچے ہٹ کر دریای گنگ
مین جلا ملا ہے اور سمت مشرق بحیرہ البحرین دریا برد ایک
وسیع ریت کا میدان ہے اس حادثہ سی پہلے ۳ بجے
بجے دن کی وقت دیر تک ہوا کا حبس رہا بعد اوسکی
جنوب و مغرب بحیرہ البحرین کے مغرب سمت ایک گہنگور
بادل کا ٹکڑا بہ شکل منقلب مخروطی یا مثل خرطوم فیل دہان
اوترتا ہوا نظر آیا بعد اوسکی ایک طوفان عظیم تند باد کا
اس تندی سی آیا کہ ہیبت اوسکی بغیر دیکہی ہوئی وہم و گمان
کے ذہن نشین نہین ہو سکتی اور غبار کوہ تمثیلا ابر
غلیظ کے ساتہ ایسا گہر گیا کہ گویا تمام کرہ خاک و آب
کرہ ہوا پر محیط ہو گیا دن کی رات ہو گئی عالم مین اندہیرا
چہا یا اور ہر ایک کو نشر کر کی ہیولای اولی یعنی
حالت اصلی خاک تک پونہچا یا ایک ایسی صدای مہیب

ائی کہ ہزارون توپخون کی آواز پر بھاری تھی کون و
مکان گونج اوٹھی یوم ینفخ فی الصور کا نمونہ آشکارا
ہوا ریگ کی میدان کے شمال و مشرق ہوا نے
بجلی کو چھیڑ کر جہنم کا نقشہ کھینچ دیا آب و آتش خاک
باد یہ چارون عنصر ملکر ایک نئی ہرج مرج کی کیفیت
پیدا ہوئی گویا دنیائی دنیا ہوگی مکانات بنیاد ظلم
کے صورت نیوسی اوکھڑ گئے اینٹ کا ٹہ کوسون
پر جا پڑی پٹ پر میدان ہوگیا نشان باقی
نرمی بڑی بڑی درخت جڑ سی اوکھڑکر شاخ
شاخ ہوکر اوج ہوا پر پتون کی صورت اوڑنے
لگے کوسون شہر سی باہر نکل گئے صدہا
آدمی مواشی بہایم صحرائی زندہ درگور
ہوگئے اکثرون کی ہوای روح آندہی کی سات
پرواز کرگئے بعض سکتی کی عالم مین بت بنگئی
بعض ہوا کی جھونکے سی دوسری طبقہ مین جاگری
آدمے اوڑنے لگی پتون کا خاصہ ہوگیا ایک
عورت درخت کی ٹہنی پر اٹکگر عالم بیخودی
[illegible] جاگری لیکن
خدا کی قدرت اوس لکڑی کے گہوڑی پر اوسکی
زندگی کو اسیب نہ پہونچا تالابون کا پانی مچھلیون
سمیت صحرا مین اور صحرا کی وحوش و طیور تالابون
مین آگرے یہان یہ مصرع صادق آیا ع

مچھلیان دشت مین پیدا ہین ہرن دریا مین

مہانند کا پانی جوش کہاکر قرب و جوار کی شہرکون
پر سیلاب کے صورت طغیانی کرنی لگا
صدہا کشتیان پری پری ہوگئین ہزارون
جھکراتی ہوئی اس کنارے سی اوس کنارے جا
لگین جانورون کا نقصان کثیر نقشہ متعلقہ
سے ظاہر ہوگا فقط

نقشہ

نام دیہات	تعداد کوٹے	تعداد مجروح	تعداد کل	گای اور بیلون کے ضایع ہونے کی تعداد
پری پارہ	۷	۴	۱۱	۱
سہارنپور	۹	۳	۱۲	۱۵
گوپال پور	۴	۱	۵	۱
لال باغ	۱۴	۴	۱۸	۱۸
جلہار	۴	۳	۷	۱۸
بیشب پور	۴	۱	۵	۱
۰	۴	۰	۴	۰
	۴	۴	۸	۱۵

مخفی نہی کہ تعداد تضیع خلایق اس سی سوا ہے کہ فقط ملاحون
ایک جماعت کثیر ضایع ہوگئی اور بہت سی خاندانون کا
پتا ہی نہ لگا صرف جولائی مین اوسی حساب سی یہ نقشہ مرتب ہوا
علاوہ اور آدمیون کے بہت سے بہایم رشتی کتابی جرمنی

سے تعداد ضایع ہوئی کیتب پور مین دو شیر ہوا کے تھپیڑے سے ہلاک پڑی تھے — ظاہر ہی کہ دریا کے محاذات مین جو جزیرہ ریت کی ہین وہان سے یہ طوفان عظیم اوٹھاتین بجی کے وقت ہوا اوس مقام کے بہت گرم ہوکر فرط لطافت سی گرہ ہوا سے تجاوز کرگئی اور ایک صورت خلا کے زمین پر پائی گئی اس حالت مین مصیبت زدہ لوگون نے مناسب کیا کہ ایک بڑا گہنگہور بادل طبقہ ہوا پر ظاہر ہوا اور جب بجی اوترا خلا کی وجہ سے صدای ہولناک سنائی دی ظاہر ہوا کہ ۱۸۳۲ء اور ۱۸۳۳ء اور ۱۸۳۴ء مین بنگال اطراف مین ایسی سانحی ہوئی ہر چند جو حوادث کہ ہر سال وہم اوس مقام مین گذرتی ہین اونکی حقیقت سے اطلاع نہین پہر بہی یہ حادثہ ۱۸۳۲ء کا مادر الوجود ظہور مین ایا گویا قوم عاد اور قوم نوح کی عذاب سابقہ ملکر نازل ہوے فقط

۲۴ اپریل کو تین بجی دنکی شہر مذکور مین آگ لگے تخمینًا ہزار جھوپڑے جلکر خاک سیاہ ہوگی جسقدر نقصان شامت اعمال سی شہر مین فساد اور تاراج نیون کے باعث ہوتا ہے اس سیلاب اور آندہی اور آتش زدگی سے زیادہ تر ہوا فقط از اخبار انجمن ہند صوبہ اودہ

برہما

رنگون کی کاغذات سے ثابت ہوا کہ برہما مین اس قسم کی کوئین کہودی گئی ہین کہ اونمین سی انیروان کا عمق ایکسو جہانوی فٹ کا شمار مین آیا تعجب ہے کہ اونکی اندر سبز رنگ کا تیل زیتون کی مانند دیہاتے دیتا ہی پانی تو نیچی ہی اور پانے کی اوپر تیل چہا رہا ہی اور پانے اینہ کی صورت چمکتا ہی اوس تیل کی نکالنے کو دو نفر مقرر کی جاتی ہین ایک آدمی تو گہڑون کے منہ مین رسی باندہتا کہولتا ہی اور دوسرا اوس چرخی کو پہراتا ہی جسپر وہی رسی لپٹ جاتی ہی اور گہڑا بلا جاتا ہی جب بہر بہر کر اوپر آجاتا ہے گاڑیون مین بہسون سے چرسی بچہا کر وہی تیل گہڑون سمیت لوگ سوداگری کو لیجاتی ہین عرصہ سی وہی تیل کلکتہ اور مدراس مین فروخت کو جاتا ہی اوسی سے بخوبی روشنی ہوتی ہی اگر رنگون مین اوسی تیل سی بتیان بنائی جائین تو بہت نفیس اور کانچ کے بتیون پر چرب ہوان فقط از اخبار اوقات عالم آب،

کٹک

یہان کی صاحب کمشنری باغیان سنبل پور کی سردار دلن سی اسقدر عاری ہی کہ بغاوت و شرارت فتنہ و فساد سی باز آئین اور مثل اور باغیون کے سرکار بلند اقتدار

کے اطاعت اختیار کرین یہ باغی بہت دنون سے
اوس نواح مین خاک بیزی کر رہی ہین یقین ہے
کہ اس استدعا مصلحت امیز سی اپنی اعمال پر نادم
ہوکر سرکار مین حاضر ہونگے فقط ایڈیٹر

لطاکیہ

۱۴ اپریل کو اس شہر کی روسا و شرفا کا ایک
جلسہ اس غرض سی منعقد ہوا کہ افسران ٹرک
انی سی یہ درخواست کیجاوی کہ ہندوستانی عورات
پردہ نشین کی ئی ایک دو گاڑی منجملہ قطار گاڑیون
کے علحدہ مقرر ہوجاوین جن مین صرف عورتین
بیٹھین کوئی مرد نہ بیٹھنی پاوی اس جلسہ مین بہت سے
معزز شخص مجتمع ہوئی اور سو آدمیون سی زیادہ کے
دستخط اوس درخواست پر اوسیوقت ثبت ہوگئے
ہین امید ہے کہ افسران ریلوی اس درخواست کو
منظور کرینگی فقط ایڈیٹر

اور تحریر صاحب شعلہ طور سی واضح ہوا کہ کچھہ
دن ہوئی کہ جسوقت بجیان سی مسافرون کی ریل گاڑی
اسٹیشن بہرتیان کے متصل پہونچی اوسوقت بعجلہ اوتہانے
ڈرائیور سی کی غفلت سی راہ راست کو چھوڑ کر دوسرے
راہ پر چڑہ گئی اگی کچھہ گاڈیان مال کی کھڑی تہین اون
سے ضرب کہائی اوس ضرب سی دیوان کش کے
کلین شکست ہوگئین اور مال گاڈیون کو بہی نقصان
پہونچا آخر کار افسران ریلوی نی چپراسی مذکور کو
سزا بانی کی واسطی صاحب مجسٹریٹ بہادر کے
سپرد کیا صاحب موصوف نی چپراسی مذکور کو چھہ
مہینہ کی قید کی سزا دی لیکن اوسی تحقیقات
مین یہ بہی ثابت ہوا کہ فقط چپراسی کا قصور نہا بلکہ
باو اسٹیشن ماسٹر بہی اس غفلت مین اوسکا شریک
نکلا کہ اوسنی ریل کی آنی سی پیشتر حسب دستور پنٹہ کو
نہ دیکہہ لیا اسواسطی اسٹیشن ماسٹر اپنی اپنی ہوشیاری
اور تندہی سی انجام دیتے رہینگی اور سمجہہ ہے کہ ریل کی
کام مین بڑی ہوشیاری چاہئی ورنہ ایک آدمی کے
غفلت سی صدہا جانون کا خوف رہتا ہی فقط

سرنگ زمین دوز

سبکو معلوم ہی کہ دریای سی عبور کرنی کیواسطی
اوپر پل بنائی جاتی ہین لیکن دانایان فرنگ نے
ایجاد ہی کہ زمین کے اندر راہ کاٹ کر دریا کی نیچی سے
گذرگاہ ایسی بناتی ہین کہ دریا اوپر بہتا رہی اور نیچی
اوسکی زمین کی اندر راہ جلتی رہے چنانچہ اس صنعت عجیب
کا نمونہ دریای ٹمک آر پار بنتا ہی اخبارات سی
مستنبط ہے کہ ایسی راہ دونون طرف سی اس دریا
کہودی جاتی ہی چنانچہ یہ خبر پیشتر بہی درج اخبار ہوچکی ہے
اب دریافت ہوتا ہی کہ جانب شرق سی ۵۰۰ فٹ
راہ کہد چکی اور غرب کی طرف سی ۴۴۰ فٹ اور بہوز

۶۶۰ فٹ واسطی آر پار ہو جانے کے اور باقی ہے
مگر اس حصہ مین پانی کی سوتون کیطرف سی کچھہ دشواری
نہین ہے پتھر کی چٹانی کاٹنی ہین اور یہ کام محنت کا
چند ان تجویز اور منصوبہ سی علاقہ نہین رکھتا ہے

فقط از مظہر الاخبار

امریکا

ڈنلسن نامی قلعہ پر جو کمبرلانڈ نامی ندی کی کنارے ہی
جنرل گرانٹ نی بڑی فتح حاصل کی ہی اور اوسکی
تسخیر سے ملکی امورات کی بہی بڑی بہبودی ہوئی ہے
اہالیان دولت شمالی امریکہ نے اس فتحیابی کا
بڑا جشن کیا ہی اور اوسکو ایک فتح عظیم قرار دیا ہے
کہتی ہین کہ قلعہ مذکور کی تسخیر کرنی سی دوسری مقاموں
کے راستہ جو مسدود تہی کشادہ ہو گئی وہان تک
جنگ کی باب مین ائی ہوئی مراسلات سی واضح ہوا کہ
قلعہ مذکور مین بوقت جنگ بیس ہزار سپاہ مقیم تھے
اونمین ۱۵ ہزار سپاہ جنرل فلائڈ کی زیر حکومت ایک
دن اگلی ہی بوقت شب رونما ہوئی شمالی امریکہ کا
لشکر ۴۰ ہزار کا تھا اور اوسکی تائید پر اتوار کے
گشتیون کے جمعیت ندی مین کہڑی تہی قلعہ مذکور پر تین دن
تک سخت لڑائی ہوئی باغیون نے جو وہان بڑی بڑی
مورچی اور ومدمی تعمیر کی تہی اونہین پہلے پہل
شمالی امریکہ کا لشکر نی قبضہ کر لیا غنیم کی آتش بہاری
تیز و تند تہی اس لئی جنگی گشتیون نے تاب
مقاومت نہ لا سکین اس جنگ مین کم اور مقتول و
مجروح ہوئے سو لوگون کا تعداد ایک ہزار کا ہے
مگر غنیم کی سیکرٹن سپاہ تین سو پیادہ سالار بہت سا
جنگی اسباب شمالی امریکہ والون کے ہاتہ لگی فقط

کوالیف جین

گاہ سے اپریل کی بندرہوین یونبد ریعہ تار برقی خبر ائی
کہ بہادر نامی البوٹ نی پہلی تاریخ اچانک سی نکلکر
اتہوین اور دسوین کو سنگپور و نیاگ پر سی ہوتا
ہوا آیا ذیل مین مندرج ہین سو کنفیڈن لائین یعنے
ابتک چین مین باغیون کا دہوم دہام ہے
شنگلی سے ۴۰ میل کے اندر ہین سو افواج باغی سے
جنگ کرنی مین انگریزی اور فرنچ امیر البحر مشغول ہین
بالفعل شنگلی مین ۸۰ ہزار آدمی پناہ گزین ہین لیکن
اونکی سربراہی نہین ہو سکی ہے جاپان یا چین
سے کوئی ضروری خبر نہین ائی ناکن مین شاہی
افواج ندی کی کنارے خیمہ زن ہین اور جنگ کرنی کی
دریائی تجویز نیلبوسی آئی سو کوالیف سی واضح ہوا کہ

۴ بطرفہ ندی کی کنارے کی قلعہ ہی ۱۰ ہزار سپاہ

کہ چوسان پر لشکر کشی کرنی کی لئی باغیان جنگے
جہازات تیار کر رہی ہین فقط ایضا

فرنگستان مجرمون کی کثرت

تحقیقا دریافت ہوا کہ ۲۹ مارچ کے اجلاس مین حاکم
بزرگ عدالت عالیہ سوپریم کورٹ کلکتہ نی اہل جوری
سی مخاطب ہوکر متاسفانہ ارشاد کیا کہ اس مرتبہ کے
فہرست جرایم دیکھنی سی ظاہر ہوا کہ ملکی ادمیون کے
نسبت فرنگستانی لوگ بہت زیادہ مرتکب جرایم ہوئی
اور ہندوستانیون کی جرایم باوجود قلت کی خفیف
اور فرنگستانیون کی کثرت کی ساتھ سنگین پائے
ہین نہایت تاسف ہوا کہ فرنگستانی لوگ قتل عمد
و زدی خیانت وجعلسازی وفعل شنیعہ وغیرہ مین
ہندوستانیون سے زیادہ تر گرفتار ہوئی فقط از اخبار سدرے

حیدرآباد دکھن

صاحب انگلشمین کو حیدرآباد دکھن سی الیکھط ملا ہے
نامہ نگار اوسکا ظاہر کرتا ہے کہ رام راو مفسد نے
میان بلوہ کرنیکا جو فتور برپا کیا تہا اسکا حال خفی اول
تمکو لکھہ بہیجا تہا کہ ایک فقیر گاؤن مین جو بشتر گرفتار ہوکر
تا راسنگ جمعدار کے پاس معتقد ہوا تہا اسکی بعد وہ
بہاگ گیا تہا اسکی داہنی ہاتہہ مین دو انگوٹھے ہونیکے
باعث بہت جلدی گرفتار ہونیکی علامت ہی آخر زاہن

گہڑا گانون مین اسکی پناہ گزین ہونیکا سراغ ملا تہا اسے
جلکہہ مین اول روہیلون نے بہی اسرا پکڑا تہا یہ حال مدیافت
ہوئی سی حبیب خان اپنی سپاہیون کو لیکر مقام مذکور پر
جلدی جا پہنچا اور اوسکو گرفتار کر لیا مگر لاتی دفعہ رستہ
سے وہ بہاگ گیا لیکن فوراً پکڑا گیا تب اوسنی رستی
مین اپنی باس سی خنجر نکالا اور کلا کاٹ کر مرگیا اسکی زندہ
نہ لانی سی سرکار حیدرآباد بہت ناخوش ہوئی کیونکہ وہ شخص
رام راو بہوای کا بڑا دوست اور معتمد رفیق تہا اگر زندہ آتا تو بہوا
مذکور کی جای سکونت کا حال دریافت ہوجاتا فقط از اخبار

امرتسر

کارریلوی لوگ مانیومانی ترقی پر ہے کہتی ہین مقام قدیم مجوزہ
مسمار ہوگا اور کوتوالی کی لئی عین چوک مین مکان
تالاب کے مکان جدید بہت وسیع اور دلکش تعمیر کیا
جائیگا مرمت سڑکون کے جاری ہے اور واسطی مصالح
تعمیرات مفید عام وخاص کے پنجاب گورنمنٹ سے
پچیس ہزار روپیہ کی منظوری ہوگئی ہی پر یہان آج کل
روپیہ کے وہ قلت ہی کہ اگر کوئی شخص ہمی یا کلکتہ وغیرہ
اس شہر مین ہندوی کروانے چاہے تو تین چار روپیہ
کی بٹہ سی حاصل کرسکتا ہی اب گورنمنٹ نی امرتسر مین دو لاکھہ روپیہ کے
بل بنجی کا ارادہ کیا ہی اگر یہی ہے تو یہان روپیہ کا اور بہی زیادہ توڑا ہوجائیگا
بلکہ شاید کشمیر وغیرہ مین بہی ہندوون کم دمبش ہوجاوے فقط از اخبار مجمع البحرین

خط

جناب جلسہ صاحب مظہر لطف وکرم مہربان وقدردان
مہتمم مطبع احباب صاحب زاد کرمہ بعد
سلام نیاز خلاصہ مرام انکہ بملاحظہ صحیفہ مظہر العجائب مطبوعہ
۷ مئی نمبسری ۱۹ معلوم ہوا کہ جو سابق مین نسبت منشی
صاحب مہتمم اودہ اخبار کے آپ نے صحیفہ مظہر العجائب
مین ارقام فرمایا تہا کہ ایسے صاحب اودہ اخبار آپ تو بہت
اچہی ثقہ اخبار نویس ہین اپکو نسبت رئیسان والامکان
ہندوستانی کی ایسا مزاج نہ چاہئی اس تحریر کو صاحب
اودہ اخبار نے پسند فرماکر اسکی تردید مین طبع ازمائی
فرمائی اور ناظرین اخبار کو مقتضا طبیعت اور جودت طبع
اپنی دکہائی اور جواب الجواب آپنے واقعی بی جواب دشلہ
عین صواب لکہا الا معلوم کہ ارقام جواب مین کس حکمت سے
کوتہ قلمی ہوئی اس معاملہ مین زیادہ گفتگو کی مصلحت نہ سمجہی
راقم اثم بہی کہ جو توجہ احباب مطبع بمرمرا احباب
داخل ہی اور احباب مطبع اودہ اخبار سے حسب حاصل رہتا ہے
اسواسطی اپنا آرادہ تہا اس معاملہ مین پہر دوبارہ کچہہ گفتگو کرتا
اور ناظرین صحیفہ مظہر العجائب کو قید مکرر کا ذائقہ دیتا
اور صاحب اودہ اخبار کی جوہر خیر خواہی ناظرین اخبار پر بوجہ
احسن معلوم ہوجاتا لیکن زیادہ تہیر جہاز خلاف وضع ہے
اسواسطی سب باتون کو قلم انداز کرکی اصل مطلب
عرض کرتا ہون کہ زیب صحیفہ اخبار گہر بار اپنی فرماکر ممنون
فرمائی مکر اس بات مین مجکو شک ہی صاحب اودہ اخبار
پرچہ مطبوعہ ۹ اپریل مین بنظر خیر خواہی تحریر فرمائی ہین
اور اس تحریر نی نظیر اور تقریر دل پذیر سے بہبودی ہندوستان
خصوصًا طبقہ اعلی روشناس جاتی ہی کہ اوسکو خیمہ کہنا نہین جاہئے
ایک جدا رامپور اوسکی تلی آباد ہوگا اسی جہوار رامپور
کہنا چاہئی کیونکہ بقول عوام بعد حضرت خباب شاہ اودہ کے
نواب صاحب والی رام پور جہان پناہ خدیو کیہان عمن ملکہ
اب ہم دریافت کرتی ہین کہ ایسے صاحب اودہ اخبار اس جملہ
خیر خواہانہ اور فقرہ دوستانہ کی کیا معنی ہین اور ان دونون
فقرون سے کیا خیر خواہی اور فلاح جوئی مراد رکہی ہے
یا انکہ بمقتضای معنی الشعر فی البطن الشاعر اس کلام کے
معنی بجز متکلم کوی سامع نہ سمجہہ سکتا ہے فقط

راقم سایل طالب جواب

تائید حق

چونکہ گذارش حق مطبوع طبع ہر حق پسند ہی اور بیان راست
مقبول خاطر ہر خردمند بدین وجہہ حق گزین دانش آئین جامع
صلاح و سداد منظہر فلاح و رشاد صاحب مہتمم اخبار عالم جہان نما
گذارش خاکسار کو پسند فرماکر اپنی اخبار گہر بار مین درج فرمائی ہین فقط

در اواده اخبار مطبوعه غره ۹ اپریل ۶۲ عیسوی مرقوم
است که بندگان جناب معلی القاب نواب صاحب بهادر
والی رامپور دام اقباله و زید الله ملکه خیمه جنان بزرگ
عظیم الشان طیار کنانیده اند که در زمین چهارده بیگه گنجایش
می شود چنانچه برای دیدنش صاحبان یورپین مراد آباد و دیگر
مقامات رام پور تشریف برند صاحب مهتمم اوده اخبار
استعجاباً او را خواهی فرمایند که چنین خیمه را خیمه نباید گفت
رام پوری دیگر زیرش آباد خواهد شد و سارس رام پور
خود گفتن باید چرا که بقول عوام بعد حضرت جناب
شاه آوده نواب صاحب والی رام پور جهان پناه و خدیو
گیهان هستند ماشاء الله فقط درین گفتگو

مزاح قلم راقم جام جهان نما خواست که چیزی بر نویسد
همدرین فکر نظر بر صفحه اخبار مظهر العجائب افتاد دید که
مهتمم وقایع موصوف بر اعتراض حق آند لهذا از جودت
طبع خامه وقایعه نگاری را باز داشته اعتراض پسندیده
صاحب امتیاز مشار الیه را ملاحظه فرمودنی
است صاحب مظهر العجائب معترض آند که ای مهتمم صاحب
اوده اخبار حضور در جماعت وقایعه نگاران درین زمان
نیکو ترین و دقه اخبار نویس مشهور آند جناب الیشان را لسنت
رئیسان والامکان هندوستان مزاح در مزاج نباید اگر

در واقعی سرکار ابد پایدار نواب صاحب بهادر والی رامپور
خیمه چنین شان طیار شده است عجب و حیرت جیست در اکثر
سرکار هندوستان عمده ترین خیام می باشند چنانچه سرکار
دولت مدار جناب مهاراجه صاحب بهادر والی دهولپور خیمه چند
منزل موجود است و انهم گویا شهری است لیکن در سرکار جناب
مستطاب معلی القاب نواب صاحب بهادر سوای دیگر
اشیاء عجائبات روزگار را یک پیاله نقری تحفه و عجیب قابل دید
چنانست که شاید در دیگر کسی سرکار با وقار هندوستان چنین نباشد
ذکرش البته لایق درج اخبار است فقط

حالش باید شنید که جناب نواب صاحب ممدوح صاحبان بلند
مکان انگلستان گلستان نشان پیاله نقری ساخته ولایت
دوستانه داده اند دران صنعت و ندرت این است که هرگاه آب
در وی ریزند فوراً جانوری بر آب نمودار می شود و شنا می کند
هم چون جانور جاندار به چهچهه می گراید آواز می دهد و مانند
طایر الحان خوان گر بزمی کند اگر بعد ران حالت چهچهگی کسی
از انسان نزدیک پیاله مذکور می رود ان چهچهه سرای در آب
غوطه می زند چون آن آدمی ازان جا متفاوت می شود تا باز ان
طایر بالای آب بر می آید و بدستور یکه حرکات می کرد کردن میگیرد
و هر کسی که او را از دور با شارت انگشت دست خوف
می نماید تا چون جانوران شود و غوغا می کند و علاوه این صنعت

وندرت بچشم ظاہران پیالہ این قدر خوش قطع وخوبصورت
وصاف است کہ تعلق بدین دارد حال شفافی وصافی
آن اینست کہ درشب تاریک مثل ماہ درخشان می درخشد
زیادہ وصفش چہ برگوید فقط از اخبار جام جہان نما

چوتیا شہید

موضع بابری پرگنہ شاملی ضلع مظفر نگر مین ایک عجیب
وارد ات واقع ہوئی کہ منشی رحیم بخش گماشتہ نواب
احمد علی خان صاحب کی مکان کی قریب ایک شخص بابینا افغان
رہتا ہی اور ایک بیٹی خوبصورت نوجوان رکھتا ہی اور شوہر
اوسکی بیٹی کا گوالیار مین نوکر ہی چنانچہ اس عورت کے
رحیم بخش مذکور سی آشنای ہوگی اور بہت روز اسی حالت
پر گذرے جب سنو ہر عورت مذکور کا بھسول رخصت کو الیار سے
آیا اوسکو شک ہوا کہ رحیم بخش کو عورت میری سی آشنای ہے
اور چند روز در پے تحقیق اس امر کی رہا اور جب اوسکو
امتحان سی خوب دریافت ہوگیا اور شک مبدل بہ یقین
ہوا اوسوقت اگنہ غصہ وغیظ نی اوسکی دل مین جوش مارا
اور قوت غضبی نے اس امر پر آمادہ کیا کہ جسطرح ہوسکی
رحیم بخش کو قتل کرنا چاہئی چنانچہ ایکروز اوسنی لونڈے
کو رحیم بخش کے پاس بہیجا اور اوسکو سکہلا دیا کہ رحیم بخش
کو اس بہانہ سی کہ تجکو میری نی نی بلاتے ہین میری پاس
بلا لاوہ کم بخت اجل گرفتہ لونڈی کے فریب مین آکر
ہمراہ لونڈی کی ہولیا اور جسوقت اندر مکان کے
گیا تو خاوند عورت کا کہ درکمین قتل اوس شخص کے
بیٹھا تہا اوسکی آنی سی مطلع ہو حالت غیظ وغضب مین تلوار
لیکر اوس شخص پر حملہ اور ہوا اور سر اوسکا کاٹ
کر نعش اوسکی کو زیر درخت کہ اوسکی مکان مین تہا دبا
داب دیا اور آپ بعد قتل کرنی اوسکی گوالیار کو چلا گیا
جب واز ماندن رحیم بخش نے اوسکو ندیکہا دو تین روز تک
ہر جگہ تلاش کرتی رہی آخر کار جب کہین اوسکا پتا نملا
اوسوقت کوتوالی مین اس مقدمہ کی اطلاع کی اور اہلکار
پولیس در پے تفتیش اس مقدمہ کی ہوئی ایک چوکیدار
موضع کردودی کا کہ وہ آشنا بھی ان دونون کی سی واقف تہا
اوسنی اہلکاران کی پاس جاکر بیان کیا کہ تم مکان فلان پٹہان کا
جاکر دیکہو کہ شاید اوس جگہ اوسکا پتہ ملی چنانچہ اہلکاران پولیس
نے بہ نشاندہی چوکیدار اوسکی مکان مین جاکر تلاش کیا اور
نعش مدفونہ اوسکی کو زیر درخت سی برآمد کر مقدمہ کو
چالان عدالت کیا اور اب عدالت مین تحقیقات اس مقدمہ
کے ہورہے ہی اور حال آیندہ جیسا دریافت ہوگا درج اخبار کرینگے

ملکہ معظمہ

مدایح واوصاف خجاب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی نثر و
بیان سی افزون ہین اور حیطہ تحریر و تقریر سی بیرون قلم
کو کہان طاقت کہ اونکی رعایا پروری اور بندہ نوازی

کا ذکر لکھہ سکی اور زبان کو یہان قوت کہ اونکی رعایت
فرمائی اور غلو گستری کا بیان کر سکی اگر کوئی شخص تمام
عمر مدحت و ثنا خطاب ممدوحہ مین سخن آرای اور صدہا
دفتر تحریر توصیف مین سیاہ کری تو بھی اونی ہاتھ نا رسی
عہدہ برا نہین ہو سکتا ہی عنایت شاہانہ نسبت بہ کہ ہر
یکسان ہے اور مرحمت مرہمانہ نسبت ہر خویش و بیگانہ ان
و نقصان تمام رعایای ممنون احسان بندہ پروری
خطاب ممدوحہ بقول ماشکر ناک وجوہ شکرک
گویا ہی اور تمام ہر ایا مرہون احسانات خطاب موصوفہ للملام
ماوصفناک حق وصفک اعتراف نما اور مصداق
اوسکی یہ ہے کہ اور لانڈا اخبار سی معلوم ہوا کہ شہر آشوبون
مین ایک ہیبرزالہ بیمار ہوئی شاہزادی بذات خود باانیمہ
عظمت و شان واسطی حال پرسی اوس مریضہ کے گہر تشریف
لیگئین اور رونق افروز ہو کر حال مریضہ پوچھتی رہین اوسوقت
وہ مریضہ بہت مضطر تہی جسطرح کہ حالت نزع مین بیماروں کا
حال ہوتا ہے بسیطرح بیکرار و اضطراب تہا خطاب ملکہ
معظمہ نے اوسکو اوسوقت بکمال تسلی و تشفی دی اور بے
یعنی انجیل بیگانی اور ایک مقام اوس مین نکال کر اوس
عورت کو دیا کہ اسکو پڑہا جاہیئے اسکی پڑہنی سی بہت
تسلی و تشفی حاصل ہوگی خانچہ اوسی وقت ایک پادری
صاحب بہی ائی اونہون نی خطاب ملکہ معظمہ کو نہ پہچانا اور
آداب اونکا جیسا کہ چاہیئے ادا نکیا خطاب موصوفہ نی روبرو
پادری صاحب کی فرمایا کہ یہان ناتمام نی بل کا واسطی بہرنی
اس لیئے کو دیا گیا ہی اسکا پڑہنا چاہیئے اور یہ کہکر دولت سرای کو
تشریف فرما ہوئین اور بعد مین پادری صاحب کو دریافت ہوا
کہ خطاب ملکہ معظمہ واسطی حال پرسی اس بیمار کی تشریف لائین ہین
اور مجہسی آداب اور احترام شاہزادی ادا نہوا دیکہی میرا کیا حال
ہوگا بہت لرزان و ترسان رہا مگر خطاب ملکہ معظمہ راحم حال رعایا کو
کب نظر رہتا ہی کہ کسی پر تنبیہ اور توبیخ کرین فقط

حمراد آباد

ہماری ایک مغرر رسالہ نشت تحریر فرماتی ہین کہ در نیولا شہر مراد آباد
مین بیماری تپ لرزہ کی کثرت ہی اور بیشتر آدمی اس مرض سی علاک
ہوتے ہین اور یہ بہی لکہتی ہین کہ تبدیلی خطاب فیضمآب مولوی سید احمد علی
صاحب صدر اعلی کی مراد آباد سی غازی پور کو ہوگی خانچہ خطاب
موصوف یکم مئی کو تشریف فرما مقام مذکور ہوئی اور علحدگی مولوی صاحب
کیسی بکمال رنج و ملال عاید حال مردمان شہر مراد آباد ہوا الحق احسان
اور انسان خطاب موصوف ایسی نہین ہین کہ کوئی اونکا رہون منت ہو
کریم الخلق عمیم الوفا اور مستغنای اخلاق ہین ہر علوم مین تکمیلہ
حاصل کیا اور بہت کتاب ہر فن مین تصنیف کین کہ اونکا بیان

در مطبع احباب مقام روڑکی باہتمام حکیم سید امراد علی اخبار ندا طبع شد

روڑکی بندگے مین بہت ہی اعلی بنیادی ہموری ہی کہ جو کوئی خریدنا چاہیئے تو فرانسیسی کارخانہ کی فلوس ڈبل خوبصورت روپیہ ۳۱ مکی کی حساب سی بیچینگے اور پانچ روپیہ سی کم نہین بیچی جاوے

نمبر ۲۲ ۲۸ مئی سنہ ۶۲ء مطابق ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۷۸ھ ہجری روز چارشنبہ جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی موجہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینہ تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہواری کی حساب سی قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطلاع کسی مضمون کا ضرور ہو تو بذریعہ بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گے اور جو مضمون کے واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزے فارسی ناگری چھاپے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی وناگری یا دیگر کارمزوری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

۱۹ اپریل کو مزنک کے مقام پر خوانین کو بہتانے امیر صاحب

کے حضور مین حاضر ہوئی اور عرض کے جب سی یہ خبر مشہور
ہے کہ خوانین کوہستانی امیر صاحب کے ساتھہ قندہار
کو جاتی ہین کوہستانی قومین اور خاص کر بنجشیری
اور بنجرادی نی سرکشی کرنیکا آرادہ کیا ہی اور موقع تاک
رہی ہین لہذا اب ہمین ساتھہ لیجانی سی معذور رکھین
لیکن ہم چار ہزار تفنگچی آپکی خدمت مین قندہار جانے
واسطی بھیجینگی یہ سنکر محمد عثمان خان نے گذارش کی کہ
یقینًا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان احمد جان والی ہرات نی اپنی
کو تلہہ بجای کہ وہ کوہستان مین کچھہ فساد برپا کری اور اوسکے
کہنی سنی سی اقوام مذکورہ بالا جادہ اطاعت سی منحرف ہوئی
ہین بعد مشورہ کرنی کی امیر صاحب نی عرض اوسکی اس شرط پر قبول
کی کہ وہ چار ہزار تفنگچی معہ اپنی فرزندون کی روانہ کرین
۲۰ ربیع الثانی تاریخ کو قندہار سی خبر ائی کہ احمد خان حاکم شیخون اور
اور علی خان سردار سپینانی نے سردار سلطان احمد جان
کے لکہنی پڑہنی سی ہر دو مقام مذکورہ بالا سپرد سردار مذکور
کردی اور سردار محمد امین خان اپنی عرضی مین لکہتی ہین کہ بعد
فتح کرنی فرح کی سردار سلطان احمد جان نی شاہ ایران کو
لکہا تہا کہ مینی حضور کی اقبال سی فرح کو فتح کرلیا اور اب میرا ارادہ
قندہار پر حملہ کرنیکا ہے الا جو کہ امیر دوست محمد خان خود قندہار
کو تشریف لاتی ہین لہذا آمیدوار ہون کہ حضور سی بہکو کچھہ اور فوج
مرحمت ہو اسکی جواب مین شاہ ایران نی ایک فرمان مین

مضمون اوسکی نام پر صادر فرمایا کہ اتنی جلدی جو تمنی کے
مناسب نہ تہی کیونکہ تم سبت کم فوج ہرات مین چہوڑ فرح کو چلی
گئے اور اب جو آرادہ قندہار کی فتح کرنی کا رکہتی ہو صورت
اوسکی یہ ہی کہ ہماری پاس اتنی فوج طہران مین نہین ہی کہ ہم
اوسمین سی کچھہ فوج تمکو دی سکین ہان روجہہ کی طرف سی
البتہ مدد دی سکتی ہین لیکن تم ہرات کی طرف سی سبت ہوشیار
اور خبردار رہنا اور اچہی طرح حفاظت اوسکی کرنا اوسکی بعد
تمہین اختیار ہی جو جی مین ائی سو کرو کہتی ہین کہ سلطان احمد جان
نے یہ فرمان پڑہ کر بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور تاریخ کو سردار
محمد شریف خان کے عرضی ائی تو دریافت ہوا کہ سردار
جمعہ خان جو تمنی کی متصل ایک قلعہ کا حاکم تہا اوسنی بیس ہزار
روجہہ لیکر قلعہ کو خالی کردیا یہ بات سنکر امیر صاحب بہت
خفا ہوئی اور حکم دیا کہ اسیوقت ہمارا کمپو ترک سی قلعہ
قاضی کی سمت کوچ کری فقط ۲۲ ربیع الثانی تاریخ کو بارش
نسبت ہوئی اور اس سبب سی امیر صاحب وہین مقام کرنیکا
آرادہ کرتی تہی کہ اتنی مین ایک عرضی قندہار سی ائی اوسکو
دیکہکر امیر صاحب بہت گہبرائی اور سب خوانین اور
سردارون کو سوای مستوفی اور حافظ جی رحمت
کیا اور یہ حکم دیا کہ لشکر کا کوچ ارعندہ کو ہو اوس
کا مضمون کسی پر ظاہر نہین ہوا مگر قاصد کی زبانی معلوم ہوا
کہ ایک مقام پر جو درمیان کرشنگ اور صحرای بکوا کے

واقع ہی سلطان احمد جان اور محمد شریف خان کے فوج مین لڑائی
ہوئی اور طرفین کی بہت آدمی مجروح اور مقتول ہوئی اور
محمد شریف خان کو شکست ہوئی القصہ امیر صاحب قندہار پہونچی
کیواسطی حتی المقدور جلدی کر رہی ہین اور اسی مقام سی
امیر صاحب نی ایک فرمان بنام سردار محمد افضل خان بدین مضمون
ترکستان کو بھیجا ہے کہ ہم کابل سی جانب قندہار روانہ ہوئی
اور اب تم اپنی بھائی احمد خان کو جو ترکستان سی روانہ ہوا ہے
ممانا کا حاکم مقرر کرکی فوج اپنی براہ جمشیدی ہرات کو پہنچا
لیکن ہرات نوین ٹہہرنا نہین سیدہی ہرات خاص کو چلی جانا
انشاء اللہ تعالے ہم بھی جلد ہرات کی جانب کوچ کرینگی فقط
۲۳ تاریخکو حسب الحکم امیر صاحب کی سردار شیر علی خان اور
سردار محمد اعظم خان نے گولی بارود وغیرہ سامان مسکرین
کا بندوبست کرکی ٹین سو اونٹ لادی اور امیر صاحب کی لشکر کی
واسطی روانہ کی فقط
۲۵ تاریخ کو سردار محمد افضل خان کا ایک خط بنام سردار محمد اعظم خان
آیا اوسکا مضمون یہ ہی کہ سابق ازین مینی جو ایک مراسلہ بابت
وفات شاہ قوقان کی امیر صاحب کیخدمت مین ارسال کیا تہا اوسکا
جواب ابتک نہین آیا اور والی بدخشان نے مجھسی کچھہ فوج طلب کی
تہی تاکہ وہ اوسکی مدد سی چند مقامات متعلقہ ریاست قوقان
جو اوسکی علاقہ کی متصل واقع ہین اپنی تحت و تصرف مین لاوے
الا جو کہ اس مقدمہ مین کچھہ حکم امیر صاحب کا میری نام صادر
نہین ہوا لہذا مین نی اس سی کچھہ اقرار نہین کیا اور سستی
ہین کہ شاہ بخارا قوقان کی جانب کوچ کرنیکا ارادہ کرے
ہین اوسی مراسلہ مین بخارا کی سیہ خبرین لکہی تہین کہ وکیل
روس مقیم بخارا کی ایک چٹھی ملازمان شاہی نی پکڑ کر شاہ کے
حضور پیش کی اوسکا مضمون یہ تہا کہ والی قوقان نی اسین
دارنا پائدار سی کوچ کیا لازم ہی کہ جلدی کرکی بارکندہی
قوقان مین فوج بھیجی اور اوسطرف اپنا قبضہ کرلیجی شاہ بخارا
نے برطبق اوسکی وکیل کو طلب کیا اور پوچھا کہ یہ کیا
بات ہی کہ تم برخلاف عہدنامہ کی اس مضمون کی خطوط
کرتی ہو اوسکی جواب مین اوسنی عرض کیا کہ جب تک شاہ
قوقان زندہ رہا ہمکو کچھہ اوس ملک سی سروکار نہ تہا مگر جو کہ
اوسنی اب رحلت کی مجھکو ضرور تاً لازم ہوا کہ مین اطلاع دو
اپنی مالک کو کردون سینکر شاہ بہت غصہ ہوا اور اوس خط کو
سپہ سالار روس کی پاس بمقام اغاسیجد بہیجدیا فقط
سردار محمد افضل خان نی اپنی مراسلہ مین امیر صاحب کو
لکہا ہی کہ اب بتعجیل تمام قندہار مین داخل ہوجی کیونکہ غنیم کا
لشکر اس جانب کوچ کر رہا ہی ایرانیون کی فوج مشہد مین
مقیم ہی اور ممانا مین یہ افواہ ہو رہی ہی کہ ایرانیون کا لشکر
قندہار کیطرف کوچ کر رہا ہی اس مراسلہ کو پڑہکر سردار محمد اعظم خان
نے بجنسہ اوسکو امیر صاحب کیخدمت مین روانہ کیا —
۲۶ تاریخ کو مستوفی نے حسب الارشاد سردار

شیر علیخان کے نوہستانی سرداروں کو لکھا کہ
اپنی بیٹیوں کو معہ لشکر کی غرنی مین جلد بھیجو اور جسوقت
محمد اعظم خان زرمست کو روانہ ہونگی اوسوقت سردار
شیر علی خان کابل سے امیر صاحب کی کمبو کی جانب کوچ
کرینگی اور اوسکی جانیکی بعد فقط ایک پلٹن اور دو توپین کابل
مین رہ جائینگی فقط ——

قندھار

سندہ مین اخبار کی ایک کارسپانڈنٹ شکارپور سے
لکھتے ہین کہ چند قافلہ سوداگرون کی اور تجارون کے جو بارہ
دن کی عرصہ مین قندھار سے آتی ہین اونکا یہ بیان ہے کہ سردار
محمد امین خان اور سردار محمد شریف خان گرشک مین اپنی فوج کے
ساتھ مقیم ہین اور اونکا آرادہ بالفعل فرح پر یورش کرنیکا
نہین ہی کیونکہ امیر صاحب نے اونکو لکھ بھیجا ہی کہ تم ہرگز قندھار
کو چھوڑکر فرح پر مت جانا بلکہ جسطرح ممکن ہو قندھار اور گرشک
کے حفاظت میری پہونچنے تک رکھو اور امیر صاحب نے
سردار محمد افضل خان کو لکھ بھیجا ہی کہ اپنی علاقہ مین رعایا کی
سب طرح پر حفاظت اور دلجوئی کرکی تم معہ اپنی فوج کے
ہرات کو روانہ ہونا اور سنا جاتا ہی کہ سردار محمد علی خان اور
سردار شیر علی خان بھی ہرات کو روانہ ہونگی اور امیر صاحب
اپنی داخل ہوئی پر قندھار مین محمد امین خان اور محمد شریف خان
کو ایک لشکر جرار اور آزمودہ کار کا سپہ سالار مقرر کرکے
ہرات کو روانہ کرینگی اور سنا گیا کہ فرح کی فتح کرنی کی
وقت کچھہ لڑای نہین ہوئی جو قندھار کی سپاہی تھی اونکو سردار
سلطان احمد جان نے گھر جانی کی آجازت دی اور کابلی سپاہیون
کو بڑی عزت اور کمال تپاک گیا اور پھر اونکو قوم ترکمان اور
اوزبک کی ہاتھہ بیچ ڈالا سلطان احمد جان کی باعث بالفعل
دس ہزار سپاہ معہ بارہ ضرب توپ کی ہی کہ منجملہ اوسکی
سات ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ ہین اور سردار محمد افضل خان
اور سردار غلام محی الدین خان سبزواری سردار
سلطان احمد جان کے ہمراہ پڑی ہوئی ہین فقط از اخبار اردو کوہستان

مرض ہیضہ یا

صاحب اخبار عالم صحیفہ اخبار مطبوعہ یکم می ۱۸۷۹ء مین رقمطراز
صفحہ فرماتی ہین کہ درین ولا ایک طوائف صدر مازار مرٹھہ کو
ایک مرض جدید لاحق ہوا ہی کہ اجتک اس قسم کا مرض کہین
نہین سنا یعنی اسکی ناتھہ کی انکھوٹی مین سی علی الاتصال بخار
یعنی دھوان نکلتا ہی جسطرح سی کہ بھجرا گل ہوجانے شمع کے
دھوان نکلتا ہی زیادہ یہہ حیرت ہی کہ اوس عورت کو اس
حالت مین کچھہ تکلیف اور صعوبت نہین معلوم ہوتی اور
ظاہر اکوی دوسرا مرض ہی اوسکو نہین ہے فقط قہم مظہر العجائب
خدمت مین صاحب معظم اخبار عالم کی عرض کرتا ہے
اگر آپنی مریضہ کو براہ العین ملاحظہ فرمایا ہو تو شرح حال
اس مرض جدید کا بنظر فائدہ عام اقلام فرمائی اور یہہ بھی کہ جس علت

کچھہ صورت زخم یا ورم کے بھی ہے یا نہین فقط

علاج بچھو کا

چند روز گذری کہ حیدرآباد مین ایک بچھو نے بچھو نے جو عام قسم سے ہے ایک میم صاحبہ کی ڈنک مارا مگر اوسکی زہر نے اسقدر اثر کیا کہ تھوڑی دیر مین چہرہ متغیر ہوگیا اور تمام بدن سیاہ پڑگیا غش پر غش چلا آتا تہا اور سوزش کی ماری دوہری ہوی جاتی تہین غرضکہ اسقدر برا حال ہوا کہ اونکی زیست کی توقع جاتی رہے مگر زان بعد کچھہ کچھہ آرام ہوتا گیا اور اب بسیطح کا خطرہ نہین ہے صاحب خبر لکہتی ہین کہ ہمکو ایک سریع التاثیر دوا بچھو کی ڈنک مارنی کی معلوم ہے سو ہم واسطے اہل خاص و عام کی تحریر کرتی ہین جانا چاہئی کہ جسوقت کوئی بچھو کسی کی ڈنک ماری تو لازم ہے کہ دلتا کو یا چمٹی وغیرہ سی پکڑکر اوس جگہہ کے پاس جہانتک لگا ہو رکھے اوسوقت اوس اگ کی حدت سی وہ زہر باہر نکل اویگا پہر اوسکو کپڑی سی پونچھہ ڈالے پر گو اثر باقی نرہیگا فقط از اردو دہلی گزٹ

حکم محکم سرکار

بملاحظہ اخبار دہلی جسٹر اگرہ معلوم ہوا کہ گورنمنٹ سی یہہ حکم صادر ہوا ہی کہ جو کوئی شخص فعل قبیح مثل کثرت سی کانجہا اور جرس نبی اور افیون کہانی وغیرہ منشیات کے استعمال سی بیمار اور ناتوان ہوجاویگا یا فعل بد زناکاری کی سبب مرض آتشک و سوزاک وغیرہ سی ایسا مریض اور ناتوان ہوجاوے کہ قابل نوکری سرکار نرہی تو ایسی شخصون کو آیندہ پنشن سرکار سی عطا نہوا کریگی فقط

شاہجہانپور

صاحب اخبار اول الذکر تحریر فرماتے ہین کہ رسالہ ہندوستانی ہمرہ ستیاپور کو جاتا تہا اثنار راہ مین بمقام شاہجہان پور بکمنیون سی ایسا آدمیون کو کاٹا کہ کاٹہی سے دو لڑکی مرگئے فقط

بندوبست جدید فوج سرکار

اوسی اخبار سی معلوم ہوا کہ درینولا گورنمنٹ سی بابت بندوبست گورہ یہہ حکم محکم نافذ ہوا ہی کہ ۲۰ پلٹن ہندوستان مین رہین اور ۴۸ پلٹن دیگر چھاونیون مین اور ۴۰ پلٹن خاص ولایت مین مقیم رہینگی اور اس بندوبست جدید مین ایک نیا حکم یہہ بہی ہی کہ آدمی جو دس برس ولایت سی باہر رہنے ملک ہندوستان مین رہیگا وہ پانچ برس ولایت مین بہی رہیگا فقط

انتظام میونسپلیٹی

ناظرین اخبار کو معلوم ہی کہ سرکار کی ہر ایک صیغہ
یعنی فوجداری اور دیوانی وغیرہ کا بندوبست تو بخوبی
ہوگیا ہی لیکن بنسبت مذکمرسٹ کی ہنور والیان
ملک کی توجہہ کامل نہین ہوئی تہی اب اوسی اخبار
سی یہ بہی معلوم ہوا کہ واسطی انتظام کمرسٹ
کے صاحب کلاندر چیف نی صدر کو رپوٹ کی ہے
اب یقین ہی کہ بہت جلد انتظام اسکا بہی عمل مین آوے گا

علی نقی خان

صاحب اخبار محب رعایا انگلشیہ سی ناقل ہین کہ
نواب علی نقی خان وزیر شاہ اودہ کو حکم ہوگیا ہی کہ جہان
چاہین وہان رہین گا ہر سرکاری جو اوسپر مقرر تہا اوسکہہ
گیا فقط از اخبار انجمن ہند

بمبئی

صاحب دوربین اپنی پرچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ پہلی اپریل
کو شہر بمبئی مین ایک طوفان عظیم اوٹہا اولی بگہولی
اندہیون نے وہ ہوا باندہی کہ بڑی بڑی درخت جڑ سے
اوکہڑ گئی ہزارہا مخلوق کا نقصان ہوا سیکڑون اومیون کے
دم فنا ہوگئی لاکہون جانور نیست نابود ہوگئی کچہہ زنگ
بیدٹ ہے اکثر جگہہ یہہ آفتین سنتی ہین خدا خیر کری اور
دوسری اخبار سی معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص
شیخ احمد ابراہیم نی ایک سبی مسماۃ شریفا اور اوسکی ما
مسماۃ ممولا کو بضرب جاقو ہلاک کیا سبب اس کا یہہ
بیان کرتی ہین کہ شیخ مذکور مدت سی اسکی عشق مین مبتلا تہا
اور اوسنی بہت کچہہ روپیہ اپنا برباد کیا اب کچہہ دنون سے
اس عورت نی ایک صورت کج ادای اور بیوفائی کی
اختیار کرکی تہی چاہتین پیدا کی تہین اس پر اس جوان کو
کمال رشک آیا اور سوا اسکی قتل کرنی کی اوسکو اور کوئی
تدبیر نہ سوجہی وقت گرفتاری کی اس شخص نے سرگذشت
اپنی بیدہڑک روبروی حکام پولیس بیان کی عمر اوسکی
قریب چالیس برس کی ہوگی اور چہرہ پر بہولا پن برستا ہی
اور اون دونون کے قتل کرتی وقت موہن لعل اور
مسماۃ بنو طوالیف نی اوسی دیکہا تہا فقط

تھانیسر

ایک خط آمد تہا تہانیسر سی واضح ہوا کہ یکم مئی سنہ حال
سی ضلع تہانیسر علاقہ ملک پنجاب شکنت ہوکر ضلع
کرنال مین شامل ہوگیا صاحب ڈپٹی کمشنر یہان کی ضلع
رہتک کو روانہ ہوئی اور ۹ مئی سی کل عملہ برخاست
ہوگیا تحصیل پیہلی ماہ اسوج مین شاہ اباد کو جاویگی پندرہ
موضع تحصیل پیہلی کی تحصیل گویلہ مین شامل ہوئے
مگر یہ نہی خبر ہے کہ شاید تحصیل گویلہ بہی شکنت

ہو جاوی دیہات سدہوال وغیرہ ضلع انبالہ مین شامل
ہو جاوین اور پرگنہ چبکہ کا تبادلہ راجہ پٹیالہ سی ہو جاوے
فقط از اخبار عالم مطبوعہ ۲۲ مئی سنہ ۶۲ عیسوی

انڈوی

گرانی غلہ کا وہی حال ہی نرخ مین کچھہ بہی تنزل نہین ہین
خوف ہی کہ شاید چند روز مین عشق اللہ بہی موقوف
ہو جاوی حکام انگریزی بہت متردد ہین اور خارجا ایسا
سنا گیا کہ تعالان جہاونی اندور پر تاکید سخت ہے
کہ وہ جیہہ مہینی کا غلہ بہر لین ورنہ بہر سرکار اپنا انتظام
کری گی اور اوسوقت کوئی عذر مسموع نہ ہوگا جہاونے
مین تو بالفعل غلہ اگیا اور وہان فی الجملہ شکایت
کم ہوئی ہم سنتی ہین کہ علاقہ بہوپال مین مالک ریاست
نے حکم سخت دیا ہی کہ غلہ سرحد بہوپال کی باہر نہ جاے
اگر یہ فی الواقع درست ہی تو اچہا نہین اسمین بجای فائدہ
کے رعایا بہوپال کا نقصان سراسر ہوگا اگر ناظرین
اخبار ذرہ بہی توجہہ کرین کی تو اس تحریر کی حقیقت
اونکی ذہن نشین ہو جاویگی ہماری دوستون مین سے
چند کی راے یہ ہی کہ ریاست بہوپال سی حکم مناسب
جاری ہوے اور اس مین اوس ملک کا فایدہ ہوگا مگر ہم
کہتی ہین کہ اس مین ہرگز ملک کا فائدہ نہین بلکہ بالعکس
نقصان ہی قواعد ملکی سی بالہوا جسن و قبح معلوم
ہو جاویگا فقط از مالوہ اخبار

کالکا

کوہ شملہ مین انار ایک بہت بڑی کان کویلہ کا نمودار
ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین سی بہت اچہا کویلہ
قابل کار نکلیگا اور خلقت کو جو لکڑی کے گرنے
کا خیال ہے جاتا رہیگا فقط از مفید خلایق

جیشیا و کوسیا

انگلشیمین اخبار سی دریافت ہوا کہ جیشیا و کوسیا
کے مفسدون کو افواج سرکاری نی زیر کری بہت
سی مضبوط مقام اونکی مسمار اور ویران کر ڈالے
اور نفس مواضعات کی باشندون نی اطاعت سرکار کی
قبول کی مگر جب تک اچہی طرح سرکوبی اونکی عمل مین
نہ اویگی وہ ہرگز باز نہ اوینگی اور عجب نہین ہے کہ پہر
جمع ہو کر سر بسورش اوٹہاوین اور اسی سبب سی یہ صلاح
ٹہری ہی کہ کسیقدر فوج واسطی تنبیہ و تادیب اون
سرکشان ناعاقبت اندیش کی پہاڑون پر مقرر اور متعین
کری جاوی اوسکی بعد ایلیٹ اور چٹی مورخہ ۱۲ اپریل
جنرل سوزر صاحب بہادر کی کمپوسی جو مقام منٹیگ
مین مقیم ہی اوسمین لکہا تہا کہ فوج سرکاری

باغیون کے تعاقب مین سرگرم ہی لیکن وہ پہاڑون پر جمع ہوجاتے ہین مگر جب فوج سرکاری اونکا پیچھا کرتی ہے تب وہ بھاگ جاتی ہین اور افسر اور سپاہی لوگون کو اس خراب ملک مین ضروری اجناس خوراک بہم نہین پہونچتی بارش شروع ہوگئی ہے اب موسم دن بدن بگڑتا جاتا ہی صاحب مکاتبہ لکھتے ہین کہ اگر ان پہاڑی لوگون مین سے کسی قدر پر حکام نظر لطف اور مہربانی فرماکر اپنا دوست بنا دین تو بہت مناسب ہے تاکہ اونکی کوشش اور سعی سے سب مفسد ٹھکانے بیٹھین اور صورت امن وامان کی ہوجاوے فقط

پیشاور

ناظرین کو یاد ہوگا کہ سابق اسمین کسی پرچہ مین حال آئی زلزلہ کا بمقام پیشاور تحریر ہوچکا ہی اب ایک اور چٹھی آمد اوسمجلہ سے مفہوم ہوا کہ وہان ایک روز زلزلہ آیا اور یہ زلزلہ بہ نسبت پہلی کی کسیقدر زیادہ سخت تہا اور دیوار ہا جہاونی مین اور بنگلونکی دیوارین شق ہوگئین اور ایک مکان کو شہر مین اوسی سے عیب پہونچا اور خبر ہی کہ جناب سلونی کوٹین صاحب بہادر عنقریب وہان تشریف لاوینگی موسم کی ابھی ہونی سی بیماری کی کچھ شکایت نہین ہے فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

کرانجی

ایک کرانجی کی چٹھی مین مرقوم ہے کہ یہ شہر گویا دروازہ فارس ہے اور وہان کی خبرین جو براہ شکارپور آتی ہین وہ معتبر ہین منجملہ اونکی ایک خبر یہ سنی گئی کہ سلطان احمد خان والے ہرات معہ ایک لشکر جرار واز ہودہ کا رقندہار پر یورش کرنیکا ارادہ مصمم بتہیں نہاد خاطر رکہتا ہی اور اگرچہ امیر دوست محمد خان والے کابل نے بہی ایک جماعت کثیر فوج کی اوس جانب روانہ کی ہی اور خود بہی تشریف لیجاتے ہین لیکن ظاہرا یہ توقع نہین پڑتے ہی کہ غنیم کی ہاتہہ سے بچ جاوے اور اگر قندہار غنیم کی قبضہ مین اگیا تو لیا عجب ہے کہ وہ کابل کے جانب سے بہی زخم لین ایک گروہ نو اسی آدمیون کا کہ جنکی سکونت کا زمانہ منقضی ہوگیا ۹ ر تاریخ کو ملتان سے یہان داخل ہوا اور یہان گورہ جو ولایت کو جانیوالی ہین وہ ۹ ر تاریخ کو بمبی کے طرف روانہ ہونگی فقط ایضاً

جیپور

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کی ایک رسید مندرجہ جیپور سے تحریر کرتی ہین کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر نے وہان بریلی کو گرفتار کیا ہی وی قوم کی سید ہین اور مفسدہ گذشتہ مین انگریزون کے قتل مین شریک تہے تہا کہ جہین سنگہ جو

اور دیوان اس ریاست کی تھی اونہون نے اندنون
اس دار فنا پاید ارسی رحلت کی ہزارون آدمی اونکا
افسوس کرتی ہین کیونکہ بہت نیک اور فیاض آدمی
تھی اب ہنڈٹ شودین بجای اونکی مقرر ہوئی ہین
یہان کی عدالت ہای فوجداری کا کچھہ حال لکھنی ہی حال
ہین دیوان صاحب یہان کی حکامان فوجداری مجسٹریٹ
وڈپٹی وغیرہ سبھی بہت ناراض ہین اوسکا سبب یہہ ہے
کہ اونہون نے اہلکار سرکاری کو جو نصیر آباد سی جیپور کو کسی
سرکاری کام کو جاتا تھا پکڑکی خوب مارا اور قید کر لیا
بلکہ یہ بیچارہ تمام عمر اسی قید کی حالت مین رہتا لیکن صاحب
انسپکٹر بہادر نے اوس مقدمہ مین تمام واقعال مطلع ہوکر اوس
نادہندہ گناہ کو رہا کیا الا اب یقین ہے کہ نئی دیوان صاحب
تمام عہدہ داران فوجداری کو موقوف کرکی بجای اونکی
اون اشخاص کو جو البسی کا منوکی لایق ہونگی مقرر کرینگی کیونکہ
انکا آرادہ اول سی اسکی انتظام کی واسطی ہی سنا گیا
کہ ڈوڈہ کی ٹہاکر یہان کے ذی اختیار مجسٹریٹ ہوئی اور
اب بسبب محنت اور جانفشانی نئی ڈاکٹر صاحب کے
بہ نسبت سالگذشتہ کی یہان آدمی ہماری مین ضایع نہین
ہوتے حقیقت مین ان ڈاکٹر صاحب کی تشریف لانی سی یہان
کے باشندون کو بہت آسایش اور آرام ہوگیا فقط

از اقبال نامہ مطبوعہ ۱۸۶۲ء

امریکا

درینولا امریکا سی جو بذریعہ تار برقی خبرای اور مطالعہ
اخبارات انگریزی اور فارسی سی ہمکو معلوم ہوا واسطہ
ملاحظہ ناظرین کے درج اخبار کرتی ہین واضح ہو کہ تھی مورخہ
۱۲ اپریل آمد امریکا سی یہ خبر تازہ معلوم ہوئی کہ مقام
گورنتہہ مین نہایت سخت معرکہ خونریز جدل کا فیما بین افواج
شمالی اور جنوبی واقع ہوا کہتی ہین کہ فوج شمالی مین سی
تخمیناً ۱۵ ہزار سپاہی کام ای اور افواج جنوبی
مین سی بیس ہزار میدان جنگ مین ماری گئی ایکدفعہ
شمالی والے فوج مخالف پر غالب ہوگئی تھی مگر پھر
افواج جنوبی کی پاس قرار واقعی کمک آگئی تو اونہون نے
مخالف کو شکست فاحش دیکر پس پا کر دیا یہ
معلوم ہوا کہ درینولا شمالی افواج کی تعداد قریب ایک
لاکھہ کے ہے اور پانسو ضرب توپ ہر وقت موجود رکھتی ہین
آیندہ جو کچھہ حال مفصل اخبارات سی معلوم ہوگا واسطہ
سیر ناظرین کی درج اخبار کرینگے فقط

آگرہ

۵ اریخ روز پنجشنبہ کو مہاراجہ عالیجاہ سیندیہ بہادر والی
گوالیار نے بمقام تاجگنج ایک جلسہ رقص و سرود و نوش
حکامان درجہ اعلی قرار دیا اور کچھہ روشنی بھی ہوئی لیکن وہ
جلسہ خاص تھا ہندوستانی لوگ اوسمین جا نہ پاتے بلکہ جو شہر کی باشندے

سے اکثر تماشا دیکھنی گی بعدہ بجی دن کی بدرشنام دے
اما لیان لوبلیس نے رخصہ سی نکالدیا کہتی ہین مہاراجہ صاحب ممدوح
جسمین میم صاحبہ کو جان سی عزیز جانتی ہین اور بطریق اہل
انگلستان اپنی باس رکھتی ہین بموجب خواہش اونکی یہ جلسہ
مقرر ہوا تہا ۸ بجی سی رقص فرنگیون کا شروع ہوا اور باجا
بہی انگریزی بجتا تہا انگریزین ہاتہہ ملا ملا ایسی ناچتی تہین
کہ ہر ایک واہ واکرتی تہی مہاراجہ صاحب والی بہرت پور
کو کہ وہ بہی اسجلسہ تشریف رکہتی تہی طلب فرمایا تہا الا
وی اس جلسہ مین تشریف نہ لیگئی شاید اونہون نے یہ جلسہ
فضول سمجہا یا تصور کیا کہ میم صاحبہ محبوبہ مہاراجہ صاحب
بہی رقص کرینگی ہم اپنی ہمعصر ونکی ہمخواب کا رقص کیا دیکہین
کہ یہ بات بہت معیوب ہے یا کچہہ اور سبب ہوا ہوگا بجہی سے
جو سنینگے درج پرچہ کرینگی الاشہر مین مشہور ہے
کہ جیسی روشنی مہاراجہ صاحب والی بہرت پور نے
سابق مین کی تہی اوسکا چہارم حصہ بہی چراغ روشن نہ تہی
اسلئی راجہ صاحب بہرت پور تماشا دیکہنی نہ گئے
جمعہ کو ہر دو مہاراجہ صاحبان اپنی اپنی ملک کو تشریف لیگئے

لفظ از اخبار آفتاب عالمتاب

سونیکی کہان

واضح رای منیر ضیائی ناظرین اخبار ہو کہ ایک زرریز
اشکار ہو صاحب تامس اف انڈیا کو خبر تحقیق ملی ہے
کہ سرحد بلیگام کی طرف سونیکی کان نکلی ہے اسکی کہودنے
کیواسطی سترلیف جوگیا تہا اوسنی پتہر کا کچہہ جورا
زر برآمدہ سی بہرا ہوا ملاحظہ سرکار کی واسطی ڈاکٹر ہینس کے
پاس ڈاک پر بہیجا تہا ڈاکٹر مذکور نی جو اس کام مین بڑا واقف
کار ہی اس مین سی سونا نکال کر ظاہر کیا کہ ایک تن چور مین
دو اونس سونا نکلیگا اس حساب سی ایک تن پتہر کے ساتہ
سخت کرنی مین اتنی رو بہ ہاتہہ ائیگا محنت بہی معقت
جائیگی البتہ زیادہ تحقیقات کرنی سی یہ کان قابل فائدہ حاصل
ہونیکی نکلی گی یا نہین اسکا حال دریافت ہو جائیگا فقط از
کشف الاخبار مطبوعہ ۵ امی ۱۸۶۲ عیسوی

مضمون مفید عام

صاحب اخبار فیض عام اس مضمون مفید انام کو بحوالہ
اخبار مجب رعایا اسطرح سرریز فرماتی ہین کہ ہندوستان
مین بہت سی رواج مروج ہین کہ جو اکثر صاحبان انگریز کو واہیات
یعنی نہایت عقل کی برخلاف معلوم ہوتی ہین اور ہم کہتی ہین
کہ ہان فی الحقیقت یہان بہت رواج ہین کہ جو عقل کی برخلاف
ہین یعنی ایک کونسا ملک ہی کہ جسکی سب رواج عقل کی قاعدون
سی عین مطابق ہون بلکہ اصل یہ ہے کہ اکثر ملکون مین عقل کو رواج
مین دخل ہی نہین ہوتا بعض انگریز یہ جانتی ہین کہ یہ رواج
ہندوستان سی اگر یکقلم اوٹہہ جاوین تو اچہا ہے اور اسے

سبب سی بعض اوقات نہایت پاک نیت اور پاک دل
انگریز ہندوستانیون پر ظلم کردیتی ہین مگر حقیقت یہ ہے کہ جب
علم وعقل کا نور پھیلتا ہے تو بری رواج خود بخود غائب ہوجاتے ہین

ہندوستانی عورتون کا پردہ

یہان ہم کچھ تنقیح اسبات کی نہین کرتی ہین کہ عورتون کو
پردہ مین رکھنا اچھا ہی یا بُرا اور نہ ہمارا مقصد پردہ دار کے
تعریف اور نے پردگی کے مذمت سی اس مقام پر ہے
لیکن ماہ گذشتہ کی ۱۴ تاریخ کو اس شہر الٰہ آباد کی ہندوستانی
رئیسون اور شرافون نی ایک جلسہ کرکی یہ تجویز کی تھی
کہ جو فائدہ ریلوی سی اس ملک کی رعایا کو ہوا ہے اوس سے
یہان کے عورتین محروم رہے جاتی ہین کیونکہ ملک کی طریقہ قدیم
کے مطابق ذی عزت اور معزز خاندان کے عورتین بغیر پردہ
کے گاڈیون پر سوار نہین ہوسکتین اسواسطی ریلوی
کے حاکمون سی درخواست کیجاوی کہ اگر مناسب سمجھین
تو کچھ بندوبست ایسا کردین جس سی ریلوی کمپنی کا کچھ
نقصان نہو اور اس ملک کی عورتین پردہ سے ریل گاڈی پر سوار
ہوسکین — اس تجویز مین ظاہرا کوی نقص نہ تھا اور یقین ہے
کہ اگر اسکو ریلوی کی حاکمون نے منظور کرلیا تو صدہا عورتین ریل
پر سوار ہوا کرینگی اس سی رعایا کو آرام اور ریلوی کی مالکو
فائدہ ہوگا لیکن جب انسان کی عقل پر پردہ ڈالدیتا ہی اسواسطی
ایک بڑی نامی مہتمم انگریزی اخبار نے اس درخواست کو وہیات قرار دیا اور یہ
کی کہ جس سیکو پردہ رکھنا منظور ہو وہ یا تو ریل کے ایک پورے
گاڈی کا کرایہ دیدی یا ریل کے ٹرین خاص اپنی واسطی کرلے
مہتمم موصوف نی کچھ خیال اسبات کا نہ کیا کہ کیا برائی
اس درخواست مین ہی جسکی واسطی مین ایسی نادانی کی بات
لکھتا ہون سوای اسکی ہم دیکھتی ہین کہ وہ مہتمم موصوف
بڑی کوشش اسبات کی کررہی کہ الہ آباد اور آگرہ کی درمیان مین
مسافرون کی ریل رات کیوقت چلا کری جس سی انگریز
لوگونکو تکلیف دہوپ عاید نہو اور ریل والون نے ہنوز
اسبات کو اسواسطی قبول نہین کیا ہی کہ وقت شب کے
ریل چلانی ہی بہتیری ہندوستانی مسافر تکلیف پاکر
ریل کا بیٹھنا چھوڑ دینگی — آفرین اوس مہتمم اخبار کے
فہم اور فراست پر ہی کہ دس پانچ انگریزون کی آرام کیواسطے
سیکڑون ہزارون ہندوستانیون کو تکلیف دینا اور ریلو
کے مالکون کا نقصان کرانا گوارا کرتا ہے اگر ایسا ہی حوصلے
تو انگریزون کے واسطی دوسری ریل کیون نہین جاری کرلیے
جسمین کوئی ہندوستانی نہ بیٹھنے پاوے اور کیا اوسکو یہ بات
معلوم نہین ہے کہ جیسی پردہ والے عورتون کو مل سکتی ہی ویسے
انگریزون کو بھی خاص ٹرین مل سکتی ہی چاہے ہر روز دلین جاہے
جب کبھی اور چاہے دن مین لین
چاہی رات مین ہماری اس تقریر سی کوئی ایسا خیال نکری
کہ رات کیوقت ریل کا چلنا ہماری نزدیک ناقص ہے

یا یہ کہ وقت شب ریل چلنے کے واسطے مہتمم موصوف
کیطرف سے تحریک ہونا بیجا ہے بلکہ ہم جانتی ہین کہ ایسی
کارمفید عام ہین کوشش کرنا مہتمم موصوف کی تعریف ہے
مگر ہم مدت اسباب کی کرتی ہین کہ اوسکو اس ملک کے
عورتون پر کیون رحم نہین آیا اور اوسنے کیون ایسی درخواست
کو جسمین صدہا عورتون کا فائدہ تہا واہیات کہا۔ بہرکیف
مہتمم موصوف کیطرف سے ایسی کاہلی جانا اس معروف
مقولہ کو ثابت کرتا ہی کہ اگرچہ اپنی ملک کی راہ و رسم سب
کو اچہی معلوم ہوتی ہی لیکن انگریزون مین یہ زیادہ ہے کہ دوسرون
کے راہ و رسم کی ہجو کرنی مین کچہہ تامل خواہ لحاظ نہین
کرتی ہین چنانچہ یقین ہے اگر اونکی ملک مین عورتون کا پردہ ہوتا
اور ہندوستان مین نہوتا تو ضرور وہ ہندوستانیون کو حیوان
بتلاتی ۔۔۔ قصہ کوتاہ اگر یہ بات بہی قبول کرلی جائے کہ رسم
پردہ ناقص ہے تو بہی یہ طریق اس ملک مین ایسا ہی کہ
اسکی رفع کرنی کی واسطے ریلوی کافی نہین ہے اور نہ سو
پچاس برس تک کوئی دوسری طمع کافی ہی ہان جب انگریزون
کے صحبت کا اثر ہوگا اور اوس طریقہ مین کوئی برائی
بہی نہ دکہلائی دیگی تب رفتہ رفتہ از خود یہ رسم اپنی راہ لیگی

بعد تحریر مضمون بالا کی ہمنے ۹ اپریل کا
دہلی گزٹ دیکہا اوسمین مہتمم صاحب نے تحریر کیا ہے کہ اگر ریلوے
کے حاکم شب کو ریل چلانے مین راضی نہین ہوتے ہین
تو انگریزی مسافرون کے حفاظت کے واسطے سرکار کو چاہیے
کہ زبردستی شب کو ریل چلوائے ہم امید رکہتی ہین کہ اگر سرکار
گورنمنٹ اوس انگریز لوگون کے آسایش کے
واسطے شب کو زبردستی ریل چلوا سکتی ہی تو ضرور
سرکار صدہا عورتون کی آسایش کے واسطے بہی دہ تین
گاڑیان علحدہ رکہوا سکیگی اور جو لوگ ہندوستانی
راہ و رسم سے اچہی طرح واقف ہین اونکو معلوم ہوگا کہ
جیسی سرد ملک کے لوگ یہان ہوب اور لو سی سکتی
ہین ویسی ہے یہان کے عزت دار و خاندانی عورتین ہے
بے پردہ ہونے سے جان دیسکتی ہین فقط از اخبار فیض عام

الحق یدل قومہ الی الحق ویہدی علی اللسان

المخالف والموافق

صحیفہ اودہ اخبار نمبری ۲۰ مورخہ ۱۴ ماری ۶۲ ع مین یہہ
عبارت رنجہ کلک ہمصفیر اودہ اخبار نظرای و قایعہ نگار کو
مطالعہ اوسکی سی کمال بشاشت خاطر حاصل ہوئی فی الواقع
تبادیل مالا کلام حال راستی اشکار کیا و بکلف تمام مضمون
صداقت کو اظہار فرمایا اور چونکہ تحریر ہوا تہا کہ سرکار
ذوی الاقتدار مین ایسی خیمون کا ہونا موجب استعجاب نہین
بلکہ بیان شی عجیب بمقام ذکر عجیب مثل چیرا کر حال اوسکا
تحریر ہوا خیلی بجا ہی سو صاحب خط موصوف اپنی بچہ خیالی
اعتبار عجائب کو نظر انداز فرماکر فرماتی ہین کہ ذکر چیرا کا اس

محل پر محض بالا بغی ہے چڑیا مین استقدر عظمت کہان کہ ذکر اوسکا بازار
خیمہ موزون ہو مگر ہم اس اعتراض سی اعتراض کرکی مضمون صداقت
مشحون خط کو درج اخبار کرتی ہین تاکہ ناظرین مشاہدہ اس
شاہد رعنا بجلل راستی آراستہ سی محظوظ اور خورسند ہون

خط

مکرم خاکسار صاحب اودہ اخبار سلامت

آپ کے اخبار پر بہار مین بندی نے خبر طیاری ایک خیمہ
عالی کے جو نواب صاحب رامپور نی طیار کیا ہی آور یہ کہ
بعد شاہ اودہ کے نواب صاحب کا دم غنیمت ہی دیلی
اور دوسری اخبار مین تردید تحریر صاحب اخبار مظہر العجائب
کے جو آپکی تحریر اول کو محمول بہ مزاح اپنی نجنہ حیا
سی سمجھی میری نظر سی گذری اس مین تین بات کے
بحث ہے ایک طیاری خیمہ عالی مرتبہ نواب صاحب والے
رامپور بعد شاہ اودہ مغتنم ہونا وجود مسعود نواب صاحب
بہادر کا استعجاب نسبت چڑیا کے جو دلالت سی اونکو
تحفہ ائی ہے اس مین نسبت ان ہر سہ شق کی حق بجانب
لیکن غرض طلبیت ناظرین کی عارض حال ہون فقط
شق اول۔ طیاری خیمہ کیا مال ہے نواب صاحب ۱۲ لاکھ کے
ملک کے مالک ہین آج چاہین تو سونی کی لنکا بنا کر کہڑی کیا

کرین خیمہ و خرگاہ تو اونکی چاکران چاکر ہی جیسا چاہین
بنا سکتی ہین ہمکو عجب یہ ہے کہ اونہون نے خیمہ بنوایا
کیون چشم بد دور خیر سے اونکی سرکاری توشہ خانہ
و بیت المال مین خیمہ و خرگاہ کیا وہ وہ نایاب مال
اس افراط و کثرت سی ہے کہ شمار سی باہر کیا حضرات نے
یہ سنا نہ ہوگا کہ نواب احمد علی خان صاحب مرحوم
نواب رامپور نے شیرون کے چرم سی جو اونہون نے
مدت العمر مین اپنی شکار سی شکار کیے اسقدر خیمہ و خرگاہ
عمدہ سی عمدہ بنائی تہی کہ اگر دو منزل تک نصب کیجاین
تو ختم نہون یہ کیا اور وہ وہ سامان ہے کہ میسر کس کو ہوتا ہے
اور کیون نہو سو برس سی یہ ریاست مستقل ہے اور کبھی
انقلاب آیا نہین علے الخصوص نواب یوسف علی خان صاحب
بہادر تو ایسی جہاندیدہ گرم سرد چشیدہ ہین کہ صل علی
دہلی رہی لکھنو دیکھا طبیعت مین ماشاء اللہ جو جلا علم
فضل صحبت قابلیت سب ایسی اونکی ذات پر صفات
مین جمع ہین کہ اور امرا ہمعصر مین کم ہونگی اور کہین
دولت خداداد میسر اور پھر سرکار انگریزی کی حمایت
اور وفاداری کے سبب عنایت سرکار سے وہ ایسی فارغ البال
ہین کہ دن عید رات شب برات بس ایسی وقت مین ہر ایک
توجہ طبیعت مائل بہ تکلف و خوش سامانی نہو تو اور کب کے

کیا بعید ہے اگر ایک خیمہ عالی طیار کرا لیا ہو اسپر
کیا حرج ہے وہ وہ تکلفات نواب صاحب نے ایجاد
اور جمع کی ہین کہ لکھنو بھی گرد یا ہر ملک و دیار سے
تحفہ اور اشیاء عمدہ عمدہ منگای ہین کہ قابل دید ہین
بنارس مین اونکی فرمایش کے وہ وہ تہان کلبدن و
کمخواب وغیرہ نئی طرز اور تکلف کی رنگہی کہ بیان سی
باہر جو واسطی بیگمات مصاحبہ وغیرہ آمد لکھنو کے یا اپنی
ذات کی طیار کرای ہین اور سامان بھی علی ہذا فقط
مغتنم ہونا نواب صاحب بہادر کا بعد شاہ اودہ
اگر بقول انصاحب فی الواقع ہی ایسا ہے تو حق بجانب ہے
اسواسطی کہ اول تو وہ بادشاہ ہین تو آپ نواب صاحب
ملک و دولت ہین دوسری یہ ریاست زمیندار ہی تو
شعبہ اسی ملک آودہ کا ہی چنانچہ نواب وزیر کے
تسلط مین ابتدا سی وہ ملک رہا بلکہ نواب اصف الدولہ
نے نواب احمد علی خان کو مسند نشین کیا آخر اثر
تکلف لکھنو اس ریاست مین ہونا بجا ہے بجا نہین بھی وجہ ہے
کہ بگڑی اور آفت زدہ بیگمات اور ارباب نشاط و
بعض باکمال اہل لکھنو کو بعد خرابی بصرہ یعنی چلی جانے شاہ اودہ کے
نواب صاحب نے کس عزت اور خاطر داری سی اکثرون کو بلایا
اور سوا گذارہ معقول سب کا مقرر کر کر کامیاب مدعا فرمایا ہے اگر نواب صاحب کا

دم ایسا فیاض اور جوہر پسند نہوتا تو وہ بھی مثل دیگر خانہ خراب
کے خانہ نجانہ بہرتے اگر ایسی دو چار آمیر ہوتے تو لکھنو
بگڑا ہوا بھی بنا رہتا مگر قسمت ہان یہ جو بعض عوام نے مشہور
کر رکھا ہی کہ مثل شاہ اودہ قیصر باغ اور بریان اور رہس بنایا
ہماری نزدیک غلط معلوم ہوتا ہے کیون کہ یہ بخش سامان سلطنت
از بام نخوست ہین بدنام ہے جسی لکھنو کی خاک اوڑای ہے
اگر ہوبھی تب بھی اوس سی احتراز بہتر ہے اور نواب صاحب کا
سن شریف خیر سی اب پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہے
ہماری نزدیک اونکو کسی ایسی عیش و تکلف سی بقول
غلط العام شوق نہوگا آگی خدا کی خدا جانے والغیب عند اللہ
بعد شاہ اودہ کے نواب صاحب کا دم فیاضی مین
البتہ غنیمت سہی مگر خدا نخواستہ اور عادت شاہی ہین
جو زبان زد خاص و عام ہین نواب صاحب ہرگز خبر بھی نہوگی
اونکی اوقات عزیز بہت معقول ہین نہ فضول اور حسیب بہت
سنجیدہ ہے یون آمیرون کی یہان سب قسم کی سامان
اور لوگ ہوتی ہین اس کا کچھ عیب اور مضایقہ نہین ہے فقط
ذکر عجیب چڑیا آمد ولایت کا واقعی وہ چڑیا تو ایسی ہوگی
صناع ولایت بڑی صانع ہین اور عنایت ملکہ معظمہ بھی نسبت
نواب صاحب بسبب اونکی خیر اندیشی کے از بس مگر نان صاحب
مظہر العجائب نی بمقابلہ خیمہ کے جو بات کہ ایک رفعت اور ذکر امارت نواب صاحب

ہر محمول ہی ذکر ایک چڑیا کا کیا یہ عجیب ہے کسی بڑی خبر کا
ذکر کرتی جس سی نواب صاحب کی شان و شوکت پای جاتے
کلکتہ مین بقول صاحب اودہ اخبار کے عجائب خانہ سرکار
کے سوا ایک ایک سوداگر کے یہان دہ دہ بتلہ اور
چڑیا اور چڑیا مع باجہ و چڑیا مع گہڑی اور گہڑیان باجہ
اور چڑیا اور تماشا وغیرہ ایسی ایسی عجیب دیکہین کہ عقل
حیران ہے صاحب اودہ اخبار صاحب مظہر العجائب پر
معترض ہون ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
صاحب مظہر العجائب نی اگر کلکتہ یا شملہ بہی دیکہا ہوتا تو چڑیا
ذکر نکرتی صاحب اودہ اخبار اس نجیب سی بار بار ہین لفظ

راقم مصنفہ اودہ اخبار

تہنیت از طرف احباب مطبع

مطالعہ اخبار فرحت آثار سی حال طلوع ہا نجم دولت
و اقبال ہر سپہر مدعا و ظہور ہر سعادت و اجلال نفلک
تمنا یعنی تولد فرزند سعادت پیوند مبنکوئی و الا سرمایہ
محبت و ولا سرچشمہ صدق و صفا جمیل الشیم کریم النشان
مظہر الطاف و احسان خلوصیت شعار خصوصیت دثار
عنبابے منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار دریافت
و دستان صمیمی ہو کر موجب سرور موفور و مسرت نامحصور ہوا حقا کہ
اس فرزند جان فزا اور نبارت روان اساسی اتقدر مایہ شادی
و دنیا دمانے حاصل اور ہر کامیابی و کامرانی متوا صل ہو آمین

اوسکا تکلف اور تصنع ہی احباب کے یہ دعاے ہے کہ اللہ تعالے
اس مولود مسعود کو مبارک اور ہمالون کری اور دیدہ و دل
دولت خواہون کو سرسبزی و شادابی اس نونہال گلشن
دولت و اقبال کی منور و منصر رکہی فقط آمین رب العالمین

شکریہ

بتاریخ ۸ ماہ حال شعشہ صدور اخبار جلوہ ظہور نے
مطبع احباب کو پر نور کیا اور نہال احباب مطبع
کو مانا شجر طور مطالعہ اوسکی سی آنکہون کو نور اور دل کو
سرور حاصل ہوا فی الواقع ہر لفظ اوسکا واسطی طبع ناظرین
کے زعفران زار ہے اور ہر حرف اوسکا واسطے اشہار و اتمام
دلہای شائقین کے نسیم بہار عبارت مسیح دل کش ہے
اور ہر فقرہ مرصع خوش گلشن گلہای معانے رنگین ہے اور جمن
ریاحین مضامین دل نشین ہم بکمال خوشی خاطر لکہتی ہین کہ الہی
اس گلستان ہمیشہ بہار کو ترقی روز بہ سرسبزی و شادابی رہے
اور اس بستان دوام گلزار کو بسرسبزی روز افزون تازہ و سرسبز
اور واسطے ملاحظہ ناظرین کے عبارت اشتہار کی درج اخبار ہوئی

اشتہار

پنجشنبہ کی دن یہ اخبار صدا قت آثار چہاپے صدہا خوبون کے ساتہ طبع ہوا ہے
جس صاحبون کو خریدنا منظور نظر ہو اور لینا اور دیکہنا مرکوز خاطر مقاطر ہو مطبع جلد
ملبند شہر مین منشی گنیشی لعل مہتمم مطبع کی نام درخواست بہیجہ لین اخبار منگوا لین
امن مطبع من فارسی ہندی انگریزی سب کام چہپ سکتا ہی جو صاحب
کچہ چہپوانا چاہین جو اوپر اشتہار مضمون عام مخت جہاپ دین کے

معلم خاص مطبع ہذا نے اجرت ہر ایک ورق کی جو اوپر اشتہار مضمون عام مخت جہاپ دین کے لیے مقرر کی ہے اوسکی نصف اجرت ہر ایک ورق کی جو اوپر اشتہار مضمون عام مخت جہاپ دین کے لیے مقرر کی ہے اوسکی نصف اجرت ہر ایک ورق کی جو اوپر اشتہار مضمون عام مخت جہاپ دین کے لیے مقرر کی ہے اوسکی نصف

اطلاع

۵ مئی سنہ حال کو درخواست جمع مہتممان اخبار کی جانب سے
درمیاب کہ بذیگاہ گورنمنٹ ہند سے حکم روانگی اخبار بصیغہ
بیرنگ منسوخ ہوجاوی تو سرکار اور مہتممان اخبار اور
خریداران کو مفید ہی مرسلہ محمد وجاہت علی خان صاحب
مہتمم اخبار عالم کی بابس مہتمم مظہر العجایب پہونچی
اور یہان سے ۲۹ تاریخ ماہ حال کو بمقام بریلی بابس صاحب
مہتمم روہیلکنڈ اخبار کی روانہ ہوئی امید کہ صاحب موصوف
بمقام لکھنو بخدمت جناب بالو وکہانا رائن مکھرجی صاحب مہتمم انجمن اخبار لعرض
ثبت دستخط روانہ کرین وعلی ہذا القیاس دیگر جناب
مہتمم اخبار بمقامات مندرجہ کیفیت محمد وجاہت علی خان صاحب
ارسال فرماوین فقط

مظہر العجائب

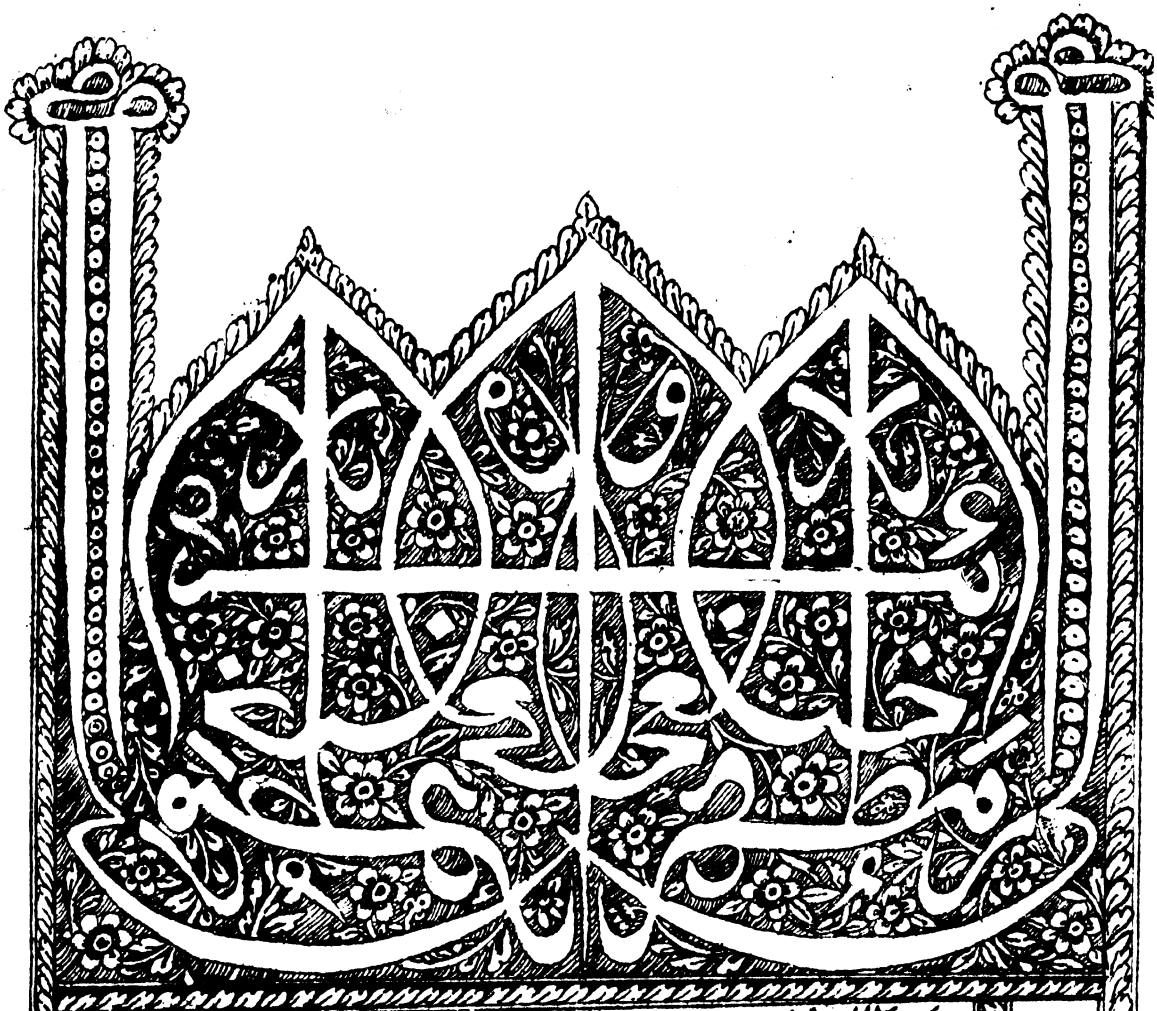
ہوشیار پور

وہان کے تحریرات سے مدرک ہوا کہ ہوشیار پور مین پانچ روز تک
اندہی اور بارش کا بڑا طوفان رہا اور اولہ بھی بکثرت بڑی اس
طوفان اندہی اور بارش سے بہار انبہ کا بڑا نقصان ہوا اور ایک
روز اوسیحالت اندھی اور بارش مین زلزلہ بھی آیا لوگون کو اتنا معلوم
ہوا کہ یا باری الحمد اللہ کہ زلزلہ سے اسطرح کا نقصان نہین ہوا انا
فانا مین یہ بلا دفع ہوگئی فقط

جالندری

کارسپانڈنٹ صاحب مظہر العجائب نوازشنامہ موزخہ ۱۰ مئی
سنہ حال مین تحریر فرماتی ہین کہ یہان ۳۰ تاریخ کو علی الصباح سے
شام تک اسقدر زور شور اندہی کا رہا کہ ذکر رات ہوگئی بیشمار
درخت جڑ سے اوکھڑ کر گر پڑے ایکعورت قوم چماری جسکی عمر
۴۰ برس کی ہوگی واسطے رفع حاجت کی باہر گئی تھی خبر نہ ملی کہ
اندہی اوسکو کہان اوڑا لیگئی دو روز تک اوسکی وارث تلاش
کرتی رہی اخر کار جب کہین پتہ نہ ملا لاچار مایوس ہوکر بیٹھ رہے اور اور
تاریخ اولہ بھی وزن مین بقدر دو تین تین تولہ کی بڑی تمام ملک
پنجاب مین حاضر کے آنیہ شہود ہین اور واقعی پنجاب مین سوا
جالندر اور ہوشیار پور کی اور کہین انبہ نہین ہوئے افسوس ہے
کہ امسال مالکان باغ انبہ کا بڑا نقصان ہوا اور بعد لکھنی حال مندرجہ بالا
کے دوسرا خط موزخہ ۳۰ مئی سنہ حال سے تازہ مضمون اور وارد ہوا
کہ مسمی بالا رام باغی جو بعلاقہ جمون گرفتار ہوا تھا اور پہلی کسی پرچہ مین
حال گرفتاری اوسکا لکھا گیا تھا مقید ہوکر بخفاظت ایک گارد
سپاہیان پیدل اور صاحب انگریز کے بہ سواری بگھی تین ۱۹ مئی
کو راستی روانگی کانپور کے جالندر مین آیا تھا ہمین تنکھواہ اور سیر و
شیرمان نہین تھا بدرجہا اس حال کی جناب رامری صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ پولیس واسطے ملاحظہ جولان و نگہبان کے تشریف لیگئے
اور بعد ملاحظہ جولان و نگہبان روانہ اگی کا کیا بوقت چلنی کرانچی

مطبع اخبار فارسی رقعہ کے ہاتھ ماجیہ رشید الدین علی اخبار نگار



نمبر ۲۳ | ۴ جون ۱۸۶۲ع مطابق ۵ ذیحجہ ۱۲۷۸ھجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک فی رسال ہے اور مدت ادائے پیشگی کے تاریخ بہونچنی اخبار سی ایک مہینے تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو خریدار اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اُجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگے اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ چھاپے جاوی گے اور جو مضمون بے واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اُجرت نہ لی جاوی گے اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی دناگری چھاپا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی دناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ
مقیم کابل ملک افغانستان زیب رقم فرماتی ہین
کہ ۲۴ اپریل ۱۸۶۲ء کو ایک خط امیر صاحب کا جمیں
ایک عرضی سردار محمد شریف خان کے اور ایک
خط بنام سردار محمد افضل خان ملفوف تہا مرسلہ سردار
شیر علی خان مقام میدان سے جو قندہار کے
راستہ پر واقع ہے کابل مین آیا امیر صاحب نے
اپنی مراسلہ مین شیر علی خان کو لکہا تہا کہ اپنی بہای محمد شریف خان
کے عرضی کو پڑہو اور دیکہو کہ محمد امین خان نی کطرح کے
بدسلوکی اوسی کی ہے اور بعد معاینہ کی اصل خط
کو معہ میری فرمان کی سردار محمد افضل خان کے پاس
ترکستان کو بھیجدو اور محمد شریف خان کی عرضے کا
یہ مضمون تہا کہ مینی بارہا محمد امین خان کو واسطی شامل ہونے
معہ فوج تمہارے گرشک لکہا تہا کہ مین سالو خان حاکم ارزگ
پر حملہ آور ہوان لیکن اونہون نی میری بات نہ مانے
بلکہ بجای امداد کے اونہون نے بہی لکہا کہ ہم کشک ہی
تا وقتیکہ امیر صاحب قندہار مین نہ آجاوین روانہ نہونگی
اور تم بہی تا اصدار حکم امیر صاحب اپنا جانا ملتوی کرو
اور سردار محمد شریف خان نے اپنی عرضی مین یہ
لکہا تہا کہ اگر محمد امین خان وقت ضرورت کی جب کہ
مینی اونسی درخواست کی تہی فوج بہیجتی تو کاہیکو فرع
ہاتہہ سی جاتا سردار شیر علی خان اس عرضی کو سنکر
بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور جب امیر صاحب کا مراسلہ
جو سردار محمد افضل خان سے نام تہا معاینہ کیا تو اور بہی خفا
ہوئی اس مراسلہ کا مضمون کسی اور کو معلوم نہین ہوا فقط

۲۸ اپریل کو سردار محمد اعظم خان کے ملازم نے
امیر صاحب کا حکم جو واسطی تیس ہزار روپیہ کے تہا سردار
شیر علی خان کو دہلایا اونہون نے اس حکم کو دیکہکر
صفدر علی خان افسر خزانہ سی کہا کہ روپیہ مندرجہ کاغذ سردار
محمد اعظم خان کے مکان پر بہجوادو مرزا احمد خان ملازم
معتمد سردار محمد افضل خان نے انکر سردار شیر علی خان سے
کہا کہ آپ نی جو خطوط کل مجکو دی تہی وہ مینی ترکستان کو
اپنی آقا کی پاس بہیجدی اور یہ بہی پوچہا کہ اگر اون کا
جواب میری پاس آوی تو مین اوسکو براہ راست امیر صاحب
پاس بہیجدون یا نہین جواب دیا کہ مجہہ سی ایسی امر کا دریافت
کرنا کچہہ ضرورت نہین کیونکہ حب امیر صاحب نے افضل خان کو
لکہا ہی کہ معہ فوج سیدہی ہرات کو چلی آؤ تو کیا معلوم کہ
اونکا کیا تہیہ ہے اور ایسی ایسی باتین اونہون نے
افضل خان کو لکہی ہین کہ جسی ہر ایک کو شک عاید ہو تو
تحقیق معلوم ہوا کہ امیر صاحب نی سردار محمد افضل خان کو
لکہا ہی کہ تم معہ تمام فوج اور جمشیدی اور ہزارای

آدمیون کے سیدہی ہرات کو چلی جاؤ انشاء اللہ
مین بہی وہان پہنچکر افضل خان اور اوسکی فوج کو
دیکہہ لونگا — ایک مراسلہ میر نجبت علی حاکم نیکا اونک
سے معلوم ہوا کہ میر ناصر بیگ اور حسن سردار کے
فرزند معہ بارہ سو سوار و ہزارگی ہزارا کی احمد جان سے
ہرات مین شامل ہوگئی سردار شیر علی خان نے
یہ سنکر بہت تعجب کیا اور حکم دیا کہ یہ اصل خط امیر صا
ملاحظہ کیواسطی بہیجا جاوے فقط

۲۹ ر اپریل کو سردار شیر علی خان کا یہ عزم تہا کہ کابل سے
امیر صاحب کی کمپو کیطرف روانہ ہون لیکن اوس روز یکا
ایسی طبیعت بدمزہ ہوگئی کہ اونہا بیٹہنا ہی مشکل ہوگیا
آخر کار محل مین چلی گئی مگر حکیمون کی معالجہ سی کسیقدر
مزاج اعتدال پر ہوگیا سردار محمد اعظم خان اور ولی محمد خان
و دیگر خانصاحبان سردار موصوف کی دیکہنی کو محل مین گئے
اور اونکی طبیعت کو اصلاح پر دیکہہ کر سردار محمد غمان خان نے
کابل کی جانب قندہار کوچ کیا سردار محمد علی خان نے
دربار برخاست کیا اور واسطی استفسار خیریت مزاج
اپنی والد سردار شیر علی خان کی گئی کسیقدر غلہ و روغن
اور زر نقد محتاجون کو بطور خیرات تقسیم ہوا اور چالیس نفر
روسیہ امیر صاحب کے کمپو مین بہیجی گئی افواہا کابل مین یہ خبر
مشہور ہو رہی تہی کہ تیس ہزار ایرانی ہرات مین
آگئی اور امیر صاحب نی سردار شیر علی خان کو لکہا ہے

کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکی تم قندہار مین آجاؤ کیونکہ یہ خبر
بہت صحیح سنی مین ائی ہی کہ افواج ایرانی ہرات
تک آگئے ہے اور سلطان احمد جان جو دو تین دن کے
لئی فرح کو گیا ہی اوسکی لشکر مین جو گرشک کی سرک
پر ہے اوسکی انیکا انتظار ہو رہا ہی فقط

۳۰ ر اپریل کو امیر صاحب کا مراسلہ حسین ایک عرضی
عالیجاہ محمد رفیق خان کی ملفوف تہی سردار شیر علیخان
کے پاس آیا اوس عرضی مین اونہون نے امیر صاحب کو
لکہا تہا کہ حسب الارشاد آپ کی مین قندہار سی واسطی شمول
محمد شریف خان کی جانب گرشک روانہ ہوا اور جسوقت
مین گشک مین پہنچا تو سردار محمد امین خان نے مجہسی کہا
کہ تا تشریف آوری امیر صاحب بمقام قندہار تم گرشک کو
مت جاؤ اور اگر تم جاتی ہو تو بہت ہوشیار ہو کیونکہ
سلطان احمد جان کو ابہی ہماری انیکی اطلاع نہین ہے
جسوقت وہ سنیگا کہ یہ گرشک مین آتی ہین تو وہ بی شک
وہان یورش کریگا اور تب تم اپنی اس حرکت سی بہت پشیمان
ہوگی مجہکو اونکی یہ بات سنکر بہت تعجب ہوا لیکن مینی
اونکی حکم کی تعمیل نہ کی اور سیدہا گرشک کو چلا آیا
جسوقت مین اس مقام پر پہنچا تو محمد شریف خان مجہکو دیکہکر
بہت خوش ہوئی اور گرشک کی تمام لشکر کی حکومت مجہکو
دیدی ہے سردار شیر علی خان اس عرضی کو ملاحظہ کرکے
بولے کہ خوب ہوا کہ محمد رفیق خان بہی گرشک مین پہنچ گئے

اب وہ اور شریف خان دونون اوسجگہہ کا انتظام
بخوبی کرلینگے اور سردار موصوف نے مستوفی کیطرف
متوجہہ ہوکر کہا کہ میرا بھی عزم جانب قندہار ہے مستوفی نے
جواب دیا کہ ابھی آپ کی طبیعت بالکل اصلاح پزیر نہین آئی
دو تین روز اور توقف کیجی سردار موصوف نے فرمایا
کہ کابل سی توپخانہ یا قلعہ قاضی مین دو تین روز قیام
کرنا بہتر ہی چنانچہ اوسی تاریخ سردار شیر علی خان
معہ اپنی سوارون کی بسواری جہان قندہار کی سمت
روانہ ہوئی اور غزنک مین آنکر مقام کیا فقط
یکم ہی کو سردار شیر علی خان نے اون سوداگرون کو جو
براہ قندہار ہرات سی آئی تہی طلب کیا اور اون سی ہرات
کا حال استفسار کیا از انجملہ ایک سوداگر نی عرض کیا کہ
کہ ہم ہرات سی چلی ہوئی ایک مہینہ سی زیادہ ہوا جس روز
کہ ہم وہان سی روانہ ہوئی تہی وہان یہ خبر تہی کہ پچاس ہزار
افواج ایرانی دو تین دن مین آنیوالی ہی اور فرح مین
میر افضل خان حاکم تہی اور وہ واسطی فراہمی سامان رسد
کے غلہ فروشون کو روپیہ دیتی تہی سلطان احمد جان
فرح سی دو منزل اسطرف بمقام تمبئی متصل فرح اور صحرا
مکو امعہ لشکر کے پڑی ہوئی ہین اور محمد اکرم خان
پسر عبد اللہ خان آچکا ہی اوسی صحرا مین
معہ نبدرہ سو سوار کی موجود تھے اور سردار محمد شریف خان
بمقام گرشک اور محمد آمین خان کشک مین مقیم ہین چنانچہ
ہم لوگون نے ان جملہ حالات کی اطلاع بحضور امیر صاحب
بمقام قلعہ کردی ہے اور شیر محمد غلام محی الدین خان
واسطی فراہم کرنی فوج پیادگان کی سیستان کو گئے
ہین لیکن جس روز ہم سلطان احمد جان کے کمپو مین آئی تو
اوکی لشکر مین کوئی ایرانی نظر نہین آیا
البتہ ہرات مین افواج ایرانی
کے آنیکا ہر روز انتظار تہا اوسی روز سردار شیر علی خان
نے یہ بہی سنا کہ افواج کوستانی واسطی قندہار سے
جانب نیمان اور لشکر روانہ ہوگئی ہی سردار محمد اعظم خان
بہی قندہار جانیکی واسطی طیاریان کررہی ہین فقط
۲ ری کو نسبت سرور خان لوہانی کی جنکی ذمہ ارسٹہ ہزار
روپئی بابت محصول غزنین واجب الطلب تہا حکم ہوا کہ تا
ادائی زر حوالات مین رہین لیکن ناظر نعیم خان اور مستوفی نے
انہائیس ہزار روپیہ کے ضمانت داخل کرکی اونکو رہا
کروادیا اور اقرار کرلیا ہے کہ ہم چالیس ہزار روپیہ
لوہانی سردار سے کل ادا کروادینگے کابل مین بہت کثرت
سے بارش ہورہی ہے اور اسی وجہ سی دریا بہی بہت
طغیانی پر ہورہا ہے فقط

۴ ری کو سردار محمد علے خان معہ اپنی چوبداروں کے
دریا پر گئی لیکن وان بسبب طغیانی دریا کی سب دکانین
بند تہین بلکہ کئی مکان بہی بہ گئے تہی تب سردار موصوف
نے مراد خانی بالاحصاریون اور ساکنان قلعہ محمد خان
کو حکم دیا کہ پتہر وغیرہ جمع کرکی ایک بند قلعہ ہزارا خیدل
سے قلعہ محمد خان تک طیار کرادو بلکہ دو بجی تک سردار
مذکور خود وہان موجود رہے سابق ازین کسی پرچہ ماضیہ
مین لکہا گیا تہا کہ عالیجاہ محمد جان خان پسر محمد جعفر خان
مراد خانی کو سلطان احمد جان نے گرفتار کرلیا ہی اب ایک
مراسلہ امیر صاحب موسومہ سردار شیر علی خان سی یہ
معلوم ہوا کہ سلطان احمد جان نی اوس سردار قزلباش
کیو اعلی ایک بہت معقول اور معزز عہدہ تجویز کیا تہا سو
اونہون نے اوسکو نامنظور کیا اور سلطان احمد جان سے
کہا کہ آپ کی ہرات کی عیش و آرام سے مین امیر صاحب کے
مان خشک کو بہتر سمجہتا ہون جب سلطان احمد جان نے
یہ سنا کہ محمد جان خان سی کہا کہ حقیقت مین تمام قوم افغان
مین سی قزلباش بہت نمک حلال اور وفادار ہوتی ہین اور ایک
خلعت فاخرہ اوسکو دیکر کہا کہ جہان تمہاری مرضی ہو چلے جاؤ
چنانچہ محمد جان خان نی گرشک مین آنکر یہ سب حالات
امیر صاحب کے روبرو مفصل بیان کیے امیر صاحب یہ سنکر
بہت خوش ہوئی اور ایک خلعت فاخرہ معہ ایک عمدہ
گہوڑی اوسکو عطا کیا اور اب امیر صاحب سرداران
قزلباش کا بہت لحاظ کرتی ہین فقط

۴ ری کو میر اتیق اللہ خان ولد حافظ جی دربار سردار
محمد علی خان مین حاضر ہوئی اور اونسی کہا کہ سردار محمد اعظم خان
نے اپنی پلٹن اور دو سو سوارون کا کمانیر سردار ولیمحمد خان
کو مقرر کیا اور اونسی اقرار کیا ہی کہ مین تمکو حکومت
کندز علاقہ ترکستان کے اوس حالت مین کہ جب امیر ہما
تمکو تمہاری عہدہ پر بحال نکرینگی دونگا اور سردار محمد اعظم خان
کا آرادہ ہے کہ سردار اسلم خان کو اپنی دوسری پلٹن کا
کمانیر مقرر کرین یہ سنکر محمد علی خان نے تمام حالات
اپنے والد شیر علی خان کو لکہہ کر بہیجی ہین اور سردار
محمد اعظم خان نی امیر صاحب کو لکہا ہی کہ مینی ولیمحمد خان
کو کمانیر اپنی پلٹن کا مقرر کیا اور اگر آپ کو سردار مذکور کے
خدمت کی قندہار مین ضرورت ہو تو لکہہ بہیجی محمد اعظم خان
نے امیر صاحب کو لکہا ہی کہ اگر قندہار جانی سی مجہی معذور
رکہئی تو بہت بہتر ہے فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

کلکتہ

اندنون ہفتہ گذشتہ مین درمیان شہر کلکتہ کے ہر خاص و
عام نے دیکہا کہ آسمان پر وقت نصف النہار ایک ہالہ
کلان آفتاب کی گرد حلقہ باندہی ہوئی تہا دیکہنی والے
کہتی ہین کہ اس خوبی اور زیبائش سی کبہی اجتماع نہیں

ایسا ہالہ گرد آفتاب کے نہین دیکھا اور اس ہالہ مین مثل
قوس قزح کی رنگ نظر آتی تہی متحیر ہین ایسی وقوع ماجرا اور
مشاہدہ ہالہ سی براہ شمار مظہر ہین کہ امسال جناب
رب الغرت تبارک وتعالی خلایق پر رحم فرمائی اور
اپنی بندون کے حفظ اور امان رکہی کہ ظہور اس ہالہ کا انذار
بدہین اور علامت الشباری کی ہی فقط از انجمن اخبار

علیگده

اخبار عالم کے ایک کارسپانڈنٹ مقام علیگدہ سی
اپنی گرامی نامہ مرقومہ ۱۵ مئی مین رقم فرماتی ہین کہ اس
ضلع مین بخار وغیرہ کے اشد درجہ کثرت ہی تین ہفتہ روز
کے عرصہ مین مریض مرجاتا ہی تمام ضلع مین اس بلا سے
ایک بڑی آفت برپا ہورہی ہے اور ایک تازہ
حال یہ ہی کہ درمیان رام گہاٹ اور اوترولی ضلع
علیگدہ کی گانون کے زمیندارون نے قریب انبار غلہ
کے ایک سپاہی گورہ کو معہ اگ کی دیکہا اور قرینہ سے
ایسا معلوم ہوا کہ ارادہ افشانی خرمن کا رکہتا تہا اس عزم
فاسد سے زمیندارون نے اوسکو حراست مین کرکے
تہانہ انرولی مین لاکر سپرد کیا کارنٹنکا صاحب
انسپکٹر ڈویزن اترولی نے زمینداران مذکور سے
دریافت کیا کہ تمنی اس گورہ کو مارا تو نہین زمیندارون نے
کہا کہ ہم سی یہ فعل ہرگز صادر نہین ہوا لیکن گورہ نے
برایشرارت انسپکٹر مذکور کو اپنا ہم رنگ پاکر انگریز

مین بہت کچہ اپنی نسبت مارنی پیٹنی زمیندارون کا حال اظہار
کیا انسپکٹر نے یہ سنکر بیچارہ زمیندارون ناکردہ گناہ
کو حوالات مین کردیا اور گورہ کو اپنی پاس سی کہانا اور
پارچہ پوشیدنی عنایت کی دوسری روز گورہ کو معہ ایک
ہیڈ کنسٹبل اور دو نفر کنسٹبل کی علیگدہ کو روانہ کیا اور
زمینداروں کو ضمانت پر رہا کیا جب وہ گورہ قریب علیگدہ
جہان سی شہر کا فاصلہ ایک کوس کا تہا پہنچا سپاہیون سے
احتیاج پاخانہ کی بیان کی اونہون نی کہیت مین بیٹہنی
کے اجازت دی تہوڑی دیر کی بعد وہ گورہ دوسری
طرف کو دوڑا سپاہیون نے جانا کہ شاید کسی جانور
وغیرہ کی مارنی کو دوڑا ہوگا جب سپاہیون کو اوس کا
بہاگنا ثابت ہوا تو وہ اوسکی پیچہی دوڑے لیکن وہ
گورہ اینٹین اور ڈیلی مارتا ہوا ئی کوس تک جلا گیا آخر الامر
سپاہیون نے گانون کی زمیندارون مین سی دو سو لوگون
کو اوسکی تعاقب مین دوڑایا اونہون نے بمشکل تمام اوسی
گرفتار کیا جب یہ گورہ فوجداری علیگدہ مین پہنچا حاکم نے
ہر چند اوسی دریافت کیا کہ تو کون ہے اور کہان سی آیا ہے
اوسنی صرف یہی جواب دیا کہ مین زمین برسی آیا ہون
اس گورہ کی پاس کوئی وردی وغیرہ علامت کسی پلٹن کے
موجود نہین ہے حاکم عدالت نے بحراست اوسکو آگرہ کو روانہ
کردیا ہی قیاس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ گورہ مراد آباد وغیرہ
کے پلٹن کا ہے اور کوئی وارداد کرکی بہاگا زمینداز گورہ بلا

پہر حوالات مین ہوئی اور ایک ہیڈ و دو کنسٹبل جو ہمراہ
گورہ کے تہی اونکو بعلت مشکین باندہنی کی پہ سزا ہوئے
کہ ہیڈ کنسٹبل بعد جرمانہ تنخواہ ایکماہ تنزل عہدہ ہو کر کنسٹبل
ہو اور دونون کنسٹبل پر جرمانہ ایک ایک ماہ کا ہوا اطلاعاً اخبار عالم

بنارس

صاحب مہتمم جام جہان نما بحوالہ انگلشمین لکہتی ہین کہ جناب
مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہم و والے بنارس نے درخواست
ہمراہ حصول اجازت واسطے رکہنی آدمیون سلاح بند کی بحضور
ارباب گورنمنٹ گذرانی ہی اور صاحب کمشنر بہادر علاقہ
مذکور کی ساعی اور معین درخواست مہاراجہ صاحب ممدوح کے
مگر جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک ہند اپنی رائے
انور مین اس خیال سے اس اجازت کو پسند نہین فرماتے
کہ اگرچہ یہ سلاح بندی واسطے مخالفت سرکار دولتمدار کے
نہین ہے لیکن اگر یکبارگی حکم معافی کا دیا جاوے تو بہر مخالفت
مشکل ہوگی اور جو واسطے رکہنی توپون کی اجازت دیجاوے
تو ضرور ہے کہ واسطے تعلیم توپچیان کے بہی اجازت چاہی اور رائے
جہان آرائی جناب نواب گورنر جنرل بہادر برخلاف رائے
جناب لفٹنٹ گورنر صاحب معلوم ہوتی ہے کہ واسطے کہ ماہ گذشتہ
نواب جناب لارڈ کنیک صاحب بہادر رونق افروز شہر
بنارس ہوی تہی مرضی مبارک جناب مہتمم الیہم کے بہی تہے
کہ مہاراجہ صاحب کو اجازت واسطے رکہنی نوکران سلاح بند
کے دی جاوے کیونکہ سرکار مین بباعث خیر خواہی
اور جان نثاری مہاراجہ صاحب ممدوح کے بہت عزت
اور حرمت ہی مگر مہاراجہ صاحب دو ہزار آدمی سلاح بند
رکہنا چاہتی ہین یہہ مناسب نہین اگر انہین چار سو آدمی کو
جو مزار پور مین مقرر ہین ہتیار باندہنی کی اجازت
ہووے تو بہتر ہے اور واسطے اٹہہ ضرب توپ خورد کے
کہ محض برای بجا اوری سلامی و امورات دینی ضرور ہین
اجازت ملنی مناسب ہی فقط

حیدرآباد

بذریعہ تار برقی حیدرآباد دکہن کے یہ خبر لکہی ہوئی
۱۶ مئی ۱۸۶۲ء کی ای کہ اتش زدگی کی صدمہ سی موضع
چنور مین پندرہون تاریخ ماہ مذکور کو سات سو گہر
جلکر خاکستر ہوگئی مگر بفضل خدا کچہری اور دفتر بچ گیا فقط

جی پور

از اردو گزٹ
وہانکی ایک چٹھی مین مرقوم ہے کہ دو مشہور باغی جو ایام
مفسدہ گذشتہ مین بمقام بریلی صاحبان انگریز کے
قتل مین شریک تہی وہ اب جیپور مین گرفتار ہوئی اور
واسطے رفع الی انتظامی عہدہ داران فوجداری کی نئے
دیوانصاحب کا یہ آرادہ ہے کہ ٹہاکران دادو کو مجسٹریٹ
ذی اختیار مقرر کرین فقط انتہی

الہ آباد

پہلی اس سی بحوالہ ایک چٹھی آمد الہ آباد درج صفحہ اخبار
ہوا تہا کہ بعض قراین سے دریافت ہوا کہ لفٹنٹ گورنر

از آبادی اگرہ کو واپس جائیگی مگر اب تحقیقا دریافت
ہوا کہ یہ افواہ محض بی اصل اور بی بنیاد تہی کسیطرح سے
یہ امید نہین کہ لفٹ گورنری پھر اگرہ مین آوی اور بقیہ گذشتہ
سے اس مقام پر پھر واچلتی ہی کبھی دوپہر کیوقت بجھوا
چلنی لگتی ہی مگر صبح شام کو وہی حال رہتا ہی اور حدت
گرمی اور تمازت افتاب کے سبب سے ہر جگہہ آگ برستی
معلوم ہوتی ہی اور اس سبب سے بیماری شروع ہوگئی ہی اور
احتمال ہی کہ اگر یہی حال رہا تو بیماری کی اور بھی زیادہ تر
ترقی ہوگی فقط از اردو دہلی گزٹ

لکھنؤ

تحریرات آمدہ لکھنؤ سے مدرک ہوا کہ مسٹر ٹیلر صاحب
بہادر کے مکان مین ایک دفینہ سیم و زر کا بقدر دو لاکھ
روپیہ کی برآمد ہوا سنتی ہین کہ ایام مفسدہ گذشتہ
سنہ ۵۷ء مین یہ مکان قرق ہوا تہا مگر اوسکی مالکون
پر کسیطرح کی شکایت بغاوت کی نہین ہوی تہی اور نیز
کسی قدر چاندی ڈاکخانہ سرکاری کی دوسری دروازہ
مین سے گڑہی ہوئی نکلی ہے فقط ایضا

دہلی

اگلے شمین اخبار مین جو لکہا تہا کہ دہلی مین پھر فساد برپا
ہوا سو یہ محض بات غلط ہی تحقیقات کرنی سے دریافت
ہوا کہ اس جگہہ سب طرح خیریت اور چین چان و امن و امان
ہو رہا ہی راو صاحب کے گرفتار ہونی سی سازش اور
امیرش کا نام بہی نرہا اور جو مفسدہ گذشتہ مین سرغنہ
اور بانی فساد تہی اونمین سے بہتیری جیلخانہ گئے
اور بہتون کی بابت تحقیقات ہو رہی ہی خبر ہی کہ ارجن سنگہ
نبارس کو بہیجا جائیگا تاکہ وہ بخوف و خطر وہان رہے
اور علم تحصیل کری فقط ایضا

جمون

عزم گلگشت کشمیر سری مہاراجہ صاحب نیدر ہوین
جٹہ تک سنا جاتا ہی محاصل برمت مین جو کچہہ کہ
جناب ممدوح نے ازراہ رعایا پروری و بنظر ترقی بیوپار
درنیولا تخفیف کی ہی کیفیت اوسکی اوپر لکہی گئی ہے
اب ایک اور مژدہ مبارک تحریر کیا جاتا ہی کہ ۲۰ ماہ مبالغہ
کو جناب مسٹر لنک صاحب بہادر شمزانروی ستلج معہ
چند صاحبان عالیشان جہاونی سیالکوٹ و رسالہ ملتانی
جہاونی میانمیر و رسالہ کلاڑی سیالکوٹ وہ تحفہ جات
اعلی و نفایس عمدہ منتخب جہان رسالہ جناب فلک
رکاب سریا جاہ کیوان بارگاہ مالکہ معظمہ دام اقبالہا
و سلطنتہا و اعلی دینی سری مہاراجہ صاحب ممدوح کے
تبوزک و احتشام تمام جمون مین پہونچی جنکی ولایت سے
چلنی کا ذکر ٹہورا عرصہ گذرا درج اخبارات ہند و انگلنڈ
ہوا تہا صاحب خبر لکہتی ہین کہ یہ تحفہ جات اس تفصیل کی ہی

دوربین کلان یکصد کروہی ——— یک
نمونہ ریل گاڑی بسیار تحفہ ——— یک
نمونہ اگنبوٹ قسم اعلی ولبس عمدہ ——— یک
پستول بسیار تحفہ ——— دو عدد
بندوق طلا کار نہایت عمدہ ——— دو عدد
شمشیر ولایتی بمرصع کار ——— یک
تمغا عنایت شاہی ——— یک
کتاب ہای تصاویر ونقشہ جات از ہر شہر چند عدد
وبلاد آبادان انگلستان وغیرہ ———
دیگر چند تحفہ جات عمدہ متفرق ———

لب توئی تک پیشوائی واستقبال صاحبان ممدوح تحفہ جات
موصوف کی ئی جناب میانصاحب بہادر ولیعہد ریاست
معہ دیوان کرپارام صاحب مشیر مالی باشان وشوکت
تمایان وتوزک وتجمل شایان تشریف لیگئی اور کمپ دروازہ
تک ولیسی ہی شان وشوکت سی خود سری مہاراجہ صاحب
بہادر دام اقبالہ استقبال کو تشریف لیگئی جب سواری
معلی قریب منڈی پہونچی شلک سلامی اتواب توپخانہ
مہاراجہ صاحب سی سرہوئی اور صاحبان عالی شان تو
معہ جناب میانصاحب ودیوان کرپارام صاحب کوٹہی مین
واسطی آرام فرمانی کی تشریف لیگئی اور سری مہاراجہ صاحب
ایوان راج کو رخصت ہوئی جبکہ صاحبان عالی شان

کوٹہی مین پہونچ گئی اور میانصاحب ودیوانصاحب
بہی مراجعت فرمائی ایوان ریاست ہوگئی وشرایط
معمولے تعظیم وتواضع وتکریم عمل مین ائین اگلی دن
ششم ماہ می کہ صبحی سری مہاراجہ صاحب بہادر نے
بڑی تجمل سی دربار آراستہ کیا سب ارکین دولت
وعہدہ داران جنگی حاضر آئی اور جب دربار خاص
عام سی بہر گیا اور اپنی اپنی مدارج اور مناسب پر
آجمی جناب مسٹر لیک صاحب بہادر کمشنر وجملہ
صاحبان عالیشان بسواری فیلان کوہ پیکر وجلو
سواران موتحفہ جات موصوف تشریف لائی جنکے
لینی کیواسطی دیوانصاحب گئی تہی اور دربار عام مین
بفرخی وفیروزی سری مہاراجہ صاحب کو سپرد کئے
خیلی شکر مین جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر نایبہ بیرطف اللہ
احسان واکرام جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ دامت اقبالہا
ودیگر تذکار ومکالمات فرحت وانبساط رہے
بعد اوسکی دربار برخاست ہوگیا اور اگلی دن
صبح کی وقت پہر اوسیطرح دربار ہوکر
سب صاحب لوگ بعد بشیر ہوئی خلاع فاخرہ
ومرصع جواہرات وغیرہ تحفہ جات رخصت
ہوکر نہضت فرمائی سیالکوٹ ہوگئے فقط

فقط

تخفیف محاصل برمٹ و اجناس درآمد و برآمد ملک جموں و کشمیر

بنظر پرداخت رعایا و آبادی ملک و ترقی باب تجارت درینولا سنہ ۱۹ مین سری مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں نی حسب صلاح و صوابدید اراکین فطرت دیوان کرپا رام صاحب ناظم مال محصول اجناس تجارت مین تخفیف فرمائی اور احکامات عمل درآمد اوسکی جاری ہوگی اس تخفیف مین یہ نیک نیتی سری مہاراجہ صاحب بہادر ظاہر ہوا پچاس ہزار روپیہ سال کے تخفیف ہوئی ہے مگر چون نتیجہ اسکا ترقی تجارت و آسودگی رعایا و برایا ہے غالب ہے کہ تھوڑی ہے عرصہ مین باقبال سری مہاراجہ صاحب بہادر ترقی کاروبار بہت ہوگی فقط

تخفیف رقومات اجناس مفصلہ ذیل درسال سنہ ۱۹

راہ بودہی واکنور

برآمد از سری نگر بطرف پنجاب ابتدای سری نگر لغایت سرحد سرکار سری مہاراجہ صاحب بہادر

اسامی	وزن من کشمیری	درج کتاب سنہ ۱۹۱۸ ضرب سری نگری	تخفیف در سنہ ۱۹	باقی در سنہ ۱۹
زردہ زعفران	فی تھوہ ازبار بوزن پختہ	۳ے	۰ر۹	۰ر۶ ع
بہی دانہ	فی یکمن	۴ع	۶	۱ر۰ ع
کوچیان	فی من	۱۲ر۰	۱ر۵	۱۰ر۱۲ ے
زیرہ کلب	فی من	۱۲ر۰ ص	۴	۱۰ر۱۲ ے
کل بنفشہ و فیمون	فی من	۳ر۰ ے	۱ر۶	۱۱ر۰ ص
بارنگ	فی من	۳ے	۲ے	۲ے
جوڑہ جاوہان پشم گوسفند	فی یکجوڑہ	۲ع ۹	۰ر۱۰	۱ر۶ ع
کمبہ چہاربای والہ	فی تھان	۱ع ۸ر۰	۰ر۵	۱ر۳ ع
کمبہ فرش	فی تھان	۳ے	۱۲	۱ر۶ ع
حانور بطہ ہای	فی میش قطعہ	۱۲ر۰ ص	۹	۱۰ر۱۲ ے

درآمد در سری نگر آمد از پنجاب

اسامی	وزن من خام	درج کتاب سنہ ۱۹ ضرب	تخفیف در سنہ ۱۹	باقی در سال سنہ ۱۹
سفیدی	فی من	۴	۱ع ۱۳ر۰	۲ے
جہت ہائے نگارنگ	فی من	۴ع	۱ے	۱ع ۱۳ر۰
بارچہ پشم بافت	فیمین	۱۵ر۰ ع	۱۵ر۰	۱۳ر۰ ع
زرد چوب	فی من	۴ع	۶	۱ع ۱۳ر۰
لالہ	فی من	۱۱ے	۵ر۰ ع	۵ر۰ ع
رنجبیل	فی من	۱۱ے	۵ر۰ ع	۵ر۰ ع
کرمایہ مانند سنبل کھنے وغیرہ	فی من	۰ص	۰ر۵	۰ص
دفعہ کرمایہ	فی من	۴ع	۹ر۰ ع	۱۲ر۰ ص

راہ بہیرہ جہلم و گذر رامپور و ہیرپور

برآمد از سری نگر روانہ بنجاب من کشمیری ضرب سری نگر

اسامی	وزن	درج کتاب سنہ ۱۹	تخفیف در سنہ ۱۹	باقی در سال ۱۹
زیرہ سیاہ	فی من	۱۴	۱ ۱/۲	۱۰
زیرہ قلب	فی من	۱ ۱/۲	۳ ۱/۲	
زعفران سیاہ	فی چھونہ ۱۰۰	۱۴	۰ ۱۳	
زردہ زعفران	فی چھونہ		۹	۶
حل بنفشہ و افسنتین	فیمن	۴	۲	۱۲
بارتنگ	فی من	۵	۳	۲
تخم کنوچہ	فیمن	۱۴	۲ ۱/۲	۱۱

برآمد از بنجاب آمد در سری نگر من خام ضرب چہرہ شاہی

اسامی	وزن	درج کتاب سنہ ۱۹	تخفیف در سنہ ۱۹	باقی در سال ۱۹
جھٹ ہای نگارنگ	فی من	۵	۵	۱۰
چوری بیگان	فی من	۴	۴	۵
برازی سفید	فیمن	۵	۴	۱۴
کریانہ بازاری و اجناس دانہ	فیمن	۹	۱۱	۱۳
دفعہ کریانہ شیرخشت وغیرہ	فیمن	۶	۱۰	۱۰
کریانہ چوب چینی و قرنفل	فیمن	۶	۵	۱

راہ بانہال

برآمد از سری نگر روانہ بنجاب من کشمیری محصول سری نگر

اسامی	وزن	درج کتاب سنہ ۱۹	تخفیف سنہ ۱۹	باقی در سال ۱۹
زردہ زعفران	فی چھونہ ۱۰۰	۱۰۸	۱	۹
گردہ سگ	فی ترک ۱۰۰	۶	۱ ۱/۲	۴
بطاہر	فی یک مدوا	۳	۹	۱۰

برآمد از بنجاب روانہ سری نگر من خام ضرب ڈیلہ شاہی

اسامی	وزن	درج کتاب سنہ ۱۹	تخفیف سنہ ۱۹	باقی در سال ۱۹
لاکھ حدے	فی من	۱۵	۹	۶
تیل بنجابی	فی من	۱	۳	۱۲
وفند سیاہ و شکر سرخ	فی من	۳	۶	۱۲
ہلیلہ و بلیلہ و آملہ	فی من	۵	۱۵	۶
شکر تری	فی من	۱۲	۱۲	
حنا و سمہ و ہاؤبیر	فی من	۵	۵	
گل کیسو	فی من	۹	۴	۵
بارچہ	فی من	۱۱	۳	۵
زرد چوب	فی من	۴	۴	۴
رنجبیل	فی من	۱		
پیالہ چینی	فی ن	۱۱	۱۱	
اشخار ہندی	فی من	۱۰	۱۳	۱۳

جرم او بوری بخشی تهانه نمی	۱۲ر	۴ر	۸ر
جرم او بوری خام تهانه نمی	۶ر	۲ر	۴ر

راه مظفرآباد برای کشتی لیالین من وزن سری نگری محصول ضرب چنگی

برآمد از سری نگر

اسامی	وزن	درج کتاب ۱۹۱۶	تخفیف در سنه ۱۹	باقی در سال سنه ۱۹
چوبه جلاوران (چوب کوشتاری)	پنج چوبه	۲۰	۵ر	۱۵ر
خورسنگا	فی خروار	۱ بیسه	۰۶ر	۱۱ر
گروه ساگ	فی تنگ	۱۵ر	۱۲ر ۰۶	۳ر ۱۰
بار تنگ	فی من	۲ بیسه	۴ر	۱ر
گوچیان	فی من	۲ بیسه	۱۰ر	۱ بیسه

آمد از طرف مظفرآباد بر راه کشمیری سری نگر

اسامی	وزن	درج کتاب ۱۹۱۶	تخفیف	باقی در سال سنه ۱۹
برار سفیدے	فی من	۲ر	۰۸	۱ر ۱۲
چهت طے دار نگ	فی من	۰۰	۰۰	۰۰
بار صنوبر بافت	فی من	۱۰ر	۰۵	۰۵

راه لداکه

محصول سفیدی چهت آنکه سری که از سری نگر روانه لداکه باشد دویست ۲۰۰

سابقه فی سابقه سری نگر حال الاصل معاف بطور چنگی در مرتبه در لداکه قصبه قدیمی گرفته می شود تجویز بران درج نیست

شکر سری و نبات و قند کشمیری فی من وزن سری نگر ۴ چلکی سابقه مقرر بود حال بالکل معاف شده بطور چنگی قدرے قلیل فروخت در لداکه مقرر مانده

نعایت محصول در شهر خاص عمون

محصول غله بالاصل معاف محض بطور چنگی فی روپیه مقرر شده — ر

سری نگر

محصول کریانه زنجبیل و الائچی وغیره که از طرف هندوستان می آید آمد آنرا سری نگر لداکه بالکل معاف آینده برفروخت لداکه قدرے قلیل بطور چونگی در مرتبه گرفته آید

محصول پشمینه از سری نگر میرود بالکل معاف چنگی نیز برفروخت سری نگر گرفته میشود

اگر مال سفیدی و کریانه بجمون یو پاریان برای فروخت می آرند اگر سابقه فروخت نیفتد محصول انهم ادا میکرده حال تجویز شده که بوپاریے چندانکه فروخت کند محصول آن ادا سازد اگر فروخت نه شود یا که بطرف دیگر ببرد محصول هیچ گرفته آید و معاف اگر فروخت باشد محصول بالا گرفته خواهد شد

سفیدے و کریانه که از طرف هندوستان آید سابقه مقرر بوده علی العموم حال ۱۱ر معاف ۱۲ر ۱۲ر ۱۵ر

خبر چین

چین مین باغیون کی گروہ نے اوس صوبہ پر جسمین کہ شہر شانگھی واقع ہے اپنا تسلط کر لیا اور وہان سی وہ لوگ ہٹا نہین چاہتی ہین شانگھی تجارت گاہ صاحبان انگریز بہادر کے ہے اسواسطی اونکا مقابلہ فوج انگریزی سے ان پڑا ہے بلکہ کئی بار نونک جھونک بھی ہوئی اہل فرانس بھی معاون صاحبان انگریز کی ہین ایک حملہ ان دونون اقوام زبردست کے افواج بحری اور بری کا باغیون کی لشکر گاہ پر ہوا اگرچہ مخالفون نے مقابلہ کیا لیکن بہت سی اونکی فوج بچی سی نکل گئی سپاہ انگریزی کے افسر کلان امیرالبحر سر جان ہے صاحب کی ساق پر گولی کی ضرب سی زخم لگا فقط از اخبار رسیدہ

ریل گاڑی لاہور

بملاحظہ نقشہ آمدنی ریل گاڑی معلوم ہوا کہ بماہ اپریل اٹھارہ روز کی عرصہ مین امرتسر سے لاہور لوا اور لاہور سے امرتسر کو بہت ہزار چار سو اٹھارہ آدمیون کے آمد رفت رہے اور نو ہزار روپیہ کا فائدہ کرایہ سی ریلوی کمپنی کو حاصل ہوا فقط

اندہی کا طوفان

پہلی اسی حال اندہی اور بارش کا چند پرچہ اخبار مین گذارش ہو چکا ہے اس شمارہ مین جو ہمکو اور تازہ حال معلوم ہوا اوسے سیر ناظرین درج پرچہ کرتی ہین معلوم ہوا کہ واقعہ ۱۷ ماہ اپریل سنہ حال بمقام مسابل شوار پہاڑ کی شام کو وقت بڑا طوفان اندہی اور بارش کا آیا بعد مین اولے بھی بہت بڑے اور نک آباد مین ہمہ روز برابر یہی طوفان رہا جسکی صدمہ سی صدہا گھر اور بہت سی باغ درخت برباد ہوگئی کثرت زالہ زدگی کا یہ حال ہوا کہ گلی کوچہ مین دو دو تین تین فیٹ اولہ جمع گئی دروازہ گھر وغیرہ کی نہیں اور کھلی کے کھلی رہ گئے پانچوین ہی کو بمقام دہرم شالہ پہاڑ پر نہایت زور شور سی اندہی آئی کہ ذکی رات ہوگئی آدمی حال مین بارش ہونی لگی اور ایک مقام پر بجلی گرنے اوسکی صدمہ سی ایک آدمی مرگیا اور تین شخص زخمی ہوئی اوسی تاریخ کو غازی پور مین نہایت مہیب اندہی آئی ذکو بسبب تاریکی ضرورت روشنی کی پڑی اور دیر تک یہ حال رہا بعد مین بارش شروع ہوئی اور دو روز تک خوب بارش ہوئی واقعہ ۷ ہی بمقام چھاونی مراد اندہی کا طوفان آیا جسکی صدمہ سی سیکڑون چھپر اوڑ گئی اور درخت جڑ سی اوکھڑ گئی بعد مین بارش ہوئی اور اولہ بکثرت پڑے میدان مین بھینسی وغیرہ جانور بہت ہلاک ہوگئے بارہ تاریخ ہی کو لاہور مین بھی بڑا خوفناک طوفان آندہی کا آیا اور بہت دیر تک رہے بعد مین دو گھنٹہ برابر پانی برسا اور اوسی حالت مین زلزلہ

آیا لیکن زلزلہ اسی لیکو کچھہ نقصان نہین پہونچا
تیرہوین تاریخ مقام سیالکوٹ دوپہر کیوقت ایسی
سخت اندہی ائی کہ بسبب تاریکی راہ آمد رفت بند ہوگئی
اور دن مین لوگون نے چراغ اور شمع روشن کیے
پہر اوسی زور شور آندہی مین بجلی چمکنی لگی اور بادل
گرجنے لگا اور بعد مین بارش ہوئی اور اولہی پڑی
بہان اس صدمہ سے درخت ہا میوہ دار کا بڑا نقصان
ہوا اگرہ مین بہی اوسی روز اندہی کا زور شور رہا لیکن
جیسا ان نقصان نہین ہوا چودہ تاریخ می کو بریلی
مین ایسا سخت طوفان اندہی کا آیا کہ صدہا درخت جڑ سے
اوکھڑ گیے بیشون چھپر مسل کاغذ بادی کی ہوا مین اوڑ گئی
اور کئی مکان صدمہ ہوا سی گر پڑی سنا گیا کہ شہر
مین ایک شخص ہوا بی بی اور بچہ کی مکان کی تلی دب کر
مر گیا ایک سنتری پلٹن رسل کا جو اپنی پہرہ پر کہڑا تہا
صدمہ ہوا سی اوڑ کر تخمینا پچاس گز کی فاصلہ پر جا پڑا
زندگی تہی کہ بچ گیا رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت

لندن

بذریعہ تار برقی لندن سی خبر ائی جسسی اہل ہند کو یہ
خوشخبری سنائی کہ واقعہ ۱۹ ماہ اپریل ۱۸۶۲ء خباب
لارڈ کینگ صاحب بہادر ریورٹ گورنر جنرل سابق
کشور ہند معہ الخیر رونق افروز لندن ہوئی اور
واقعہ یکم مئی سنہ حال تحفہ خانہ لندن کہ سابق مین جس کا
اشتہار چند بار کو رنمنٹ گزٹ الہ آباد مین طبع ہوا تہا
کہولا گیا لارڈ صاحب ممدوح بہی واسطہ ملاحظہ اور بنظر
سیر و تماشا اوسکی تشریف لیگئی مگر افسوس صد افسوس
کہ خباب ملکہ معظمہ دام اقبالہا بسبب رنج و غم انتقال شوہر
خود رونق افروز نہوئین اوسدن بسبب عدم تشریف
آوری خباب ممدوحہ کی بڑا رنج رہا اور ابتدای طیاری اس
منظہر صنایع کی جسطرح شاہزادہ مرحوم کی روبرو ہر ایک
اونی و اعلی کو ہر ایک طرح کا سامان خوشی و خورمی حاصل تہا
افسوس کہ ویسا لطف کسیکو حاصل نہوا کہتی ہین کہ ۳۰ ہزار
آدمی امیر و امرا رئیس اونی و اعلی اکثر شہر قرب و بعید کا
اوسروز وہان پر ہجوم تہا اور دو شاہزادہ بہی ایک
شاہزادہ ملک پروشیا اور دوسرا ملک سوئیڈن
واسطی سیر و تماشا اس منظہر صنایع کی لندن مین رونق افروز
ہوئی اور تماشا اس منظہر صنایع کی فرحت اندوزہ کمرہ جان
یہ سب چیزین تحفہ اور کاریگری کی سجائی گئی تہین ایسا وسیع تہا
کہ ۳۰ ہزار آدمی اوسی ایک کمرہ مین جمع ہوتے تہے حسن انتظام
ایسا اچہا عمدہ رہا کہ کسیکا ذرا سا نقصان نہوا کیا داخل کہ
ایک کا پیر دوسری کی پیر پر پڑ جاوی یا کسیکا کندہی سے

گنده کی چل جاوی مفصل حال اسکا بشرط دریافت کسی پرچه اینده مین
درج وقایعه هوگا فقط

مظہر العجائب

اپیل

وه مقدمه تغلب تجمینا بارهه هزار نو سو روپیه کا روڑکی مین
گودام سرکاری کا هوا تها اور منشی علیم الدین امان خان سید
وصیت علی وغیره متهکه داران مدعا علیهم کو بنگاه صاحب ششن جج
بهادر سی سزا قید کی هوئی تهی چنانچه یه حال سابق مین درج وقایعه
هو چکا هی بعد سزائی اذکی وزارت مدعا علیهم نی بنا راضی حکم
صاحب ششن اپیل اسمقدمه کا همراه حق یابی بحضور حاکمان نظامت
عدالت اگره دایر کیا تها چنانچه درنیولا جو اکزخطوط مقام اگره سی
روڑکے اور سهارنپور مین ائی تو معلوم هوا که جمله مدعا علیهم نے
بحکم حاکمان نظامت عدالت بان بان سو روپیه کی ضمانت
پر جیلخانه سی رهائی پائی تا دوران مقدمه یه مدعا علیهم جیلخانه سی
باهر رهینگی چنانچه منشی سید وصیت علی امان خان وعلیم الدین وغیره
بان بان سو روپیه کے ضمانت دیکر چهوٹ گئی سابق مین جسکا یه مقدمه
عدالت فوجداری روڑکی اور ششن مین دایر تها تو مدعا علیهم سے
دو دو اور چار چار اور پانچه پانچه هزار روپیه کے ضمانت
لیگئی تهی خلاف اوسکی اب صرف بان بان سو روپیه کے
ضمانت کا جو نسبت مدعا علیهم حکم حاکمان نظامت عدالت نافذ

هوا تو شاید رای معدلت پیرای حاکمان ممدوحین
مین یه مقدمه خفیف معلوم هوا دیکهها چاهئی انجام اسکا
کیا هو بشرط دریافت اینده درج پرچه کیا جاویگا فقط

روڑکے

موسم بدستور اعتدال پر هے نه تو خنکان گرمی اور
لون کی شکایت هی اور نه راتکو خنکان سردی کے
حکایت بیماری کا بالکل ذکر نهین خصوصًا نجار سهرنپور وغیره
عوارض فصلی کا روڑکی مین اثر نهین سابق مین جو کسی
پرچه مین حال بدویا تها اور تغلب مسٹر ایلبرڈ صاحب
سپرینٹنڈنٹ سرک سهارنپور کا درج هوا تها اور مدعا علیه
بدستور حوالات مین تها اب وه روڑکی مین ایا هے
اور یهان بهی بدستور حوالات مین هے سنا گیا که صاحب مسٹر
بهادر مسلع سهارنپور نی بروئی تحقیقات نسبت مدعا علیه
بخوبی قصور ثابت کر لیا هی اب کلکته جاتا هی اور محکمه
محتشمه سپریم کورٹ مین یه مقدمه فیصل هوگا کهتی هین
که صاحب مدعا علیه بالکل بن گیا هی سب حرکات وسکنات
مثل مجنون کے اور مخبوط الحواسون کے سی کرتا هی بعضی
کهتی هین که واقعی اسکی دماغ مین خلل هو گیا هی اور بعض کا
یه قول هی کچهه خلل نهین عمدًا اپنی بریت کیواسطی که حکام
والا مقام بالکل تقصور کر کی چهوڑدین ایسی حرکات کرتا هے

الغیب عند اللہ اسوقت تو یہ نہایت تکلیف اور
اذیت مین ہے اوس کا حال سنی سنی جی ٹہرا تا ہے
خصوصًا و قائع نگار کو کہ ہمارا پہلا ملنی والا تہا رنج اور
اور افسوس آتا ہی خدا کی شان ہی یہ شخص اپنی کام مین
یکتا اور مستثنی تہا خصوصًا کار نقشہ نویسی اور واقعیت
کار رجہا پہ خانہ لیتو کر افلاک اور ٹیپ مین مسل نہین رکہتا تہا
جس زمانہ مین طامسن کالج روڑکے اور دفتر
جنرل سپرنٹنڈنٹ اہتمار مغربی و شمالی مین نوکر تہا
ہر ایک حاکم ادنی و اعلی بہت توقیر اور عزت کرتا تہا
یا افسوس دیر لگتی نہین تقدیر کو پلٹی کہاتی ہے اسکو سہ
دن نصیب ہوا کہ خدا دشمن کو بہی نصیب نکری ؎

طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی ازان بہ مرطمع را رہی ؛

مسٹر الملڈرڈ کو طمع نے خراب کیا اگر یہ احتیاط رکہتا
اور ممنوعات سرکاری سے محترز رہتا تو ہرگز یہ دن
نہ دیکہتا خدا ہماری ہر ایک دوست اشنا اون کو ہر بلا سے
محفوظ رکہی اور بڑی کام سے بچاوی فقط ایکروز
رات کو بازار مین اگر گورہ سپاہی رجمنٹ کہہ نے
رنڈی کے گہر مین گہس کر دنگہ کیا جب یہ خبر صاحب
جنٹ مجسٹریٹ بہادر کو پہونچی فورًا برسر موقع
سارجنٹ بازار کو لیکر تشریف لائی اور گورہ مذکور کو
گرفتار کیا وہ گورا ایسا بی باک اور شوخ چشم جلاک
تہا کہ کچہہ بہی خوف نکیا صاحب ممدوح کی روبرو بہی دو ایک
گنسٹبلونکی دو چار کہوپسی چلہادی اخر کار ایک کا علاج
دوپہر تو تین چار کنسٹبلون اور سارجنٹ بازار نی خوب مضبوط
پکڑ لیا اور کوتل گارد مین پہونچا دیا فجر ہوتی سنا گیا کہ گورہ
مذکور کو حسب آئین ملیٹری کورٹ مارسی سزا قید ملیاہ کی دی گئی
اوسی رات کی دوسری یہ خبر ہے ایک کنسٹبل کی ہوشیاری
اور مستعدی کا ذکر ہی کہ تاکہ بہلوان پور برادوسکا بہرہ تہا
جبکہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر اگلی کو تشریف لیگئی اور موقع پہرہ
پر کنسٹبل کو نہ پایا ہمراہیان صاحب ممدوح نے کنسٹبل کو آواز دی
کچہہ جواب مبت نیت کا نہ پایا آخر کار تلاش ہوئی تو اوسکو ایک
چارپائی پر سوتا پایا ہر چند کنسٹبلان دیگر نے اوسکو جگایا
پر وہ نہ جاگا وہ تو ہر دون سی شرابندہ کر سویا تہا اوسکو مطلقًا
کچہہ اثر نہی ہوا لاچار اوسکی چارپائی اولٹ دادی گئی جب تو
آنکہہ کہلی اور سر پر حاکم کو دیکہکر نیند اوجٹ گئی موت یاد ائی بعدہ
صاحب ممدوح نے اوسکو پہرہ مین کر دیا اور بحضور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس
رپوٹ ہوئی چنانچہ کنسٹبل مذکور برباد شش قصور نوکری سی موقوف
ہوا اور ایک ماہ کی تنخواہ ضبط ۲۹ ہری کا ذکری کہ تین ترکیان
ہمعصر بارہ بارہ برس کی عبث تالاب مین غسل کرنی لگین اور ڈبی مرد
مین نہانی اور کلیل کرنی لگین رفتہ رفتہ کہین گہری پانی مین پہونچ

در مطبع اخبار واقع دہلی باہتمام سید امیر اوعلی طبع شد

نمبر ۲۴ | ۱۱ جون سنہ ۶۲ع مطابق ۱۲ ذالحجہ سنہ ۷۸ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار برروز چارشنبہ مطبع ہذا
طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک
فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی
معہ محصول ڈاک لیہ روپیہ سال سے اور مدت
ادائی پیشگی کے تاریخ بہونچی اخبار سی ایک
مہینی تک ہی اور بعد اوسکی سالنام
یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گے
پس جس صاحب کو خریدی اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ
خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ
فی سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوی عبارت
نہ چھاپی جاوی گے اور جو مضمون کے واسطی فائدہ
عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری
چھپتا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب
فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا
چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ مقیم
کابل ملک افغانستان سے تحریر فرماتے ہین کہ ۲۰
سنہ ۶۳ کو سردار شیر علی خان کا خط موہ ایک
عرضی سردار محمد آمین خان موسومہ امیر صاحب سردار
محمد علی جہاد کے پاس ائی اونہون نے اوسیوقت واسطے
سنانے حالات ان خطوط کے سردار محمد اعظم خان
ولی محمد خان اور محمد اسلم خان کو طلب کیا محمد آمین خان نے
اپنی عرضی مین امیر صاحب کو لکھا تہا کہ ہر چند مینے سردار
محمد شریف خان کو سمجہایا کہ تا تشریف آوری امیر صاحب
بمقام قندہار گرشک مین قیام کرو لیکن اونہون نے
میری کہنی ہرگز نکیا اور معہ ایک پلٹن اور دو سو سوار
کے سلطان احمد جان پر بمقام خاش حملہ کیا چنانچہ
محمد اکرم خان پسر عبد اللہ خان اچکزئی اور لالو خان
حاکم خاش نے اوسکا مقابلہ کرکی اوسکو شکست دے
کر اوسکی قریب دو سو سپاہی مجروح اور مقتول ہوئے
اور ایک سو قندہاری سوار اوسکی لشکر مین سے
بہاگ کر سلطان احمد جان کیطرف جا ملی قاصد کے
زبانی جو اس خط کو لایا تہا معلوم ہوا کہ اوسنی
امیر صاحب کا مراسلہ سردار شیر علی خان
کو بمقام غزنین دیدیا تہا اس مقام پر سردار موصوف
کے فوج اگئی ہے اور باقی سپاہی بہی اوسطرف
چلی جاتی ہین سردار شیر علی خان نے امیر صاحب کے
مراسلہ کے معاینہ کرتی ہی حکم روانگی کا دیا اور محمد اعظم خان
نے امیر صاحب کا خط دیکہکر جسمین تاکید امیر صاحب
نے اونکو لکہا تہا کہ قندہار کو چلی اؤ لکہا کہ مین دو چار
روز مین جانب قندہار کوچ کرونگا اوسی تاریخ
سردار محمد علی خان نے پینتیس ہزار روپیہ خجرون پر
بار کرکی سردار شیر علی خان کے لشکر مین روانہ کیا
بمقام قلعہ ۶ مئی کو جسوقت حملہ خالصاحبان اور سردار دربار مین حاضر
ہوئی سردار محمد علی خان نی اپنی چچا سردار محمد اسلم خان
کو اپنی پاس بلاکر اونسی کہا کہ آپ کی بہائی سردار
شیر علی خان نے مجہکو تمہاری نسبت لکہا ہی کہ اونکو
پوشیدہ بلاکر یہ بات کہدو کہ کسیطرح کا حیلہ نکرین
کیونکہ سردار محمد اعظم خان بہی معہ اپنی فوج بہت جلد
جانب قندہار جانیوالے ہین محمد اسلم خان نے
جواب دیا کہ دو تین روز مین میرا بہی ارادہ ہی اتیک
صرف اس باعث سے توقف تہا کہ میری پلٹن کے دو سپاہی
ابہی تک ائی نہین ہین سو اونکی آنے سے میرا تہیہ

قندہار کا ایک شخص نے سردار محمد علی خان سے
آنکر بیان کیا کہ سردار محمد اعظم خان جو قندہار جانے مین حیلہ
و حجت کرتے ہین اوسکا اصل سبب یہ ہی کہ سردار محمد افضل خان
اونکی بہای نی ترکستان سی اونکی پاس خط بہیجا ہی کہ تم
ہرگز قندہار کو نجانا اور اوسمین تین وجہ جو مانع قندہار
جانیکی ہین اونہون نے لکہی ہین اول یہ کہ تمہاری سب
سی سردار ولی محمد خان سی امیر صاحب نی لوجانے
کے سرداری چہین لی اور سب کی روبرو سرزنش کیا
اونکو لعنت و ملامت کی اور اونسی کہا کہ مین جانتا ہون
کہ تم اکثر اعظم خان کی ساتہ رہی ہو اور چاہتی ہو
کہ تمین ہی اعظم خان اور افضل خان کے برابر سمجہا جاوین
دوسری اونہون نے یہ لکہا تہا کہ ہمکو ترکستان مین بڑی
بڑی لڑائیان اور معرکہ واقع ہوئی لیکن شیر علیخان نے
ہماری کبہی مدد نہ کی تیسری یہ کہ سب لشکر بہای ہین
پس یہ چاہئی کہ ہم سب کا رتبہ برابر سمجہا جاوے اور
افضل خان نے محمد اعظم خان کو یہ بہی اوس خط مین تحریر کیا ہے
کہ مینی چند باتین امیر صاحب کو لکہی ہین اگر وہ میری درخواست
کو منظور کرینگے تو مین اپنی فوج ہرات کو نہ بہیجونگا ورنہ
میرا ارادہ یہین رہنی کا ہے علاوہ اسکے

اگر امیر صاحب تمہاری اور سردار محمد عثمان خان کے
سفارش کو جو تمنی بحق ولی محمد خان کی ہی نہین سنینگے
تو مین اپنی فوج ہرات کو نہ بہیجونگا چنانچہ ولی محمد خان نے
یہ سنکر اپنی والد سردار شیر علی خان کو ان سب
حالات کی اطلاع کی ہے اور لکہا ہی کہ اگر آپ کی پاس
کوئی خط سردار افضل خان کا ترکستان سی آیا ہو
تو مجہکو اطلاع کیجئی — ری کو سردار شیر علیخان کا
خط قندہار سی آیا اوسمین اونہون نے لکہا تہا کہ مین
صلح کرنیکو راضی ہون لیکن میری قلمرو کے حد
دریای خاش کی کنارہ تک رہی اور انروی دریای
معہ گرشک وغیرہ تم اپنی عملداری مین رکہو اوسکی
جواب مین سردار محمد شریف خان نے تحریر کیا ہے
کہ مجہکو اوسکی قبول کرنی مین کسیطرح کا عذر نہین الا
تا صدور منظور سے امیر صاحب کی مین وعدہ نہین کرسکتا
سردار محمد علی خان نے قاصد سی دریافت کیا کہ
کس مقام پر تمنی محمد شریف خان کی عرضی امیر صاحب
کو دی تہی اور اونہون نے اوسکی کسطرح تعمیل کری
قاصد نی جواب دیا کہ بمقام منگل وہ عرضی مینی امیر صاحب
کو دی تہی اور وہ اوسکو ملاحظہ کرکی بہت ناراض

اور رنجیدہ خاطر ہوئی اور کہنی لگی کہ سردار محمد شریف خان
نے کہ واسطی میری کا جو حکم سلطان احمد جان سے
صلح کی درخواست کی میں نہارا اوسکی شرط کو منظور
نکردونگا سردار محمد علی خان نی بہر تاصد سی یوجہا
کہ تم کو کوئی آثار صلح کا ہاین محمد شریف خان اور سردار
سلطان احمد جان معلوم ہوتا ہی اوسنی کہا کہ اول
تو محمد شریف خان کا آرادہ صلح کا تہا لیکن جب سی اونکی
پاس ایک خط وزیر اکبر خان مغفور کی والدہ کا آگیا ہے
تب سی اونکی نیت صلح کیطرف معلوم ہوتی ہی کیونکہ
وزیر مرحوم کی والدہ نی اپنی خط مین اونکو لکہا ہے کہ
اگر تم فرزند ہو تو تا تشریف آوری امیر صاحب بمقام
قندہار سلطان احمد جان سی موافقت کرو اور اگر
تم میری کہنی کی تعمیل نکروگے تو مین تمکو اپنا فرزند نہ
سمجہونگی سردار محمد افضل خان
کا مراسلہ بنام سردار محمد اعظم خان ہرکستان سی
آیا اوسمین اونہون نی لکہا تہا کہ شاہ بخارا مع چار
ہزار فوج اور بیس ضرب توپ کے خدایار خان کو ساتہ
لیکر بخارا سی جانب کوکان خدایار خان کو تخت نشین
کرنیکی واسطی روانہ ہوئی اور شاہ مذکور نی دس ہزار
سوار بمقام خوارشی اس جہت سی متعین کئی ہین کہ
افغان لوگ دریای عمو نکرین اوسی تاریخ شاہ مراد خان
حاکم جلال آباد کی عرضی حاکم کابل کی پاس آئی اوسمین
اوسنی لکہا تہا کہ نوروز خان پسر سعادت خان بہمند
معہ ایک فرنگی کی ایک سو سوار اور تین سو آدمی اپنی
ساتہ لیکر جلال آباد مین آیا اور کابل مین جانیکا اوسکا
آرادہ تہا جسوقت مجہکو اس آمر کی اطلاع ہوئی تو مینی
نوروز خان سی کہا کہ بلا استجازت امیر صاحب فرنگی
کو اپنی ساتہ نہ لیجاؤ وہ مجہسی بہت برضد ہوا بلکہ شیر
برہنہ کر کی مجہکو دہمکایا تب مجبوراً مینی اوسکو راستہ
دیدیا لیکن تا صدور حکم ثانی فرنگی کو حضیہ حکیم خان کو توال
کے سپرد کر دیا ہے اور تین روپیہ روزینہ اوسکی خرچ
کے واسطی مقرر ہو گیا ہی اور شاہ مراد خان نی یہ بہی
لکہا ہی کہ دریافت کرنی سی یہ معلوم ہوا کہ وہ ہندوستان
سے فرار ہوا ہے اور اب وہان جانا نہین چاہتا بلکہ یہان
کرتا ہی کہ مین انگریزون کا مجرم ہون وہان سی بہاگ کر
آیا اوسمین اونہون نی لکہا تہا کہ شاہ بخارا مع چار
ہزار فوج اور بیس ضرب توپ کے خدایار خان کو ساتہ
لیکر بخارا سی جانب کوکان خدایار خان کو تخت نشین
کرنیکی واسطی روانہ ہوئی اور شاہ مذکور نی دس ہزار
سوار بمقام خوارشی اس جہت سی متعین کئی ہین کہ
اس آسید پر امیر صاحب کی پناہ مین آیا ہون کہ امیر صاحب
مجہکو نوکر رکہہ لینگے چنانچہ برطبق ملاحظہ عرضی کے
حکم ہوا کہ شاہ مراد خان کو اس نہج سی خط لکہا جاوے
کہ وہ اوس فرنگی کو سمجہادے کہ یہان سی ہندوستان کا
جلا جانا اوسکی حق مین بہتر ہی ورنہ ہماری یہان سی

دستگیری کی آمید نرکھی اور اصل عرضی امیر صاحب کے
خدمت مین روانہ کردی گئی فقط
۹ ری کو سردار محمد علی خان کے پاس قندہار سے
خبر آئی کہ سلطان احمد جان بسبب لاحق ہونی کسی کام
کے معہ اپنی فرزند کی ہرات کو چلا گیا ہی اور یہان
کا انتظام اسطرح پر اونہون نے کیا ہی کہ میر افضل خان اور
غلام محی الدین خان سردار محمد عمر خان اپنی بہائی اور اکبر خان
سردار الیزئی کو معہ دو ہزار پیادہ اور بالنسو سوار
فرح مین بھیجا اور اکبر خان کو معہ پندرہ سو سوارون کے
صحرای بکوا مین اور سالو خان کو معہ کسقدر فوج کے
خانش مین مقرر کیا ہی منجملہ اور خبرون کے یہ بھی لکھا تھا
کہ محمد آمین خان نے اپنا اسباب باروت گولی وغیرہ
قندہار سے منگایا تھا سو وہ سب سامان راستہ مین دریا مین
بہ گیا اوسی تاریخ کو امیر صاحب کا نامہ عتاب آمود سردار
محمد اسلم خان اور محمد اعظم خان کی پاس آیا اوسمین لکھا تھا
کہ بسبب تمہاری قندہار نہ آنیکی جسقدر مین ناراض اور
رنجیدہ تم سے ہون کابل مین آنکر بیان کرون گا اور سردار
محمد علی خان نے بھی سردار محمد اعظم خان سے لکھا کہ امیر صاحب
کو کسیطرح سے ناراض نکرو اور جسقدر جلد ممکن ہو سکے
قندہار سے جانیکا عزم کرو اوسبب سے سردار موصوف
بولے کہ میری جانیکا کیا فایدہ جبکہ بابین سلطان احمد جان
اور امیر صاحب کی صلح ہونیوالی ہے فقط
۱۰ ری کو سردار ولی محمد خان دربار مین موجود تھے
کہ سردار شیر علی خان کا خط کابل سے آیا اوسکی
پیشانی سے سردار محمد علی خان کا چہرہ ملول معلوم ہوا
یہ دیکھکر عالیجاہ میر اتیق اللہ خان نے اسکا سبب
پوچھا سردار محمد علی خان نے جواب دیا کہ سردار محمد شریف خان
اسقدر بیمار ہین کہ اونکی زیست کا بھروسا نہین اور
تین چار روز سے تو اونکا حال بہت ہی ابتر ہے اور
دربار برخاست کرکی محمد شریف خان کی رشتہ دارون
کے پاس جو شہر مین سلطان احمد جان کے قرابتدارون
کے ساتھہ رہتی تھی گئے اور اونکو معہ اونکی مال و اسباب
کے بالاحصار کو لیگئی کابل مین خبر گرم ہے کہ
محمد شریف خان نے اس عالم فانی سے رحلت کی لیکن
یہ خبر صداقت طلب ہی جو کچھہ کہ حال بھی سے دریافت
ہوگا بر چہ آینده مین حوالہ قلم سوانح رقم کیا جائیگا
از اقتاب عالمتاب فقط

نصیر فرشاہ

ناظرین صحیفہ ہذا کو یاد ہوگا کہ سابق اسی ایک
عرصہ گذرا ہمنے بحوالہ تحریرات انگریزی وارد

وحال سکونت پذیر ہوئی فیروز شاہ کا اطراف دکن
مین درج پر چہ کیا تہا پہر اوسکی کوئی خبر نہ آئی ہر چند
اہالیان گورنمنٹ اوسکی تلاش وجستجو مین ہمہ تن مصروف
رہے مگر کچھہ پتا نہ لگا اب دہلی گزٹ مین لکہا ہوا دیکہا
کہ افواہ سنا جاتا ہی فیروز شاہ ہندوستان سے
بہاگ کر افغانستان کو چلا گیا اور سلطان احمد جان کے
کیمپ مین الحال موجود ہی مگر چونکہ یہ خبر قیاس وتسلیم الفہم
نہین لہذا ہم اسکو لغو اور دروغ سمجہتے ہین کیونکہ اوسکی
گرفتاری کیواسطی تدبیرات شائستہ عمل مین آئی ہین
پہر یہ کہان ممکن تہا کہ ایسا نامی شاہزادہ بلا فرحمت
حدود ات ہندوستان سی لی کہٹکی نکل جاتا اس
خبر کی بنانیوالی نے اچہی لہرٹ کی ہی کیونکہ اگر مقامات
ہندوستان مین بہ ایام مفسدہ گذشتہ جہان جہان لڑائیان
اور فساد ہوئی وہان ہونا اسکا دروغ گو بیان کرتی رہے
پہر اب یہ کیونکر ہو سکتا تہا کہ وہ افغانستان کے
لڑائی سی اوسی معذور رکہتی فقط ایضاً

پیشاور

دہلی گزٹ کے مہتمم لکہتی ہین کہ ۲۹ تاریخ مئی کو ہمارے پاس ایک فارسی مراسلہ پیشاور سے
آیا مگر اوسمین وہ حالات مندرج ہین جو سابق
ہم لکہہ چکی ہین فقط تازہ خبر یہ ہی کہ گرشک پر سلطان
احمد جان کا تسلط ہو گیا اور یہ خبر وہ ہے کہ جو پشاور
مین کئی دن سی مشہور ہو رہی تہے اور جسمین اوس
لڑائی کا حال کہ جو باہم سپاہیان قندہاری تو ابع امیر صاحب
و سلطان احمد جان ہوی تہی لکہا تہا اب خبر نویس لکہتا ہے
کہ گرشک کو سلطان احمد جان نے تسخیر کیا حقیقت
مین یہ وہی معرکہ ہی کہ جسکو بازاری لوگون نے بگہہ
حاشیہ چڑہا کر مبالغہ سی بیان کیا اور کہا کہ امیر دوست
محمد خان کو سردار سلطان احمد جان نے قندہار سی
بہگا دیا اور سلطان احمد جان کے پاس خراسان جمعیت ہے
فقط ایضاً

جزیرہ زنجبار

جزیرہ زنجبار کے غرب مین اس وجہ سی کہ سرکار انگریزی
نے غلامون کے تجارت بند کرنیکا قصد کیا ہی اہالیان
انگریزی پر سر عداوت ہین اور جاتی ہین کہ سرکار
انگریزی کے سفیر کو قتل کر ڈالین مگر اب تک اونکا ارادہ
پیش نہین گیا ہی اور سرکار انگریزی نے تاکیدًا
سلطان زنجبار کو لکہا ہی کہ اگر سفیر مذکور کو کسی نوع کا ضرر
کسی کے ہاتہہ سی زیان پہنچا تو تم اپنی ریاست کو غنیمت و نابود
سمجہہ لینا فقط ایضاً

ملک برہما

ملک برہما مین آوا کا راجہ سرکار انگریزی سی
باب تجارت مین عہدنامہ نہین کیا چاہتا جو کہ اپنی ملک
مین خاص اپنی ہی تجارت رکہتا ہی اسواسطے اوسکو
یہ منظور نہین ہے کہ کوئی اور شریک اوسکا ہو اہان
سرکار کا منصوبہ ہی کہ اپنی حد پر محصول اجناس کے
آمد رفت کا بالکل موقوف کردین یا کہٹا دین فقط

مفصلیت اخبار میرٹہ سی مستنبط ہی کہ جنبی توپخانہ
کے صاحبان انگریز کو شملہ یا منصوری وغیرہ پر ہین سب کو
حکم ہوا ہے کہ اپنی اپنی توپخانہ مین اکر حاضر ہون فقط انتہا

الہ آباد

اج کل وصول انکم ٹیکس کا جابجا چرچا ہی اور سب پر بموجب
تجویز پنجاب ٹیکس لگایا گیا ہی بموجب قانون و نقشہ معطیہ
سرکار جو حلف سی ہوا ہی ٹیکس نہین لگا اس باعث سی اکثر
لوگ شکایتی ہین کہ ہمکو سرکار نی نے ایمان تصور کیا اور بعضی
اشخاص پر جو ٹیکس بڑہایا گیا ہی اور اوسکی اطلاع بعد تاریخ
مقرری عذر دیگئی اور جو اوسنی اطلاعنامہ بسبب گذر جانے
میعاد کی نہ لیا تو تحصیل کی متصدی بہ زبردستی دیگئی اور
اوسکا عذر سماعت نہین ہوا اس سبب سی شنا کی ہین مگر ہم نہین

قسمت اون لوگون کی اور کیا کہین کیونکہ یہان کی صاحب
کلکٹر بہادر بہت عادل اور منصف ہین مثل اور ضلع کے
نہین جو کوئی عذر کرتا ہی اوسکو جوابی سنتے ہین چنانچہ
ایک شخص بستی رام نامی سا ہو سکن چاندی کی چھڑی
ٹکس کے لگائی گئی تی اوسنی اپنا عذر بنگلہ جانی دیر الگ
وسنہ ہونی کا روبار کا پیش کیا اوسکو ٹکس معاف فرمایا

عیان راچہ بیان فقط ایضاً

اپنی جہاز

مہتمم نرسنڈاف انڈیا گولندان سی نے تحریر کیا ہے
کہ آج کل اس ملک مین سب جگہہ یہی تذکرہ ہے کہ امریکا
مین مانیٹر اور میری مسیک نامی جہازون نے یہہ ثابت
کردیا کہ جس جہاز مین تختہ چوبی پر ریل کی لوہی سی ملبوس
ہون اور لوہی کا متھا بہی ہو وہ ایکدم مین چوبی جہاز کو
ٹکر مار کر پارہ پارہ کرسکتا ہی جیسا کہ میری مسیک نے
مانیٹر کو کر ڈالا ابہی کاریگران جہاز چوبی اس بات کو نہین
قبول کرتی ہین کہ اگر قبول کرین تو اونکا روزگار اوٹہ
جائی اور جن سلطنون مین خزانہ خالی ہی وہ بہی نہین قبول کرتے
کیونکہ اگر قبول کرین تو نئی جہازون کے لی روپیہ کہان سی آئے
لیکن اور سب لوگ کہتی ہین کہ یہ بات صحیح ہی اور اب چوبی

جہازون کو بیکار سمجھنا چاہئی بھر وہی راقم
کہتا ہی کہ جھوٹی جہوٹی جہاز جیسی ہندوستان کی ہین
جہازات آپنے شخص نے فائدہ ہین اس لئے ہندوستان مین
ہوشیاری رکھنی چاہئی ورنہ کیا تعجب ہے کہ امریکا سی ایک جہاز
لوہی کا بمبئی کے سب جہازون کو پارہ پارہ کردے
لیکن یہ تحریر اوسی استہزا کی طور پر کے ہے
کیونکہ امریکا اور انگلستان مین ہر طرح پر اتفاق ہے
از شعلہ طور مطبوعہ ۳ جون سنہ ۶۲ء

تعمیر قلعجات

ولایت کی خبرون سی واضح ہوا کہ اب تک سرکار انگریز
مین سمندر کی بندرون پر تعمیر قلعجات کی ضرورت نہ
سمجھی جاتی تہی لیکن جب سی کہ نئی طرح کی توپین تیار
ہونی لگی ہین اور امریکا والون نے اس کام مین کمال
مشق بہم پونہچائی ہی انگلستان مین بہی قلعجات
کے تعمیر کے فکر پیدا ہوئی ہے فقط ایضًا

عدالت عالیہ

بمبئی کی ٹیمس نامی اخبار سی منکشف ہوا کہ ماہ ستمبر آیندہ تک
ضرور عدالت صدر اور سوپریم کورٹ مخلوط ہوکر عدالت عالیہ
نامزد ہوگی الا ابہی یہ فیصلہ نہین ہوا ہے کہ عدالت صدر کے
ہندوستانی وکیل بہی عدالت عالیہ مین وکالت کرنے
پامینگی یا نہین البتہ یہ بات قرار پاچکی ہی کہ سرکاری
مدرسون کے طالب علم جو قانون مین اچہا امتحان دینگے
وکیلون مین تعینات کی جانگی فقط ایضا

سمہ ام

انگلشمن مین مندرج ہی کہ سمہ ام کے چیف مجسٹریٹ
مسٹر فرل صاحب کی ذمہ یہ قصور لگایا گیا ہی کہ سرکاری
نوکر تجارت بہی کرتی ہین اور اور کام ایسی ایسی کرتی ہین
جو اونکی عہدہ برنا زیبا ہین اس مقدمہ کے تحقیقات کو ایک
پنچایت مقرر ہوئی ہی جسکی پنچ مجسٹریٹ اور جج پٹنہ
اور مجسٹریٹ شاہ آباد کی ہونگے فقط ایضًا

ریلوی گاڑی

دہلی گزٹ کو ایک شخص نے مقام الہ آباد سی لکھا ہے
کہ ہفتہ مین تین روز ہمراہ ریل مال گاڑیون کے کچہ گاڑیان
مسافرون کی بہی لگائی جایا کرینگی اسلئی کہ وہ مسافر
بوقت شب آرام سی جاسکین لیکن یہ گاڑیان فی گہنٹہ
۲۴ میل کی حساب سی چلینگی اور ۲۴ گہنٹہ مین الہ آباد سی آگرہ
اور آگرہ سی الہ آباد پونہچا کرینگی سوا سات بجی شام
کو الہ آباد سی روانہ ہوکر صبح کی ساڑہی پانچ بجی کانپور مین
اور بعد دوپہر کی ۳ بجی شکوہ آباد مین اور ۷ بجی آگرہ مین
پونہچینگی اسمین مسافرون کو آرام ملیگا کہ اگر جاہین شب کے

ہوا ریل گاڑی کانپور تک آیا کرین اور بھر معمولی ریل پر دو پہر کو سوار
ہوا رات کو الہ آباد یا آگرہ پونہچا کرین وہی راقم خبر لکھتا ہی
کہ ریل گاڑیون مین جس کی مٹی لگانی کی ہی تجویز کی گئی تھی مگر
مناسب نہ معلوم ہوئی اس لی کہ ریل کی جلد روی سی مٹی فورا
خشک ہوجاتی ہی اور برابر تش زدگی کا بھی خوف رہتا ہی فقط
ایضا

خبر سوئیس

لیوانٹ ہارلڈ رقم طراز ہی کہ مدراس کے قدیم گورنر لارڈ دارلے
صاحب جو سوئیس دیکھنے کو تشریف لی گئی تھی بیان کرتے ہین کہ
اوس نہر کی طیاری مین اسقدر تعجیل ہورہے کہ ہر روز بارہ ہزار سے
جو بیس ہزار مزدور تک کی مدد رہتی ہے فقط ایضا

سرکاری جہازون کا خرچ

چین اور ہندوستان کے دریاؤن مین جناب ملکہ معظمہ انگلستان
کے جو جہاز ہین اونکی مصارف کی تفصیل مجلس پارلیمنٹ
مین اس طرح پیش ہوئی کہ سنہ ۱۸۶۸ع مین ۷۴ جہاز کے
واسطے ۱۹ لاکھ ۹ ہزار ۴ سو ۹ پونڈ سنہ ۱۸۶۹ع مین ۵۸ جہاز کے
لیے ۱۶ لاکھ ۱۶ ہزار ۴ سو ۹ پونڈ سنہ ۱۸۷۰ع مین ۶۰
جہازون کے واسطے ۱۶ لاکھ ۱۶ ہزار ۱ لکھ ۹ پونڈ سنہ ۱۸۷۱ع مین ۶۶
جہاز کے ۱۸ لاکھ ۳ ہزار ۹ سو ۳۵ پونڈ سنہ ۱۸۷۲ع مین ۳۸
جہاز کے ۵۶ لاکھ ۷ ہزار ۴ پونڈ صرف ہوئی فقط ایضا

انتظام ابکاری

آگئی ہمنی کسی پرچہ شعلہ طور مین ملک اودہ کی انتظام آبکاری
خام تحصیل کی خرابیان درج کی تھین سرکار کی نظر ان پر اور
تحصیلدارون کے ذلت رعایا کی شراب خوری کی کثرت رفع کرنے
کو ہمیشہ کی تدبیر مین مصمم انتظام [illegible] کی
حکام اعلی کی سمع مبارک تک پہونچی حکام سدر بورڈ
نے وہ انتظام ملک اودہ جسکی خرابیان ہماری نظر سے
بہت وجوہ مناسب سی لکھی ہین پسند فرما کر اسکو
انتظام ممالک مغرب وشمال مین جاری کرنیکی واسطے سرکار
جاری کیا راقم کو تردد تہا کہ اگر سرکار کو ملک اودہ کے انتظام
ابکاری سی نقصان ہی تو اوسی انتظام کا اجرا اس ملک مین
کیون تجویز فرمایا لیکن سرکلر نمبر ۱۳۹ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۶۱ء
من جانب سکرتری چیف کمشنر بہادر ملک اودہ کے
دیکھنے سی معلوم ہوا کہ سرکار کا اصل مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان
آمدنی محصول کی زیادہ اور خرچ شراب کا کم ہوگیا اور
سرکار کا اصل مطلب حاصل ہوا اب وہ انتظام [illegible]
ممالک مین جاری فرمانی سی یہ واضح ہوا کہ [illegible] کا فقط
مطلب یہ ہا کہ شراب کا خرچ کم ہوجاتا آمدنی کی کثرت ہو
بہرحال ان ممالک مین بہی ملک اودہ کی طرح تحصیل اور [illegible]
ایک ایک اضلاع خام بنی گا اور وہین شراب کا گودام
رہی گا صدر بہٹی کلان یعنی مقام صدر کے واسطے [illegible]

ایک عہ اور دوسرا ۵ کے مشاہرے کا اور
چار چپراسی پانچ پانچ روپے ماہواری کی اور چھوٹے
صدر بہٹی مقام تحصیلی مین صرف ایک محرر ۱ کا اور تین
چپراسی تجویز کی گئی ہین اور ایک افسر ابکاری یعنی داروغہ
۱ ماہوار کا مامور ہوگا داروغہ کو دو چپراسی ملینگے
اور اوس سی بہٹیون اور حساب و رجسٹر کی نگرانی اور دکانات
کا دورہ اور تشخید ناجایز کی تحقیقات متعلق ہوگی ممالک
مغرب و شمال مین یکم اکتوبر ۱۸۶۲ء سے عملدرآمد اسکا
ہوگا فقط صاحب خبر لکھتی ہین تحصیل خام مین سرکار اور عملہ
سرکار کو سوائی درد سر کی فائدہ نہوگا ٹھیکہ کی حسابون تحصیل
خام مین بہت نقصان رہے گا فقط ایضًا

بجنور

بجنور سی ایک کوس کے فاصلہ پر موضع بجارا مین ایک شخص
وفائی نام کی ہرن کی شکار پر اوقات بسی ہرن کی گوشت
کو بیچتا اور اوسکو کہاتا اتنی عمر اسی طرح کٹی دس بارہ دن کا
عرصہ ہوا کہ موافق عادت کی ایک ہرن مار لایا کچھ گوشت
بچکی باقی آپ کہایا اور لڑکون کو کہلایا اتفاقًا اوسی روز
سی اوسکی گہر مین بیماری پہیلی کسیکو دست جاری
ہوئی کسیکو تپ ائی تیسری دن دوپہر کو ایک اوسکا
بیٹا شکار پنجہ قضا ہوا اوسی دن شام کو دوسرا بیٹا
بہی مرگیا اوسکی بہو کو چھ مہینے کا حمل تہا وہ بہی گرگیا
۲۳ می کو خود وفائی بہی وفات کرگیا عبرت کا یہ مقام ہے
کہ مرتی وقت ہر ایک کی زبان نکل ائی اور ہر شخص لہو تھوک
تھوک مرا اب اوسکی تین بیٹی ہین وہ بہی غلیظہ بیماری سی آج
کل ہو رہے ہین معلوم نہین اسمین کیا اسرار تہا بعضی لوگون کے
گمان مین یہ سب وبال شکار رہا فقط ایضًا

جبل پور

اس کلجگ مین پاپیون کو دہرم ادہرم کا لحاظ نرہا اپنی
ساتہ اوروں کا دہرم بہرشٹ کرنا اختیار کیا یہان ایک
دیوتا برہمن پنڈت مارواڑ کا نوکر تہا اوسکی جورو
مین دیو نفس نے اوسکو جورو کرنی کی ائی اوسہار جبل پور
مین کوئی عورت نملی باندی کی علاقہ مین بہونچکی ایک مہترانی
سی آنکہ لگائی مکہی کیطرح گوہ پر گرا بچہ مرگان سی اوسکی
دروازی پر خاکروبی کرکے بدنامی کا ٹوکرا سر پر رکہا ٹہوڑی
دنون مین اوسی ایسا گانٹہا کہ پر لگا کی جبل پور اوڑالایا یہان
بہونچکی بدستور مہاراج دکھنی کے نوکری مین حاضر ہوا اور ظاہر
کیا کہ مین منلع باندا سی مہترانی بیاہ لایا اوسکی سکہائی سی
عورت نی ہی لوگون سی پیسے کہا غرض پنڈت صاحب کی گہر وہ

عورت مدت سی پانی بہرتی تہی ایکدن رستہ مین باندی
کے دو جار مہتر مل گی حال دریافت کرکی اوسکی فریب
سی حیران ہوئی لوگون سی کہا کہ یہ قوم کے مہتر ای ہے
برہمن نے جھوٹ ظاہر کیا کہ معرانے سے آخر مہاراجہ دہشنی
کے کان تک یہ بات پونہچی اونہون نے زیادہ برہمنون
کی جب خوب تحقیق ہوا کہ مہتر ای ہی اور اوسنی درہم برہم
کیا برہمن مذکور کو بہت برا بہلا کہا گوہ مین نہلایا اور
پانک دور کرنیکو جگنا تہہ جی بہیجا اور خود مہاراج دہشنی
نے اپنی سر کی بال اور داڑہی مونچہہ مونڈوالی جتنی جی
آپ ہی اپنی کریا کرم کے سنا جاتا ہی کہ یہ مہاراج بہت
درشت مزاج سخت گو تہی بدزبانی سی خلایق کو ازار پونہچاتے
تہی ظاہرا اوسی درشتی کی یہ تلافی ہوئی بیٹی بیٹہای
پانی کی بدولت آبرو خاک مین مل گئے فقط

ہماری اس قسم خبر کو اس واقعہ سی بڑا التعجب گذرا اور
مہاراج دہشنی کی داڑہی مونچہہ مونڈوانی سی اور عجب
پیدا ہوا لیکن ہماری نزدیک کچہہ تعجب کا مقام نہین کہ
درشتی کا ایسای عوض ہوجاتا ہے گو یہ دنیا دار انتقام نہین
ہتیری دولت کی گدی پر برہمنون کو دیکہا ہی کہ جہان اونکے
پاس دو جار پیسی ہوئی مانگی تانگی کی مسند بچہا کی منہ پہلا
کے اوپر بیٹہے اور ایک آدہ نوکر جاکر جو اونہین ملگیا
اوسکو شور و غل مچا کی نیلی پیلی انکہین دکہانی لگی
اور اوس اواز کریہ کو کہ متنفر ہماری ہی مکروہ ترے
اور نیلی پیلی انکہین دکہانیکو امارت سنبہلتی رہی آخرکار
چرخ نیلی نے اوس ترش روئی کے عوض ایک کہٹای
مین ڈالا کہ اوس دولت کا کہایا پیا کچہہ یاد نرہا کہین ماوجود
دولت کی لٹہہ سوٹی کہاتی ہین اوس درشتی کا مزا اوٹہاتے
ہین یہان مہاراج دہشنی نی اور طرح سی اوسکا لطف
اوٹہایا کہتی ہن خدا کی لاٹہی مین اواز نہین اس لی درشتی
بدخوی کا عوض ہر جگہہ نئی طرح سی مقرر ہوا ہم عنقریب
ایک مفصلہ اسی طرح کا درج اخبار کرین گی اوس سی ہمارے
راقم خبر کو ایسی امور مین کچہہ تردد نرہی گا فقط ایضا

ریاست ہندوستان

جو کہ اکثر اشخاص اندنی محاصل والیان ملک ہندوستانی
سی ناواقف ہین لہذا مجہکو مناسب معلوم ہوا کہ اخبار عالم مفصل
اور شرح حال آمدنی اور ریاست اونکی کا درج اخبار
کرتی ہین بجنبہ مکمل ملاحظہ ناظرین لکہا جاتا ہے فقط

نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
اودی پور	۱۱۶۰۰	۱۲۵۰۰۰۰۰
الور	۳۵۰۰	۱۸۰۰۰۰۰
انبالہ کی اجنسی	۴۳۰۰	۰

نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
نندور	۸۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۳۲۵۰۰۰۰
[illegible]	۰	۷۰۰۰۰۰
[illegible]	۴۵۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰۰۰	۴۰۰۰۰۰
[illegible]	۳۳۰۰۰	۷۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰۰۰۰	۰
[illegible]	۰	۱۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۲۲۵۰۰۰
[illegible]	۰	۴۰۰۰۰۰
[illegible]	۴۲۰۰	۸۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۴۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۷۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۰
[illegible]	۰	۰
[illegible]	۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۷۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۵۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۸۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۳۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۳۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۳۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۳۵۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۵۰۰۰	۸۵۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۲۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۱۰۰۰۰۰۰

نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
حیدرآباد	۱۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰۰۰	۴۷۵۰۰۰۰
[illegible]	۱۲۴۵	۷۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۷۰۰	۱۱۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰	۴۵۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۸۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۶۰۰	۰
[illegible]	۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۲۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۸۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۹۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۲۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۴۵۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۲۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۱۵۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۴۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۳۳۰۰۰	۷۸۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۳۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۰	۳۵۰۰۰۰۰
[illegible]	۷۵۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
[illegible]	۳۷۰۰۰	۷۰۰۰۰۰۰۰

ہوگلی

ہرکارہ اخبار سی دریافت ہوا کہ بمقام ہوگلی ایک ہندو
اپنی مذہب کے بہت پیروی کرنی لگا اور یہان تک مذہب
کا متعصب ہوا کہ اصلا اوسکو عقل اور شعور سی بہرہ نہ ہا
اور تعصب مذہبی نے اوسکو آمادہ ارتکاب ممنوعات
سرکاری کیا کہ بیان اوسکا یہ ہے کہ اسنی منڈل کالی دیوے
کا نبایا اور روز شب پرستش مین مشغول ہوا اور ظاہر ہے
کہ دیبی کی بوجنی والی دیبی پربل دان کیا کرتی ہین یعنے
حیوانون کو ذبح کرکی سراونکا کاٹ کی دیبی پر چڑہاتی ہین
چنانچہ ایکروز اس ہندو خرد دشمن ظلم دوست نی ایک
لڑکی کو پکڑ ذبح کرڈالا اور سراوسکا علیحدہ کرکی دیبی
پر چڑہا دیا کمال رنج اور افسوس کی بات ہی کہ اس سنگدل
ناخدا ترس کو اصلا لڑکی کے سر کاٹنی مین رحم نہ آیا اور
ممنوعات سرکاری کا ذرا بھی خوف نہوا جب یہ اطلاع ملازمان
پولیس کو ہوئی واسطہ تحقیقات کی محل واردات برای
چنانچہ بعد تلاش لاش اوسکی دستیاب ہوئی اور سر بھی
آدہا جلا ہوا ملا اور اب یہ مقدمہ شش کورٹ مین دایر ہے
اور اہل جوری کہ سات آدمی قوم ہندو سی ہین از روی سرو
اپنی مذہب کی مجرم مذکور کو بیقصور ٹہراتی ہین یہ کمال عجائب

مذہب کی ہی کہ باوجود ارتکاب ایسی جرم سنگین کے
مجرم کو مجرم نہین جانتی غرضکہ پیروی مذہب نی پردہ
ظلمت ظلم کا اوذکی انکہون پر ڈالدیا ہے اور صاحب شش
مقدمہ مین بہت متعجب ہین مگر صاحب خبر لکہتی ہین کہ صاحب
شش جج کو چاہئی کہ اس مقدمہ مین طرفداری مذہب
ہندون کی نکرکی خلاف انصاف نکرین فقط از دہلی گزٹ

جہالرا پاٹن

راجہ صاحب والی جہالرا پاٹن کا واسطی جانی انگلستان کے
آرادہ مصمم ہی اور بالفعل لوازمین رونق افروز ہین فقط

کلکتہ

انگلشمین سی معلوم ہوا کہ راجہ صاحب کوچ بہار نی جس شخص کو
باشتباہ ناما صاحب گرفتار کرکی سرکار مین بہیجا تہا
بوقت تحقیقات ثابت ہوا کہ یہ نامارا وہی لہندا اوس شخص
کو راجہ صاحب مرحوم کے [illegible]
ہمکو اسی کہنہ نہوا خذہ نہین فقط ایضا

متہرا

تحریر ایک عنایت فرماکیسی واضح ہوا کہ ضلع متہرا اور سیر دیگر
اضلاع قرب جوار مین بعض مفسدان شعبدہ بازی کی ایجاد سی
ایسا مروج ہوا ہے کہ بہن اپنی بہائی کی گہر گیہون پہنا کر اور گر

ملاکر کہ اوسطرف کی اوسکو اپنی محاورہ مین کہتے ہین
کہتی ہین لیجاوی اور بہائی اوسکو کہاوی اور بہن کو رخصت
کری اور جو بہن یہ نکری تو اوندہی ہوجاوی گی اور جو
بہائی اوس کو دانی کو نہ کہاویگا تو بیوہ ہوجاویگا اور جسطرح کہ

یا یا تھا اوسطرح یہ رسم بھی رایج ہوئی اور بعقل اور بہم
ایسی ایسی بہان سادہ لوح کی جہال تاسف آتا ہی کہ ایسی باتون
پر یقین لاکر رسمیات یہودہ کے مرتکب ہوتی ہین اور ٹھوری
روز کی کہ مشہور ہوا تہا کہ کوئی آدمی جوتیون مین بغیر نہ
لگائی باوی اور جو کوئی جوتیون مین بغیر لگاوی گا وہ
سزایاب ہوگا اس خوف سی بیشتر آدمیون نے خرد نے
جوتیون مین سی نعل نکال ڈالی اور جب سی حاکمان ضلع
ضلع متہرا کو اس رسم یہود کے رایج ہونی کی اطلاع ہوئی
ہی درپی تجسس و تلاش اشخاص موجد اس رواج کی ہین اور اکثر
اشخاص کو طلب کرکی فہمایش کرتی ہین کہ جو کوئی شخص اس
رسم کو رواج دیگا یا خود کریگا وہ بمرمرہ باغیان تصور ہوکر
سزایاب ہوگا اور اہلکاران پولیس تلاش شخص موجد
رواج مذکور ساعی اور سرگرم ہین مگر ایسی اشخاص کی کب
تحقیقات ہوسکتی ہی اور کہتی ہین کہ مردمان جاہل اندہی واجون

کو من قبیل سحر جانکر بغرض حصول مقصد جاری کرتی ہین جہانچہ
عرصہ ہوا کہ زمانہ سابق مین بہی ایک بار ایسا رواج ہوا تہا کہ ہر
اپنی بہائی کی گہرستو اپنی اور بہائی اوسکو کہاوی
ورنہ ان دونون کی حق مین اچہا نہ ہوگا فقط

مراد آباد

ایک عنایت فرمای جہتہم مظہر العجایب اپنی خط مین ارقام
فرماتی ہین کہ مراد آباد مین ایک شخص بد معاش نے عجب فریب کیا کہ تاریخ
۱۶ ماری سنہ حال کو ایک آدمی اچہا لباس پہنی ہوئی بہلی ادمیون کے
صورت شیخ غلام اولیا صاحب باشندہ محلہ نواب پورہ کی پاس آیا
اور سلام علیک کرکی کہنی لگا کہ مین نے آپ کو جانا اور اپ نی مجکو
نہین پہچانا شیخ غلام اولیا صاحب نے متعجب ہوکر کہا کہ
فی الواقع مینی تمکو نہین پہچانا پہر اوس شخص نے کہا کہ اپ فلانے
ملک مین مجکو ملی تہی اور وہان آپ نوکر تہی اور مین ہی آپ کے
پاس آیا کرتا تہا مگر آپ بہول گی غرض یہ باتین کرتی ہوئی دروازہ
مکان شیخ صاحب تک پہونچی شیخ صاحب کا لڑکا کہ تہوڑی عمر کا
تہا گہر مین سی باہر نکل آیا اوسوقت اوس ملک صورت دیکہکر
نی ایکر دبینہ نکال کر لڑکی کو دیا شیخ صاحب بہت شرمندہ ہوئے
اور اوس شیطان کی فریب مین اکر شام کو وقت اوسکی دعوت کے
اور تین وقت تک اوسکی دعوت کرتی رہی بعد دعوت کہانی کی

اوس شخص نے کہا کہ مین نے اپکی فائدہ کی ایک
تدبیر سوچی ہے شیخصاحب نے کہا کہ بتلاو کیا تدبیر ہی اوسنے
کہا ایک منشی مالدار دکہن سی آیا تہا کہ راہ مین مرگیا اور
تمام اسباب اپنی غلام کو دی گیا اگر اوس اسباب مین سی
اپ کچہہ خرید کرین تو بہت فائدہ سی ہو اوسنے شیخصاحب
نے کہا کیا مضایقہ ہی تب وہ جاکر مالائے طلائی قیمت بیار
روپیہ کے لی آیا اور دیڑہ سو روپیہ قیمت ظاہر کی شیخصاحب نے
اوس مالائے طلای کو بازار مین لیجاکر دکہلایا اور اگلہ مین
تب دایا تو بہت خالص سونا تہا شیخصاحب نے بطمع نفسانی
اوس مالا کو بعیوض دیڑہ سو روپیہ کی خرید لیا اور وہ
ابلیس ہزار بلیس دیڑہ سو روپیا لیکر چلا گیا بعدہ اوس مالا کو
شیخصاحب نے جو بازار مین دکہلایا پیتل کی تہی شیخصاحب سر دہنی
رہ گئی اور وہ عیار اپنا کام کرکی چلا گیا اور وہی صاحب
تحریر فرماتی ہین کہ اسی مقام مین دوسرا فریب یہ ہوا
کہ دو شخص کسی جگہہ سی ائی اور اونہون نے دیوان کانجی مل کے
حویلی مین سی کہ مراد آباد مین واقع ہی ایک مکان کرایہ کو لیا
اور ظاہر کیا کہ ایک منشی صاحب فرح آباد سی اتی ہین ہم اونکی
زنانون کو لیکر پہلی چلی ائی ہین اوسکی واسطی یہ مکان لیتے ہین
دو روز کی بعد شام کیوقت انمین سی ایک آدمی بہت اچہا
لباس پہنکر اور دوسری کو اپنی ساتہ لیکر بازار کو گیا اور تعداد

دیڑہ سو روپیہ کا زیور جہاجنان مرا وآنا سی بدین بہانہ کہ
منشی صاحب کی زنانون کیواسطی خرید کرتی ہین خریدا اور دکہا
کہ بعد پسند انی کی سب لیا جاوینگا اور [illegible]
جہان فروش مین دیجاوینگی جہاجنون نے زیور لوانی اپنی اپنی اومیون کے
[illegible] معاش کی ساتہ کر [illegible]
پہونچی اوسوقت اوسنی زیور اومیون نے تہہ سی لیکر کہا کہ
زنانون مین دکہلاوین اور آدمی جہاجنون کی زیور کو حوالہ
کرکے بیٹہی رہی اور وہ زیور لیکر اندر حویلی کی گئی اور دوسرے
دروازہ کیطرف سی نکل کر چلی گئی آدمی جہاجنون کی شام تک
بیٹہی رہی آخر کار شک ہوکر جہاجنون کو اطلاع دی جہاجنون نے
اونکو بہت تلاش کیا کچہہ پتا نہ پایا مجبور مغبون ہو بیٹہے رہی فقط

خبر سیالکوت

ملا یک کرم فرمای مقام سیالکوت سی تحریر فرماتی ہین کہ تاریخ
۲۷ ماہ ربیع الثانی ۱۲۱۳ کو بوقت شام بعد بجی کی ایک گورہ
کا پہرہ گڑہا گیا تہا چنانچہ اس عرصہ مین ہوا تند جلکر تاریکی ہوگئی
بعد تہوڑی دیر کی جب پہرہ والی نی ۸ بجانی کو ضربہ اوٹہایا
تو لٹہہ نہ پایا کہ یہ کیا گڑہی مین گڑہا ہوگیا اور بعد اطلاع
یہ تجویز صاحبان واسطہ تحقیقات کی کہٹی ہوئی ایک شخص
سرنی نام ساکن بازار لعل کورتی نی کہ اوسنی ہمیشہ
ایسی باجی بجای تہی اگر منجری کری اور کچہہ مہلت لیکر

نمبر ۲۴ جلد ۱ مؤرخہ ۱۲ العجائب

اقرار برآمد کرانی گنہٹہ کا کیا ہر چند مخبر نی سر پٹکا مگر گنہٹہ کا کہین
کچھہ پتا نہ لگا مجبور وہ مقدمہ بحکم صاحب کمانیر بہادر پلٹن بدستور
چہا دنیات کچہری اختٹی کنپ مین آیا اور اوسکی تحقیقات
بخوبی ہوئی اور حقیقت شمائل دقیقہ یاب سر دفتر الوالالباب
بیدار مغز عدیم المثال منشی ابہن لعل سررشتہ دار نی پایہ ثبوت
کو پہونچایا کہ مخبر نی فقط بنظر خیر خواہی ایک جہوٹی بات بنا کر جا انتہا
کہ جن لوگون سی اوسکو ایکدت سی نفاق تہا اونکی ذرا اہتمام
لگا کر گرفتار کرادی مگر اوسکی تقریر بمحل سہی کچھہ نتیجہ نہ نکلا مخبر
پر تور کو بجرم خلاف مخبری اور ایک رازدار اوسکی کو جہہ جہہ
مہینی کی قید ہوئی مگر گہریال کا پتا نہ لگا معلوم ہوتا ہی کہ
عداوتاً کسی شخص نے کہٹہ کو لیکر اخفا کر دیا ہی ورنہ کہٹہ ایسی
چیز نہین کہ کوئی اوسکو چرا کر کسی جگہہ فروخت کریگا فقط

رسید نمبر

جیمس صاحب پلٹن گورہ	———	۱۱
لالہ سکہ لعل صاحب پتواری لبسر ہٹری		۱
از محکمہ اختٹی کنپ روڑکے	———	۱۰
معرفت منشی امداد الدین از محکمہ صاحب سررشتہ سرکار		۱۴
محکمہ مارکین صاحب دہٹی کلکٹر بہادر سہارنپور	———	۱۴
اوستاد شیخ بچی صاحب	———	۱۴
محکمہ حبس فین صاحب پرنٹنڈنٹ جیلخانات		۱۴
منشی رسول بخش صاحب	———	۱۴
منشی محبوب علی صاحب منشی ڈاک	———	۱
لالہ گوبند سہای صاحب	———	۱
از سرکار نواب صاحب والی رامپور دام اقبالہم		۱۲
سید جمعیت علی صاحب سررشتہ دار	———	۱
از سرکار راجہ شیکم سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم	———	۱
مرزا حاجی بیگ صاحب	———	۱۴
لالہ جواہر لعل وکنج لعل صاحب	———	۱
جناب راجہ بیرتہی سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم		۱
مولوی سید ابراہیم علی صاحب		۱
لالہ ہیرا لعل صاحب	———	۱
مسٹر ڈکلس صاحب بہادر	———	۱۴
جناب راجہ لعل سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم		۱

ہردوار اس ہفتہ مین بتقریب میلہ جملہ مقام ہردوار مین سب ہوم ادمیون کا
ہوا و بحسن انتظامی پولیس کسی شخص کو کچھہ نقصان نہ پہونچا سنا گیا کہ انسپکٹر صاحب پولیس
جوالاپور کے درباب اخفا ایکمقدمہ کے بحضور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس شکایت ہوئی ہے وہ بعد رہے کے چند روز
گذری کہ وہان ایک جہمان کی بابت بحضور صاحب موصوف شکایت ہوئی اونہون نے ایک دن دربار لگا کر اوسکی تنبیہ فرمائی
انسپکٹر نی ایک آدمی خفیف سا قصور کری سرراہی پیٹ دیا یہ بات کری چند روز کے بعد وہ شخص
رپٹ کے تہانہ مین آیا تہا مگر گیا جبکہ یہ خبر تہانہ مین ہوئی انسپکٹر اور چند کنسٹبل نی نقش مذکور کو طلب کیا ہوکر
تہانہ مین نہین ائی ہی کہ خود وہ نوا فسر دراصل خاطی نقش سوار ہوکے انہا رابہین وا ارمان نقش مذکور
ملاقی ہوئی اور بعد معائنہ نقش ہلاکتیات دیگر اور معاینہ ڈاکٹر نقش کو بنکوا دیا اور کچھہ
خیال پرسش نہ کیا یہ تو ہم نہین کر سکتی کہ انسپکٹر نواب علی احمد خان ہوا ہون

در مطبع جناب قاضی روناہ ماجلیہ سید امداد علی احباب ضبط شد

جلوۂ طور بلند شہر

نمبر ۶ | مطبوعہ بارہ دین جون سنہ ۱۸۶۲ عیسوی روز پنجشنبہ | جلد ۱

اشتہار

پنجشنبہ کے دن یہہ اخبار صداقت ناطع ہوا کریگا
صد ہا نمونون کے ساتہ چہپا کریگا جن صاحبون کو خریدنا
منظور ہونا اور دیکہنا اسکا مکرر خاطر ہو یا مقاطر
ہو مطبع جلوۂ طور بلند شہر مین منشی گنیشی بعل مہتمم
مطبع کے نام درخواست بہیجدین انہون اخبار
منگوائینگے اس مطبع مین ہندی فارسی انگریزی سب
کام چہپ سکتا ہے جس صاحب کو جو کچہہ
چہپوانا منظور ہو چہپوانین اشتہار مفید عام مفت
چہاپ دینگے مطلب خاص طبع ہونے کی اخرت
فی سطر ایک آنہ لینگے اور آٹہہ آنہ کم کوی اشتہار نہ چہاپینگے

پرچہ اخبار نا ممانعت خریدار بحال خود ہوا کریگا
تاریخ اخر جسی ایک مہینے کے اندر تک قیمت
کا اجانا پیشگی مین مقرر ہا ہے سہ ماہی یا ماہوار کی حساب
سے قیمت لینگے جب اخبار دینگے اور ایک اخبار کی
قیمت چہہ آنہ سے کم نہین لینگے قیمت کی تفصیل نیچے
مندرج ہی قیمت اخبار ایک ماہواری
۶ ر عدد
پیشگی سال معہ محصول ڈاک

التماس

خدمت ناظرین و شایقین اخبار رای فیض ارائی
ناظرین باتمکین اخبار کہ ہر بار جلوۂ طور بعد سپاس

دی قیاس جو ترشناسی و قدردانی کمترین نیاز آگین
منعم جلوہ طور گذارش کرتا ہی کہ فضل و کرم خداوند جل
سی مہینامی گلدستہ مہیا جون کا شروع ہوتا جن
اصحاب نے اب تک زر قیمت اخبار پیشگی عنایت
نہین فرمایا وہ صاحب بکشادہ پیشانی و قدردانی
زر قیمت اخبار بذریعہ ہنڈوی یا ٹکٹ مرحمت
فرماوین یا ہوار عنایت ہوا کری اسواسطے خدمت
ناظرین مین گذارش کیا جاتا ہی کہ اس مہتمم کو دوبارہ
لکھنے کی ضرورت پہر ہوی چند ناظرین صاحبان
عالی ہمت نے قیمت اخبار پیشگی بھیجکر راقم جلوہ طور
کو ممنون فرمایا اور بعض صاحبون نے کہ قیمت اخبار
مرحمت نہین فرمائی ہی جہان تک کہ جلد ممکن ہو
ارسال فرماوین فقط

آدمی کا بلدان

ریلی گزٹ مورخہ ۳ جون مین مرقوم ہی کہ ہوگلی
مین ایک مجنون سی ہندو نے اپنے گہر کا آئی
کی ایک معورت استہاپنا کی اور بلدان کے
در سطے ایک آدمی کی ناحق جان لی یعنی زیادہ
برس کے لڑکے کا سر کاٹ کے اوسپر
چڑہایا اور آخر کو سرکار مین گرفتار ہوا صاحب
جج بہادر ضلع ہوگلی نے تو ہندوؤن کو اوسکے
مقدمے مین پنچ ٹھہرایا اونمین پانچ پنچون نے
جنونکی سبب سے اوسکو بیقصور کر دیا دیکھئی صاحب
جج بہادر اور حکام عدالتی رای انصاف اقتضا کر
بات کو مقتضی ہوتی ہے ***

عدالت عالیہ

بمبئی کے تمس نامی اخبار سی منکشف ہوا کہ ماہ ستمبر
آیندہ تک ضرور عدالت صدر اور سوپریم کورٹ
مخلوط ہوکر عدالت عالیہ نامزد ہوگی الا ابہی تہہ فیصلہ
نہین ہوا ہی کہ عدالت صدر کے ہندوستانی وکیل بہی
عدالت عالیہ مین وکالت کرنی پائینگے یا نہین البتہ
یہ بات قرار پا چکی ہی کہ سرکاری مدرسون کے طالب علم
جو قانون مین اچہا امتحان دینگے وکیلون مین
تعینات کئے جائینگے *

الہ اباد

سنا جاتا ہی کہ صدر الہ اباد سی اگرہ مین آباد یگا اس
کے پوشیدہ رکہنی سے کیا فایدہ ہی اگر سرکار
اس بات مین اپنا ارادہ صاف کہول دیوی تو اچہی
بات ہے *

دہلی اخبار سی واضح ہوا کہ ایک سیاہ سوارونکی نواب جاگیر
جو سرکار انگریز کا بہت خیرخواہ ہی کابل اور ایران وغیرہ
مین خدمتگذاری کی لئی تیار کر لیوی اور اس رجمنٹ
مین اکثر افغان بہرتی ہونگی صاحبان اخبارات کلکتہ
اسباب مین اکثر متفق الرای ہین کہ کئی انگریز اور ہندوستانی

بتونکو نوکری پر جانیکی اطلاع دی گئی ہی بلکہ اونکو کوچ کے
ستی بہی تبلا دی گئی ہین اور نیز یہ بہی خبر ہی کہ دوست
محمد خان نے سرکار انگریزی سے بیس ہزار آدمیونکی
مدد طلب کی ہے *

کمسریٹ

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ سررشتہ کمسریٹ کا انتظام
ی بحضور حکام وقت کی درپیش ہی چنانچہ ایک
کمیٹی جو اوسکی انتظام کو بمقام کلکتہ مقرر ہوئی تحقیقات
و نجوز صاحبان کمیٹی کی اوپر تشریف آوری کرنیل
رنسلی صاحب متعلق رجمنٹ ۴۲ گورہ کی ملتوی
ہی اب اخبار انگلش مین مورخہ ۲۹ مئی سی معلوم
ہوا کہ صاحب موصوف کلکتہ مین پہونچ گئے اور اجلاس
صاحبان کمیٹی کا شروع ہوگیا اور یہہ نجوز ہی کہ محکمہ
کمسریٹ زیر حکم جناب کمانڈر نچیف صاحب کے
نر دیا جاوے جو نتایج کہ تحقیقات صاحبان
موصوف سی ظاہر ہونگی درج اخبار کئی جاوینگی *

پٹیالہ

صاحب فرینڈ آف انڈیا اخبار انگلش مین سے
نقل کرتی ہین کہ جب مہاراجہ پٹیالہ کلکتہ سی اپنی
دارالسلطنت کو واپس تشریف لیگئی تو دربار عام
مین یہہ فرمانے لگی کہ کونسل گورنر جنرل صرف برای نام
ہی اونکی کارگذاری محض گپیلون پر مشتمل ہی
اور مقصد اعظم اوسکا یہہ ہی کہ ہندوستانیون
کو فریب دیکر کل دولت ہند کی انگلستان پہنچا دیا
بلکہ اصل نہین ہی کہ مہاراجہ صاحب ایسی افتکو
کی ہونگی مگر سرکار کو لازم ہی کہ اسکی تحقیقات فرماوین

نینی تال

الہ باد کے اخبار مورخہ ۲۳ مئی سی معلوم ہوا ہی
کہ بدیکی شام کو کرانچی جزانہ کی الہ باد سی جاتی نہین
تو سپاہیان پولس ہمراہی فرار قرب نادی
ہرانچ کے دیکہا کہ بہہ آدمی مسلح بارہ ہوتی
کرانچیونکی طرف جاتی ہین سپاہیون نے جو آواز دی
تو اون لوگون نے جواب ندیا اسپر سپاہیون نے
اونپر بندوقین چھوڑین چور بھاگ گئی اور سپاہی
اپنی رستہ کو چلی گئی مگر کوئی چور زخمی نہین ہوا
اور یہہ تعجب معلوم ہوتا ہی کہ بارہ چور سپاہی
دو شخص دیگر گھوڑون پر سوار نہی تاہم چوردنکی
گرفتاری مین کوشش نکی گئی جسپی کم ہمتی افسر
اوس جماعت کے کی ظاہر ہوتی ہی افسر مذکور
یہہ دلیل کر سکتا ہی کہ کام حفاظت خزانہ
کا تہا مگر جبکہ دو آدمی سوار اور اوسکی ساتھہ تو
سوارونکو اونکی تعاقب مین بہیجنا دشوار نہ
تہا ایسی صورت مین بندوقونکا چہوڑنا بارود
کا ضایع کرنا ہوا — اوسی اخبار مین یہہ

ہی لکھا ہی کہ کچھہ فوج واسطی گرفتاری سنگرام
کے پھولپور کیطرف جہان او سکے آئی
کی خبر بہیجی گئی ہی اور یقین ہی کہ جماعت مذکور
سنگرام سنگہ کو گرفتار کرکی سخت موعودہ ہوگی
یہہ مشہور ڈکیت پہلی برگنہ چہیل واقع اس ضلع
مین رہنیدار تہا اور غدر سی قرب و جوار جون پور
و بنارس وغیرہ مین مسافرونکو بہت تکلیف دیتا
ہے *

نیپال

پہلی دو نمبر جو کچھہ غلطیان واقع ہوئی تہین انکی
اصلاح کو نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا ہی
کہ کوی افسر انگریز اوس جنگل مین جو فی الحال مہاراجہ
نیپال کو دیا گیا ہی شکار کہیلنے نجاوی *

دہلی گزٹ لکہنی مین کہ پہلی ہمنی جو افواہ
لکہی تہی کہ فیروز شاہ سلطان احمد خان کے
لشکر مین شامل ہوگیا ہی زیادہ تر مستحکم ہوتی
جاتی ہی اور ہندوستانی اسمین کچھہ شبہہ نہین بیان
کرتے افسوس ہی کہ سرکار بہر سانی اخبار
مین سکلوگون کی نسبت سی کم توجہہ ہی چنانچہ
نانا راو کا اب تک تحقیق حال نہین معلوم ہوتا
کہ مرگیا یا زندہ ہی اور ایک شخص ایسی نام نہاد
سی بمقام کرانچی گرفتار ہوا ہی وہ نانا راو ہی
یا نہین اسکی وفات کے شہادت صرف
بیان دو صوبہ دارون کا ہا جنہون نے دیکہنا اوسکی
خاک کا بعد جلائی جانے اوسکی نعش کا بیان
کیا *

اطلاع

پیشتر مہتمم صاحب اخبار عالم نے ایک درخواست
جملہ مہتمان مطابع ہند کی جانب سی بہیجی تہی کہ اخبار
وغیرہ بوسیلہ ڈاک روانہ ہوا کرے بدستور سابق تہا
ہی بہیجی جایا کرین لہکر خدمت مین جمیع مہتمم صاحبون
اس غرض سی بہیجی تہی کہ سب صاحب اپنی اپنے
دستخط نسبی مرتب و مزین فرماکر سررشتہ ڈاک کے
افسر پاس بہیجدین مگر ہنوز کچھہ حال اوسکا نہ کہلا کہ
کہان گئی آیا تعمیل تحریر مہتمم صاحب اخبار عالم ہوئی یا
کیا نجو بنظر ہی لہذا جملہ مطابع ہند کے مہتممون کی
خدمت مین گذارش ہی کہ حال اوسکا مفصل لکہین
کہ کسی مطبع مین وہ درخواست ابہی زیب بخش
صندوق ہے یا جہان جانی چاہئی ہی پہونچ
گئی اور جو ابہی نہین پہونچی تو اوسکے التوا کی کیا
وجہہ ہوی جسپر نا بہیجنے مطبوعہ کی مہتممون نے
دستخط کردیئے تو جن صاحب نے
روانہ نہین کیے اونکو کیا عذر ہو عرض تفصیل کیا جاوی

دہول پور

ایک دوست کی تحریر سے معلوم ہوا کہ جناب رانا صاحب والی دہول پور نے انتظام ملک کی طرف متوجہ فرمائی بلکہ سنا جاتا ہی کہ منشی کانہ کنوار صاحب مشیر قصبلدار اگرہ جناب رانا صاحب بہادر کے کام کرتے ہین اور کئی شخص اسم نامعلوم ذی لیاقت تجویز ہوئے ہین اور یہی چند شخص واقف کار تجویز ہونے والی ہین مژدہ شخص ہونگے کہ جنکی پاس اسناد قار گذاری سرکار انگریزی کی موجود ہونگی ہماری نزدیک جناب رانا صاحب بہادر نے انتظام ملک پر متوجہ فرمائی ہی بہت مناسب کیا فقط

جلوہ طور

۱۱ تاریخ اس مہینہ کی اوہی رات کے وقت ایک بہر یا مسمی گلزاری کنہیک کے گھر جو بکر نیکار بوڑ رکہتا ہی گہس آیا مگر پوسی تو نہ تو لا مگر ایک لڑکی نوجوان گلزاری مذکور کی بہتیجی جو صحن مین سوتی ہی اوسکو آدبایا مونہہ اڈایا ہاتہ اوسکو اوٹہانا چاہا تہا کہ لڑکی نے جو اس ہوکر شور مچا ساری بہر کو جگایا بارنجت سنگہ کنسٹبل جو اوسکی مکان کے متصل بہرا دی رہا تہا یہہ شور سنکر بہوتجا بہتیجے کو بہگایا اوس لڑکیکو قضائی پنجہ سی چہوڑایا صرف جو تر پر دو چار دانت لگ گئے جان بچ گئی فقط

میلہ گنگا

یہہ دسہرہ کی نہان کا میلہ اس ضلع مین مقامات کرنباس درام گہاٹ دانوب شہر مین ہر سال ہوا کرتا ہے اب کے گذشتہ سالونکی نسبت اچہا ہوا وہانکی جانی آنے والی لوگ بہت بہیڑ بہار بتاتی ہین مگر ہماری منشی صاحب مترجم انگریزی محکمہ مطبع کی جو گنگا اسنان کے واسطے گئی تہے وہان کا حال اونسی خوب مفصل یہہ معلوم ہوا کہ قریب بارہ یا تیرہ ہزار آدمیکی میلہ مین جمع ہونگی مگر گنوار بہت مثل جاٹ وغیرہ اور سفید پوش نہایت تہوڑی نہ کہین رتہے نہ مجہولی نہ گہوڑا نہ بگہی بالکل گنوار دل خود پیادہ عورتین اونکی چکڑون پر سوار اور اسکی سوا آندہیونکی کثرت سی خاک اسقدر اوڑتی تہی کہ جانور تو کچہہ رام نہ پایا فقط ایک گنگا اشنان کا لابہہ پایا باقی بجز مصیبت راہ اور کچہہ لطف ہاتہہ نہ آیا اور علاوہ اون اشیاء کے جنکو گنوار کہاتے ہین اور لیتے دیتے ہین کچہہ نہ بگتا تہا نہ کچہہ لسباطی وغیرہ سوداگر آئی تہی اور جو آئی تہی وہ کچہہ عمدہ اسباب نہ لائی تہی انتظام پولیس اچہا تہا کسیکا کچہہ نقصان نہوا مگر ایک بات نہایت نامناسب دیکہی کہ مستورات مین بلا ستر بدن گنگا مین نہاتے

نہین بلکہ بدمعاش اور بدکار لوگونکو اپنا بدن
دکہا دکہا ہتسانی نہین اگر اس سے بردہ گی
کا کچہ انتظام ائندہ کیہو جاوی تو بہت مناسب

انتخاب پنجاب گزٹ ۲۸ و ۲۹ مئی ۱۸۷۶ء

اختیارات

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سردار جوہر سنگہ
و دیارام صاحب کو شہر گوجرانوالہ و دیہات
متعلقہ مین تا ۱۰ میل آنریری مجسٹریٹ مقرر فرماکر
اختیارات مجسٹریٹ ماتحت درجہ دوم عطا
فرمائی *

اور نواب عبدالمجید خانصاحب کو شہر لاہور مین
آنریری مجسٹریٹ مقرر فرکر اختیارات درجہ
اول عطا کئے اور افسران مندرجہ ذیل کو عنایت
فرمائے

۱- کپتان ٹل صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر لاہور
۲- کپتان ایچ ارسٹن صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر گجرات
۳- میجر جی ایم کرلس صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور
۴- کپتان الیف آر مالک صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر امرتسر
۵- کپتان الین گراہم صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور
۶- مسٹر جی ڈبلیو میکناب صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ
۷- کپتان جی ای کراکرافٹ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی
۸- میجر جی ڈبلیو برسٹو صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم
۹- کپتان ای ایچ پاسک صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرات
۱۰- کپتان ایچ جی ایچ ٹالبس صاحب ڈپٹی کمشنر شاہپور
۱۱- خرل ایچ ورن کوٹ لینڈ صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان
۱۲- مسٹر ڈبلیو بی جونس صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر جہنگ
۱۳- کپتان بی میکسول صاحب ڈپٹی کمشنر گوگیرہ
۱۴- کپتان جی الین ٹای صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر مظفرگڈہ
۱۵- کپتان آر اوٹی نکولس صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۶- کپتان سی سی میچن صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان
۱۷- کپتان جی بی ہملی صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر بنوں
۱۸- کپتان ایچ ڈبلیو ایچ کوکس صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور
۱۹- میجر آر آر آپلس صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ
۲۰- کپتان ای ای مرد صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر کوہاٹ
۲۱- کپتان ایل بسک صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ
۲۲- میجر ڈبلیو میکنیل صاحب ڈپٹی کمشنر لودہیانہ
۲۳- میجر آر سی لارنس صاحب سی ای ڈپٹی کمشنر شملہ
۲۴- کپتان این ڈبلیو الفنسٹن صاحب ڈپٹی کمشنر جالندہر
۲۵- کپتان آر بنگ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور
۲۶- مسٹر بی ایچ اجرٹن صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ
۲۷- مسٹر الف ایچ کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی
۲۸- مسٹر ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوہ
۲۹- میجر ڈبلیو آر الیٹ صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال

۳۔ کپتان فنڈایل صاحب قائمقام دپٹی کمشنر صاحب
۳۔ لفٹنٹ کرنیل وایل صاحب دپٹی کمشنر نگر تگ
۳۔ مسٹر جی ایچ اردلیور صاحب دپٹی کمشنر سرسہ
ی برتاب سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
شنر و منشی گنگا بر شاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
شنر نے امتحان معمولے درجہ اول کا دیا اسواسطے
یغہ فوجداری مین انکو اختیارات صاحب
بجسٹریٹ وصیغہ مال دیوانی دونیو مین
اختیارات کامل عطا کیگئی

راول پنڈی

ایک مراسلہ نگار ہمارے راول سی تحریر فرماتی
ہین کہ کوہ مری پر رات کو ایسی خنک ہوا
ہوتی ہی کہ فروا وڈر ہمنی کی رات کو ضرورت ہوتے
ہی اور ونکو نمازت افتاب کی کثرت سی گرمی کی شدت
رہتی ہی صاحب لوگ اب کے بہت کم کوہ مری تشریف
لیگئی ہین گورہ بارگو ہین کوخس کے ٹٹیان لگائی گئی
ہین تسپر ہی گرمی کی بہات بہت ستاتی ہی اور
سوہان ندی کی پل کی تعمیر بڑی طیاری ہو رہی ہی
ہزار ہا مزدور کام کرتی ہین اوسکی طیاری کیواسطے
چالیس لاکھ روپیہ گورمنٹ نی منظور کئی ہین اگر یہ
پل برسات تک بنگیا تو خوب ہی ورنہ بڑا اندیشہ
ہوگا برسات کے دنو مین یہہ دریا بڑی زور سے

بہتا ہی ہر گرپل کو نہ بندہی ویگا البتہ اوپر سب پانی گرد بگاہ مین ملیگا

قصیدہ در مدح جناب منشی بکھن لال صاحب منصف بلند شہر

دیا صبا نی مجھی صبح دم پیہم آسیام — کہ غم مین کیونکہ ہی اپنی خوشی کیون ایام
چیا من بانی سری دور عشرت کا — ہوا ہی دور زمانہ کی دل سی غم کا نام
ہی اس بدی سی ہمت خلق خورم و شاد — سیہو نسی لبسکہ موافق ہی اجرام فلک
وہ آج دل سے کرون کل نگفتہ زو کر — کرین ہین غنچہ ہین سحن سنا نہین غرام
زمانہ اب کے موافق ہی پر ستو نسی — شتاب نرم مین لاسا فا تو شبشہ جام
نہین ہی منع بجہ کے دلمین مخلص کا — نہ زندانی ہین خاطر مین قاضی کا احکام
نشاط مین ہی زمانہ یہان تلک مصروف — کہ قرض رہ بجہان ہی صبح تک نہ شام
رواج بابا ہی یہانتک خوشی نے عالم گیر — کہ روز ملتی ہین عاشق سی معشوق اندام
یہہ سنکی منکی کیا مجھکو ہی خوشی کا سبب — بنا کہ شاد کرون دل کو سنکی یہہ الہام
وہ کون ایسا ہی جسکی سبب سی ہی پر درد — کہ محو ہی دل اہل جہان سی غم کا نام
کہا یہان کے جو منصف ہین منشی بکھن لال — کہ انکی عدل سی خوش ہین جمیع خاص و عام
رہی ہی رئیس شہ نژاد ذی اقبال — زہی کریم کرامت نما ملی نیلو نام
زہی وہ صاحب اخلاق صاحب ہمت — کہ جسکو دیکھکے ہی شاد مادر ایام
نہین ہی وہ ایسا عالم مین جسکی بخشش کی — مجھی ہی ہوم نہین جانتا دم سے نا شام
جو لکھہ کر آہ مین عجائبی و سکالات اوسنے — قلم مین کسکی ہی قدرت کہ اسکی کر ے رقم
زبسکہ خلق و مروت ہی اوسکو سب کے ساتھ — ہمیشہ اوسکی ثنا خوان ہین مین خاص و عام
یہہ نیز وہ سنکی صباحت سی قصیدہ کر طیار — تبری حضور مین لایا ہون مین بلطف ایام
وہ ذات تبری ہی فیاض ہو بھی مطلب کو — جہان مین جو کوئی در سے ہو نا کام
سمجھکے آپکے حق مین دعا جہان کے ہم — مین عرض کرتا ہون احوال اپنی دلکا
کرا ندون یہہ فلک کینہ ساز دیکھا ہی — طرح طرح کے دیکھاتا ہی مجھکو رنج و الم
نہ چین ونکو نظر سی لیتی ہی — نہ شب کو پاتا ہون مین کبھی آرام

معاش بسکہ ہی کم اور عیال بیشمار — زمانہ رنج مین کٹتا ہی صبح سی تا شام
تیری جناب سی امید یہی ہی — کہ میری عقدہ کشائی کرائی کو دیگا
نہی کلام کہ طول امل زیادہ سعید — دعا یہ کردی قصیدہ کو تو شتاب تمام
دعا یہہ ہی میری صبح و شام ای ممدوح — ہمیشہ تو سن اقبال کو کری تو لجام
فلک شمس و قمر جب تلک رہین تابان — کری زمانہ مین تو عزت و تسلط عام
تیرا ہو جو کہ مخالف بزیر خرخ کبود — رہی ہمیشہ خلایق کا ورد تو شنام

کانپور

شہر کانپور کی ایسی واردات جرم قتل سن مین آئی ہین افسوس عملہ پولس کچھہ بھی کوشش نہین کرتی تاکہ وہ بدمعاش اپنی حرکات سی باز آئین رعایا امن و امان مین رہی اب تازہ خبرین واسطی ناظرین کے درج اخبار کرتی ہین ٧ جون کو مسمی گلاب کہار اپنی جورو کے جرم قتل عمد مین پھانسی دیا گیا *

اوسی تاریخ منیرن طوائف کی ناک اوسکی آشنائی دانت سی کاٹ کی کہالی جب مقدمہ رو بکار ہوا رنڈی کو ایسا دم دیا کہ اوسنی اشنا کو ریکرڈ کے اظہار مین لکھوایا کہ مین ایک بیل کے ٹکرے پر گر پڑی تہی اس سبب سے ناک کٹ گئی +

مضافی قاتل بموطوالیف ثبوت جرم کے بعد سپرد دورہ ہوا سنا جاتا ہی کہ اب مضافی مذکور اپنی جرم سی انکار کرتا ہی +

باندہ رنگ دنا ہا باغی کا ہیجا جون سی گرفتار ہو
یہان عنقریب آتا ہی جناب صاحب کلکٹر بہادر وار
جرم کی تحقیقات فرما رہی ہین بعضی شہر کے لوگ تح
سی گہبرا رہی ہین دیلہی پہونچنی کے بعد کیا انجام ہو

کلکتہ

اندنون ہفتہ گذشتہ مین درمیان شہر کلکتہ کے ہر خا
عام نے دیکہا کہ آسمان پر وقت نصف النہار ایک
کلان آفتاب کی گرد حلقہ باندہی ہوی تہا دیکہنی
کہتی ہین کہ اس خوبی اور زیبائش سی کسینی اجتک کبہ
ایسا ہالہ گرد آفتاب کے نہین دیکہا اور اس ہالہ مین مثل
قوس قزح کئی رنگ نظر آتی تہی ہمچین ایسی وقوع پاجرا
مشاہدہ مالہ سی براہ شمار منظر ہین کہ امسال جناب

رب العزت تبارک و تعالی خلایق پر رحم فر
اور اپنی بندونکی حفظ اور امان رکہی کہ ظہور اس مالہ کا انہ
بد ہین اور علامت آشوبزی کی ہی فقط از انجمن اخبا

اطلاع

منہم صاحبان مطبع اخبار عالم مبرہنہ و نسیم جونپور کی خد
مین اطلاع کیجاتی ہی کہ ہماری مطبع مین آپ کا اخبار اکثر
بہت دیر کر کے یعنی ایک ہفتہ کا اخبار دوسرے ہفتہ
آتا ہی اور بعض مرتبہ کسی ہفتہ کا نہین آتا سبب اسکا
نہین معلوم ہوتا کہ کاربرداران مطبع کی بدنظمی ہی یا منہم
صاحب کو بکفایت محصول بہیجنا منظور نہین ہوتا کیونکہ اخبا
عالم یہان اور دوسری جگہ جہ[illegible] کا جیہا ہوا جمع کو پہنچ جاتا ہے

اور ہماری مطلع مین نہین آتا سوای کتاب محصول کیا تصور کیا جاوی اب برای مہربانی مہتمم صاحب ہفتہ وار اخبار بھیجا کرین فقط

اشتہار

اکثر ناظرین صاحب ایسا کرتی ہین کہ ایک دو اخبار رکھکر پھر والپس کر دیتی ہین اب ہم اون صاحبان کو واضح کرے دیتی ہین جو ناظرین صاحب اخبار والپس فرماوین گے تو قیمت اخبار سابقہ اخبار والپسی کے ساتھہ بھیجدیا کرین تا آئندہ قیمت سابقہ کے اخبار سابق دستور اونکی نام جاری رہیگا اور کل قیمت اونسی لیجاویگے

جمیع ناظرین صاحب کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہی جس صاحب کو رکھنا اخبار منظور ہو اخبار اول رکھین پھر برس روز تک رکھنا۔ پڑیگا اور قیمت اوسکی پیشگی بمحصول ڈاک ۵ روپیہ دینی پڑیگی ورنہ بھیجی اخبار والپس فرمایا کرین جمیع ناظرین صاحب کو یاد رہی بھول نہ جاوین اب چند ناظرین صاحب نے جو قیمت اخبار پیشگی عنایت نہین فرمائی ہی وہ صاحب بھی کرم عالی ہمت پر باندکر قیمت اخبار روانہ فرماوین عین نوازش ہوگی فقط

کانپور

ناظرین صاحب کو یاد ہوگا کہ ہمنی پیشتر نسبت مسٹر ریٹ صاحب سنیر ڈپٹی ضلع کانپور درج اخبار کیا تہا اب مفصل حال ہمکو اونکا معلوم ہوا تحریر کرتی ہین وہ صاحب ضلع ہمیرپور سے بعلت تغلب زر سرکاری کہ ماخوذ ہوکر آئی تہی اس ہفتہ مین اونکی ذمہ بابت حساب کے سات سو پچیس روپیہ دو آنی سات پائی کا تغلب ثابت ہوا اور حساب باقی شرک کا حساب نہین ہوا دیکہئے صاحب موصوف کے واسطے کیا تجویز ہو ہمکو یقین ہے اور روپیہ سرکاری اونکی ذمہ نکلیگا اگر ہندوستانی کے ذمہ اسقدر روپیہ نکلتا تو ضرور چیخا نہ مین جانا باوجودکہ اُن صاحب کے ذمہ کرنا تغلب کا ثابت ہی اور چند مقدمہ اُنکی ذمہ ہو چکی ہین باقی حال آیندہ کو درج اخبار کرینگی فقط

نرخ غلہ وغیرہ بلند شہر

گندم سفید ..... فی روپیہ ۳۴ سیر

گندم سرخ فی روپیہ ..... ۳۶ سیر

جو فی روپیہ ..... یک من ۱ سیر

نخود فی روپیہ ..... ۳۲ سیر

روغن تلخ فی روپیہ ..... ۶ سیر

روغن زرد فی روپیہ ..... ۱۳ سیر

شکر سرخ فی روپیہ ..... ۹ سیر

شکر سرخ قسم دوم فی روپیہ ..... ۱۰ سیر

قند سیاہ فی روپیہ ..... ۱۱ انار
نمک سانبر ..... ۶ انار
اوڑد فی روپیہ ..... ۷ ۲ انار
مونگ فی روپیہ ..... ۹ ۲ انار
ارہر فی روپیہ ..... ایک من
دال ارہر فی روپیہ ..... ۲۴ انار

بیتابی لعل تخلص از شاگرد مولوی غلام سعید تخلص مجروح

غزل

لیوان ہو سرتیں مرون ہی میری تقدیر مین بل
کردم ذبح ہڑا بار کی شمشیر مین بل
کل شب وصل جو چہڑا اونہین کیا کیا بگڑی
چین جبین پر پڑی ہی اور زلف گرہ گیر مین بل
زخم کہا کر جو مین تڑپا تو یہہ بولا قاتل +
کیا تڑا تڑپی تڑپ اب میری شمشیر مین بل
کیا پریشان ہوا اور کچھہ نہ سکی مانی سے
کھینچی جب اوسنی تیری زلف کی تصویر مین بل
غیر سے وصل کا پیغام ہے والہ بالبہ
بات نکلی ہی کہ ہی آپ کی تقریر مین بل
آہ ہم ایسی کہی دینی مین سیدہی رہنا
نہو ایسا کہ کہین لائی تو تاثیر مین بل
پانہہ بگڑا جو شب وصل تو اب بگڑا

جب پڑا اونکی علی بند کے زنجیر مین بل
شعر کہنا نہین آسان ہی انکر والہ
جب مزا ہے کہ کہین آئی نہ تحریر مین بل

بدلنا سکہ روپیہ

امیدہ سی کمپنی کا روپیہ نہ کہلائی گا بلکہ اب سے یہہ نام گورنمنٹ کی روپیہ مشہور ہوگا اور اگر سرکار لقب نہ بدلنا مقرر ہو تو لازم ہے کہ سکہ نو جلدی سے مارچ کرین اور جب تک سکہ پر نام البسٹ اندیا کمپنی کا رہیگا اسکی نام بدلنی مین کچھہ فایدہ نظر نہین آتا *

خبر دنیا

دہلی اسپیکٹیٹر جرنل ۲ جون کے اخبار مین تحریر فرماتے ہین کہ دنیا مین جو دنگہ و فساد ہوتی ہی اونکا ذکر ہمنے ہو جیسے دہلی گزٹ لکہا تہا ہر ہوتی والے ہین کیونکہ اون لوگون نے جوار جن سنگہ کی مدد گار اور معاون نہی سراوتہا مگر ہمکو توقع ہی کہ ایسی صورت مین نہ آویگی × کوچ روح

بانوی اور تہنتا گیسون رجمنٹین اور تہیلوال کی رجمنٹ کو ایران کی طرف کوچ کرنیکا حکم ہوا ہی بیان کرتے ہین کہ ایڈمنڈ سٹن صاحب کے تشریف لیجانیکی بعد کرنیل ڈوربڈ صاحب اونکی جگہہ کنفنٹ

گورنر اضلاع شمال مغربی کے مقرر ہونے کی
اخبار دہلی گزٹ فرماتی ہین کہ جب تک
میور صاحب ان اضلاع مین موجود ہین کرنل
صاحب موصوف مقرر ہونی نظر نہین آتی

اصلاح نیک در باب پیش کرنے عوالض کے

ہمنی سنا ہی کہ سنا ہی کہ ہندوستانیون
نے بہت سی عوالض سکنہ کشور
ہند کو گذرانے ہین بعض نے اپنی
نمک حلالی اور خیر خواہی کے ہامو
نے انعام اور جاگیرونکی بعض نے
املاک ضبطہ کی واگذاشت کی اور بعض نے
اپنی بہبودی کی واسطے درخواست
کی ہی اب ہم ہندوستانی دوستونکو خبردار
کیے دیتے ہین کہ سب سے بڑی نکتہ جس پہلے
پہل یا دفعتًا نا لحاظ کرنا بڑی غلطی ہی اول تو
سایل کو اوسمین یہہ اندیشہ ہی کہ اوس مقام کے
حکام سے اوس کو اپنے مقدمہ کے
سماعت یا انصاف کی بہت ہی کم توقع
رہتی ہی دویم یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ نا واقف
ہے ایک ایسی بڑی انقلاب سے
کہ پہلی ہندوستان مین سرکار کمپنی بہادر
کی عملداری تہی اور اب ملکہ معظمہ انگلستان کے
ہی سوم عرائض ایسی بڑی جاتی ہین کہ اونمین
اصل مطلب فوت ہوتا ہی اور بیخبر اپنی اعتراف
اور خودستائی کے اور کچھ نہین لکھتا
اور اسی سبب سے بیچارے گمراہ سایلونکی
کارروائی نہین ہوتی بلکہ نقصان ہوتا ہی ہم خصوصًا
یہہ ذکر نسبت گورنمنٹ پنجاب کے جو اس اخبار
کے حامی اور مربی ہی کرتے ہین اور مکرر لکھتے
ہین کہ کوئی رعایت دعوی کسی قسم کا کسی ضلع مین
جو روزمرہ کے مقدمات کی نسبت جنکا
عدالتون مین فیصلہ ہوتا ہی زیادہ غور طلب ہی صاحب
ضلع کے ہان پیش ہونا چاہئی جو سب لوگونکی
بہبودی چاہتا ہی اور جسکی ذہن مین یہہ سمائی
ہوئی ہی کہ مین سرکار کی خدمت اور انگلستان کے
فایدہ کے واسطے کام کرتا ہون جب مین ہندوستانی
چھوٹے باتون سے دعوی کا فیصلہ کرتا ہون اور ہمیں
انصاف ہوتا ہی جب اس قبیل کے دعوی
درستی اور ادب کے ساتھہ پیش
ہوتے ہین تو اونکو صاحب عدالت
متحمل کے ساتھہ سماعت فرماتے
ہین اور اون مقدمات مین اکثر بحق
سایلون کے ڈگری ہوتی ہے

مطبوعہ بارون جون سنہ ۱۸۶۲ء روز پنجشنبہ جلوہ طور

ڈاک خانہ

لکھنؤ ڈاک خانونکی بد انتظامی پائی جاتی ہی کسواسطے کہ چند ڈاک خانونمین اخبار مدت تک پڑی رہتی ہین اور بہہ لوگ کہولکر دیکھتی ہین اور اپنی دوستونکو دیکھلاتے ہین مطبع والونکا اسمین سراسر نقصان ہی اور جو دلمین آتا ہی سو کرتی ہین ہم افسوس کرتی ہین کہ سرکار کورنمنٹ ہند اور جرنیل پوسٹ ماسٹر کہہ بندوبست ان لوگونکی نسبت نہین کرتی رافم کے نزدیک ہوجانا اس بندوبست کا اچھا ہی کہ بہہ لوگ کسیکے نام کا اخبار یا چٹھی کہولکر نہ دیکھا کرین وقت بیعیجنی کے روانہ کردیا کرین اسکو ہم غنیمت سمجھتی ہین کہ بابو گوبند پرشاد بلند شہر کے ڈاک خانہ سی اوسی روز مقامات مختلف کے ڈاک خانونسی اخبار آتی ہین اوسیوقت مطبوعہ مین بھیجدیتی ہین جو اخبار اس مطبع کے ڈاک خانونمین ڈالی جاتی ہین وقت روانگی ڈاک روانہ کردیتی ہین مگر ہم حیران ہین کہ ایکی دفعہ پرچہ اخبار عالم ایکی ہفتہ مین نہین پہنچا نہ معلوم کہ کونسی ڈاک خانہ کی بد انتظامی ہی محط ..... ؟ ؟ ؟ ..

خبر دنیا

جناب رسائی گنیشی لعل صاحب رئیس بلند شہر ملک دنیا آج کل بغرض دورہ طرف چترپور بنجاور وغیرہ کے تشریف لیگئے بعد دورہ کے بطرف دنیا روانہ ہونگے ؎

متفرا

تحریر ایک عنایت فرما کیسی واضح ہوا کہ ضلع متھرا اور ترو بگر اضلاع غرب جوار مین بعض مفسدان شعبدہ باز کی ایجاد سی الیا موج ہوا ہے کہ بہن اپنی بہای کی گہر گیہون بہناکر اور گڑ ملاکر کہ اوسطرف کی آدمی اسکو اپنی محاورہ مین گڑ دانی کہتی ہین لیجاوی اور بہائی اوسکو کہاوی کہ بہن کو رخصت کری اور جو بہن ایسا نکری تو اندہی ہوجاوی گی اور جو بہائی اوس گڑ دانی کو نہ کہاوینگا کہوڑی ہوجاویگا اور جسطرح کہ سابق مین قبل از ایام غدر رسم تقسیم ہوئی پوربون فی رواج پایا بہا اوسطرح یہ رسم بہی رایج ہوئی اور بر عقل اور فہم ایسی ابلہان سادہ لوح کے کمال تاسف آتا ہے کہ ایسی باتون پر یقین لاکر رسمیات بیہودہ کے مرتکب ہوتے ہین ؎

مطبع گنیشی لعل واقع بلند شہر مکان جناب تانکی صاحب بہادرین کا بر دازان مطبع کے اہتمام سی چھپا فقط

علاوہ اسکی خبریت ہی فقط

جلد ۱ | روز چارشنبہ ماہ | ۱۸ جون سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری | نمبر ۲۹

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک نو روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینہ تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدنا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا بالطباع سی

مضمون کا ضرور ہو طلاع بخشین اور اجرت طبع ایک سے سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فایدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھاپی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ
متعینہ کابل منمضافات ملک افغانستان تحریر
فرماتی ہین کہ ۱۱ مئی ۱۸۶۳ع کو امیر صاحب کا ایک
مراسلہ خلعت خلعت نوازی سے سردار محمد علی خان کے
پاس آیا اوسمین امیر صاحب لکھتے ہین کہ مین بخیر عافیت
تمام یہان تک پہنچا تم بالاحصار سے بہت ہوشیار
ہوکر خان لوگون کی نگران رہو اور رعایا سے بہت نرمی
اور شفقت سے پیش آؤ اور اپنی پلٹن کا گارد جو شہر
مین ہی واسطے آپکے اور اسمعیل خان کی گارد کے بالاحصار
مین بھیجدو اور بہت ہوشیاری کے ساتھ قلعہ خانہ
سے عرب لوگون کا پہرہ اٹھاکر بازار عرب مین
اسمعیل خان کی سپاہ کے تعینات کردو اور انتظام شہر کا
کوتوال کے سپرد کردو سردار محمد علی خان نے اوس خط
کو پڑھکر دربار برخاست کیا اور اسمعیل خان عزلی
سردار کو طلب کرکی اوس مراسلہ کی مضمون سے
اونکو مطلع کیا اسمعیل خان نے کہ دروازہ قلعہ خانہ
پر متعین تھے اس تبدیلی کو پسند نکیا لیکن چونکہ تعمیل حکم
امیر صاحب کی واجب اور لازم تہی اس سبب سے نا گزیر
وہ کچھ عذر نکرسکی اور رنجیدہ خاطر ہوکر قلعہ خانہ کو گئی
اور وہان جاکر اپنی سپاہیون کو اوسجگہہ سے بازار
عرب مین بھیجدیا پھر سردار محمد علی خان نے فوراً اپنی
سپاہ سے قلعہ دروازہ اور بالاحصار پر مقرر کردی
اور شہر کا اختیار کوتوال کو دیدیا فقط

۱۲ مئی کو میر اخور محمد علی حاکم نعمان کا ایک خط سردار
محمد علی خان کے پاس آیا اوسکا مضمون یہ ہے کہ عطا محمد خان
ساکن نجیل نے چار ہزار آدمی جمع کرلی ہین اور اوسکا
ارادہ نجیل پر حملہ کرنیکا ہی وہان کی رہنی والی بھی آمادہ
فساد ہورہی ہین سردار موصوف نی یہ خبر سنکر
میر اخور کی نام ایک خط بدین مضمون لکھوایا کہ تم نجیلون کے
طرفسی بہت خبردار رہو اور غلام محمد خان حاکم نجیل سے
کہلا بھیجو کہ وہ اونکی طرف سی خوف نکری جسوقت
نجیلون کا آرادہ فساد کرنیکا سنی اوسیوقت
شاہ مردخان حاکم جلال آباد کو للکھہ بھیجی کہ وہ اپنی
فوج واسطی سرکوبی مفسدون کی روانہ کریگا اور سردار موصوف
نے اصل عرضی میر اخور کی امیر صاحب کی پاس بھیجدی
اوسی تاریخ قاصد کی زبانی جو امیر صاحب کا مراسلہ
لایا تہا قندہار کا یہ حال معلوم ہوا کہ امیر صاحب کی لشکر
مین یہ خبر مشہور تہی کہ قندہار مین تین ایرانی پانچ چار
گھوڑے لیکر آئی اور اپنی تئین سوداگر مشہور کرکے

سرای مین فروکش ہوئی پہر پانچ چہہ روز سرای مین
رہکر تو بخانہ مین جاکر مقیم ہوئی اور وہان اونہون نے
لوگون کو ترغیب و تحریک دینا شروع کیا کہ تم فرع کو
چلی جاؤ جو قندہار کی کہ بیشتر یہان سی فرع مین گی
تہی اونکی ایرانیون نی بہت خاطر داری کی ہی اور اب
وی لوگ وہان عیش کرتی ہین سردار فتح محمد خان حاکم
قندہار نی اون لوگون کی آنیکا حال سنکر اونکی
گرفتاری کیواسطی حکم دیا لیکن وی لوگ وہان سی کا فور
ہوگئے اور باوجود تفحص و تجسس دستیاب نہوئی اونکی
خدمتگار اور اسباب وغیرہ جو وہان موجود تہی اونکو حاکم
موصوف نی طلب کیا اور اونمین ایک آدمی گرشک
کا تہا اوسنی اصل حال اون ایرانیون کے وہان آنیکا اظہار
کیا اوسنی بیان کیا کہ عرصہ دو مہینی کا ہوا جب سی وی
لوگ محمد شریف خان کی کمپو مین بمقام گرشک موجود تھے
جس روز اونہون نی غزنین مین امیر صاحب کی لشکر
کے آنیکی خبر سنی وی وہان سی چلدی اور قندہار
مین آنکر سوداگرون کے نام سی رہنے لگی پہر سردار
موصوف نی اوس سی پوچہا کہ تجہی اور بہی اونکی حال سے
کچہہ واقفیت ہی اوسنی جواب دیا کہ مجہی اور کچہہ نہین معلوم
مگر اتنا جانتا ہون کہ وی ہر روز یہان کے حالات
لکہکر خان لوگون کی پاس بہیجا کرتی تہی فتح محمد خان
نے یہ حال سنکر اوس آدمی کو رہا کیا اور اون ایرانیون
کے سب گہوڑی اور اسباب ضبط کرلیا صاحب خبر
لکہتی ہین کہ اسی سبب سی امیر صاحب نی سردار
محمد علی خان کو لکہا ہی کہ عربیون کا گارد بالاحصار سے
اوتہا دو اور سب طرح سی بہت ہوشیار اور نگران رہو
۱۳ ماری کو کچہہ سپاہی سردار محمد سلم خان
کے واسطی خرید اناج کے منڈی مین گی لیکن
دوکانون پر کسیطرح کا غلہ موجود نتہا اوسکا سبب
یہ ہی کہ جب سی سردار محمد علیخان نے خود غلہ کا
نرخ مقرر کردیا ہی تب سی دوکاندارون کو سامان
فروخت کرنی مین تامل ہی سپاہیون نے اون دوکاندارون
کو بہت دہمکایا کہ جو سامان ہم مانگتی ہین ہمکو دو پہر
اونہون نے مارنا شروع کیا رفتہ رفتہ یہان تک جہگڑی
نے طول کہینچا کہ چہہ منڈی والے اور دو سپاہی مجروح ہوے
پہر منڈی والی سردار محمد علی خان کے پاس جاکر سپاہیون
کے نالشی ہوئی محمد اسلم خان نے یہ حال سنکر بیس
اور سپاہی منڈی مین بہیجی تاکہ اون سپاہیون کو یہان
لے آوین اور سردار محمد علی خان نے مقدمہ کے
تحقیقات کرکی بجاس سپاہی بہیجکر منڈی سے

دو کانداروں کو گرفتار کروا منگوایا اور حکم دیا
کہ اول انپر خوب مار پڑی اور تا وقتیکہ یہ لوگ
نرخ معینہ پر غلہ فروخت کرنیکو راضی نہوں حوالات مین
رہین آخر کار یہ بات قرار پائی کہ آرد گندم چھٹانک
کم تین سیر اور روغن زرد دیڑھ چھٹانک فی روپیہ کا
فروخت کرین اوسی تاریخ ایک اور خط امیر صاحب
کا آیا اُسمین محمد اعظم خان اور اسلم خان کو لکھا تھا
کہ اس امر کی کیفیت لکھو کہ تم کسواسطے ابہی تک مان
سی جانب قندہار روانہ نہین ہوئی فقط

۱۴ ارمی کو قندہار سی یہ خبر ائی کہ سلطان احمد جان معہ
اپنی دو رزندگی ہرات کو جاتا تھا بلکہ دو منزل فرع ہی
آگی ہی بڑہ گیا تھا راستہ مین اوسکی پاس ایک فرمان
شاہ نصیر الدین بادشاہ ایران کا آیا اوسکی پڑہنی سے
وہ وہان سی فرع مین واپس آیا اور اوس فرمان کو میر
افضل خان اور غلام محی الدین خان کو دکہلا کر اونسی
صلاح پوچہی اوس فرمان مین شاہ ایران نے سلطان احمد جان
کو لکھا تھا کہ اب تک مین تمکو بہت وفادار اور نیک
سمجھتا تھا بلکہ اتنکہ کئے مرتبہ تمہاری شکایت بہی ہوئی لیکن
اوسپر لحاظ نکیا کیونکہ تمنی کسیطرح سی مجھکو ناخوش نہین
کیا لیکن مین اب تمہاری بچہلی کامون اور اطوارون
سے بہت ناخوش ہون بلکہ مجھکو تمہاری طرف سی
شک ہونا ہی تمکو لازم نہ تہا کہ ہرات کو خالی چہوڑکر
ایک شخص سی جو تمہارا رشتہ دار ہی لڑنی جاتے
خیر اسپر بہی گذر کیا جاتا اگر فرع پر قابض ہوکر امیر دوست
محمد خان کے فرزند کو اسیر کرکی رہا نہ کرتی اسسی سب
سے زیادہ تر گمان ہوتا ہی کہ تمنی اپنی رشتہ دارون
کو گرفتار کرکی بلا شرط اونکو چہوڑ دیا معلوم ہوتا ہے
کہ تم بہی مثل اور افغانون کی اونسی ملی ہوئی ہو اب
مناسب ہی کہ اپنی بیٹی کو طہران مین بہیجدو تاکہ وہ یہان
حاضر ہوکر امورات بالا کا جواب دیوی شاہ نی یہ بہی
لکھا تھا کہ کسیقدر روپیہ جو تمہاری پاس معرفت حاکم
مشہد بہیجا گیا ہے اوسکی رسیدی اطلاع دو
سلطان احمد جان نے میر افضل خان اور غلام محی الدین خان
سی اس امر مین مشورہ کرکی ایک عرضی شاہ ایران کو
اس مضمون سی لکہی ہی کہ مین بہت جلد اپنی بیٹی کو طہران
مین بہیجتا ہون بلکہ مجھکو تمام اپنی آل و اطفال کے بہیجنی مین
مین بہی کچھہ عذر نہین ہی سنا گیا کہ سلطان احمد جان
اب ہرات کو نجاویگا اور اوسکا آرادہ صحرا کو ہین اونکا
ہے

۱۵ ارمی کو سردار محمد علی خان کے ایک
سپاہی نے کسی یہودی کی مکان پر جاکر خوب شراب
پی اور بحالت مخموری بازار مین لوگون کو گالیان
دینی لگا لوگ اوسکو حاکم کی پاس گرفتار کرکی لیگئی اونہون نے

اول اوسکو خوب پٹوایا اور پھر حکم دیا کہ اوسکی
ناک مین سوراخ کرکی ایک ڈورا اوسمین ڈالکر تمام
شہر مین اوسکو تشہیر کرو اور ایک شخص
آگے اوسکی منادی کرتا جاوی کہ امندہ جو کوئی ایسی
حرکت نالائقانہ کریگا یہی سزا پاویگا اوسی تاریخ محمد
عثمان خان سردار محمد اسلم خان کے دایہ کا لڑکا
چوک مین صفدر علی کی دوکان پر بیٹھا ہوا تہا اوسوقت
کچھ لوگ قندہار کی جو اوسکی دشمن تہے وہان آگئے
اور اوسکو پکڑکر سی مار دیا لوگ اوسکی لعش کو سردار
محمد اسلم خان کے پاس لیگئے اونہون نے اپنی سپاہ
بہیجکر قاتلون کو گرفتار کروانگوایا فقط

اوارمی کو آودخی قوم کا ایک افغان بحالت دیوانگی
پیغمبر کو گالیان دینی لگا اور بہت کچھ برا بہلا کہا
جسوقت سردار محمد علی خان کے پاس گرفتار ہوکر گیا
اونہون نے اوسکو سمجہایا کہ ایسا کلمہ نے اوبی کا
حضرت پیغمبر کی نسبت مت کہو اوس سودائی آدمی نے
بجای اسکی کہ اونکی نصیحت پر عمل کرتا اولٹی کہا کہ تین
تمہارا پیغمبر ہون یہ سنکی سردار موصوف نی غایت خون
کو طلب کیا اور اولٹی اوس شخص کیواسطی فتوی
فانگا قاضیون نے اتفاق رائے سے مشورہ کرکی از روے
شرع کی اوسکی نسبت قصاص کا حکم دیا چنانچہ اوسکو

اوسکو سزا ہوگئی اوسی روز سردار محمد علی خان
کے پاس قندہار سی ایک خط آیا اوسمین لکہا تہا کہ
سردار محمد امین خان خیر تشریف آوری امیر صاحب کے
سنکر کشک سی قندہار کو گئے ہین اور اپنی فرزند محمد یعقوب
کو لشکر سپرد کرگئے ہین خاصہ کی زبانی بہی یہ بات
ہوا کہ ہماری کو امیر صاحب قندہار مین آمیر صاحب کے
آنیکا انتظار تہا سنکر کہ امیر صاحب کابل کی مجبورًا اوکو بلخ
حکم دیا ہی کہ جتنا زر نقد ہی اوسی نرخ سی
غلہ فروخت کرین محمد اعظم خان اور محمد اسلم خان نے
چار مہینہ کی تنخواہ اپنی فوج کو تقسیم کردی ہی لیکن
قندہار کے روانگی کے واسطی کوئی دن مقرر
نہین ہوا فقط

اوارمی کو امیر صاحب کا خط
کرشک سی محمد علی خان کے پاس آیا اوسمین لکہا تہا کہ
سردار سلطان احمد جان معہ دس ہزار سپاہ کے
صحرای بلوا مین داخل ہوگیا اور میر افضل خان نی تین ہزار
خجر محمولہ اسباب رسد فوج مین جمع کی ہین پچاس
ہزار سکہ مدد کی اور دو گہوڑہ قیمتی معہ ساز و سامان زرین
اور اتہہ سو تفنگ شاہزادہ صاحب ہدایت حسب الحکم
شاہ زمان کے سلطان احمد جان کے پاس بہیجی ہین
سعید سردار مذکور نی سکہ مذکور میر افضل خان
کے حوالہ کیا اور امیر صاحب نے سردار افضل خان

کو لکہا ہی کہ جتنا جلد ممکن ہو روانہ ہو محمد حسین رسالدار سردار محمد حسن خان کا جنسی ایک سپاہی پلٹن محمد علی خان کو مارا تہا اوسکی نسبت بعد تحقیقات حکم ہوا کہ خوب مارا جاے چنانچہ حسب الحکم وہ اسقدر پٹوایا گیا کہ بیدم ہو گیا پہر اوسکو محمد اسلم خان کی پاس لیگئے وہ اوسکی دیکہکر بہت خفا ہوئی مگر کچہہ کہا نہین پہلی جو خبر افواہ محمد شریف خان کے مرنی کی اوڑی تہی وہ جہوٹہ نکلی مگر اسمین شک نہین کہ چند روز وہ بیمار رہے تھے فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

ولایت

ولایت کی خبرین دسوین می تک کے ائین اونسے معلوم ہوا کہ امریکہ کی شمالی اور جنوبی حصہ والون مین جو باہم آتش فساد مشتعل ہو رہی تہی وہ ہنوز منطفی نہین ہوے اور سوای اوس مجادلہ اور مقاتلہ کی جسکا ذکر حصہ گذشتہ مین لکہا گیا ہی اور کوئی میدان نہین ہوا جیسان کا سفیر جو شہر لندن مین وارد اور صادر وہ گاہ گاہ واسطی سیر عجایب خانہ و دیگر مقامات نامی گرامی واقع شہر لندن جایا کرتا ہی اور جو غلامون کے خرید فروخت کی تجارت امریکہ مین ہوا کرتی تہی اوسکی رفع اور انسداد کی واسطی امریکہ کے سردارون نے ولایت انگلستان کے سرکار سے عہدنامہ لکیا ہی اور اوس عہدنامہ کے وسیلہ سے یہ حقوق حاصل ہوئی ہین کہ انگریزی جہازون مین غلام تلاش کی جاوین فقط ایضا

نیپال

سابق ازین اکثر صاحبان عالیشان ممالک آودہ وغیرہ کے واسطی کہیلنی شکار کے اون حدودات گورکہا مین کہ جو چند روز ہوئی ممالک محروسہ نیپال کے شامل ہو گئی ہین جایا کرتی تہی چنانچہ اہالیان دربار اوس ریاست نی اس امر کی بابت بحضور نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے کچہہ تحریک کے تھے اب بمعانیہ گورنمنٹ گزٹ دریافت ہوا کہ جناب گورنر جنرل بہادر نے حکم صادر فرمایا ہی کہ کوئی صاحب اہل سیف یا قلم تا وقتیکہ وہ سرفت رزیدنٹ کے دربار نیپال سے اجازت نہ لین ہرگز اوس ریاست کی حدودات مین شکار کہیلنی نجایا کرین فقط ایضا

جیپور

ایک جہٹی آمد جیپور سے مدرک ہوا کہ اندنون اوس راج کے معاملات ملکی اور مالی مین بہت سا خلل لصب ہو گیا ہی نبدٹ شیودین صاحب مختار کل راج کا مفوضہ انہی کو

بحسن انتظام انجام دیتی ہین اور اونکی مینیجری
کہ بازار رشوت ستانی اور خود غرضی کا جو پہلی دونون
وہان گرم ہو رہا تہا ایک دفعہ یکقلم موقوف ہوجاوے
فوجداری کا پہلا حاکم نالایقی کی سبب موقوف
ہوگیا اور دودو کا ٹہا کر کہ جو مردم دیانت دار اور
شجاعت شعار تہا اوسکی جگہہ مقرر ہوا نا خواندہ
لوگ کہ جو اب تک بڑی بڑی عہدون پر مامور
اور مقرر رہتی موقوف ہوتے جاتی ہین اور
اونکی جگہہ طالب علم مدرسہ کی کہ جو خاندان معزز
ٹہا کرون مین سی ہین بہرتے ہوتی ہین صاحب مکاتبہ
لکہتی ہین کہ اگر چندی پنڈت شنودین صاحب کا اہتمام
معاملات ملکی و مالی اس ریاست مین اسیطرح رہا
تو شک نہین کہ یہ ریاست حسن انتظامی اور نصفت
شعاری کی باب مین اور ہندوستان کے ریاستون سے
شرف اور سبقت لیجاویگی اور سنتی ہین کہ دو آدمی
بجرم ہلاکت بہالسی دی گئی اس عدل نے رویت
و رعایت سی لوگون کے دلونمین ڈر بیٹہ گیا ہے
یقین ہے اینندہ کو ایسی وارداتین قتل ہلاکت کم
وقوع مین آوین — تین بار اندہی آئی اور بادل کڑکا
پہر بارش ہوئی اور اولی بہی بڑی فقط ایضاً

دہلی

ایک چٹہی آمد دہلی مورخہ ۲۰ جون سنہ حال سی وارد
ہوا کہ سپاہیون کے باغ مین جو ایک جوان
کو باروت کی اوڑنی سی صدمہ پونہچا تہا وہ راہی
ملک بقا ہوا استفسار اور تحقیقات جب اس مقدمہ
کے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ امر اتفاقی تہا — موسم
مین کچہہ تبدیلی ہوگئی ہے اور ہر چہار طرف سی
ابر گہرا ہوا ہی مگر مینہ کے ہنوز ایک بوند نہین ٹپکی
پہلی جون کی شام کو اسقدر اسمان برابر جمع ہوگیا تہا
کہ سب کو احتمال اوسکی برسنی کا ہوا الا ٹہوڑے
دیر بعد مطلع اسمان بالکل صاف ہوگیا اور تاری نکل
ائی — دوسری چٹہی مکتوبہ یکم جون مین لکہا ہے
کہ ایک شخص ۳۱ مئی سنہ رواں کو یہان گرفتار
ہوا ہے اوسپر ظن غالب ہے کہ یہ قندہار کا بغاوت
ہے لیکن کچہہ اور حال مفصل اور شرح اس مقدمہ کا
دریافت نہین ہوا اور چند روز گذری کہ یہان کے
علاقہ مین تین روسیون کی جاسوس گرفتار ہوے
اونکا بیان ہے کہ ہم لوگ سوداگر قوم کی یہودی
ہین مگر اونکی پاس کچہہ مال سوداگری کا نہین ہے اب
وہ واسطی تحقیقات کی انبالہ بہیجی گئے ہین فقط ایضاً

جہانسی

ایک چٹہی آمد جہانسی مورخہ ۲۲ مئی سنہ حال سے

مدرک ہوا کہ جناب میجر جنرل بالو صاحب اس مقام
سے روانہ ہوئے اور واسطے عبور آمد رفت
دریای بیتوا کی اس جگہہ کہ جہان سی راستہ
ساگر کو گیا ہی بندوبست کر رہے ہین کہتی ہین کہ
وہان ایک پل طیار ہوگا اور گورنمنٹ سی حکم
ہوا ہے کہ جب تک یہ پل طیار نہ ہو جائی کوئی اور
تدبیر شایستہ عمل مین آوی کہ جس سی لوگون کو
دریای مذکور سی عبور کرنی مین آسانی حاصل ہو
ضمناً از اردو دہلی گزٹ

اٹاوہ

مراسلہ آمد اٹاوہ سی واضح ہوا کہ وہان کے
باشندون نی جو درخواست اپنی مرزنگ
میجر صاحب بہادر کی حضور مین بدین مضمون ارسال
کی تہی کہ ہندوستانی عورتون کی لئے پردہ دار
گاڑیان مرتب و تیار ہونی چاہئی اسپر صاحب
ممدوح نی کمال التفات فرماکر یہ حکم دیا کہ بالفعل
یہ گاڑیان تیار نہین ہین اور اسی سبب سی
تعمیل اس درخواست کی نہین ہو سکتی الا
گاڑیان تیار ہو رہی ہین انکی مرتب ہونی پر
مطابق درخواست مذاکے حتی الامکان بندوبست
قرار واقعی کر دیا جائیگا اور بالفعل یہ ممکن ہے
کہ جسب کسی پردہ دار عورت کے واسطے پل کی سواری
درکار ہو تو درخواست کنندہ کو لازم ہی کہ اڑتالیس
گھنٹہ پیشتر اطلاع اسکی صاحب موصوف کو
دے ہر طبق اوسکی وہان سی حکم صادر ہو جاویگا
کہ نصف گاڑی علیحدہ دیجاوی مگہ نصف گاڑی کا
کرایہ اسقدر ہوگا کہ ۲۰ آدمی کے مقدار ہے
اور اگر کوئی شخص پوری گاڑی لینی چاہی تو کرایہ
اوسکا دونا دینا پڑیگا ضمناً ایضاً

جون پور

وہان کے ایک مراسلہ مکتوبہ ۱۹ مئی سنہ ۱۸۵۷ سی
دریافت ہوا کہ دو ایک روز کا ذکر ہے کہ اس مقام
پر واردات غمگین واقع ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ کسی شخص نے پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کو یہہ
اطلاع دی کہ مسمی شمشیر سنگہ مشہور مفسد معہ اور
ڈاکوؤن کی گنہی مین جو قریب پانچ میل جانب جنوب
واقع ہی اقامت رکہتا ہی ایام گذشتہ کے
بیچہی حکام سول ضلع نی کئی بار تجویز اسکی
گرفتاری کی کین نہین مگر جو کہ یہ شخص گہر کا اسودہ
اور طاقت دار ہی ہاتہہ نہ آیا مدت سی اسنی یہہ
پیشہ اختیار کر رکہا ہی کہ ڈکیتی کر کی اپنی اوقات
بسری کرتا ہی اس مرتبہ کپتان گارسین صاحب بہادر

نے پندرہ سپاہیان پولیس اپنی ساتھ لیکر
اسکی گرفتاری کا آرادہ کیا اور جسوقت صاحب
ممدوح موقع پر پہونچی تو معلوم ہوا کہ مفسد مذکور معہ
اپنی اٹھہ ہمراہیون مسلح کی ایک تالاب پر موجود ہے
چنانچہ صاحب موصوف نی اوسکا محاصرہ کرلیا اور
خود اوسکی پکڑنی کو آگی بڑہی لیکن صاحب ممدوح
کے پاس کوئی ہتیار نہ تہا ڈاکون نے یہ دیکہہ کر
اونپر گولیان چلائین کہ جسکی صدمہ سی صاحب
زخمی ہوئی اور گر پڑی اور گہوڑا ہی مرگیا پہر وہ
بدمعاش بارادہ قتل کرنی صاحب ممدوح کی دوڑے
اوسوقت ہرچند صاحب ممدوح نے بہاگنا چاہا مگر دو
چار قدم چلکر گر پڑی اور مفسد کی ہمراہیون نے
جہاڑی مین سی سپاہیون کو نکلتی دیکہہ کر آگے
بڑہنی کے ہمت نہ کی مگر تعجب اور شرم کے
بات ہی کہ سپاہیان پولیس نے ایک ہی گولے
شمشیر سنگہ پر چلائی اور نہ گرفتار کیا ہرچند کہ وہ
بعد مجروح کرنے صاحب ممدوح کے بیہوش اور بدحواس
ہوگیا حقیقت مین ان بزدلون نے اس موقع پر بڑے
دغابازی کی اور سپاہی کے نام کو بٹہ لگایا
ظاہر اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ انتظام جدید مین
اکثر اجلاف لوگ پولیس مین بہرتے ہوتی ہین اور
اسی جہت سی وہ کام کے وقت ہمت ہار دیتی ہین
ورنہ اس مفسد کی گرفتاری اسوقت مشکل نہ تہے
یقین ہے کہ گورنمنٹ اسبات کا تدارک اور انتظام
کریگی بعد تحریر مالا کی اور ایک مراسلہ مورخہ
۲۲ رمی اسی مقام سی مفہوم ہوا کہ صاحب کو صحت
ہوتے جاتے ہے مگر ڈاکو ابتک اسیر و دستگیر
نہین ہوا فقط ایضاً

محصول

محصول ولایتی گٹہریکا اب بانجر دیہ سیکڑہ رہ گیا ہے
اس باعث سی بڑی بڑی تاجرون کو نقصان کا اندیشہ
ہی کیونکہ اونہون نے دس روپیہ سیکڑی کا محصول
دیکر کپڑا اپنی کوٹہیون مین جمع کر رکہا ہی چنانچہ ہمارے
کے تاجرون نی سرکار مین درخواست گذرانی
ہی کہ جتنا کپڑا ہماری دکان پہلا نہین ہی اور جو کاٹ کر
نیا رکہا ہی وہ بمنزلہ داخل گودام تصور کیا جاوی
اور اوسکا محصول بہیر دیا جاوے یا کوئی اور ایسی
رعایت کیجاوی جس سی ہمارا نقصان نہو مگر لیفٹنٹ
صاحب اہل کونسل پہلی اپنی تقریر مین بیان کر چکے ہین
کہ مدت سی یہ بات ظاہر ہی کہ محصول کپڑی کا کم ہوجاویگا

پس اون لوگون کی کوتہ اندیشی ہے کہ جو اتنا
گیہڑا جمع کر رکہا علاوہ اسکی جسوقت یہ محصول بڑہایا
گیا تہا اوسوقت بہی بہت سی تاجرون کی کوٹہیون
مین جمع ہوگا اور اونکو محصول بڑہنی سی فائدہ
ہوا ہوگا اور کیا عجب ہے کہ انہین تاجرون مین سے
بعض نے نفع اوٹہایا ہو پس اس صورت مین اون
سب کے یہ درخواست بیجا ہے فقط از اخبار کوہ نور

قاعدہ جدیدیشن

سنتی ہین کہ دربارہ درستی قواعد یشن جو
درخواست ہندوستان سی غیر متعہد سرکارے
نوکرون نے وزیر مملکت کے پاس بہیجی تہے
وہ منظور ہوگئی اور قاعدہ جدید کی مطابق سرکارے
نوکرون کو پچیس برس نوکری کرلینی پر نصف
پنشن اور ستایس برس پر ثلث پنشن ملا کریگی
اور یہ بہی مشہور ہے کہ یہ حکم گورنمنٹ ہند کی پاس
پہونچ گیا مگر ابہی جاری نہین ہوا فقط از انجمن اخبار

دریا بگرم

راجہ دریا بگرم نی اپنی شہر سی مغربی گہاٹ
کے اوپر اکیمقام تک جسکا نام جیپور ہے
سڑک تیار کرانی کے واسطی بچاس ہزار روپیہ
یعنے نصف خرچ دینا کیا ہی اوسطرف جسکا اور

جہاڑی بہت ہی اور شیر اور چیتی اس کثرت
سی ہین کہ ایک مہینی کے عرصہ مین قریب دو سو
آدمیون کے اونکی جنگل مین گرفتار ہوکر طعمہ اجل ہوے
اس علاقہ مین روئی اچہی ہوتی ہے اور راجہ موصوف
کے اس عالی ہمتی سی سرکار انگریزی بہت خوشی
ہوئی ہی فقط از مفید خلائق

اگرہ

ماہ گذشتہ مین اگرہ مین ایک کورٹ مارشل جمع ہوا
اور لفٹنٹ گلوور صاحب کو تین مہینی کی قید
بجرم مارنی میر خان خدمتگار کے تجویز کی گئی
مگر حکام کورٹ مارشل نے خباب کماندر انچیف صاحب
بہادر کو یہ لکہا کہ گلوور صاحب نے سہوا اور لڑکپن کے
نادانی سی ایسی حرکت کی اور اسواسطی اگر صاحب موصوف
کو براہ رحم دلی کی آپ معاف فرماوین تو مناسب ہوگا
خباب کماندر انچیف صاحب بہادر نی اس بات کو منظور
کیا مگر فرمایا کہ یہ بات اصل مین پسندیدہ نہین ہے
یعنے گواہون کے گواہی سی خوب ثابت ہوتا ہے
کہ گلوور صاحب نی اپنی خدمتگار کو دہمکا کر لحاف
اوڑہا کی بٹہلایا اور اوسپر گولی چلائی فقط
گلوور صاحب یہ بہانہ کرتی ہین کہ مٹی کی گولے
اوسواسطے چلائی تہی کہ دیکہین لحاف کی پار ہوتا ہین

مگر یہ ایک بہانہ ہی کہ بالکل سنی کے لایق نہین
ہے یعنی اس ازمایش کی واسطی یہ ضرور نہ تہا
کہ کسی انسان کے جان خطرہ مین ڈالی جاوے کیونکہ
اسکی واسطی صرف لحاف ہی کافی ہوتا ایک
گولی اول لحاف کی پار ہوگئی تہی اور دوسری گولی
نے کہ جو پہر چلائی گئی امیر خان مذکور کی باون کو
ایسا زخمی کیا کہ وہ کچھہ عرصہ تک پڑا رہا اور خدا خواستہ
اگر گولی اوسکی انکہہ یا کنپٹی مین لگتی تو شاید وہ
بیچارہ جان سے مارا جاتا جناب کماندر انچیف صاحب
بہادر کی خیال مین یہ بات بالکل نہین آتی ہے
کہ اس ظلم اور زیادتی کو کہ جو انسان پر دیدہ و دانستہ
کے گئے حکام کورٹ مارشل کس وجہ سے لڑکپن کے
نادانے تصور کرکی یہ لکہتے ہین کہ گلوور صاحب رحم دلی
سے معاف کروئی جاوین - اور جناب کماندر انچیف
صاحب بہادر کو اسبات کا بالکل یقین نہین ہوتا
کہ حکام کورٹ مارشل اوس حالتمین بہی ایسی ہے تجویز
کرتی کہ جب کوئی اون کے بہائی بندون یا رشتہ دارون
پر ایسی ہے ظلم اور زیادتی کرتا کہ جیسی امیر خان
پر ہوئی سوائی اسکی کچھہ ٹہوکر ہی عرصہ گذرا ہوگا کہ
جب گلوور صاحب نی ایک اہل لوپیس پر ٹول
چلایا تہا پس اسحالتمین گلوور صاحب کی ظلم اور
زیادتی کو لڑکپن کے نادانے تصور کرنا اور بہی
ناواجب ہے فقط از اخبار فیض عام

حساب ڈاکخانہ ہندستان

ہندستان کی جمیع پوسٹ افس کا شمار از روی رپوٹ
سرکار اسطرح ہماری دیکہنی مین آیا کہ سنہ ۱۸۶۰ اور
سنہ ۱۸۶۱ مین ۳۷ نئی پوسٹ افس جاری ہوے
اور ۲۳ خطوط وغیرہ کا غذ ڈالنی کی صندوق طیار
ہوے اور ۹ موجودہ پوسٹ افس جمیع ہند کے
حکومت انگریزی مین موجود ہین احاطہ بنگال مین
دو سو ۱۷ اور احاطہ بمبئی مین دو سو ایک و احاطہ مدراس
ایکسو ۷۱ اور اوسط ہند کی تمام شہرون مین
۲ سو ۸۰ راہ پٹال یعنی برای آمد و رفت ہرکارہ
ڈاک کی ۱۴ ہزار پانسو ۷۰ میل راہ از روی حساب
گنی جاتی ہی جسمین بوساطت ریل گاڑی جو راہ ملی
ہوتی ہے وہ یہ ہی بنگال دو سو ۴۸ میل مدراس
دو سو ۴۲ میل بمبئی ۴ سو پونے ۸ میل اوسط ہند
ایکسو ۲۶ عرض جملہ ایکہزار ۶ ۴ میل ہند مین ان گاڑی
جاری ہی اور واسطی پیادہ ہرکارہ ڈاک کے
فی میل جو روپیہ سرکاری صرف ہوتا ہی اوسکا

شمار اسطرح کرنی مین آتا ہی یعنی ۴ فی میل ایکیر روپیہ
۱۴ آنہ چھ پائی اور فی میل بالای اسپ ۱ روپیہ ۱۴ آنہ
۴ پائی اور فی میل بسواری کشتی ۸ روپیہ نو آنی ۴ پائی
مگر جیسی نیم آنی کا ٹکٹ خط پر لگانا مقرر پایا ہے
تب سی مرتے خطوط وغیرہ کا شمار زیادہ تصور کرنی
مین آتا ہی وگرنہ ۱۸۵۸ اور ۵۹ کی سال مین کہ اوقت
اد ہی آنی کا قانون نہین رواج پایا تہا آحاط
بنگال مین ۶۴ لاکہہ خطوط اخبار وغیرہ پوسٹ آفس
کے معرفت اتی جاتی تہی اور سنہ ۶۰ اور ۶۱ مین
۹۰ لاکہہ کاغذ کی آمد و رفت ہوئی اور مدراس مین درسنہ
مذکور ۳۹ لاکہہ تہی اور سنہ ۶۰ و ۶۱ ۹۰ لاکہہ اور احاط
بمبئی مین درسنہ مذکور چوتہتر لاکہہ تہی اسکی ایکیسو ۱۳ لاکہہ
ہوئی اور اوسط ہند مین جو ۴۰ لاکہہ تہی اسکی ایکیسو ۶۷
لاکہہ الحاصل رپوٹ ہذا مین صاف ترقیم ہی کہ بدون
ٹکٹ ماری ہوئی یعنی بیرنگ کاغذون کی بہیجنی
کا رسم اکثر ولیسی لوگون مین زیادہ پایا جاتا ہے
چونکہ انکو ڈاک کا اعتبار نہین اور حقیقت مین ولیسونکا
یہ احتمال کچہہ جہوٹ بہی نہین بیرنگ خطون کی جلد
بہیجنی کا یہ سبب ہی کہ کارکنان ڈاک کو بیرنگ
کاغذون کی بہیجہ کا حساب ہر کارہ ڈاک کو دینا ضرور

بڑتا ہی اسواسطی خطے خفاظت کر کر ہر ایک
صاحب خط کی مکان کو تلاش کر کی پہنچاتی ہین اور
بغیر ٹکٹ لگای ہوئی خط کی کچہہ پروا نہین کہ اسکا
حساب کون لینی والا ہی اگر صاحب خط کو خط پہنچا تو
فہو المراد اور اگر نہین پہنچا تو بہی عین مراد کہ کافت
آمد و رفت خانہ تلاشی سی بچی چنانچہ جیسی یہ قانون
نکلا کہ اخبارون کو بغیر ٹکٹ کی یعنی بیرنگ نہین پہنچا
تب سی آمد رفت اخبار کی تعداد بہت کم ہو گئی اور
اس تخفیف کی دوسری جہت صاحب رپوٹ نی
یہ بہی لکہی کہ اخبارات انگلند پر محصول زیادہ ہو گیا
اور انگریزی لشکر بہی کم ہوا ازین جہت سنہ ۵۸ اور
۵۹ کی سال مین جو ۵۰ لاکہہ اخبار کی ہند مین آمد و شد تہی
اس کی عوض سال گذشتہ مین ۳۰ تین لاکہہ ہوئی مگر
سنہ ۶۴ اور ۶۵ سی البتہ زیادہ خیال کرنی مین آتا ہے
کہ اسوقت جو سوا لاکہہ تہی سال گذشتہ ۳۰ لاکہہ
ہوئی فقط از اخبار برق خاطف

آدم شماری

بنگال ہرکارہ سی روداد ہی کہ ہر ضلع مین کسقدر آدمی ہے وہ حسب تفصیل ذیل
معلوم ہوا بنگال ۴ کرور ۲۰ لاکہہ مدراس ۳ کرور ۱۰ لاکہہ بمبئی ۱ کرور
پنجاب ایک کرور ۲۰ لاکہہ اوسط ہندستان ۱۰ کرور ۸۰ لاکہہ فقط التقا

۱۲ اور فی میل بحساب ۱۰ میل ۱ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۰ پائی

اودہ

الہ آباد اخبار سی معلوم ہوا کہ درینیو لا مسٹری سانڈرس صاحب کاٹن کمشنر نی ایک رپورٹ ملک اودہ کے حالات کی تالیف کی اور اوسمین ایک نقشہ سرکون اور دریاؤن و آراضی افتادہ نہر سروا وغیرہ کا لگایا ہے نہایت دلچسپ اور مفصل رپورٹ ہی صاحب ممدوح نے دریای گنگ سی حدود نیپال تک اور رو ہیلکینڈ سی دریای راپٹی تک سفر فرمایا اور ہر روز دس دس میل پر مقام کرکی لوگون سی حال دریافت کیا اور نیز خود بھی اکثر مشاہدہ کیا اونہون نے لکھا ہی کہ سطح اودہ کا ۲۵ ہزار مربع میل ہی یعنی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ بحساب ۶۴۰ ایکڑ فی میل یہہ قریب قریب اوس ملک کی برابر ہی جو درمیان جمنا و گنگا واقع ہے اور بنام دواب معروف — آبادی ۷۰ لاکھ ہی یعنی بحساب اوسط ۴۸۰ آدمی فی میل زمین عموماً زرخیز اور قابل زراعت روی سن نیشکر وغیرہ کے دریای گھاگرہ و جوگا کی متصل بڑی بڑی قطعات زمین واقع ہین جہان بباعث طغیانی آب موسم برسات مین زراعت روی غیر ممکن ہی لیکن اونہین قطعات مین موسم سرما مین تخم سن وغیرہ بافراط پیدا ہوتا ہی موسم بہ نسبت دواب زیادہ مرطوب اور سردی ہی قحط سالی کم ہوتی ہی اور پانی کوؤن مین سطح کی بہت نزدیک ہی اودہ مین دو بڑے دریا، سارو اور کوریالی ہین سارو اکوہ ہمالا سی بمقام برمدیو نکلتا ہی جو ملک کماؤن کو ملک نیپال سی جدا کرتا ہی کماؤن اور ہیلکینڈ کی جنگلون و قطعات آراضی جنگل اودہ و بعضی اضلاع زرخیز فیض آباد مین بہتا ہی اور ملا پور مین کوریالی سی شامل ہوتا ہی دریای کوریالی پہاڑون نیپال سے نکلکر نیپال ترائی مین بہتا ہی اور شمالی حد فیض آباد و بہرائچ مین اودہ مین داخل ہوتا ہی یہہ دریا سارو سی ملا پور مین شامل ہوتا ہی اور دونون شامل ہوکر دریای گھاگرہ کہلاتا ہی سرکار مین یہ تجویز پیش ہی کہ بریدیو سی جہان سی سارو نکلتا ہی الہ آباد تک مثل نہر کلان گنگ نہر کھودی جاوی جس سی علاوہ اور فائدون کی آبپاشی علاقہ بریلی و شاہجہان پور و اودہ ممکن ہی زراعتی افتادہ تخمیناً ۶ لاکھ ایکڑ ہی بلکہ اس سی زیادہ ہی جنگل سال وغیرہ لکڑی کا بافراط ہے اور اگر نہر مذکور بنای گئی تو روئی اعلی کثرت سی پیدا ہونی ممکن ہے فقط از اخبار کوہ نور

مطبوعہ ۱۴ جون ۱۸۶۲ عیسوی

مظہر العجایب

جواب باصواب

جناب منشی صاحب یہ جو آپنی نسبت راقم پرچہ اودھ اخبار مطبوعہ ۲۴ مئی میں تحریر فرمایا کہ
سمند خانہ کو خوب گرم کیا اور راہ کی ہموار ی
ندیکھی ناگزیر تہو کر ین کہا ہین ہر چند جواب ترکی
بہ ترکی ہو سکتا ہی اہم د نہین معلوم کہ آپنے
ہماری تحریر کو خلاف مقصود کسطرح سمجھا ہمنی تو
جواب مطابق سوال لکھا تہا مگر آپ نی بامعان نظر
ملاحظہ نفرمایا لہذا گذارش ہے کہ آپ پہر بغور ہمارے
تحریر کو بالاستیعاب ملاحظہ فرماوین ہر فقرہ
ہماری عبارت کا خواہ بالمطابقت خواہ بالالتزام
دال بجواب باصواب ہوگا ذہن سلیم اور فکر رسا درکار ہے
اور آپنے یہ جو ارقام کیا کہ اگر تحریر دوستانہ کرنی تہی خط
لکھہ بہیجا ہوتا اخبار مین چہاپنا کیا تہا فقط صحیح ہے
مگر ہمنی سمجھا کہ تحریر ہماری متجاوز عن الاعتدال نہین ہے
جناب کو اور دیگر ارباب ناظرین کو پسند ہوگے
بدین نظر درج اخبار ہوئی آپ گران خاطر نہو جئی ہمکو
نعوذ باللہ منہا یہ کب منظور ہی کہ جو آمر آپ کے
خلاف آداب ہو اوسکو تحریر کرین فقط
اور یہ جو آپنی لکھا کہ پند و مواعظ خیر خواہی سی خالی

نہین اہر ہم پند و مواعظ کی کب مانع ہین بلکہ
نتیجہ ہماری کلام کا یہ ہے ہی کہ نصایح نیکو و پند سودمند
بعبارت دل پسند درج اخبار ہو اکرین جس طرح سی کہ
کتب اخلاق مین درج ہین تاکہ ناظرین اونکی مطالعہ سے
فائدہ پاوین ہمارا اعتراض یہ تہا کہ کلام متعرض علیہا
کسی دلیل ہی نہ بالمطابقت نہ بالالتزام محمول نصایح
و پند ہی بلکہ موضوع و منبع بہ طعن تعریض اور یہ جو فرمایا
کہ سبحان اللہ معالجہ نفسانی کو علاج جسمانی پر قیاس
کرنا آپ کا ہی کام ہی اب ہم کہہ سکتی ہین اولاسی
علت کو دق قرار دینا اور دق کو عارضہ جسمانی
سی نہ جانا آپ کا ہی کام ہی جب کہ آپ کسی علت کو
دق کہہ چکی اور دق عوارضات جسمانی ہی سے
تو علاج بہی بطور معالجت جسمانی گذارش کیا گیا اور
یہ مثل ہی کہ اگہہ کا جلا اگہہ سی اچہا ہوتا ہی ہمنی
تسلیم کی کہ بعض دوا ذو الخاصیت ایسی ہین کہ اپنی
قوت خاصیت سی علاوہ کیفیات کی عمل کرتی ہین
اور یہ علی ہماری تحریر کا نقض نہین ہی کیونکہ یہ قوت
خاصیت ہی کہ جس سی مرض کو فایدہ پہونچا مقابل
مرض ہوگی ورنہ کب ذہن مین آسکتا ہی کہ شی مماثل
مزیل مرض ہووی کسواسطی ستر داد زایلہ قوت

مقابل سی ہوسکتا ہی نہ مماثل سی کہ مماثل تو اور
متقوی مرض سے فقط اور یہہ تحریر بہی آپ کی
صحیح نہین ہے کہ عوارض نفسانی کی علاج مین ضدیت
کا اعتبار نہین تمامی کتب اخلاق مملو اس مسئلہ سی ہین کہ
علاج عوارضات نفسانی بالضدی و بطور استیلا بقدر ضرورت
مقام عبارت کیمیا سعادت نقل ہوتی ہے فقط
عبارت کیمیا سعادت کہ شہوت بر منہج الفت
نشکند و ہر چیزی را ضد آن بشکند چنانکہ علاج علتی کہ
از گرمی شود چیزی سرد خوردن است پس ہر علل کہ از
خشم بود علاج آن تواضع کردن است و ہر چہ از بخل
خیزد علاج آن مال دادن است و ہمہ ہمچنین است
مطالعہ کتب اخلاق مفید ہی کہ جس سی حال معالجت
عوارض نفسانی دریافت ہوتا رہے فقط
دوسری برچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۳ رجون مین صاحب
اخبار یہ عبارت بطور گیڈر بہبکی تحریر فرماتی ہین کہ
مظہر العجایب موزخہ ۳۰ مئی ۱۸۴۱ء مین ایک خط اور
کچھہ مضمون بعض اخبارات سی منقول ہوا ہی اور ہمارے
تحریر سابق کا تعرض کیا ہی باری اب تو یار لوگ
کہار جمع کرنی لگی ہمارا کچھہ نہین بگرتا مگر دیکھنی والے
کہین گے کہ شاید وہ آپ تو عہدہ برا نہو سکی ہر کیف

سبکو الہٹی ہو یعنی دو ہم ایک ہی جواب
لکہین گے جب آفتاب نکلا کب نشان ظلمت رہ
فیض باران سی کوڑا کرکٹ بہ جاتا ہی فقط
مہتمم مظہر العجایب سبحان اللہ تم
اس کیڈر بہبکی سی شیرون کو ڈرانی مین ناظرین
اولی الالباب ہر حال ہماری عہدہ برا ہونیکا جواب
سی واضح ہی عیان را چہ بیان تحصیل ماحصل کی ضرورت
نہین ہی اور یہہ فرمانا کہ اب تو یار لوگ گہ
جمع کرنی لگی البتہ انصاف سی دور ہی اور دعوی
دلیل استعانتا لغرضہ مجمع کرنا راقم مظہر العجایب
کے عادت نہین بلکہ یہہ عادت آپکی ہی کہ جمعیت اعوان
و انصار و ہمضیران اپنی کو ہر باب مین جمع کرتی ہین
تائید حق مین کس سی استعانت چاہی مگر خود حق تعالی
اپنی بندون حق شناس کو توفیق راست گوئی عطا کرتا ہی
اور بلا تحریک کلمات حق اونکی زبان سی نکلواتا ہے
چنانچہ جناب حق پسند حقیقت آشنا مجمع دانش و ذکا
جناب صاحب مہتمم جام جہان نمائی تائید اللہ تمہارے
گفتگو کو پسند فرمایا اور تحریر صداقت تنویر کو
مستحسن سمجہہ کر درج اخبار کیا مان یہہ فرمانا آپ کا
کہ ہمارا کچھہ نہین بگرتا فی الواقع راست و درست ہے نعوذ باللہ منہا

راقم آپکا بدخواہ نہین ہے اگر خدانخواستہ ایسی
تحریر سی آپکا بگوتا تو ہرگز ہرگز راقم ایسی تحریر کو پسند
نکرتا بلکہ فی نفس الامر اس تحریر سی آپکی نام آوری اور شہرت ہے
اور سمجھہ بوجھکر تو مین صورت منعت اور منشی صاحب
از روی تصلف کی اپنی گفتگو کو مانا افتاب جان لینا
یا تاثیر باران برحمل کرنا بہت آسان ہی ہر شخص بمصداق
رُبَّ صَلْفٍ تَحْتَ الرِّدَاءِ یہ کہہ سکتا ہی
کہ مین مستثنی عصر ہون و علامہ زمان میری رویہ رو کون
دعوی کرسکتا ہی مگر امتحان اسکا بوقت تجربہ ہوتا ہے
آفتاب اوسوقت اپنا نور چمکاتا ہی کہ تہور ابر بہی مقابل
نہو ورنہ ع افتانے بدین بزرگی را ذرہ ابر بایدید
کند اور باران خار وخس کو بہا سکتا ہی نہ کوہ گران
سنگ کو فقط

جوالا پور

یہان پر ایک مقدمہ زہر خورانے کا ہوا نقش اوسکی
واسطی ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کی روڑکی مین ائی اور ڈاکٹر
صاحب نے اوسکی شکم سی زہر نکالا اور سنا گیا کہ
ایک مقدمہ اسقاط حمل کا بہی ہوا ہنوز پختہ خبر نہین لیکن جوالا پور
مین یہ مقدمہ کچھہ تعجبات سی نہین وہان زنا اور فحش کی بڑی
کثرت سنتی ہین ایسا بہی سنا جاتا ہی کہ کوئی مہینہ خالی نہین جاتا
کہ دو چار حمل نہین گرای جاتے ہون خدا کری ان امور
قبیحہ کا انتظام ہو اور مجرمون کا انتقام فقط

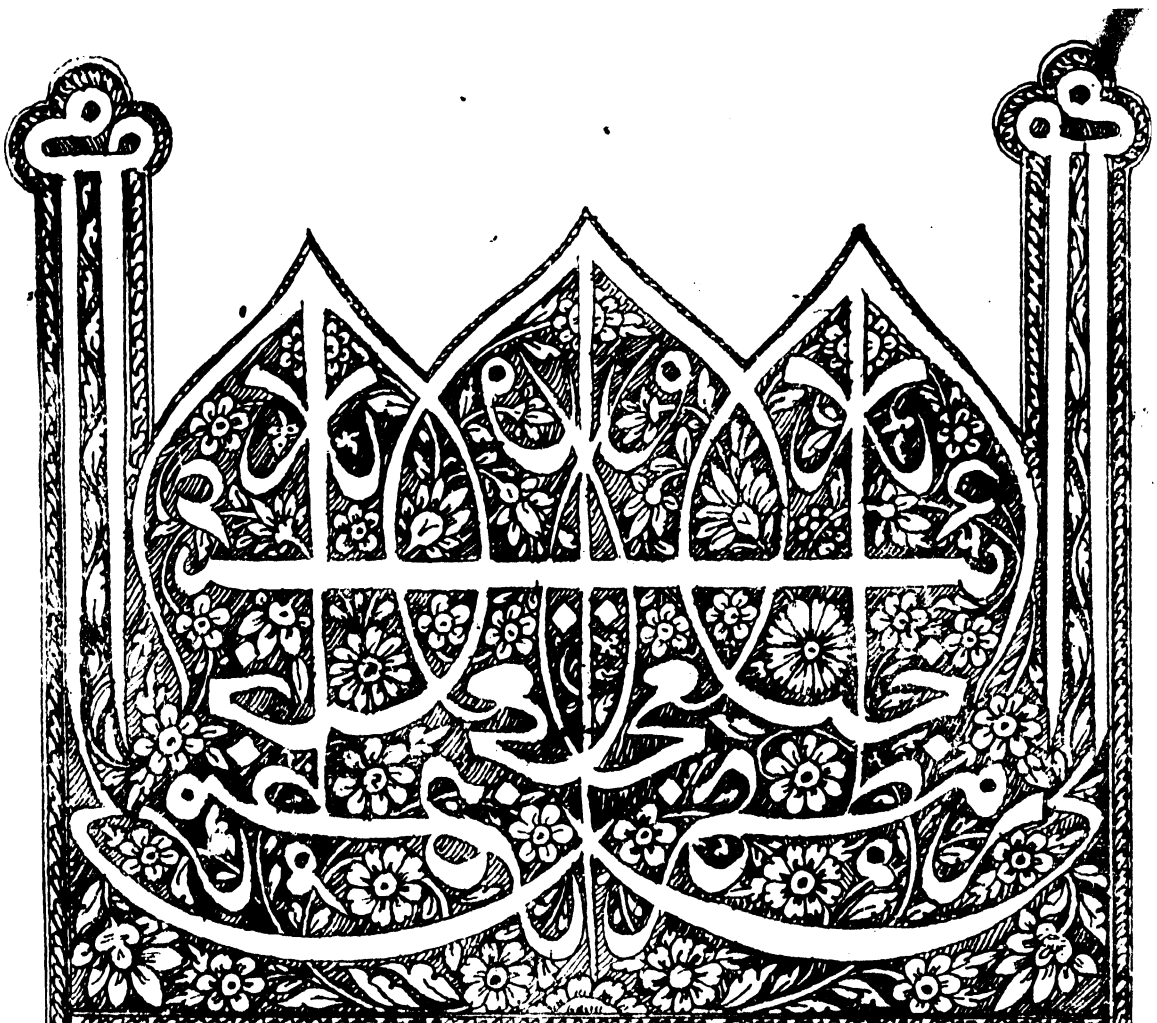
سہارن پور

صاحب مشن جج بہادر بمعہ اول رخصت تین ماہ کوہ شملہ کو تشریف
لیگئی ہین اور بجا ہر اونکی خطاب ہندر اسن صاحب بہادر
کہ جو سابق ضلع جالندر مین کبہی اسسٹنٹ کمشنر تہی مامور ہوکر
تشریف لانی والی ہین فقط

روڑکے

کئی روز سی ابر زنہاری اور بارش بہی ہوتے ہے اور غلہ بہی
اوررہا ہے اور جو کچھہ گرمی چند روز سی نمود ہوئی تہی بباعث
بارش موقوف ہوگئی اور در نیولا کارخانہ گودام روڑکے
مین ایک جدید مقدمہ واقع ہوا کہ کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ کارخانہ گودام روڑکے مین بایام قحط یہ قاعدہ مقرر ہوا
کہ ایک مقفل صندوق دروازہ آمد رفت پر رکہا جاوی اور
جو شخص واسطی سیر گودام کے آنا چاہی وہ بقدر استطاعت
اپنی کچھہ فلوس اوس صندوق مین داخل کری اور جب وہ صندوق
پیسون سی بہر جاوے اوسوقت وہ پیسہ محتاج اور مساکین کو تقسیم کیے
جاوین چنانچہ یہ ہی قاعدہ تا ایام قحط جاری رہا اور بعد قحط بہی
دستور مرعی رکہا گیا در نیولا بتقریب میلہ جمعہ گودام مین
تماشائیون کے بہت کثرت ہوئی جیف کمپنی اور دیگر ٹیشنلون
گودام نے سیر کرنیوالون گودام سی تو فلوس لیلئی اور صندوق
مین نہ ڈالے اور جب فلوس دس بارہ روپیہ کے ہوگئی اوسوقت

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ہذا طبع شد



نمبر ۲۶ | مطبوعہ ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۲۶ ذالحجہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لیہ سہ روپیہ سال ہے اور مدت ابدای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی سال تمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گے پس جس صاحب کو خریدنا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اُجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گی اور جو مضمون کہ فائدہ عام کے واسطی چھپوایا جاوی گا اوسکی اجرت نہ لی جاوی گی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جہتا ہی جو صاحب چھپوانا لکسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

بمبئی

پہلی ہمی لکھا ہے کہ پارسی لوگون کے مذہب مین
سر برہنہ اور پا برہنہ رہنا بڑا گناہ ہی اسواسطے
پارسیون نے دربار انگلستان مین برہنہ پا جانی مین
عذر کیا تہا اب تحریر صاحب اردو گائڈ سی معلوم ہوا
کہ جناب سر بارٹل فریر صاحب گورنر بمبئی نے یہہ
حکم دیا کہ پارسی لوگ دربار گورنری مین جوتین
اون کو چاہیے یا تو جوتا یا موزا دونون پہنکر آئین
یا اگر موزا نہ پہنین تو جوتا ہی دروازی کے باہر کھولکر
رکہدیا کرین فقط از انجمن اخبار مورخہ ۱۲ جون ۶۲ء

انتظام

وہان کی حکام بکمال اہتمام تفتیش کر رہے ہین کہ وہ
شخص جو شہر شہر بہ شکل مسافر شکایت گورنمنٹ
مین کتاب تقسیم کرتا پہرتا ہی گرفتار ہو مگر ہمی یہ خبر
نہین سنی یہ نے سر و پا افواہ محض لغو ہے
فقط ایضاً

کرنیل بروس صاحب

بحوالہ فنکس رقمطراز ہین کہ کرنیل بروس صاحب
ہندوستان کی پولیس کے انسپکٹر جنرل روانہ بمبئی ہوئے
اور وہانسی بوجہ بعض امور سلطانی روانہ ملک ایران
ہونگے فقط ایضاً

زنگبار

صاحب دہلی گزٹ سی یہ خبر مرقوم ہے کہ سید سعید
موقوف کرنے برادہ فروشی زنگبار کی سرکار
دولت مدار کوشش فرما رہی ہے مگر اس آمری
وہان کی تمام غریب ایسی آزردہ خاطر اور غضبناک
ہوئی ہین کہ ایلچی کرنیل لوی دہلی صاحب کو اپنا جانا
مشکل ہوگیا یقین کہ سرکار اسکا کچہہ تدارک کری فقط ایضاً

کہانا پکنی کی کل

شہر آئرلنڈ مین مشتہر کی ہے نام ایک انگریز اہل دانش
نے ایک کل ایسی نو ایجاد طیار کی ہے کہ جسکی
ذریعہ سی بدون آگ کی کہانا جس قسم کا چاہیے
پکا پکایا طیار مل سکتا ہے فقط ایضاً

دہلی

بحسب طلب حاجی صاحب نے مدت باد دریون سی منع کیا تہا کہ
کوتوالی کی سامنی انجیل کی منادی نکرین اسپر
پادری ایمن صاحب نے پنجاب کی لفٹنٹ گورنر بہادر کی
نام ایک چٹھی لکہی کہ اس جگہہ پر بہی منادی کرنیکی
اونکو اجازت ملی فی الحال جناب گورنر بہادر کا جواب
آیا اور اوسمین یہ حکم ہے کہ حکام لوگ پادریون کو
منادی کی کام سی ہرگز نہ روکین اس جواب سی پادری
صاحبون کے خاطر جمع ہوئے فقط ایضاً

لکھنو

زبانی لالہ شیو غلام مختار راجہ کرشنارت بہادر معلوم ہوا کہ چرس منڈی کی قریب رامین باجی والی کی طفل یکنیم سالہ کو بہیڑیا اوٹھا کرے بھاگا اور مان باپ اوسکی بوجہ غلبہ نوم آگاہ نہوئی قریب دوسو قدم کی بہیڑی لڑکی کو زمین پر رکھکر جاتا کہ بیٹھ پر رکھلی اتفاقاً وہان ایک آدمی سوتا تہا وہ لڑکا اوسپر جا پڑا بجز اوسکی جا برنی کی آدمی جاگا لڑکی کو کودمین لیا اور بہیڑیا بہاگ گیا قدرت خدا سی کوی اسیب اوس لڑکی کو نہین پہونچا مسل مشہور ہے کہ جیکو خوار کہی اوسی کون چکہی ایسا قیاس جاتا ہی کہ بہیڑی کو بہی وہ لڑکا پیارا تہا کہ شاید حسب اقوال مشتہرہ اکثر آدمی زادے بہیڑی کے بہٹہ مین نکلتی ہین یہ بہی نکلتا فقط ایضاً

نانا راو

وہان جو شخص نانا راو کی اشتباہ سی گرفتار ہوا تہا ہنوز اوسکی تحقیقات چلی جاتی ہے اور وہان حکام کی نیت ہی کہ اوسکو شناخت کیواسطی کانپور مین بہیجدین اگرچہ یقین نہین ہے کہ یہ شخص اصل نانا راو ہو لیکن وہ جو شخص گرفتار ہوا ہے اسقدر قید سخت مین رکہا گیا ہے کہ راقم خبر اوسکی حالت کو پہانسی بندہ تصور کرتی ہین جو منہ دستانی کہ نانا راو کو پہچانتی تہی اور کرانچی مین موجود ہین وہ اوسکی اصلیت پر مصر نہین ہین غالب ہی کہ وہ شخص نانا راو نکلی اور مفت بیگناہ مشابہت ایسی مجرم نامی کی سبب سے یہ تکلیف سہی فقط از اودہ اخبار

کمسریٹ

سررشتہ کمسریٹ کا انتظام سہی حضور حکام وقت کے دریش ہے چنانچہ ایک کمیٹی جو اوسکی انتظام کو بمقام کلکتہ مقرر ہوئی ہی تحقیقات و تجویز صاحبان کمیٹی کے اوپر تشریف آوری کرنیل برنسلی صاحب متعلق رجمنٹ ۴۲ گورہ ملتوی تہے اب اخبار انگلش مین مورخہ ۲۹ مئی سی معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کلکتہ مین پہونچ گئی اور اجلاس صاحبان کمیٹی کا شروع ہو گیا اور یہ تجویز ہے کہ محکمہ کمسریٹ زیر حکم جناب کماندر نجیف صاحب کی کردیا جاوی جو نتایج کہ تحقیقات صاحبان موصوف سی ظاہر ہونگی درج اخبار کی جاویگی از اخبار جلوہ طور مطبوعہ ۱۲ جون ۱۸۶۲ عیسوی

پٹیالہ

صاحب فرینڈ آف انڈیا اخبار انگلش مین سے نقل کرتی ہین کہ جب مہاراجہ پٹیالہ کلکتہ سی اپنے

دار السلطنت کو واپس تشریف لیگئی تو دربار عام مین یہ فرمانی ہوئی کہ کونسل گورنر جنرل عرف براے نام ہے اوسکی کارگذاری محض گیلیون پر مشتمل ہے اور مقصد اعظم اوسکا یہی ہے کہ ہندوستانیون کو فریب دیکر کل دولت ہند کی انگلستان لیجاوین ہمکو نہین منظور ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ایسی گفتگو کی ہوگی مگر سرکار کو لازم ہے کہ اسکی تحقیقات فرماوین فقط

گوالیار

اخبار گوالیار خبر رسان ہے کہ مہاراجہ عالی جاہ سندیہ بہادر اگرہ سے مراجعت فرما کر بمقام کوہی زریدنسی رونق افروز ہوئی ۲۹ مئی کو دربار ہوا دیوان صاحب اور نایب دیوان و دیگر سردارون باریاب ہوئے اور جناب میجر کینیک صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ گوالیار دربار مین تشریف لائی ایک گھنٹہ تک دربار رہا بعد تولیع عطر پان صاحب بہادر ممدوح رخصت ہوکر تشریف فرما جہاونی مراد ہوئی اس ہفتہ مین بمقام کوہی زریدنسی مہاراجہ صاحب بکیفیت کام حول اور دیگر کام ملکی کا خود ملاحظہ فرماتے ہے اور دیوان و نایب دیوان کا بمقام مذکور اجلاس ہوتا رہا خبر گرم ہے کہ دوسری جون کو مہاراجہ صاحب جہاونی زریدنسی سے رعیت بخش گوالیار ہونگی تاریخ ۲۶ مئی ۱۸۶۲ء لشکر گوالیار مین بمقام سرای ملاجی کی دیوان سرکار جناب راجہ صاحب بہادر رئیس دیواس کالپی سے آکر مقیم ہوئے دو سو نفر سپاہی اونکی ہمراہ ہین فقط از مالوہ اخبار

مصر

کشف الاخبار بمبئی نمبرہ مورخہ ۲۹ مئی مین درج ہے کہ صاحب مہتمم تامیس اف انڈیا کا ایک مکاتبہ نگار اسکندریہ سے تحریر کرتا ہی کہ اس مقام سے جو آگے ٹاپو تک جو سو میل سے تین چار میل کی قریب فاصلہ سے سلسلہ تار برقی کا بند ہوگیا ہی اسکی تیار کرنیکی تدبیر ہو رہی ہے فقط

ملک سیام

ملک سیام کا دار الریاست قدیم جو ویران ہوگیا ہی اوسمین ایک معبد عالیشان بڑا وسیع بنا ہوا ہی جہت اوسکی سنگ مرمر کی ستونون پر ایستادہ ہے اور دیوارون پر سات گز کی اونچائی کی قریب تک برابر سنہری طاق بندی ہے اور اون طاقون مین ہزارون مورتین تانبی کی جنکی اوپر طلای پتر

جڑی ہین رکہی ہین دوسرا مندر اور ہے وہ باہر
سے ایسا نظر آتا ہی کہ گویا سونی اور جواہرات
کا بنا ہی اندر اوسکی سب مکان مین فرش چاندی کا
قریب ایک اونگل کے دل کا لگا ہوا ہے اور جہاڑ
اور فانوس اور ظروف اور بدھ کی مذہب کی مورتین
یہہ سب طلائی خالص کے بنی ہوئی ہین غرض اسجگہ
سامان دولت کا ایسا نظر آتا ہی کہ ملک غیر کے
آدمی اسی دیکہہ کر بہت متحیر ہوتی ہین بعید نہین کہ
اہل فرانس جنہون نے اس قلعہ مذکور کے شروع کے
سے اوس سرزمین مین قدم اپنا جماون فقط

از اخبار عالم مطبوعہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

ولایت

صاحب مہتمم انگلشمین بحوالہ تحریر ایک اپنی کا رسپانڈنٹ
مقیم سرایا ریب صفحہ اخبار فرماتی ہین کہ جناب حشمت
مآب شاہزادہ البرٹ ایڈورڈ پرنس اف ویلس فرزند
ارجمند جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ صاحبہ دام ملکہا
وحشمتہا بخیریت تمام بمکان کنعان سی ہیرٹ مین داخل
ہوئی کی روز پیشتر پہونچنی شاہزادہ کی اوس شہر
کی رہنی والی اونکی دیکہنی کے بہت مشتاق تہی آرمے
روز جمعہ کو یہ افواہ اڑی کہ شاہزادہ آج اپنی قدوم
میمنت لزوم سے اوس شہر کو زینت و زینت بخشینگے
چنانچہ پانسا اپنی گہوڑی پر سوار ہوا اور سپہ سالار معہ
پیادگان و سواران واسطی استقبال شاہزادہ کے
روانہ ہوا اونکی بیحد ہزارہا آدمی ایک مقام پر کہ
جو فاصلہ تین میل کے شہر سی دمشق کی سڑک پر واقع ہی
بمجمع وفراہم ہوئی اور وہان تین گہنٹی تک اونکی
تشریف لانی کا انتظار کیا لیکن آخر کو محقق ہوا کہ یہہ
خبر لغو تہی اور سب لوگ اپنی اپنی گہرون کو واپس آئی
ہفتی تاریخ کو وکیل انگریزی کا ایک نوشتہ مین
مضمون آیا کہ شاہزادہ عالی تبار اج بعد دوپہر کی
داخل ہونگی یہ سنتی ہے دوپہر ہونی سی پہلے
تمام مرد اور عورت اور بچی خاص شہر ہیرٹ کے
اور ہزارہا آدمی مقامات قرب وجوار لبنان کی اونکی
دیکہنی کیواسطی جمع ہوئی تمام دوکانین اور گودام
اور مدرسہ اور کچہریات وغیرہ سب بند ہوگی اور
قریب تین بجی کی یہ افواہ عام ہوا کہ شہر مین کوئی آدمی
باقی نرہا دمشق کی سڑک پر تین میل تک برابر مردون
کہڑی اور بیٹہی تہی اور سڑک کی دوطرفہ چہتون اور
درختون اور بارجون پر ایک انبوہ کثیر عورتون اور
بچون کا تہا اور چونکہ عورتین چادرین سفید اوڑہی ہوئی تہین

تماشائیون کو ایک عجیب لطف معلوم ہوتا تہا
کہتی ہین کہ اس روز کم سی کم ایک لاکہہ مرد و زن
کے اسجگہہ بھیڑ بہاڑ تہے اور کبہی اج تک اس شہر
مین ایسا ازدہام اور تکلف نہین ہوا عرضکہ شاہزادہ
عالی تبار نی آدہی کہنٹی بادشاہی کی خیمہ مین قیام فرمایا
اور بہر وا سطی سیر و تماشای شہر کی تشریف لیگئی
اوسوقت اونکی ہمراہ رکاب سوار پیادہ ترکی تہی اور
شاہزادہ نی بہی یہان کی رسمین مطابق دستور
مشرقی ایسی دیکہین کہ جواج کی سوا کبہی پہلی ملاحظہ
نکی نہین شہر مین داخل ہونی کیوقت سلامی شاہی
قلعہ کی توپخانہ اور بندرگاہ سی سر ہوئی لوگ کہتی ہین
کہ اس موقع پر اس شہر مین اتنا تکلف اور ازدہام ہوا کہ
زمانہ سابق مین کبہی نہین ہوا انہا فقط از اردو دہلی گزٹ

منطوری

الہ آباد گزٹ سی دریافت ہوا کہ حاڑہ تین لاکہہ روپیہ
کے منظور ہے واسطی تیاری مکان عالیشان گورنمنٹ
ہوس یعنی ایوان گورنری الہ آباد کے اس سال
کے دی آگئے ہی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر
شروع ہونی ۱۸۶۳ء کے بجز جمع کرنے مصالحے
تیاری اوسکی عمل مین نہین اویگی اور بباعث صلاح
حکام کلکتہ کے اور مکانات سرکاری کی بہی تعمیرات

ملتوی ہے سنتی ہین کہ تجویز جو کی گئی تہی اس سے
زیادہ روپیہ خرچ ہوگیا فقط ایضاً

کابل

اٹہارہوین تاریخ ماہ مئی کو حسب الحکم سردار
محمد علی خان کی تین پلٹن نے کابل سی کوچ کیا
اور قندہار کی راستہ پر بمقام بانج بابر قیام کیا
انیسوین تاریخ کو شاہ بخارا کا ایلچی اور اخوندزادہ
سراج الدین قلعہ قاضی مین داخل ہوئی اور اونکی
استقبال کی واسطی سرداران کابل نے مرزا احمد خان
کو بہیجا چنانچہ مرزا مذکور حسب الحکم اونکو کابل مین لوا
لایا ایلچی کا نام محمود خواجہ اوراق ہی اور سردار
محمد علی خان حاکم کابل نی اونکی آنی پر اونکے
بڑی عزت اور توقیر کے فقط

بیسوین کو سردار محمد افضل خان کے عرضی ترکستان سے
ائی اوسمین لکہا تہا کہ مین نے ایک عریضہ بابت امورات
ایلچی شاہ بخارا کی امیر صاحب کی پاس بہیجا ہی جو
امیر صاحب اوسکی جواب مین حکم صادر کرین اوس
سی مجکو اطلاع دی جاوے فقط

اکیسوین تاریخ کو حاکم کابل کی حضور مین ایک مقدمہ
پیش ہوا صورت اوسکی یہ ہی کہ عرصہ دو برس کا
گذرا ہوگا کہ ایک شخص کابل کا رہنی والا اپنی جورو

گھر مین چھوڑکر واسطی تلاش معاش کی کسی جگہہ کو
روانہ ہوا تہا اس عورت نابکار نے اپنی خاوند کے
غیر حاضری مین دوسری شخص سی شادی کرلی تہوڑے
روز ہوی کہ اصل شوہر اوس عورت کا کابل مین واپس
آیا اور حاکم کی حضور دعوی پیش کرکے طالب
انصاف ہوا حاکم نی بعد تحقیقات وثبوت دعوی کے
حکم صادر فرمایا کہ بموجب شرع محمدی کی اس عورت
کا سر مونڈہ کر اور گدہی پر سوار کرکی شہر مین شہیر
کیجائی اور اوسی تاریخ خریطہ کہ جو شاہ نجارا کا
ایلچی لایا تہا وہ بہی موافق رسم اور دستور کابل
کے امیر صاحب کی خدمت مین روانہ ہوا فقط۔
بائیسوین تاریخ کو امیر صاحب کے پاس سی ایک
فرمان بنام سردار محمد علی خان حاکم کابل آیا اوسکا
مضمون یہ تہا کہ ہمنے بخیر عافیت تمام بمقام احمد شاہی
قندہار مین داخل ہوئی ہم کو نہین معلوم ہوتا کہ تم کس
شغل مین مشغول ہو تم نی ابتک کابل سی فوج روانہ
نہین کی اور ہم نی اس مقدمہ مین تمکو کئی بار لکہا
اب اگر ایک ہفتہ مین فوج کو روانہ کروگے تو ہم تمہاری
جاگیر کو ضبط کرلین گے اور تمہاری عہدہ پر اور کوئی
دوسرا شخص مقرر کردیا جاویگا فقط
تیئیسوین تاریخ کو ایک اور فرمان امیر صاحب کا
صادر ہوا اوسکی دیکہتی ہی سردار محمد علی خان
دربار مین سی اوٹہہ گئے اور سردار محمد اعظم خان
کے پاس جاکر وہ مراسلہ دکہایا اوس فرمان کا
مضمون یہ تہا کہ چار ہزار الہ زئی قوم کی لوگ
سردار محمد عمر خان کے زیر حکومت صحرائے
بکوا مین آپڑی ہین اور ایک پلٹن معہ سواروں کے
جو نہی قندہار سی کرشک کو روانہ کی تہی اوسنی
سے دریا عبور کرنی کی وقت تین سو سپاہی ڈوب
گئے اور دریا اس طغیانی پر ہوگیا ہے کہ بالکل
آمد رفت کا راستہ بند ہی اور بڑا مقام خوف اور
دہشت کا یہ ہی کہ اگر اس طغیانے کی سبب چند
اور راستہ بند رہا تو کرشک ہاتہہ سی جاتا رہیگا
قاصد کہ جو یہ فرمان لایا تہا اوسکی زبانی معلوم
ہوا کہ امیر صاحب قندہار مین بمقام شکارپور دروازہ
خیمہ افگن ہین فقط
چوبیسوین تاریخ کو دریافت ہوا کہ ایلچی شاہ نجارا کا
جوابی شاہ کے طرف سی خریطہ بنام امیر صاحب
لایا تہا اوسکا یہ مضمون تہا کہ اگر آپ صاحب ہمارے
ساتہہ عہد و پیمان کرنا چاہتی ہین تو اون کو لازم ہے
کہ قرآن کی اول ورق پر عہد نامہ لکہہ کر اور مہر
و دستخط مرتب کرکر ہمارے پاس بہیجدین اور

اور اگر اونکو عہد نامہ کرنی سے انکار ہو تو جواب
صاف لکھہ بھیجین تاکہ ہم اور کسی ملک کی فرمان روا
سے سلسلہ موافقت اور اتحاد مستحکم کرکے
عہد نامہ کرلین فقط

بجیسوین تاریخ کو شاہ بخارا کی ایلچی کا ایک نوکر
سردار محمد علی خان حاکم کابل کی حضور مین حاضر ہوا
اور عرض کی کہ شب گذشتہ کو کچھہ چور ہمارے
اقا کی گھر مین ائی تہی اتفاقاً ہم لوگ جاگ
پڑی اور کچھہ نقصان نہین ہوا اور ازانجاکہ ہم لوگ
دستور اور ائین کابل سی واقف نہین ہین لہذا
ہم آپ کو اطلاع کری دیتی ہین کہ اگر اینده کوئی
چور ہماری مکان مین اویگا تو ہم اوسکو جان سی
مار ڈالینگی سردار موصوف نی اسپر اون کو جواب
دیاکہ من نی تو پہلی سے ارادہ کیا تہاکہ اون کے
مکان پر پہرا مقرر کردون مگر بعدہ یہ خیال کرکے
کہ شاید ایلچی برا نہ مانی اور یہ نہ سمجھی کہ ہمکو حاکم
کابل نی قید کیا ہی پہرا مقرر کرنا موقوف رکہا اور
پہر اوسیوقت یہ حکم صادر فرمایاکہ دس سپاہی ایلچی
کے مکان پر جو پہرہ کے واسطی مقرر اور معین کردئے
جاوین فقط

کلمات فصیحت آمیز

ناظرین صحیفہ ندا کو یاد ہوگا کہ پہلی اس سی کسی پرچہ
مین ہمنی لکہا تہاکہ سلطان احمد جان والی ہرات کی
نسبت جو یہ خبرین سنی مین ائین ہین کہ اوس نی شاہ
ایران کے مدد سی سر بشورش اٹہا رکہا ہی سو غالبًا
یہ خبر محض غلط بنیاد اور بی سر و پا معلوم ہوتی ہی
اج ہماری پاس ولایت کے خبرین دسمبر ۱۸ کی
کے ائین اون سی معلوم ہوا کہ وہان کی پارلیمنٹ یعنی
مجلس شاہی مین لارڈ پامرسٹن صاحب بہادر دیوان
اعظم ملکہ معظمہ نی بیان کیاکہ ایران کی ملک سی کوئی
خبر متضمن دست اندازی شاہ ایران کے بابت امور ات
ہرات کی نہین ائی اس سبب سی یہ بات صاف ظاہر ہی
کہ اگر ایسا ہوتا تو بی شک و شبہ صاحب ممدوح کی پاس
ایران سی ضرور خبر اتی اور ہماری پاس جو اور چٹیات
ائین ہین اونسی یہ بات متحقق ہی کہ فی الحقیقت سلطان احمد جان
کے ساتہہ ایسی لوگ ہین کہ جو عہدہ گذشتہ شورش امیر
مین شریک تہی اور انہون نی اوس وقت مین بہت خونریزی
کی تہی مگر بسبب ترحم سرکار دولتمدار انگلشیہ کے
وہ لوگ مثل تفضل حسین خان فرخ آبادی اور ملا رام
وغیرہ کے سزای سی بچگئی تہی اب وہ سب سلطان احمد جان

کی لپیٹ مین شامل ہوکر اوسکی صلاح کار ہین اور یہ سے
مجرمان ناعاقبت اندیش واسطی خلل اندازی امن وآمان
مملکت ہندوستان کی جھوٹی جھوٹی باتین بناکر اڑاتی ہین اور
اوسمین اونکی یہ غرض ہی کہ جاہل اور سادہ لوح اونکی
وغلانی مین اکر بہر اتش فساد ہندوستان مین مشتعل کرین
چنانچہ درینولا اکثر بڑی بڑی شہرون مین جہان دوچار بی توف
اور کندہ ناتراش گنجیڑی اور بہنگیڑی خصوصًا بہنگیڑخانہ مین
اکہٹی ہوئی ہین تو وہ ایسمین ایسی باتون کا چرچا کرتی ہین
کہ جسکی سنی سی عقلمندونکو ہنسی آوی اور باعث اسکا یہ ہے
کہ اونکو ذاتی عقل نہین کہ وہ سچ اور جھوٹ مین تمیز کرسکین پس
اس صورت مین جو باتین جھوٹی وبنی ہین اوسکو سچ سمجھتی ہین
اور یہ نہین جانتی کہ انجام اسکا کیا ہوگا لہذا ہم اونکی نصیحت
اور خاطر جمع کرنی کیواسطی چند باتین ذیل مین درج کرتی ہین
اوّل یہ کہ سرکاری عہدہ دار یعنی افسران گورنمنٹ انگلشیہ
کے اسبات کی سنی سی انکہ اور کان کہتی ہین اور ہرچند
سرکار انگریزی کو سوای بہتری اور بہبودی ملک ہند اور
اوسکی باشندون کے اور کسی طرحکی غرض نہین لیکن یاد
رکہنا چاہئی کہ اگر مبادا کسیطرف سی کوئی بہی صورت مفسدہ کے
ہندوستان مین ہوئی کہ جس سی امن وآمان مین خلل آیا تو
اسکی بار مفسدون اور خلل اندازون کو وہ سزا ہوگی کہ جسکی
سنی سی آدمیون کے ایمان کانپ جاوینگی
دوسری یہ کہ جو شخص لڑای مین اپنی ملک یا مال
یا دین کے واسطی بہادری کرتا ہی اور شجاعت دکہاتا ہے
ہر جنگ لڑای مین مارا جاوے پر اوسکی تعریف اور
توصیف اوسکی دوست اور دشمن کرتی ہین مگر برخلاف
اسکی لی کسون اور عورتون اور بچون کو قتل کرنا
کسی فریق کی مذہب اور ملت مین روا نہین ہے
بلکہ ایسی مجرمون پر جاہی وہ کسی مذہب اور ملت
کے ہون دونون جہان مین اون پر خدا کی لعنت
برٹی ہی اب جاننا چاہئی کہ ایسی قسم کی لوگ سلطان
احمد جان کی ساتہہ ہوکر دہلی خلل اندازی ہورہی
ہین اب جو کوئی لان مجرمون اور نمک حرامون کے
باتین سنکر اونپر یقین لاویگا وہ انجام کو اوسکا پہل
پاویگا قولہ از مکافات عمل غافل مشو گندم از
گندم بروید جو ز جو تیسری یہ کہ بالفعل ملک
ہندوستان مین اسّی ہزار سپاہ جرار وازمودہ کار
گورہ کی موجود ہی اور ملکہ معظمہ کے فوج مین دیڑہ لاکہ
سپاہی اور ہین بس اس تحریر مذکورہ بالا سی ہمارے
یہ غرض ہی کہ جو لوگ عقلمند اور اصل خیرخواہ امن ملک
کی ہین وہ ان مضامینون کو عقل کی ترازو مین تولین

اور جب کسی شخص یا اشخاص کو بآرادہ فتنہ انگیزی
و خلل اندازی بات چیت کرتی دیکھین یا سنین تو
فوراً اوسکو گرفتار کراوین یا اطلاع اوسکی بخصور حاکمان
وقت کرین ورنہ وہ بھی اوس زمرہ سی باہر نہین کیونکہ
بڑی افسوس کی بات ہوگی کہ بعض مکار اور خود غرض
فتنہ انگیز اور بدخواہ کی وزغلانی سی تمام رعایا اور
دولت مندون کا نقصان ہوگا اور ابھی ابھی شہر فسا
لوگ بمقتضای کج فہمی کے بگڑ جاوینگی اور ناحق امن
وامان ملک مین خلل پڑیگا عقلمندون کو یہ بات بخوبی
ثابت ہے کہ سرکار فیض آثار انگریزی صرف
امن وامان ہندوستان اور بہتری اور بہبودی
اوسکی باشندون کے چاہتی ہی سرکار کو ہرگز کسی کے
مذہب سی کچھ واسطہ اور سروکار نہین ہے ہر شخص
بدلجمعی تمام اپنی مذہب کے پیرو ہے کری اور سرکار
کسی طرحکا جبر کسی پر نہین کرتی اونکی فایدہ اور آرام
واسطی مدرسے جابجا مقرر ہین جسکی خوشی
مین آوی وہ تعلیم پاوی اور سب خاص وعام کی
واسطی انصاف برابر ہے ہرگز کسی کے رعایت اور خاطر
داری نہین اور یہ بات سب کو یاد ہوگی کہ سنہ ۱۸۵۷
و سنہ ۱۸۵۸ مین انہین مفسدون کے وزغلانی سی کیا کیا
تباہیان اور خرابیان بابت برہا ہونی مفسدے

واقع ہوئین تہین اس جگہ بشرح اوسکی کرنی فضول ہے
بلکہ نا کفتہ بہتر اور ایک مثل انگریزی مین جو مشہور
عام ہی اور اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ جو کوئی شیطان بگاوینگا
وہی شخص اوسکا شور باکہاویگا یعنی برائی کرنیوالے
کو اوسکا برا ثمرہ ملیگا فقط ایضاً

معافی محصول

کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۷ ماہ جلال سنہ ۱۲۶۵ سی دریافت
ہوا کہ بہت سی رئیس و جاگیردار علاقہ بندیلکھنڈ نے
اپنی اپنی علاقہ مین روئی کا محصول معاف کیا اس صورت
مین امید قوی ہے کہ روئی کے تجارت مین آیندہ
آسودگی اور بہتری حاصل ہو فقط ایضاً

خبر تازہ

اسی وقت ہماری پاس یہ خبر آئی ہے کہ سرکار انگریز
کو تحقیقاً یہ بات دریافت ہوئی کہ سردار سلطان احمد جانے
والے ہرات کی شریک اور شامل اہل ایران نہین
ہین لہذا سرکار نے تجویز فرمائی کہ افغانستان کے
امورات سی بالکل باز رہے فقط ایضاً

تقسیم گورداسپور

حال تقسیم گورداسپور کا پرچہ ہفتہ گذشتہ مین درج
ہو چکا ہی اب جو کچھ اور حال نسبت تقسیم گورداسپور
اردو دہلی گزٹ سی دریافت ہوا درج اخبار ہوتا ہے

کہ درینولا ایک رسم قبیح گڑدہانی کے
اکثر اضلاع مین ہوا کرتی ہی اسکا حال تحقیقاً ہمکو یہ دریافت
ہوا کہ ایک ہندو عورت اپنی مان کی گہر سی رخصت
ہوکر اپنی سسرال کو جاتی تہی اوسوقت اوسنی
اپنی بہائی سی کچھہ طلب کیا مگر بہای نے اوسکی دہی
سی صاف انکار کیا لاچار اوس عورت نی
جانی کی واسطی قدم آگی بڑہایا اور جب بہی بہرو دیکہا
تو اوسکا بہائی اور بہاوج دونون بہر کی ستون بن گئے
اوسوقت وہ بہت گہبرائی اور وہین بیٹہکر رونے
لگے اتنے مین ایک فقیر وارد ہوا اور اوسنی حال
گریہ اور زاری کا اوس سی پوچہا جو اصل حقیقت
تہی اوس سی اوسنی فقیر کو اطلاع دی یہ سنکر
فقیر نے کہا کہ ایک کٹورا پانی کا اور تہوڑی سی
گڑدہانی لا اور ان دونون کی پاس خاموش
بیٹہکر آنکہین بند کرے اس بیچاری عورت نی ایسا ہی
کیا تہوری دیر بعد جب آنکہہ کہولی تو دیکہا کہ اسکا
بہائی اور بہاوج دونون بہر اپنی حالت اصلی مین
آگئی ہین یہ دیکہکر اوسکو بہت خوشی ہوئی اب اس
وہم کی یہ شانین ہوتے ہین کہ ہر ایک ہین اپنی بہائی
کے لئے سوموار یا جمعہ کے دن گڑدہانے
بہیجی اور اوسکی عوض بہائی اپنے بہن کو خواہ

کچھہ زر نقد یا کوئی زیور جیسا کہ اوسکو میسر
ہووے دیوے پہلی اس رسم کا آغاز گنوارون
اور دہقانون مین ہوا تہا کیونکہ یہ چیز اکثر ہوتی ہے
لوگ بہت کہایا کرتی ہین مگر رفتہ رفتہ اب اسکا
عملدرآمد شہرون مین بہی ہونے لگا ہی لیکن
چہوٹی ذاتون مین اسکا استعمال ہی بعض یہ بہی
کہتی ہین واسطے رفع وبا کی ٹوٹکا کیا ہی فقط ایضاً

اگرہ

آج کل اگرہ مین چورونکا بہت زور ہی تہوری روز ہوی کہ
مسٹر پرونشیہ صاحب کی کہوڑی مالیت تخمیناً چار لاکہ
روپیہ کے چوری گئی آخرکار ایک چور مع اسباب مادیہ گرفتار
ہوا اور دو چور بہاگ گئی یقین ہی کہ حسب نشاندہی مجرم
مقید وہ بہی گرفتار لاوین اور بباداش جرم سزا پاوین
اور چند روز ہوئی کہ تاجگنج کی راہ مین چند بدمعاشون نے
ایک بنجارہ کو لوٹ لیا تہا کہتی ہین کہ اس زمرنی مین مردان
پولیس بہی شریک تہی ہر وقت تقسیم حصہ ایک سپاہی کو
حصہ نملا اوسنی اس رنج سی سب بدمعاشون کو گرفتار

سخت حیران ہے کہ جسی یہ نیا بندوبست پولیس کا ہوا ہے
اکثر اخبارون مین پولیس کے بداعمالی دیکہی جاتی ہی
کوئی ہفتہ خالی نہین جاتا کہ انگریزی فارسی اخبارون

ہین انکی بداعمالی کا حال ملاحظہ مین نہین آتا معلوم ہوتا ہے
کے اسقدر زلی باکی اور بیشرمی کا مون مین چالاکے گا
کیا باعث ہی حکام والامقام کو چاہی کہ انکا قرار واقعی
سبد و بست فرمانوین اونکی نسبت نہوری قصور مین سخت سزا انجیز
کرین تاکہ دیگر بدمعاشون کو عبرت ہو اور بھلی آدمیون کو
غیرت ورنہ بڑی بدنامی کی بات ہی مثل مشہور ہے ایک
مچھلی تمام بانی کو گندا کرتی ہی حکام کو از روی معدلت
انتظام اسکا کرنا چاہی بر رسولان بلاغ باشد بس فقط

دہلی

ہر کمالی را زوالی مثل مشہور ہے دنیا کی ہر بلندی
کو پستی ضرور ہی تصدیق یہ ہے کہ بملاحظہ دہلی گزٹ
معلوم ہوا کہ دہلی کے جامع مسجد کی دیوارین بہت کمزور
و بوسیدہ ہوگئی ہین اور یہ بھی دریافت ہوا کہ ایکطرفسی بڑا
حصہ اوسکا گر پڑا تمام سیڑھیان بلبہ سی اٹ گئین اب
وہ مسجد بہت بی رونق معلوم ہوتی ہے صاحب
دہلی گزٹ کا قول ہی کہ اگر مرمت اسکی جلد ہوگی تو عجب
نہین کہ برسات مین اور بھی دیوارین گر پڑین اور سبب
کمزور اور بوسیدہ ہونی دیوارون کا یہ بیان کرتی ہین
کہ اونمین پیپل کے درخت پیدا ہوگئی ہین جتنا وہ بھرتی
ہین اوتنی ہے اونکی جڑین پھیلتی ہین اس سبب ایک پتھر

دوسری پتھر سی علیحدہ ہوتا جاتا ہی اخبار صدافت
آثار مجمع البحرین سی معلوم ہوا کہ درینولا دہلی مین مرض
سرقہ و بخار و ذات الجنب کی کثرت ہی خصوصًا طفال
خورد و سال بعارضہ بخار دسعال اور اسہال زیادہ مبتلا ہین
یکم جون کو ایک آدمی ڈاک گاڑی کے نیچے آکر مرگیا
اسمقدمہ کی تحقیقات درپیش ہی ہنوز کچھ سزا کو جوان کو نہین
ہوئے دیکھا جاتا بتکاہ حکام والامقام سی نسبت مدعا علیہ
کے کیا سزا انجو ہر بتکاہ حکام دہلی سی دربارہ آباد
شہر یہ حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ ابتک باہر مقیم رہی
اور شہر مین آباد نہین ہوئی وہ اب آباد نہین ہونی پاوین
دوسری برجہ انگریزی دہلی گزٹ مطبوعہ بانجوین جون حال
مین صاحب اخبار کچھ خبرین افواہی دہلی کی لکھتی ہین اور بعد اندراج
البسی واہیات مزخرفات خبرزکی کہ شاید ہندوستانیون
کے فرشتون کو بھی نہ سوجھی ہون بنظر خیرخواہی سرکار دیدہ
پائیدار حکام وقت کو کیا اچھی بیباک صلاح دیتی ہین ہم
واسطی سیر ناظرین باریک بین کی ترجمہ اوسکا بعینہ درج پرچہ
ہذا کرتی ہین تاکہ ناظرین کو حال دوراندیشی اور خیرخواہی
وقایعہ نگاران انگریزی معلوم ہو اور اونکی ذہانت اور
فراست مفہوم صاحب دہلی گزٹ بطور افواہ ارقام فرماتے
ہین کہ ۳ رجون کو کسی شخص نے بوقت شب گارد متعینہ

دہلی دروازہ پر گولی چلائی لیکن یہ بات ہماری قیاس
مین نہین ائی شاید اوسوقت اسمان سے کوئی تارا ٹوٹا
جسکو سنتری نے کوئی تصور کیا اگر فی الواقع یہ خبر
راست ہی تو بیداد اس قصور کے تا وقتیکہ اصل مجرم گرفتار
نہو وہ تمام محلہ مسمار کیا جاوے فقط اوراج کل دہلی مین شہرہ
ہین اونکی دلون مین ایسا خوف ڈالا جاوی کہ وہ بیہودہ
بازون نے اور انواع طرح کی واہی تباہی خبرین مشہور
خبرون کے مشہور کرنی اور واہیات لکھنی سے باز اوین
کرر کہین ہین منجملہ اونکی یہ بھی مشہور ہے کہ شاہزادہ

مہتمم منظر العجایب کو صاحب دہلی گزٹ

فیروز شاہ ہندوستان سے ملک ایران مین داخل ہوگیا
کے عقل رسا اور ذہن ذکا پر تعجب آتا ہی کہ وہ
اور شاہ فارس نے اوسکی شادی اپنی دختر سے کر لی
کسواسطے ایسی واہیات پوچ لچر خبرون کو درج
ہے اور شاہ ممدوح کو فیروز شاہ کے بڑی عزت سے
اخبار فرماتی ہین نمعلوم کون مراسلہ نگار راست
منظور ہی چنانچہ فیروز شاہ کا یہ ارادہ ہے کہ ہمراہ فوج
گفتار اونکو ایسی خبرین پہونچاتا ہی یا خود صاحب کا
ایران دہلی مین داخل ہوکر تخت طاوس دہلی پر اجلاس کرے
کوئی سوکل دہلی سے ایسی خبر لاتا ہی اگر ایسی خبر
اور نیز نسبت سال گذشتہ امسال دہلی مین نزدیک
کچھہ بھی اثر ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ کوئی وقایعہ نگار ایسے
دور سے برات بہت آتی ہین اور باشندگان شہر دہلی
درج اخبار نکرتا شاید صاحبان یورپین کے دلونمین
سے واسطے آباد ہونی دیگر عجایبات اور دیہات
ایسی خبر کی کچھہ صداقت ہو اور ایسی راست نگار اور
مین نکلی جاتی ہین پس حکام والامقام کو ایسی وقت
صدق گفتار کے عزت ورنہ ہندوستانی عقلمند ایسی
مین نہایت حزم اور ہوشیاری چاہئی اوسکی تدبیر
اخبار کو محض لغو جانتی ہین اور صاحب دہلی گزٹ کو خبر
یہ ہے کہ جسقدر شہر مین گاڈی بہلی وغیرہ آنوین
پہچانتی ہین اور اعجب العجایب یہ ہے کہ صاحب دہلی گزٹ
سب کے تلاشی ہونے چاہئی تاکہ اندیشہ خفیہ ہتیار
ہندوستانیون کے نسبت تو بجرم مشہور کرتی ایسی

واسطے خبروان کی سزا تجویز فرماتی ہین اور خود کو بچہ
بکو بچہ تو بذریعہ اخبار یہ خبرین اوڑاتی ہین ہماری
دانست مین اسکا انسداد تو اپکی ہی ہاتھہ ہے حکام والا
مقام کو اسطرف توجہ فرمانا محض تضیع اوقات ہے

سیالکوٹ

ایک عنایت فرمای کی نوارشنامہ سی دریافت ہوا کہ مسمی
حرمت خان ساکن بریلی سابق جمعدار محکمہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ
کہ ایام مفسدہ ۹ جولای ۵۷ء مین باغی ہوگیا تہا اور بحکام
نے بسبب شرارت اور بدذاتی کی اوندنون ناحق
دو صاحبان یورپین عظیم الشان کا خون اپنی گردن پر لیا
اور دونو جہان مین مونہہ کالا کیا بعد اوسکی واسطے
گرفتاری مجرم مذکور سرکار ابد بابد اسی
مبلغ ایکہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہوا مگر باوجود
ہونے اشتہار انعام ہزار روپیہ کی بحکام کسی کے
ہاتہہ نہ آیا اور اب تک علاقہ مہاراجہ جمون مین پھرتا رہا
اور پریشان پھرتا رہا اخر کار بقول مشہور ہر کسی را آن
درود عاقبت کار کہ کشت درنیولا اوسکی مخبری
سرکار مین ہوئی اور یہان سی ایک کمپنی سپاہیون کے
واسطے گرفتاری باغی مذکور کی روانہ ہوئی چنانچہ صحرای
نواح جمون مین اوسکا مقابلہ ہوا اور آخر کو ایک سپاہی
کے ضرب شمشیر سے مارا گیا اب لعش اوسکی سیالکوٹ
مین ائی ہوئی ہی اور پیش دروازہ کو توالی بڑی ہی فقط

انگلستان

کارخانہ جلیات مقام ابہی واقعہ انگلستان تاریخ
۳ مئی ۶۲ء روز چارشنبہ اسقدر اگ لگی کہ انبار ہزارہا من
غلہ سائیدہ و نیز سائیدہ جلکر خاک سیاہ اور سارا
کارخانہ تباہ ہوگیا اور ایک مکان ۱۰۶ فٹ لنبا اور
۸۰ فٹ چوڑا کہ بصرف زر خطیر تیار ہوا تہا بانگاہ اگ
سی برباد ہوگیا واسطے اگ بجہانے کی صدہا پنجاب شہر اور
علاقہ کی جمع ہوئی الاوہ اگ منطفی نہ ہوئی کوسون تک تپش
چٹخ چٹخ کر اوڑ گئی اور وہ اگ ایسی مشتعل ہوئی کہ کوسون
تک روشنی پہیل گئی اور اوسوقت ایسی آواز مہیب
خوفناک اوس اگہہ سی انی تہی کہ گویا صدہا چکی چلتی ہین سنی والے
کو کمال خوف اور ہراس ہوا تہا ہرچند افسر پولیس نے بمجرد اگ
لگنی کی تدبر و بست کیا مگر مدد اتی اتی سب مکان مسمار اور
برباد ہوگیا اور اتبک باوصف فرید تلاش و تحقیقات
سبب اگ لگنی کا دریافت نہین ہوا کہ اتفاقیہ لگ گئی یا
کسی شخص نے شرارت سی لگادی فقط

مکہ معظمہ

صاحب مفصیلٹ تحریر فرماتی ہین کہ سابق اس سی ہمنی مجملاً

حال جاری ہونی اشتہار کا مکہ معظمہ سی درج اخبار کیا تہا
اب ہماری ایک دوستانی جو کچہ اصل حال اوسکا ہمکو لکہا ہے
واسطے ملاحظہ ناظرین کی درج صحیفہ ہوتا ہی کہ اول یہ اشتہار
مکہ معظمہ سی جاری ہوا تہا اور اوسمین ہدایت اور نصیحت واسطے
مسلمانون تمام ملک کے مندرج تہین چنانچہ ایک
نقل اوسکی بزبان عربی بمبئی مین بہی آئی اور وہان سی ہزار
نقل اوسکی جیکر ہندوستان مین تقسیم ہوئین صاحب خبر لکہتی
ہین کہ سوای نصیحت اور پند کی کوئی خراب مضمون اوسمین نہین ہندا
ہم درج وقایع کرتی ہین اس اشتہار مین مولوی قاری صاحب
کہ جو موجد اشتہار ہین تحریر فرماتی ہین کہ حضرت جبرئیل الکتب
خواب مین میری پاس آئی اور فرمانی لگی کہ عرصہ سی دین اسلام مین
خرابے ہی اور اکثر مردمان اس دین کی یعنی مسلمان خلاف
شرع کام کرتی ہین شراب پیتی ہین جہوتی قسمین کہاتی ہین اور علی ہذا
بہت سی فسق و فجور کے مرتکب ہوتی ہین اور اونکی تنبیہ کی واسطے
کئی سال سی بلاہای سخت نازل ہوئین وبای قحط بڑا اور سخت
خرابیان واقع ہوئین مگر وہ ابتک باز نہین آتے لہذا مجکو خدا
عزوجل نے اس حال کی اطلاع دینی کو تمہاری پاس بہیجا ہی لہذا
مین تمکو خبردار کرتا ہون کہ اگر ۱۲۷۹ھ مطابق ۱۸۶۲ء تک
وہ لوگ اپنی افعال بد سی باز نہ اوینگی تو اونکی اوپر قہر الہی نازل
ہوگا اور بڑے خرابی مین گرفتار ہونگی مولف کتاب کا بیان ہے کہ مین نے
وقایع نگاران انگلستری ایسی خبر سن بخص باطل کہ کوئی
اقرار کیا کہ مین سبکو حتی الوسع خوب سمجہاؤنگا اور بجا لاہے
احکام مین قصور نکرون گا اور یہ حضرت جبرئیل نے فرمایا
کہ کئی ہزار سال سی ہم زمین پر آئی ہین اور ہمکو حکم جاری فرمہ
اور انیکا ہی دوسری مرتبہ جب ہم آوینگی سب بادشاہون
کے سلطنت جاتی رہی گی بدعملی ہوگی اور ہر جگہ سلطنت
ہو جاویگی تیسری بار ہماری آنی سی آدمیون کا زبان
کافرہ جاتا رہیگا جو چیز وہ کہاوینگی وہ اونکو کرنی معلوم
ہوگے جوتہی دفعہ مین تمام عصمت اور پاکدامنی جاتی رہیگی
بعد ازان زمین اور اسمان ایک ہوکر تمام دنیا معدوم ہوگی
صاحب خبر لکہتی ہین کہ یہ ہدایت آخری حضرت جبرئیل کی
واسطی امتحان کی ہی کہ سب آدمی اچہی کام کرین اور بری
کامون سی باز آوین اور حکام وقت اور صاحب دلیرے
ہند یعنی نواب گورنر جنرل بہادر عدل انصاف ہر کام
مین فرماوین اور صاحب خبر لکہتی یہ فقرہ بطور خوش طبعی
لکہا ہی کہ پنیک اور امین سوداگران شراب کو جائے
کہ حضرت جبرئیل کے تیسری مرتبہ کی آنی سی پہلی اپنی
شراب کو بیچکر روپیہ جمع کرلین فورنہ اوسوقت شراب
کردی ہو جاوی کی اور کوئی نہ خریدی گا فقط

ستم مظہر العجائب کو معلوم کہ یہ
وقایع نگاران انگلستری ایسی خبر سن بخص باطل کہ کوئی

جاہل ہی اونہیں یقین نہ لاوی کہان سی حاصل کرتی
ہین یا اپنی ہی سی ہراش کر منظر خیر خواہی و واسطہ اللہ
سرکار کے لکہی ہین ورنہ کسی کتاب کلام اہل اسلام سی
یہ ثابت نہین کہ حضرت جبرئیل امین بعد وفات حضرت
پہر زمین پر تشریف لاوین کیونکر یہ خبر درست ہو سکتی ہی معلوم ہوا
کہ کسی ہندوستانی احمق یا صاحب لوگون نی یہ خبر
وضع کی ہی اور ایسی خبرین خلاف عقل و نقل جاہل علم
مشہور کر دیتی ہین اور وقایع نگاران انگریزی بلا تصدیق
و ثبوت درج اخبار کرتی ہین اور ایسین خیر خواہی سرکار جانتی
ہین حالانکہ یہ امر خلاف خیر خواہی ہے اور مشہور کرنا ایسی خبرون کا
ایسی مصلحت سی بالبعد ہے اگر یہ منظور ہی کہ سرکار کو تمام
رعایاے ہندوستانی خصوص مسلمانون سی بدگمان کرین سو یہ
باطل ہی کہ سرکار کی نزدیک تمام رعاے ہندو و مسلمان باشندہ
ہندوستان و تمام اہل انگلستان سب یکسان ہے اور منظور ہے
کہ تمام رعایا ہماری آسایش اور آرام سی رہے اور کوی قوی
ضعیف پر ظلم نکرنی پاوے اور یہ امن و امان رعایا کو کسی سلاطین
سلف کی عہد مین نہ ہوا ہوگا یعنی زمانہ ماضیہ مین جب کسی قوم نے
قوت اور غلبہ پایا اوسنی دوسری قوم کے آدمیون کو

اذیت اور تکلیف بیوجہ پہونچانا شروع کیا کہ اباون تکلیفات کی ذکر سی
خوف آتا ہے اب تمام مردم رعایاے ہندوستانی عہد سلطنت سرکار پایدار
مین بخوف و خطر اپنی زندگی بسر کرتی ہین اور سرکار کی امن و امان کو
دلسی دعا دیتی ہین الہی اس سرکار پایدار و دولتمدار کو اس مرحمت و رحم
کے ساتہہ رعایا ہندوستان کے سر پر تا قیامت قایم رکہی آمین

روڑکی

جو وقت شیطان بہکاتا ہی اچہے آدمیون کی نیت مین فرق آجاتا ہی بیان
اوسکا یہ ہی کہ ایک صاحب لوگ مین سی انگریز سوداگر باشندہ میرٹہہ کی دکان
مین سی گہڑی چوری گیی پولیس کی سپاہی نی اس گہڑی کو بازار مین
ٹہہرکر بعدہ بارادہ فروخت اوس گہڑی کو پاس اسمتھ صاحب سوداگر
روڑکے کی لیگیا اور بیان کیا ہمارا روپیا ایک سوداگر پر آتا تہا
اوسنی یہ گہڑی ہمکو روپیہ کے بدلی دی ہے ہم اسکہڑی کو بیچیا چاہتے
ہین اسمتھ صاحب نی جواب دیا کہ ہمکو تو لینا منظور نہین ہے مگر ہماری دوکان
مین چہوڑ جاؤ فروخت کرونگی جسوقت بکجاویگی روپیہ بعد وضع
فروخت اپکی پاس بہیجدونگی جب سوداگر باشندہ میرٹہہ
کو گہڑی کے چوری جانے کے اطلاع ہوئی اپنی قیاس سی جانا کہ فلانا
صاحب گہڑی کو چور لیگیا پولیس والی ڈاک روڑکی مین آیا اور جناب
صاحب جسٹ مجسٹریٹ کمپ روڑکے کے پاس حاضر ہوکر

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ہند اطبع شد

نمبر ۲۸ | مطبوعہ ۲ جولائی سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۱۴ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی سوا محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی سوا محصول ڈاک لیہ روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو خریدا خبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ نے سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فایدہ عام کے چھپوایا جاوی گا اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جیسا ہے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی ونا گری یا دیگر کا خریدنی کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

رنگون

مولمن اور رنگون کے اخبار مین لکھا ہی کہ سپاہیان پولیس اسجگہہ نی ایک ہاری اور مشہور ڈاکو سی کہ جس کا نام سیاہ سنگ ہی ایک سخت مقابلہ کرکی اوس مفسد مشہور کو گرفتار کیا لکھتی ہین کہ کئی مہینی سی بیشتر اس مفسد نی اون اضلاع مین بڑا سر اوٹھار کہا تہا اور اکثر آدمیون کو اسکی ہاتہہ سی بڑی تکلیف اور ایذا پہنچی تہوڑی روز ہوئے کہ ایک موضع کی باشندون نی خبر دی کہ فلانی مقام پر وہ چہپا ہوا ہی اسپر اہالیان پولیس نے تدبیرات شایستہ عمل مین لاکر اوسکی گرفتاری کے واسطی کوچ کیا وقت پہنچنی موضع کی مفسد سے ایک بڑا مقابلہ ہوا اور بہت سی گولیان اوسنی سرکاری سپاہیون پر چلائین مگر یلان سرکار نے بکمال جرات وجسارت داد شجاعت وجوانمردی دیکر اوس مردود مشہور کو گرفتار کیا اور اب اوسکا سر کاٹ کر نیزہ پر رکہہ مولمن مین لائین ہین اس معرکہ مین طرفہ ماجرا یہ ہوا کہ سپاہی جنہون نے اوسی گرفتار کیا ہی وہ سب ہندوستانی ہین اور اہل برما کی سپاہیون نے اس معرکہ مین بڑی نامردی کے عجب نہین کہ اس دلیری کی جلد وہین ہندوستانی سپاہیون کو کچہہ انعام ملی اور اونکا عہدہ بڑہی قطع از اخبار اقصاب عالم

دتیا

دہلی گزٹ کی ایک کارسپانڈنٹ دتیا سی لکہتی ہین کہ اور ہر سب طرح امن وامان ہی — راو صاحب کی گرفتاری کی خبر بہت فساد رفع ہوگی اور جو لوگ کہ بانی مبانی اس ہنگامہ کی تہی وہ اب مقید ہین اور مقدمہ اونکا بمگاہ حکام زیر تجویز ہی کہتی ہین کہ ارجن سنگہہ عنقریب بنارس کو روانہ ہوگا اور وہین بے کھٹکے تعلیم پاویگا کچہہ پنشن بہی اوسکی واسطی مقرر ہوگی ہے فقط ایضاً

شعلہ پور

سنا گیا کہ شعلہ پور مین ہندو اور مسلمانون کی باہم فساد ہوا صورت اوسکی یہ ہی کہ ہندو اپنی مذہبی رسمیات کی موافق واسطی رفع مرض وہلاک ہیضہ کی کسی دیوتا کی سوار بازار مین نکال رہی تہے کہ اسمین مسلمانون سی چہیڑ ہوا اور اوسنی پہلی چہیڑ سی کہ جو جہادنی کی بازار مین ہوا تہا زیادہ تر طوالت پکڑی بعد رفع ہونی اس ہنگامہ کے

سپاہیان پولس موقع واردات پر ائی فقط ایضاً

اجمیر

جناب اسسٹنٹ صاحب بہادر کی محکمہ مین ایک مقدمہ
چھاوٹی نصیر اباد کا دایر ہوا تہا اس مقدمہ مین حلف
دروغیکی ایسی سزا کامل تجویز کی گئی ہی کہ جیسی چاہیے
اسمقدمہ کی صورت یہ ہی کہ نصیر آباد مین ایک سوار نے
صاحب مجسٹریٹ چھاوٹی نصیر آباد کی خدمت مین انکر یہ اشکا
کیا کہ ایک نائی کا لڑکا میری دو ٹوٹے جورا لیگیا اور
اوسکو رنڈی کی گہر جاکر رکہدیا بعد تحقیقات کی صاحب
موصوف نی یہ ٹہہرایا کہ نائی اور رنڈی دونو مجرم دسترا کے
مستوجب ہین اور ان سب کو موسل مقدمہ کے جناب اسسٹنٹ
کمشنر صاحب بہادر کی خدمت مین ارسال کیا اور بروقت
تحقیقات کی کمال دور اندیشی کے ساتہہ اوس سوار سے
صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر نی دریافت کیا کہ کون سی
راستہ سی تو رنڈی کی گہر یہ ٹوٹے تلاش کرنیکی واسطے
گیا تہا اور جب سوار نے اوس راستہ کا کہ جدہر کو وہ
گیا تہا بیان کیا تو صاحب ممدوح نے فرمایا کہ تجکو سوای ان
ٹوٹون کے تلاش کرنی اور رنڈی کے گہر جانی کی
راستہ مین کچہہ اور بہی کام تہا یا نہین اسبات کو سچ
سچ بیان کر سوار نے جواب دیا کہ سوای اسکی مجکو
اور کچہہ کام نہین تہا تب صاحب موصوف نے
فرمایا کہ اگر سوای اسکی راستہ مین تجکو کچہہ اور کام
نہ تہا تو سیدہی راستہ کو کیون نہ گیا اور کسواسطے اتنا
پہیر کہایا یعنی جس راستہ سی تو گیا اوسمین بہت
پہیر پر تا ہی اس سوال کا سوار نی جب شاید کچہہ اور
نہ سوجہا تو یہ جواب دیا کہ مجکو اس راستہ مین کچہہ کام
تہا یہ سنکر صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے فرمایا کیا خوب
کہ ابہی تو کہتا تہا کہ مجکو اس راستہ مین کچہہ تہا یہ تو نے
بعد حلف کی صریح خلاف بیانی یعنی حلف دروغی
کے اور تحقیقات کرنی سی یہ بہی روشن ہوا کہ وہ
نائی اور رنڈی بہی اصل مین کچہہ مجرم نہ تہی
اسلئی صاحب ممدوح نے سوار کیواسطے بموجب تعزیرات
ہند کے ساتہہ برس کے قید تجویز کر کی روبکاری
اسمقدمہ کی خدمت مین جناب ریبی کمشنر صاحب
بہادر کی ارسال کی امیدہ جیسا کچہہ معلوم ہوگا واسطے
ملاحظہ ناظرین کے درج کیا جاویگا فقط از اخبار فیض عام

بالنس بریلی

۱۳ ری کو زمیندار موضع دہدی متصلہ اسٹیشن رجہانے

کنوان کھدوایا تہا اوس کنوئین سی مٹی کی لوٹے
قریب دو سو کی نکلی اور پانچ جیتی اور ایک اشرفی
بہی برآمد ہوئی بغور نکلنی کے وہ لوٹی وہان کے
آدمی لی گئی وقت شب اوس کنوئین سی صدا ہوئی
کہ ای کم بختو تم ساری لوٹی لی گئی ہم وضو کس سی کرینگی
اس خبر کی باتی ہی ساری لوٹے تلاش ہوکر زمیدار نے
کنوئین مین رکہوادی اور اوسکی کہدوانے سی باز رہا اور
لوٹن لوٹون کا وزن قریب دو سیر کی ہوگا لیکن
مضبوط ایسی تہی کہ دو دو تین تین ہاتہہ کی بلندی سی ڈالے
گئے اور کچہہ آسیب نہ پہونچا فقط

ظاہرا ایسی خبرون کے نسبت قیاس تو نہین چاہتا کہ کچہہ
بہی صحت کی بو ہو لیکن چونکہ ہماری کارپردازان تعبیر مین
تو عجب نہین کہ اونکا خواب ہو یا حیاے مضامین دل خوش
کن کے قبیل سے شمار کیا جاوی یا (ہفتصد ہفتاد
ملت دیده ام) کا اگر معاملہ ہے تو ہمکو اسکی یقین کرنے
مین عذر نہین کہ شاید کسی جنم کرم مین ایسا ہی ہوا ہو اگلی
زمانہ کی شہادات کچہہ اس سی بہی سوا ہین قصہ امیر حمزہ
اور ارژنگ مانی وغیرہ دیکہہ لو کہ کیسی کیسی واقعی ہلکی ہین
یکم جون کو اس ضلع مین طوفان ہوا نے قیامت
بپا کی تہی قصبہ انولہ مین ایسی اولی پڑی کہ جنکا
وزن مرغی کے انڈی کے برابر تہا اور صدمہ ہوا سے
ہزارون درختون نے جڑ سے اوکہڑ کر سلامی دی!

اسی شہر مین ایک آدمی ایسا دیکہا گیا ہی کہ نہ جسکی
آلہ مردی اور نہ علامت عورت کی تہی اسکو دیکہکر
لوگ حیران ہین اور قدرت الہی کی متعرف صاحب خبر لکہتی
ہین کہ ہمنے بچشم خود دیکہا ہی فقط

راقم اودہ اخبار کی رای ہی کہ خلقت مین ایسی خلقت
گو عجایب سی ہی مگر اکثر خلقت دیکہی گی سب لوگون نے
دیکہا ہوگا کہ اکثر تماشائی کا دو وغیرہ کو لاتی ہین کسیکی
پانچ پیر دو زبان کسیکی دو دم کسیکی زبان کی جگہہ دم وغیرہ
بلکہ راقم نی لاہور مین سنا تہا کہ ایک شخص راوی پنڈے
کے جیلخانہ مین مقید تہا اوسکی نصف علامت عورت
اور نصف آثار مردیت تہا اور طرفہ یہ کہ کبہی کبہی کچہہ خواہش
علامت عورت سی ہوتے تہی غالبا جناب صاحب کوہ نور
تصدیق دینگی فقط از اودہ اخبار

الہہ آباد

یہان پر علاقہ میرل بورد مین حضرات ڈاکون نی خبر دی ہے
ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ وہی ڈاکو برگنہ چیلی کی زمیدار مین

کہ جنہون کے دست ستم سی صدہا مسافرون نے نواح جونپور
اور بنارس مین بقصد لوٹ سہی دیکہی کیفر کردار کب پہونچی فقط

کانپور

پانڈو رنگ راو نانہا باغی کا بہتیجا جمون سی گرفتار
ہوکے یہان عنقریب آتا ہی جناب صاحب کلکٹر بہادر
اوس کے جرم کی تحقیقات فرمارہی ہین بعضی شہر کی لوگ
اس تحقیقات سی گہبرارہی ہین دیکہیے بہونچنے کی بعد
کیا انجام ہو فقط ایضاً

میرٹھ

۱۲ جون کو ایک شخص کنسٹبل بہروانی کچہری
دیوانی کی کوٹہی مین گیس کر خزانہ سرکاری مین سی
کچہہ روپیہ کا تعلق کرنا چاہتا تہا کہ اس عرصہ مین جو الدار
اگیا اس سبب سی [illegible] صندوق محفوظ رہا مگر زیور
تخمیناً دو سو روپیہ کی جو ماطر کی صندوق مین رکہا تہا
چوری گیا حالانکہ قفل اور اسباب صندوق کا بدستور
رہا ظاہر ابد دیانتی کنسٹبل کی معلوم ہوتی ہی فقط از اخبار عالم

گوالیار

۲ جون کو مہاراجہ جیاجی راو سندیہ آگرہ سی
داخل گوالیار ہوئی لشکر مہاراجہ صاحب مین چند روز
سے مرض ہیضہ شروع ہوا ہی چار پانچ آدمی فوج مین
سی روز مرجاتی ہین خدا خیر کری اس ریاست مین جو سوار
پچاس اور ساتہہ روپیہ ماہواری مشاہرہ تک کے
ملازم تہی مہاراجہ صاحب نی یہ حکم دیا ہی کہ وہ سب قواعد
کرین اور اگر اس سی انکار ہے تو روزگار ترک کرین
دس روپیہ ماہواری اونکو پنشن ملیگی ابتدا مین
اس حکم سی سواران یکبارگی گہبرائی آخر کو بناچار
قواعد اختیار کیا فقط از اخبار عالم

مالوہ اخبار مطبوعہ ۱۸ جون سی دریافت ہوا کہ
۲ جون سنہ روان کو مہاراجہ عالی جاہ سندیہ
بہادر وام اقبالہ کوٹہی رزیدنسی سی بارہ معلی
مین تشریف لائی قبل تشریف لانی مہاراجہ صاحب
بہادر کے جناب سر جیمس بیجا مالیصاحبہ دسو بہاک
مسند مہاراجہ صاحب زینت بخش بارہ ہین
تو آپ سلامی سر ہوئی مہاراجہ صاحب بہادر نے
تہوری دیر بارہ مین قیام فرمایا بعدہ بمقام کوٹہی مہاراجہ
کمپو رونق افزا ہوی اوسجگہہ دیوان صاحب فرمایا
دیوان نی بمنگاہ حضور مین حال کاروبار ریاست
گذارش کیا دوسری روز معمولی دربار بتقریب
سال نو ہوا سرداران و افسران ملیٹری و دیوان صاحب
فرمایا دیوان و اہالیان ریاست حاضر ہوکر مجرا

بجالائی بہگونت راو ملہار کو بجلدوی تحقیقات
معافی کے پانچ ہزار روپیہ نقد بطور انعام خزانہ سے
مرحمت ہوئی ابہا مہاراج سابردار ام داسی کو
واسطی ادای قرضہ کی دس ہزار روپیہ عنایت ہوئے
سرمنت بیجا بائصاحبہ قریب چار لاکھ روپیہ کے
بازار وغیرہ کی متعروض تہین حسب ایمای خباب
بائصاحبہ کی خزانہ سی قرض خواہون کو روپیہ ملنی کے
واسطی حکم نافذ ہوا ستولیہ صاحب بہادر کو جاگیر بطور
تبادلہ برکنڈ جہان ضلع نیچہ مین عنایت ہوئی ابا صاحب
انگریہ سوای سرخیل بہادر ایک لاکھ تین ہزار روپیہ کے
متعروض دربار تہی اونکو براہ قدردانی معاف فرمای گئے
جگلو پورا و بابا بھرگر صاحب کماندر انجیف کو اجازت
نشست گاہ شبہ سر دربار حضور ہوئی خباب راو
راجہ ذنگر راو رکہا تہہ منتظم بہادر کو واسطی ملازم
رلہنی بارہ سوار اردلی کے کہ تنخواہ اونکی خزانہ
سی عطا ہوگی حکم صادر فرمایا اور بلونت
راو حسبی والہ بخطاب شیر الدولہ بابا بلونت راو
بہادر شوکت جنگ سرفراز ہوئی سدا شیو بہگونت
فردنویس کہ چہارم توفیر اونکی کفاف معینہ سی وضع
ہوتی تہی بباعث کارگذاری معاف فرمای گئے

میرن علیشاہ عرف حضرت جی کہ متعروض دربار دس
ہزار روپیہ کے تہی معاف فرمای گئی بابو صاحب
اوار لفنٹ کرنیل بعہدہ کرنیلی وٹیکا رام صاحب
بعہدہ لفنٹ کرنیلی محمد حسن خان صاحب بعہدہ لفنٹ
کرنیلی میکدہ زین ممتاز فرمای گئی و محمد غفران خان صاحب
اجٹین و میران بخش اجٹین و رحمت حسین اجٹین بعہدہ
سکنڈ کپتان سرفراز فرمای گئی احسن خان ولد
شہباز خان نبیرہ رانی خان بہای بعہدہ منصب
خواصی منظر قدامت کہ یہ عہدہ اونکی خاندان مین
ہمیشہ سی چلا آتا تہا ممتاز ہوئی مسمی پرشوتم داس
نبیرہ خوشحال چند ساکن بروڈہ بعطای خلعت
پنج پارچہ سرپنچ و مالای مروارید و رام لعل برہمن
دیوان راجہ راگھوگڈہ بعطای خلعت پنج پارچہ و بہادر
توارے بعطای خلعت سہ پارچہ بباعث شرف اندوز
ملازمت سرفراز ہوئی من بعد دربار برخاست ہوا
اور حاضرین دربار نے نزر نقد نثار فرق ہمایون کیا فقط

ولایت

صوبہ انکلنڈ کی مقام اولیک فلیک مین مسس الشٹ
نامی ایک عورت ضعیفہ ایکیوتین برس کی عمر مین رای
ملک تہا ہوئی اسکی تین بیٹی ایک ۸۰ برسکی عمر کا

اور دوسرا ۱۷ اور تیسرا ۱۰ برس کے عمر کا موجود ہے
اور اون تینون کے ۲۴ لڑکی ہین اور اون جو بیس ۲۲
لڑکون کے ۱۰ فرزند ہین اور اون اکنانوین کی دو سو
لڑکی ہین فقط از اخبار برق خاطف

فقیر کی بخشش

نئی تقریر ہی ایک فقیر صاحب کرامات کی بخشش مین
ہماری دوست کی تحریر ہی کہ متصل قصبہ ہرمادھوپور
میرٹھ موضع سنولی کا ذکر ہے ایک عورت جاٹنی
روٹی کی واسطے کہانی اپنی مالک کی کہیت کو جاتے
تہی اثنار راہ مین اوسکو ایک روشن ضمیر فقیر
ملا اور عورت مذکور سے اپنا حال بہوک پیاس کا
بیان کیا بمجرد اطلاع عورت نے فقیر کو کہانا
کہلایا اور پانی سے پلایا جسکہ فقیر کو ہوش آیا
خوش ہوکر عورت سے فرمایا کہ مانگ تو کیا
مانگتی ہے اور ہمسے چاہ جو کچھہ چاہتی ہے
بعد اصرار بسیار عورت نے عرض کے کہ
مہاراج باوا جی مجکو اور کچھہ تو خواہش نہین لیکن
اتنی عرض ہے کہ مجکو بہوک کی تکلیف رہا کرتی ہے
اور روٹی بہت کہاتی ہون ایسا ہو کہ میری
بہوک کم ہوجاوے جسکی سبب دور یہ رنج و غم ہو جاوے

تب فقیر صاحب نے فرمایا جا تیری ارزوئی
بہر پور ہوئی موجین کر اور بہا پین اور ڈاج سستی الکل
تجکو کہانے اور پینی کے حاجت نہوگی اور اپنی
گہر کا کاربار بدستور کرتی رہیگی زایل تیری بدن
کے طاقت بہی نہوگی چنانچہ ویسا ہی ہوا اب
عورت مذکور بالکل کچھہ کہاتی پیتی نہین ہے
اور سب کاربار گہر کا بدستور کرتی ہے
لیکن اپنی خاوند کی پاس نہین جاتی نہ ایسی ویسی
باتون کو اوسکی طبیعت چاہتی ہے فقط

مقدمہ مظہر العجایب سخت متعجب ہوا

اگر وہ فقیر صاحب ایسی صاحب کرامات ہین تو اپنا
کہانا پینا کیون اوسطی موقوف نہین کرتے خود شکم
پرورے کیواسطی شہر شہر اور گہر گہر اللہ جگا
پہرتے ہین غیرون کے بہوک کہوتی ہین اور بقول
شخصی زنگریز بریش خود در ماندہ میانصاحب
اپنا پیٹ غیرونکی مکرون سی بہرتی ہین کیون نہین
کہانا پینا اپنا موقوف کرکی کہین ایک جگہہ رہکر
جماکر معبود کی یاد کرتی ہین اور بمقتضاء الدنیا
جیفۃ وطالبہا کلاب یہ کہوٹی کی کیون
نہین گوشہ نشی دل شاد کرتی ہین اس سمار

تحریری ہماری عنایت فرمای یہ تصور تو ہمارا نوین کریہ
خبر آیا خلاف واقعہ سمجھی ہمارا اعتراض اون
فقیر صاحب پر ہی کہ وہ اپنی بھوک پیاس کسواے
نہین کہوتی ورنہ خبر کے صحیح ہونی مین سری موتقاد
نہین اور نہ اس تقریر مین کچھہ تباوت جسکو
شبہہ ہو موضع مذکور مین جاکر براے العین دیکھہ لیز
بلکہ صداقت اس خبر کے واسطی مختصر حال گذشتہ
ایام ضلع بجنور کا عرض کرتی ہین کہ سابق مین
قصبہ نانکل ضلع بجنور مین ہی ایک عورت ایسی تھی
کہ وہ بغیر کہانے پینی کے بیس برس تک زندہ رہی
اوسکو بھی ایسے ہی اتفاق ہمراہ ایک فقیر صاحب کے
ہوا تہا اور بتوجہہ دعا فقیر صاحب کی کہانا پینا سب
چھوٹ گیا تہا اب قریب اتہہ سات برس کے
عرصہ ہوا ہوگا وہ عورت مرگئے ضلع بجنور مین یہ قصہ
مشہور ہے فقط

بدری نراین

درین ولا ہمکو جو حال بدری نراین اور کدار نراین کا
معوفت ایک عنایت فرمای معلوم ہوا
واسطی ملاحظہ ناظرین کے درج پرچہ کرتی ہین اگر
کو معلوم ہوگا پہلی درشن بدری نراین

اور کدار نراین جیلی سیکڑون مین کسی ایک
صاحب نصیب کو نصیب ہوتا تہا راہ امدرفت
بینا کی اسقدر صعب گذار اور خوفناک تہی کہ اوسکی
سبب کوئی شخص آرادہ نہین کرسکتا تہا لیکن سرکار
باوقار انگلشیہ کی عملداری کو سراہنا چاہیے
کہ جو آرام اور اسایش غریب غربا اور ہر ادنی
اور اعلی کو سرکار کی عملداری مین نصیب ہوا
یہ صورت آرام اور اسایش کبہے پہلی خواب
مین بہی نظر نہین اتی تہی باوجود اسکی کہ خطاب
ملکہ معظمہ دام اقبالہا اور ساکنان ملک ہندو مسلمان
دونو رعایا ہندوستان کی مخالف مذہب ہین لیکن
بنظر عدل اور رعایا پروری ہر ایک مذہب والے کی ایسی
باسداری منظور اور ملحوظ بندگان والا کے کہ شاید کبہی
سلف مین ہندو مسلمان کو اس فارغ البالی سی اپنی
فرایض مذہبی کے ادا کرنی کی نوبت نہ ہوئی ہو
اب اسی پر قیاس کرنا چاہیے سابق جاتری لوگ کس
مصیبت اور اذیت سی جہولون کے راہ گذر کر
بمقام بدری نراین اور کدار نراین پہونچتی تہی
و نیز لاسرکاری منظر آسانی راہ و فیصر سانی
بندگان الہ ہر ایک جگہہ ہر جہان جہولہ نہ تہا

نہ تہا انہی بیل بنوادی ہین اور جا بجا شرکین
موافق گذر مروم اور گہوڑی وغیرہ مویشی کے
تیار کرادی ہین جسکی سبب جاتری لوگ بی اندیشہ
اور نے کھٹکہ انکمہ بند کری انی جاتی ہین سرکار کے
جان ومال کو دعا دیتی ہین اور خبر ہی کہ عنقریب سیر کین
موافق گاڑی بگہی کے بہی تیار ہونیوالی ہین انکی
میلہ بدری نراین اور کدارنراین ہین ادہی بہت
جمع ہوئی اسقدر ہجوم جاتریون کا ہوا کہ دو روز تک
کہانی کی واسطی غلہ میسر نہ آیا جسکی سبب جاتریون نے
فاقہ کشی کی تکلیف کا برا صدمہ اوٹہایا بعد ہین بنرخ
مفصلہ ذیل اجناس

آرو	دال	برنج	قند سیاہ	شیرینی	روغن زرد
۱ سیر	۱ سیر	۱ سیر	۱ سیر	۱ سیر	۱ سیر

برنشواری تمام رات ائی اور علاوہ تکلیف فاقہ کشی کے
جاتریونکو صدمہ بیماری ہیضہ نہایت سخت ہونیکا
صدہا جاتری بیماری ہیضہ سی تلف ہوگئی اور بسبب
کثرت بیماری کی اسمرتبہ جو یاری لوگ بہت کم ائی
تہی اسی سبب قلی مزدوری سیر نہین ہوا اور بہلی
جو جہان سو روپیہ کو کرایہ ہوتا تہا وہ اب تین سو
روپیہ کو ہوا اور امسال برف کی اوسمقام پر بہت کثرت
ہوئی کہ سابق مین کبہی نہین ہوئی تہی سو اندیشے

دب کر مرگئی اکثر اشخاص کے برفین چلنی کی سبب
پانو زخمی ہوگئی اور بہت آدمی کہڈ مین گر مرگئے
غرضکہ اس مرتبہ جاتریونکو انواع انواع اور طرح طرح
کے مصیبت اور اذیت پہونچی کہ جسکا کچہہ حد نہین
منہد و صاحب منبطر اعتقاد مذہب ایسا ہی کہتی ہین کہ
اس ہجوم مین سونار بہت ائی تہی اور سونارون کو پہلی
سی اوس دربار کا سراب ہی اس سبب انکی دفعہ دان
ایسی بلائین نازل ہوئین اور قصہ انکا یون بیان
کرتی ہین کہ مندر سری بدری نراین مین تین موتین
ہین کہ جو مورتنکہ درمیان مین ہین اوسکی سنگہاسن مین
ایک جواہر نے بہا بیش قیمتی نصب ہے اوسکی
روشنی تمام مندر مین مثل چراغ کی ہوتی ہی عہد سلف
مین جو ایک سونار واسطہ درشن کی گیا اور اندر مندر
کے پہونچکر اونکی قدمون پر گرا بعد مین پہر ہاتہہ کہا
لیکن اوسوقت سونار کی انکلی مین لوہی کا جلا تہا وہ
غور اسونی کا ہوگیا سونار نی تصور کیا کہ یہ مورتین بہت
کے ہین اوسنے ایمان ملیچہ کی دلمین پاب گیا اور
دہرم بہرشٹ کرکی ایک انگلی کاٹ لی جسوقت باہر
نکلا خود پتہر کا بن گیا اور پجاری مندر کی گر پڑا گویا
جسی سونار کی قوم کو سراپ لگا اور ان بی ایمانونکا
ایمان گیا تب سی دروازہ مندر مین کٹہرہ جوب صندل کا

لگا ہوا ہے اندر مندر کی کوئی نہیں جانی جاتا باہر سے دیکھنے کے
جلا تا ہے اور تمام کمال حال ان دونون مندرون بدری نراین
اور کیدار نراین کے لکھنی کو ایک دفتر چاہیے جب کہین مفصل حال
یہان کا لکھا جاوے لیکن ایک حال مدرت مال یہان کا لایق
درج اخبار یہ ہے کہ جو مکان رسوئی یعنی سیدھا رہ کا ہی وہ
اس صنعت اور کاریگری سی بنایا گیا ہی کہ اوس سبزی جلنے
مین ہر دم قریب سو سو اسو تو کنی بحمولہ دال چانول کی
چڑہی رہتی ہین اور بظاہر اگ جلتی ہوئی نظر آتی ہی لیکن یہ
معلوم نہین ہوتا کہ لکڑی واسطی جلانی کی کسطرف سی ڈالتی ہین
ہر چند لوگون نی اس امر کی تلاش اور تحقیقات کی مگر اوسکی
راہ نہ پائی صرف اگ ہی جلتی ہوئی نظر آئی غرضکہ جب
بھوجن تیار ہو جاتا ہی سری نراین جی کو بھوگ
لگایا جاتا ہے اور بعد مین جاتریون مین بطور پرشاد تقسیم ہو جاتا ہے
ای حضرات ناظرین جسکو حال تمنی بدری نراین کا
ملاحظہ فرمایا تو ضرور ہے کچھ حال واسطی ملاحظہ کی کیدار نراین جی کا
بھی عرض کرین جانا چاہیی کہ یہ مقام کوہ ہمالیہ مشہور بنام
ہی اسکو جانتی خاص و عام ہین بدری نراین سی سو
منزل کی فاصلہ پر یہ مندر کیدار نراین واقعہ ہی اس مندر
مین کسی پرتما کا استھاپن نہین ہی بجای پرتما کی صرف
چوتر کا سا نشان نظر آتا ہی اوسکا جہانگی یہان ہوا
صرف کی صدا کو سنتا ہے اور کچھ نظر نہین آتا اور یہان کا

برف کبھی نہین گلتا مانند کیدار نراین کا اس جگہ کمال صفت اور
خوبصورتی سی بنایا گیا کہ شاید ایسا مندر اور کہین نہو
اور باوجودیکہ یہان اسبہ پتھر کا بالکل نشان نہین ہے
وہان پر سنگ مرمر وغیرہ مکانات ایسی عمدہ خوبصورت
پتھر کے تراشی ہوی ہین کچھ قیاس مین نہین آتا عقل
حیران ہے کہ جو یہان پر سامان ہین واقعی یہان پر
ایسی عمدہ عمدہ مکانات کا ہونا از قبیل طلسمات
و عجائبات ہی ویا اوتاروں اور دیوتاؤن کے کشف
کرامات سو موسم سرما مین اسقدر برف کی کثرت
ہوتی ہی کہ مندر کا نشان تک نظر نہین آتا مندر کے
ہر چہار طرف برف جمدہ جاتا ہی باوجودیکہ ایسا
موسم گرما ہی لیکن برف کا وہی حال ہی صرف
اوسجگہ تین درجہ کی ہی صورت نظر آتی ہین جسکو تین لوک
یعنی برم لوک بشن لوک مہیش لوک کی راہ [illegible]
عہد سلف مین جس کسی شخص مندر مذکور [illegible] ہمالیہ مین گلنا منظور
ہوتا تہا اور جس لوک مین منجملہ تینون لوک کی جانیکا کرتا تہا
تو اوسی درجہ کی راہ ہوکر ہمالیہ مین جاتا تہا اگر وہ شخص کچھ
سامرت والا ہوا تو اسی راہ جانکاہ سی گذر کر اپنی منزل
مقصود کو پہونچ جاتا و زنہ کہین راہ مین تہوری دور چل کر برف مین
گل کر رہ جاتا اب سرکار کی طرف سی اسکی بالکل ممانعت ہی واسطی
مگر نے اس امر کی ایک چوکی پولیس کی تعینات ہی یہان پر

ایک قصہ یہ بھی مشہور ہے کہ کبھی سابق مین یہ مقام کیدار نرائن
بدری نرائن سے کل چار کوس کی فاصلہ پر تہا وہان کا
پنڈا یعنی پوجاری ہر روز رسوئی جیمنی کو یہان کیدار نرائن آتا تہا
اور بعد جیمنی پہونچن کے بہر بدری نرائن کو چلا جاتا تہا ایکروز
جو پنڈا حسب دستور یہان آیا بہوجن طیار نپایا اپنی استری
خفا ہوا کہ کسواسطے کہانا نیار نکیا استری نی عذر کیا اور عرض کیا
کہ آج دیر ہوگئی اب تیار ہوا جاتا ہے غرض کہانا تو پہر تیار ہوگیا لیکن وہ
بات پنڈاجی کی استری کو پسند نا گوار معلوم ہوئی چونکہ وہ بہی مرتبا
دہانسی اور سری کیدار ناتہہ کی پجاری تہی بہت دنون سے بدری کاہ
باری دعا کی کہ یہ راہ چار کوس کی اسقدر فاصلہ پر ہوجاوی کہ مین روزی
تیار کرلون اور بہور پنڈاجی نہ پہونچن چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ چار کوس کی
راہ ذرسی منزل کی راہ ہوگئی اور جنمت مین دیکہی تہی کہ بدری
توبدری نرائن اور کیدار نرائن سب ہنوری دور متصل ہی نظر آتی ہین
اور ایک جگہ بیچ مین دوسری یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ ہے مگر راہ اسقدر
دور دراز ہوگئی واللہ عالم بالصواب

خانہ طمع خراب

سابق مین جو حال مقدمہ مقام حوالا پور صحیفہ اخبار نمبر ۳۵
مین درج ہوا تہا اور مہتمم نی عرض کیا تہا کہ قیاس مین نہین آتا
اور مہتمم نہین کہہ سکتا کہ نواب علی احمد خانصاحب انسپکٹر
جوالا پور کہ عالی خاندان تہے کیسی فعل زبون کی مرتکب ہوئی ہون
سو بفضلہ ویسا ہی ہوا ارتہم کا قیاس درست نکلا اب حقیقت
اوسمقدمہ کی یون نقل کرتی ہین اور عذاب و صواب درست
دور رفع کا ہم بگردن راوی اول دہرتی ہین ایکبیر درکہ انسپکٹر
مذکور تو واسطے گشت کی باہر علاقہ کو گئی ہوئی تہی اور جب تہانہ
مسی مرلیدہر اور لالہ کنہیا لعل قوم کایتہ ساکن سہارنپور
دونون مین موجود تہا اوسدن تہانہ مین یہ خبر ای کہ وہ
شخص جسکی ریٹ ہابیٹ کی لکہی گئی تہی مرگیا اور مرحوم نے
مادر متوفی کو فریب مین سو روپیہ دیکر راضی کر رکہا تہا
اوسکی لعش بہی واسطے کریا کرم کی لیگئی ہے اطلاع انسپکٹر کی
چیف کی دلون شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا اور دونون
یاران حاشیہ نی یہ کہا کہ جو متوفی کی لعش روکی جاوی تو
اتنا ہے کہ کچہہ تانبہ پیتل پڑجاوی بعد لعش پہکوا دینگی مرد
دو رفع ہین جاوے یا بہت مین اپنا حلوا مانڈا بنا لینگی

وہ کم بخت نا عاقبت اندیش بقول سعدی

بد وزر و طمع دیدہ شوشمند دراورد طمع مرغ و ماہی بہ بند

طمع کی ہانہون سی لاچار اور دام حرص و ہوا کا اسیر
گرفتار تہا کہ اون یاران تباہ کاران کے کہنی مین آکر
اور طمع کے گہوڑی پر سوار ہوکر ایک کلارک تہا نو سہرا
سے جل دیا اور لعش کو چتا پر رکہی جاتی ہی اور تیرا
ہر چند دراز مان لعش نے شور و غل مچایا مگر اوس نے رحم
ناخدا ترس کے رو برو اونکا شور و غل کچہہ کام نہ آیا لعش
کو چتا پر رکہی اور نرواکر تہانہ مین لانیکا ارادہ کیا

بلکہ دو چار قدم تہانہ کیطرف بڑہا تہا جو کہ داروغہ نے دیکہا کہ اب یہ نعش کو لیچلا اور بغیر کچہہ لی اور بہلی انہا مونہہ کالا کی نعش کو نہین جلنی دیگا کہتی ہین کہ اوسوقت لاچار اون بیچارون نے کچہہ دیا اور اس ننہڈی انچہہ سی کہ جیلی شان مین کسی بزرگ نے کہا ہے کہ زر ہر سر فولاد نہی موم شود اوس فولاد دل نامراد کو نرم کیا غرضکہ جب چیف نی پہلی انہا مونہہ پہونک لیا تب راضی ہوکر نعش کو جبا پر لیجانیکا حکم دیا اب یہ مقدمہ بحضور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پیش ہے اور داروغہ اور کلارک دونو معطل ہوکر حاضر باش کچہری رہتی ہین دیکہیئے انجام کو کیا ہو فقط

سہارن پور

سنا گیا کہ جو سہی گلشیر خان چیف چوکی سلطان پور کو سہارن بعلت اغلام سپرد عدالت شش ج ہوا تہا عند التحقیقات مقدمہ عدالت موصوف سی بعدم ثبوت قصور رہا ہو گیا لیکن نوکری سی برخاست کیا گیا آیندہ پولیس مین نوکری نہین پاویگا کہتے ہین اسمقدمہ مین مدعا علیہ کیطرفی سی سید قاسم حسین اسسٹنٹ سہارن

اور محمد عبد اللہ خان انسپکٹر محکمہ پولیس کو اوصفای اور نیک چلنی کے تہنی ایسی اچہی عہدہ دار افسر اعلے کو اون صفای کی نظہار سے مدعا علیہ کی صفای پائی گئی اسواسطی اوسکی رہائی ہوئی فقط

افسوس اکثر اشخاص اپنی اعمال بد مثل زنا و اغلام و شراب خواری کی سزا پاتی ہین لیکن اونہون کے دلون مین شیطان ایسا جم کر بیٹہا ہی کہ اپنی کردار بد سی باز نہین آتی اس فرقہ شیطان کے بیماری اور ٹہکار کی ماری کی بہان تک نوبت بی غیرتی اور بی حمیتی کو پہونچی کہ بی بی مسکوحہ نیاز بخش کی عنا گو نہین لنگہ خواہ پاجامہ ہو کچہہ پروا نہین الا زندگی کو کلیجہ لگا پاجامہ ضروری ہوا تی ہین اس جاہ مین ہزارون شرفا ڈوب کی تباہ ہو گی کس کس اپنی یار لالہ بہای کا غم کرین اب زیادہ رنج اونکا ہی کہ جو نام کی افسر اور سید کہلاتی ہین الحیاء شعبۃ من الایمان کا اصلا پاس لحاظ نہین ایسی افعال نالسندیدہ اور خصال نامرضیہ سی مجمع اخوان الشیاطین مین ہنسہ کر فخر کرتی ہین نہ خدا کا خوف نہ دنیا کی شرم اشراف ہو کر بلا محفل رقص و سرود مین ہنسہ کر بمراہ محبوبہ کی استعمال خمر کرتی ہین الہی تمام ہماری دوست و ہمنشاون ہندو مسلمان کو اس بلا سی بچاوے اور بوری کامون سی اونکا بچہا چہوراوی فقط

مطبع احباب واقع رورکی باہتمام سلیم امراو علی اخبار ہذا طبع شد

احکام
صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ممالک مغربی و شمالی

انتخاب ہی احکام صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کا

نمبر ۳

مقام نینی تال — ۱۵ مئی سنہ ۶۲ عیسوی

دفعہ ۱ ایک رجسٹر امیدواران عہدہ انسپکٹر پولیس کا صاحب انسپکٹر جنرل دفتر مین رکہا جائیگا فقط

دفعہ ۲ صاحبان سوپرنٹندنت ضلع نقشہ امیدواران کا بموجب نمونہ منسلکہ کے بہیجا کرینگی خواہ وہ امیدوار سررشتہ پولیس کے ملازم ہون یا غیر ازانکی فقط

دفعہ ۳ شرایط منظوری درخواستون کے حسب ذیل ہین ؛

دفعہ ۴ چاہئی کہ سائل قابلیت نوشتہ خواندن زبان انگریزی یا اردو کے رکہتا ہو اور اگر اہل یورپ ہو تو اقل درجہ اوسکو اس قدر لیاقت چاہئی کہ ہندوستانی زبان بول اور سمجہہ سکے

دفعہ ۵ اگر سائل پیشتر سرکار کی ملازمت مین نرہا ہو تو لازم ہی کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع یا دوسرا عہدہ دار سرکاری جو اپنی ذمہ جوابدہی رکہتا ہی اوسکی نسبت یہہ لکہدی کہ یہہ شخص بنظر خاندان معتبر اور دنی عزت اور خیرخواہ سرکار ہے ؛

دفعہ ۶ اگر سائل ملازم سرکار ہو تو درخواست کے ساتہہ سائل کی حاکم کی تصدیق درباب اوسکی حسن رویہ کے معہ جٹی اس مضمون کی ہو کہ سائل کی درخواست ہماری اطلاع اور رضامندی سے گذرانے ہے اور درخواست کی ساتہہ کیفیت سائل کی خدمات سابقہ کے بہی شامل ہو ؛

دفعہ ۷ اگر سائل نسل اہل یورپ سے ہو تو اوسکی نسبت یہہ تصدیق کرنی ضرور ہے کہ سائل عادی شراب خواری کا نہین ہے ؛

دفعہ ۸ چاہئی کہ سایل کو بالعموم واقفیت قوانین اور ضابطہ پولیس مندرجہ احکام قوانین یا

احکام عام مفصلہ ذیل سی حاصل ہو؛

باب ۶ و ۸ و ۱۱ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۱ع

دفعات ۲ و ۱۰ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۳ و ۳۱ و ۳۴ ایکٹ ۰ سنہ ۱۸۶۱ع ؛

دفعات ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۵۵ نعایت ۵۸ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۶ و ۷۷ نعایت ۸۷ و ۹۴ نعایت ۱۰۰ و ۱۰۳ نعایت ۱۰۸ از ریولیوشن گورنمنٹ نمبرے ۶۷ (الف) مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۸۶۱ عیسوی

دفعہ ۹ یکم جون سی اور بعد اوسکی تمام تعرارات عہدہ سپاہیان اسد واروان ہم سی ہوا کرینگی جنکی فہرست دفتر انسپکٹر جنرل مین موجود ہو ؛

دفعہ ۱۰ تقرر تین مہینے کی واسطی امتحاناً ہوگا اور اوس عرصہ کی اندر وہ عہدہ دار جو اسطرح امتحاناً مقرر ہوا اون امورات سی جو ہر درجہ کی اہلکار پولیس پر واجب ہین واقفیت کلی حاصل کری اور اور اوسی طرح کی واقفیت قانون یعنی ایکٹ ۰ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے اور ایکٹ ۰ سنہ ۱۸۶۱ع کی من ابتدا باب چہارم نعایت باب نہم اور اون جرایم کی جو ضمیمہ مسلکہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۱ع مین لکھی ہین کہ جنمین گرفتاری بلا وارنٹ ہو سکتی ہی اور جرایم مذکور کے تعریفین جو دفعات ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۶۱ع مین لکھی ہین اور جنکا حوالہ ضمیمہ مذکور کی خانہ اوّل مین مندرج ہی بہم پہونچانی چاہئی ؛

دفعہ ۱۱ بعد دینی امتحان کی مراتب مذکورہ بالا مین اور حصول سند کی عہدہ دار مذکور اپنی عہدہ پر مستقل کیا جاویگا اور مستحق اس ترقی کا ہوگا جبکا وہ بنظر اپنے تندہی یا حسن رویہ کی استحقاق حاصل کری فقط

دفعہ ۱۲ انسپکٹرون کی خدمات بالعموم حسب ذیل ہونگی ؛

دفعہ ۱۳ انسپکٹر ایسا عہدہ دار نہین ہے جسکو فقط کسی تہانہ پولیس کا اہتمام سپرد ہو بلکہ اوپر عہدہ داران دو یا زیادہ تہانہائی پولیس کے جو ایک قسمت پولیس مین داخل ہون نگرانی رکہنی والا ہے ؛

دفعہ ۱۴ اس حیثیت مین اوسکی یہ خدمات ہین کہ ایک قسمت کی پولیس کے عہدہ داران اور ملازمان ماتحت کو دیکھے کہ وہ اپنی عہدہ کے امورات جسطی اور دیانت داری سی انجام دیتی ہین اور یہ کہ تمام واقعات اور ماموری اہلکاران پولیس کے رپورٹ راست راست اور صحت

کے ساتھہ کی جاتی ہین اور انتظام کانسٹبلون کا قایم
ہے اور عہدہ داران ماتحت اور کانسٹبل اپنے
عہدہ کے امورات سے واقف ہین یا اونکو سیکھنی ہین
اور اونکی ہتیار اور ساز و سامان اور وردی سب صاف
و درست ہی اور اوسکی تمام قسمت مین بہت اچھا بندوبست
انتظام کے ساتھہ رہتا ہی ؛

دفعہ ۱۵ انسپکٹر اپنی قسمت کا عہدہ دار اعلے
تفتیش اور گرفت کرنی والا ہی اور تحقیقات تمام جرایم
سنگین اور کلان کے جو قسمت کی اندر سرزد ہون
اوسکی ذمہ ہی اور جرم کی تفتیش و گرفت مین کامیاب
ہونی کیواسطے اوسکو لازم ہی کہ اپنی قسمت کی باشندون
کے حال سے بالعموم واقفیت رکھتا ہو خصوص
بدمعاشون اور بدچلنہ شخصون سے اور دیکھتا رہی کہ
کانسٹبل گشت کی واقفیت کلی اپنی علاقہ گشت
سے حاصل کرتی ہین اور رکھتی ہین ؛

دفعہ ۱۶ انسپکٹر سے آمید ہی کہ باعانت اپنی
واقفیت عامہ کی اور پولس کے عہدہ داران ماتحت کی واقفیت
کلی کی اور اپنی فراست اعلی کی قوت سے جرم کی مکشف
ہونی کی وسیلون پر نظر کری اور ازروی تحقیقات سراغ
رسانی کرکی مجرمون کو پیدا کری ؛

دفعہ ۱۷ انسپکٹرون کو لازم ہے کہ قواعد
پلٹن سے بخوبی واقف ہون اور یہ قابلیت رکھتے ہون
کہ سوآدمیون کی جماعت کو ایسی ترتیب سے
بطور قواعد کی جاوین کہ اوسی قدر جمعیت کی مدد سے
کسی خطرناک مفسدہ کا انسداد کرسکین اور خزانہ
یا قیدیون کو نگہداشت اور انتظام اور ترتیب
کے ساتھہ لی جاسکین فقط

دفعہ ۱۸ انسپکٹر سے یہ بھی توقع ہی کہ ضلع کی
سوپرنٹنڈنٹ یا مجسٹریٹ کو ہر معاملہ متعلقہ اوسکی
ضلع کی بابت پولیس کی باب مین صلاح اور مشورہ
دی سکی اور عہدہ داران مذکور کو ہر منصوبہ فاسد یا
حرکت منہوی سے جو بمقابلہ سرکار یا ملکہ معظمہ کے
ہو جلد اطلاع پہنچائی ؛

دفعہ ۱۹ آخیر یہ ہے کہ انسپکٹر اپنی قسمت کے
اہلکاران پولیس کے عموماً حسن رویہ اور
انتظام و دیانت داری کا جوابدہ ہی اور اس
حیثیت مین اوسپر لازم ہی کہ ہر شخص کے وضع
اور طریق سے خود واقف ہو اور ہر صورت

بدرونی کے بابت رپورٹ کرنا ہی فقط

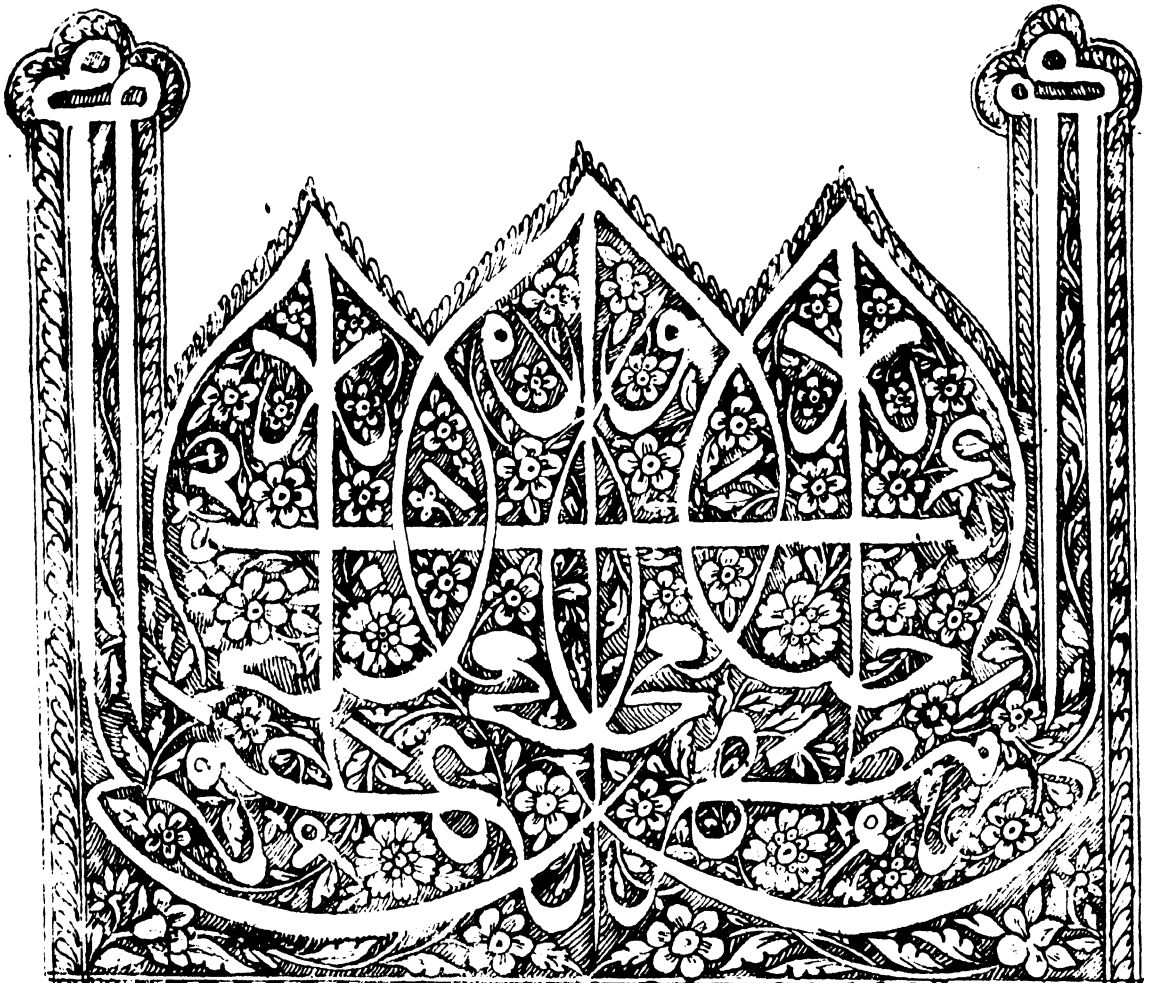
دفعہ ۲۰ عہدہ انسپکٹر کا مقرر جسے اور اوسپر صرف اشخاص نیک رویہ اور ذی عزت اور تعلیم یافتہ مقرر کئے جائینگے پس عہدہ مذکور جملہ اہل یورپ نیک چلن اور فہیم اور بڑی بڑی ملازمان سرکاری شرفای ہندوستانی یا زمینداران یا دیگر مالکان آرامی متوطنان ممالک مغربی و شمالی کے بیٹون کو ملیگی اور سررشتہ پولیس مین سے اون جیف کنسٹیبلون کو بھی جو اپنی ذہانت اعلی اور معتبری یا کسی خاص خدمت پسندیدہ سے ممتاز ہون حاصل کرینگی فقط

دفعہ ۲۱ یہ مسل قاعدہ کلیہ کے ہوگا کہ ہندوستانی انسپکٹر درجہ نہم اور دہم برابر اہل یورپ جنکی اخراجات بضرورت زیادہ ترہین ساتوین درجہ اعلی کے ملازمے مشاہرہ پر بدرجہ سابق کی واسطی یکسان ہین فقط

جو نوجوان کہ امورات پولیس سے واقفیت نرکھتی ہون لیکن دوسری مراتب مین لایق ملازمت سررشتہ پولیس کی ہون انکو اجازت ہی کہ ضلع کی سوپرنٹنڈنٹون کے کچہریون مین یا جہان قواعد پولیس سکھائے جاتی ہی واسطی سیکھنی کی حاضر ہوا کرین اور ضلع کی سوپرنٹنڈنٹون کو یہ لحاظ رکھنا لازم ہے کہ اون لوگون کو تعلیم اس نہج پر کیجائی جو لایق ایسی شخصون کے ہے جو از روی اپنی خاندان اور تربیت کے مستحق عزت کی ہین فقط

ایم ایچ کورٹ
انسپکٹر جنرل پولیس
ممالک مغربی و شمالی

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام حکیم سید مراد علی ہاشم طبع شد



نمبر ۳۰ مطبوعہ ۹ جولای سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۱۱ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع مدارس طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی موہ محصول ڈاک سنے سال بارہ روپیہ اور سنے ماہ اکیس روپیہ اور پیشگی موہ محصول ڈاک ملکر روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچی اخبار سی ایک مہینہ تک ہی اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدنا اخبار منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ وجہی فایدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جنہای جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی وناگری یا دیگر کا رموزی کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ مقیمہ کابل ملک افغانستان سے تحریر فرماتے ہین کہ ۲۸ مئی کو عالیجاہ یوسف خان پشیاوری کوتوال کابل سے کئی سارق بازار شور مین ایک ہندو مہاجن کے مکان سے گرفتار کرکے حاکم کابل کی حضور پیش کیئے چنانچہ بعد تحقیقات وثبوت جرم اونکی نسبت حکم قید کا صادر ہوا سنا گیا کہ اونمین تین آدمی مسلمان عالیجاہ محمد رفیع خان کے ملازم تھے اور ایک شخص ہندو مسمی راج کنور نہایشام کے وقت سردار محمد علیخان دا سطے سیر کے باغ بابر شاہ کے باغ مین تشریف لیگئے ۔ ۲۹ مئی کو سید بالو جان سردار کونیر کا فرزند معہ تین سو سپاہی اور پچاس سوار جلال آباد سے کابل مین آنکر دربار مین حاضر ہوا حاکم کابل نے سردار محمد اکرم خان مغفور کا دیوانخانہ اوسکے فرودگاہ ہونیکو ۔ واسطے دلوادیا اور اوسے کہا کہ تم بہت جلد قندہار کی سمت جاؤ جب سے محمد اعظم خان نے کابلیون کے اوپر جو پہاڑونکو دا سطے تاکید کے متعین کر دیا ہے تب سے ہر روز قریب سات سو کابلیون کے قندہار کو چلے جاتے ہین اوسی تاریخ قریب ستر مرد اور عورت کے بسبب گرانی غلہ کے حاکم کابل کے حضور دکاندارونکے مالشی ہوئے اور عرض کیا کہ سابق دکاندار آرد گندم ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر یا ایک سیر کم دوسیر بیچا کرتے تھے لیکن اب جسقدر اونکی دلمین آتا ہے اوس نرخ سے دیتے ہین بلکہ غلہ کو اوچھا دیا ہے اور دکانین بند کرکے بیٹھ گئے ہین اگر آپ کچھہ اونکا تدارک نکرینگے تو ہم لوگ فاقہ کشی کی نوبت سے مرجاوینگے سردار محمد علیخان نے ایلچی خان اپنے نائب کو حکم دیا کہ دریافت کرو کہ غلہ فروشون نے اپنی دکانین کھولین یا نہین ۔ ۳۰ مئی کو کابل مین صبح سے دوپہر کے دو بجے تک خوب بارش ہوئی ترکستان سے محمد افضل خان کا ایک مراسلہ سردار محمد اعظم خان کے پاس آیا اوسمین وہ لکھتے ہین کہ حکیم سردار شیر خان نے مجھہ سے بخش فرزند حاکم ممانا مرحوم کی سعی کی تھی اوسکی درخواست سے حاکم ممانا کے بیٹے کو وہان کا حاکم مقرر کر دیا اور چونکہ

حکیم خان نے اپنا ذمہ بابت انتظام کے کرلیا
تہا اسلئے بینے ترکمان لوگون سے بہی کچہہ تحریک
نہین کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حاکم شبرغان نے ترکمان
لوگون سے وعدہ کیا کہ اگر تم شبرغان پر حملہ کروگے تو
مین شبرغان تمکو دیدونگا اور اندخوئی اور تخت تا بل
بہی تمکو دلوا دونگا جب محکو حکیم خان کے اس فریب کا
حال معلوم ہوا تب بینے اوسکو کسی حیلہ سے تخت تا بل
مین بلا کر قید کرلیا ہے اور میرا ارادہ تہا کہ اوسکو
معہ اوسکے بال بچون کے کابل مین بہیجدون
لیکن تا صدور حکم امیر صاحب بینے اس تجویز کو
ملتوی رکہا آپ میرے اس اصل خط کو امیر صاحب کے
پاس روانہ کرکے لکہہ بہیجے کہ ترکستان مین حکیم خان
کا رکہنا مناسب نہین سردار محمد اعظم خان نے
اوس اصل عرضی کو امیر صاحب کی خدمت مین
ارسال کیا اصل حال تکرار کا جو باہم حاکم شبرغان
اور محمد افضل خان کے ہو رہی ہے یہ معلوم ہوا کہ
محمد افضل خان نے نصر اللہ خان انجلزئی کو واسطے
تحصیل مالگذاری کے شبرغان مین بہیجا تہا

اسی رسمی کو عالیجاہ محمد عمر خان نے سردار محمد علیخان
کی ضیافت علی آباد باغ مین کی نہی اس جہت سے
اوس روز دربار منعقد نہین ہوا صرف قاضی نے
تہوڑے سے مقدمہ جو اوسکے متعلق تہے فیصل کئے
سردار محمد علیخان بہرا ہی چند خوانین باغ مذکور مین
تشریف لیگئے اور کہانا کہا نے ضیافت کے پہر
اپنے محل مین چلے آئے اور سفیر واسطے ملاقات
سردار محمد اعظم خان کے جو واسطے تعمیر ایک اور
باغ کے متصل باغ محمد افضل خان موجود تہے گیا
یکم جون کو قندہار سے یہ خبر سردار محمد علیخان کے پاس آئی
کہ جب سے امیر صاحب کا لشکر قندہار مین گیا غلہ
بہت گران بکتا ہے یعنی گندم ایکروپیہ کے بوزن
ایک من تا برزی فروخت ہوتے ہین باشندگان
شہر نے اسکی نالش امیر صاحب سے کی ہے
امیر صاحب نے اس معاملہ مین حافظ جی و غلام محمد خان
سے مشورہ کرکے یہ تجویز کی کہ جسقدر فوج
گرشک مین پہنچ سکے وہان بہیجدیجاوے تاکہ
وہان کے غلہ کو سستی بیچین چنانچہ سردار محمد امین خان

قندر محمد خان شمس الدینخان امین الدینخان پسران
سردار سلطان محمد خان وچند دیگر سرداران کو
حکم ہوا ہے کہ معہ اپنی فوج ۔۔ کے گرشک کو چلے
جاؤ اور کچھ فوج قندہار میں اور باقی ہے وہیں
وہاں جاویگی امیر صاحب نے ہرات کی یہہ خبر سنی
کہ سلطان احمد جان کے بچون کو شاہ نصیر الدین
بادشاہ ایران نے بلایا ہے اور سلطان احمد جان
سبزوار کو گیا ہے ٭ ۲ رجون کو دربار ہوا تھا
کہ سردار شیر علیخان کا ایک خط قندہار سے ایا
اوسمین وہ سردار محمد اعظم علیخان کو لکھتے ہین کہ کابل
کا انتظام بہت ہوشیاری سے کرے جاؤ
اور جسقدر فوج کہ ہوسکے یہان بہیجو کیونکہ یہہ خبر
سنی گئی ہے کہ فوج ایرانی ہرات میں آگئی ہے
اور دس ہزار فوج معہ ۱۸ توپ کے مشہد سے
ہرات میں آنے والی ہے بلکہ وہ لوگ ایک منزل جاکے
ہرات آ گئے ہین اور اس بات کا اعتبار نہیں
کرو کہ سلطان احمد جان سبزوار کو چلا گیا ہے
اور شاہ ایران اوسسے ناراض ہے یہہ خبر صرف تمہارے
فریب دینے کے لئے مشہور ہوئی ہے
قندہار کی سب فوج گرشک کو بہیجدی ہے اب

اب صرف حافظ جی اور غلام محمد معہ فوج کے امیر
صاحب کے پاس ہین قندہار میں مثل گرشک کے
بہت گرانی ہے کچھ فوج ایران کی ہرات سے
فرع میں بھی آنے والی ہے شیرین خان کے
فرزند کو معہ دوسو سوار گرشک جانیکا حکم ہوا ہے
اور امیر صاحب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قندہار خالی
داد خان کے سپرد کرکے تم گرشک کو چلے جاؤ اور
جب تک میرے بھائی فرع میں نہ پہنچینگے میں وہان
رہونگا سردار محمد علیخان اس خط کو لیکر محمد اعظم خان کے
پاس گئے اور کچھ مشورہ کرکے بوقت غروب آفتاب
بالاحصار میں چلے آئے اوسی روز سیفر بھی چاروی
سے آگیا ٭

۳ رجون کو سردار محمد علیخان نے افواج غلزئی کو
سرداری سردار کونیر معہ ایک سوسوار قندہار کو
روانہ کئے عالیجاہ محمد عمر خان اور اتیق اللہ خان دربار
میں حاضر ہوئے اور بعد بجاآوری رسم تسلیمات محمد
عمر خان نے عرض کیا کہ بسبب قید ہونے میرے
آدمیون کے بڑی بدنامی میری ہوئی اور دو
لوگ سرکاری ملازم ہین اسی بدنامی سے میں
چاہتا ہون کہ اونکی عوض میں کچھ جرمانہ ادا کرون

اگر وہ رہا ہو جاوین سردار محمد علیخان نے
کہا کہ مین اونکو بدون سزا دئے کبھی نہین
چھوڑونگا خواہ وہ تمہارے نوکر ہون خواہ
امیر صاحب کے کیونکہ اونکو چوری کی اجازت
نہین ملی ہے دو چور بھاگ گئے ہین اونکا پتہ
جب وے بتلاوینگے تب اونکو گوش و بینی کاٹکر
رہا کیا جاویگا تاکہ اور لوگون کو اس سے عبرت ہو
چاکم کابل نے چار آدمیون کو قید کیا ہے
اور حکم دیا ہے کوئی دوکاندار فی روپیہ دو سیر
سے کم آٹا نہ بیچے اور اپنے پچاس سوار
دیہات مین بھیجے ہین تاکہ وہان سے غلہ لاکر
منڈوی مین فروخت کرین ٭

ہرجن کو زبانی چند سوداگرون کے جو ابھی
قندہار سے آئے ہین یہ حال معلوم ہوا کہ
حسب الحکم امیر صاحب کے مرزا ملک محمد غزنین سے
قندہار مین روز غلہ بھیجے جاتے ہین اور امیر صاحب
گرشک جانیکے لیئے تیاری کر رہے ہین
فرع مین میر افضل خان حاکم ہے ۔ دریائے
ایلنید اور خاش بہت طغیانی پر ہے امیر صاحب
نے حکم دیا ہے کہ کچھ مشک اور تختے اونپر
ڈال دئی جاوین تاکہ فوج آسانی سے عبور
کرے کابل مین دو تین روز سے یہ خبر ہے
کہ امیر صاحب نے قندہار سے جانب گرشک
کوچ کیا اور تین پلٹن خراسانی اور ایرانیونکی
چھ توپین فرع مین آگئی ہین صاحب خبر لکھتے ہین
کہ ابھی یہ خبر تحقیق نہین ہے اگر یہ خبر صحیح ہوگی تو
سردار محمد اعظم خان غزنین سے قندہار کو چلی جاوینگے
فقط از افتاب عالمتاب

علی گڈہ

صاحب اخبار عالم بجواب کارسپانڈنٹ اپنے
تحریر فرماتی ہین کہ اسجگہ ایک شخص بصورت سپاہی
گرفتار ہوا اوسکی بازو پر ایک تعویذ جسمین
ایک چٹھی ملفوف تھی بندہ تمہارہ چٹھی شہر مین
واسطے پڑھنے اور ترجمہ کے جابجا بھیجی گئی پر
صرافی اور ہندی اور بنگلہ اور پنجابی اور
مارواڑی کوئی خط ثابت نہوا جو اوسکا مضمون

پڑتا جاتا آخر کیہہ معلوم ہوا کہ یہہ خط مرہٹی تحریری
وہ چٹھی واسطے ترجمہ کے گوالیار کو گئی ہے
بعد پڑھے جانیکے جو کچھہ اوسکا حال ہوگا اطلاع دیگا
۱۵ جون کو فتح علی المکا رشناہ دہلی جو بھوپال سے
گرفتار ہوکر آیا تہا بحراست چند نفر سوار ان و
کنسٹبل سوار سے بہلی دہلی کو روانہ ہوا فقط

بیکانیر

اور صاحب اخبار موصوف ایک خط سے
تحریر کرتے ہین کہ علاقہ بیکانیر مین مرض ہیضہ کا
بہت زور ہے خصوصًا مقام بہٹنیر کے
متصل سات گانو اس وبا سے اوجڑ گئے
مہاراجہ صاحب والئی بیکانیر وبا ہیضہ کے
پہیلنے سے اپنے علاقہ مین واسطے خبرگیری
غربا کے دورہ فرماتے ہین لشکر مہاراجہ صاحب
مین ایک شخص سپاہی کو ہیضہ ہوا سبب درد اور
تکلیف کے وہ شخص کوئین مین گر پڑا جب آدمیونکو
خبر ہوئی اوسکو کوئین سے نکالا زندہ اور صحیح
سالم نکلا اور وجہ گرنی کی اس شخص سے دریافت
کی تو اوسنے جواب دیا کہ میرے درد شکم بہت تہا
یکایک وہ درد کم ہوا تہا نیکونے تحاشہ طبیعت
چاہی جب مین کوئین پر گیا کوئین سے باہر پانی نہ پایا
آخر کوئین مین گر پڑا اور کوئین کے اندر ایک ڈنڈ بکے
سہارے سے جو اس علاقہ کے کوئین مین ہوتے
ہین زندہ رہا اطلاع اس حال کی مہاراجہ صاحب کو
ہوئی اونہون نے اوس شخص کو بلاکر اور سب
حال دریافت فرماکر سو روپیہ اور پانسو بیگہہ زمین
واسطے زراعت کے عطا کی فقط

ظہور معدن

اخبار مرقومہ بالا مین بحوالہ نور الابصار مسطور ہے
کہ ضلع سنگ بہوم مین ایک تانبے کی کان نکلی ہے
ایک صاحب انگریز نے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
بنگال سے درخواست کی ہے کہ اگر ہمکو گورنمنٹ
مقرر کرے تو ہم اوسکی تحقیقات اور کیفیت
بخوبی لکھین سلیمپور کے اطراف مین اس کان کے
سپرنٹنڈنٹ انچیر ریلوے نے سفر کیا تو اوس
مقام پر جہان جہان ندی گذرتی ہے دیکھا کہ

وہان لوہے کانین بڑی بڑی ہین اور بانیاہی
کہین کہین نکلتا ہے

اہل روس

وہانکے بڑے پادری نے انجیل کو زبان مارخا
مین ترجمہ کیا ہے مارخا لوک تاتاریونکی چار قومون
مین سے ہین چنانچہ دو قوم کو روسیون نے
مذہب عیسوی مین داخل کرلیا ہے اور جسقدر
تاتارین اونکا تسلط ہوتا جاتا ہے وہانکی رعایا
کو اپنے مذہب مین ملاتے جاتے ہین شہر
پیگن مین قوم روس کے فاضلون نے ایک
رصد مشاہدات اجرام فلکی اور تاثیرات طبیعی
کے واسطے تیار کیا تھا فقط از اودہ اخبار

حیدرابا دکن

اس ریاست مین وہانکا وزیر باتدبیر سالار جنگ
معاندونکی طرفسے بڑے خوف وخطر مین رہتا ہے
اندنون مین یہہ تجویز ہے کہ ایک رسالہ پاسنو
سوارونکا اپنی حفاظت کے واسطے بہرتی
کرے کہتے ہین کہ اوسمین کوئی جوان پانچ
فیٹ چھ انچہہ سے کم نہوگا اور وردی مثل
سواران گارد انگریزی کے بہت صاف
وزرق برق کی ہوگی حیدرابا دکی ریاست
مین بہت ابتری رہتی ہے اور اجنبی آدمی کے
امن وحفاظت بہت کم ہے فقط از اودہ اخبار

خاندان بیشوا

بہٹور کے رئیسون کا مال جو کروی کے مقام پر
ہنگام غدر ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی کی فوج
ظفر موج کے ہاتہہ آیا تہا دوماہ حال کو بروز
دوشنبہ کلکتے مین نیلام ہونیوالا تہا ایام غدر
مین اوس خاندان کے دو لڑکے خورد سال
نراین راو اور مادہو راو تہے جنمین سے ایک
ایک بحالت قید فوت ہوا اور دوسرا جو
زندہ ہے بریلی مین بحفظ وخبرگیری سرکار
تعلیم پاتا ہے یہ خاندان اوسکے متوسلون
اور مختارون کے نادانی اور غفلت سے
برباد ہوا ورنہ وہ دونون لڑکے اتنی
سمجہہ نہین رکہتے تہے جو کسی طرح کی بغاوت

سرکار عظمت مدار سے کرتے یا سرکار سے
مواخذہ ہوتا بیشتر اخبارون مین لکھا تہا کہ
کردی کی لوٹ سے فوج سرکار کو قریب
تین کرور کے مال ہاتہہ آیا اب فرینڈ آف
انڈیا اخبار سے واضح ہے کہ جو مال بیلام
ہونیوالا تہا تخمیناً پچاس لاکہہ روپیہ کی مالیت
کا ہے علاوہ اسکے بارہ لاکہہ روپیہ نقد
نکلا تہا کہ وہ بصرف سرکار آیا مگر وہ روپیہ
بہی فوج پر بطور انعام غدر کے تقسیم ہوگا
اور بالفعل اوسپر پانچ روپئے سیکڑہ
سود سرکار کے ذمے جمع ہوتا ہے اگلی
سوا تیئیس لاکہہ پچاس ہزار روپیہ ان
رئیسونکا جمع تہا وہ بہی سرکار مین ضبط ہوا
اور آٹہہ لاکہہ روپیہ کی جاگیر تہی وہ بہی لے
لی گئی نواب باندہ اور اوس خاندانکی
لوٹ سی پانچ کرور روپیہ سی زیادہ
مال ہاتہہ آیا اور دہلی اور لکہنؤ کا کچہہ حساب
نہین ہے جن سپاہیون نے اوس زمانے
مین شجاعتین کی نہین وہ مالامال ہوگئے فہرست
مال نیلامی کی مرتب کرنے والون کی زبانی
لکہتے ہین کہ ایسے جواہرات اور زیور اور موتین
اور جڑاؤ رقمین اور سونے اور چاندی کے
سکے ہندوستان مین پیشتر کبہی معرض نیلام
مین نہین آئے فقط ایک سرپیچ ۳۶ ہیرے
بڑے ہیرونکا ہے اور ایک دیگ کی ایسی
بیش بہا ہے جسمین ۲۴ بڑے بڑے
زمرد نہایت شفاف اور ۱۸ موتی جنکی آب
و تاب و قدر و قامت کی برابر ہیرے ہونے
و شوار ہین اور چار یاقوت ازبس خوشرنگ
اور پچیس ہیرے کلان علاوہ موتیون
اور زمردون کے لڑیونکے لگے ہوئے
ہین واقع مین اگر خریدار اور قدردان ہون
تو برائے خود یہی ایک رقم بہت بڑی قیمت
کی ہے مگر جس مین کہ ایسی رقمین کئی
ہون اور اونکے سوا اور بہت سا مال ہو
تو پچاس لاکہہ روپیہ بہت کم آنکا گیا ہے اور

علاقہ ناگپور

وہان بہی سرکاري مدرسون کے مقرر ہونیکی
لئے بندوبست دریشن سے مسٹر لورنکصاحب
بعہدہ انسپکٹري مقرر ہوئے ہین اوس علاقہ
مین ابتک کوئی مدرسہ سوا پادریون کے
مدرسی کے نہ تہا صاحب موصوف نئے
مدرسے مقرر کرینگے فقط ازادہ اخبار

الہ اباد

یہان پر انتظام ہورہا ہے کہ کمال عجلت کے
ساتہہ شعبہ ریلوے بنگالے سے ریلوے
ممالک مغربی ملا دیا جاے اور صاحب لکہتے
ہین کہ امراضي مختلفہ بہي بڑہتی جاتي ہین گرمي جو دارس
کم نہین ہوئي الحا

بنارس

عرصہ ڈیڑہ برس کا ہوا کہ ایک شخص مولچند
نامي باشندہ لکہنؤ کا بنارس مین آیا دمحلہ
مشیوالہ مین دوکان خوردہ یکي کرنے لگا
اکثر لوگونکا مال نقرہ و طلائي بطور جاکر بااعتبار
دلالي شہر مین واسطے فروخت کے لیجاتا اور

اور فروخت کرکے روپیہ اوسکا اون لوگون
جسکا مال ہوتا پہنچا دیتا آخر ایک روز وہ
مولچند پرسوداس مہاجن کي دوکان پر معہ
مسمي برجو شخص معتبر کے جسکي مکان مین
وہ رہتا تہا گیا اور کہا کہ اگر تمہارے پاس
کوئي چیز قابل فروخت کے ہو تو دو ایک شخص
امیر آیا ہے ہم بیچ دین تب پرسوداس نے
ایک عدد مالائي مروارید قیمتي الا
تین سو روپیہ کا اسباب نقرۂ تہالي
وغیرہ دیا اور اون دونون نے دو تین روز
کا وعدہ کیا کہ ہم روپیہ خواہ مال دینگے دو
تین روز بعد معلوم ہوا کہ مولچند مذکور کہین
بہاگ گیا پرسوداس مذکور اوسکي تلاش مین
تعاقب کنان طرف الہ اباد کي گئے اثناء راہ
مین بمقام طمانچہ آباد معہ رام کشن پسر برجو
مذکور کے گرفتار کیا تب مولچند مذکور نے کہا
کہ تم بنارس چلو ہم تمہارا مال تمکو واپس کر
دینگے ہم واسطے اشنان و منڈن دختر

اپنی کے الہ اباد جاتے تھے کچھ بہا گے نہ
تھے غرض پرسوتم داس کو اسطور سنجان
مردم فریب سیے دام فریب مین لایا کہ
اوس بیچارے نے اس بات کو سچ سمجھا
بلکہ اپنے اطلاع کرنے سے جو تہانہ بہیلپور پر
کرائی تہی نادم ہوے مولچند کو لیکر بنارس آے
تب مولچند مرجو مذکور کی دوکان پر آے
کہ ہم کل صبح کو روبرو خواہ مال دینگے مال شہر
مین گیا ہے وبذریعہ فہمائش کیشورام خزانچی
کلکٹری کے پرسوتم داس کو راضی کیا دوسرے
خود بحضور صاحب مجسٹریٹ بہادر ازالہ
حیثیت عرفی کا سوال دیا کہ مین مرزاپور گیا تہا
پیچھے میرے سمیان پرسوتم داس و کیشورام
خزانچی نے براہ ناحق مجکو مدنام کیا کہ مولچند
بہاگ گیا میری طرف ایک خرمہرہ الکا
نہین ہے فقط غرض لکہنے نام کیشورام سی
یہہ تہی کہ وہ فہمائش مین دریافی ہتے الحاصل
دوسرے روز پرسوتم داس کا جواب

داخل ہوا بوقت تلاشی کے مکان مدعا علیہ
سے مال مسروقہ برامد نہوا بعد تحقیقات مولچند
مدعا علیہ ایک برہمن مرجو ضامندار و شریکدار
چہہ مہینے قید ہوا و بہ نسبت مال کے مدعیکو مدامت
دلوانی ہوی کہ دکان سے لعدم ہونے نالش
جایداد مدعا علیہم فرق ہوی تہے — یکم جولائی
سنہ خزانہ کلکٹری بنارس کا روپیہ
خزانہ بنک بنارس مین جایگا یہ خزانہ شکست
ہوجایگا کسیقدر جزوی کام رہیگا فقط ارمقید خلائق

آگرہ

حوالات فوجداری مین ایک عجیب معاملہ
پیش ہوا کہ ایک سپاہی نے جو مقدمہ لوٹ
تا جگنج مین ماخوذ تہا شام کو جسوقت حوالے
لوگ فراغت کے واسطی جاتی مین ایک
خالی بندوق سنگین چڑہی ہوی اوٹہا لی اور
اور پہرہ والہ کو زخمی کیا اور پہر بہاگنا چاہا تہا کہ
اور سپاہیان نے اوسے چارون طرف
سے گہیر لیا مگر چونکہ اوسکی ناتہہ مین بہ سنگین

بندوق تہی کسیکی ہمت نہ پڑی کہ اوسے
گرفتار کرے اور دو چار کانسٹبل جو اوسکے
قریب گئے تہے وہ زخمی ہوے چنانچہ
وہ اسیطرح مقابلہ کرتا ہوا دروازہ احاطہ
کچہری تک پہنچا اودہر سے صاحب سپرنٹنڈنٹ
بہادر پولیس جو کچہری فوجداری کے قریب رہتے
ہین آئے اوپر چاہے کہ وہ سپاہی حملہ کرے
کہ صاحب نے پستول سے اوسکے گولی
ماری کہ وہ گر گیا زخمی کانسٹبل اسپتال مین ہین
ایک کے زخم کاری لگا ہے جو کچہہ اس مقدمہ کا
اور حال ہوگا آیندہ درج پرچہ کیا جاویگا ٭

از مفید خلایق

دواب

حسب منظوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پرگنہ جات چائل اور کڑا اور کرایل اور اتہرین
واقع میان دوآب ضلع الہ آباد علاقہ عدالت
مطالبہ خفیفہ واقع الہ آباد مین شامل کئے گئے

از اخبار بالا

دریای اٹک

ایک عنایت فرما راولپنڈی سے تحریر فرماتی
ہین کہ شام کے وقت پل دریاے اٹک
طغیانی دریا کے باعث ٹوٹگیا اور تین کشتان سمیت چند
ملاحون کے بہہ گئین جنکا پتہ وقت تحریر تک
کچہہ نہین لگا اور باقیماندہ کشتیان بمد و سیاہیان
سمیت ملتان روانہ کیگئین مگر دو سپاہی
اس دار و گیر مین ڈوب مرے اور
چونکہ دریا کمال زور شور پر ہے عبور
مسافرین فی الحال مشکل ہوگیا ہے ایک
عورت نے اپنے یار کے رفاقت کے جوش
مین اپنے خاوند کو مار ڈالا نہا سزا اوسکی
جو کچہہ ملیگی پیچہے سے درج کرینگے از کمہ نور

اجمیر

دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ علاقہ راسیدین
ڈاک لٹ گئی اور ہرکارہ ڈاک کے چار زخم
تلوار کے ایسے لگے کہ شاید بیچارا جان بر
نہ ہوا ہوگا غارتگر دو شتر سوار تہے ایک

مہینے کے عرصہ میں ڈاک کئی بار لوٹ کئی
دیکھا چاہئی کہ اہالیان پولیس اسکا
کیا بندوبست کرتے ہین ۞ از مفید خلائق
ایک صاحب یورپین کا پہانسی پانا
عہدہ سرکار انگلشیہ مین کیا عدل و انصاف
ہے اور منکافات ترحم و اعتساف کہ اگر
کوئی قوی کسی ضعیف پر ظلم کرتا ہے تو اسے
اپنے کیفر کردار کو پہونچتا ہے نہ حکام والا مقام
کو ہرگز جانب داری کسی کی منظور ہے اور نہ
اصلا کوئی امر خلاف انصاف مخطور تصدیق
اس قول کا یہہ ہے کہ تھوڑے روز گذرے
کہ مسٹر رڈ صاحب بمقام راولپنڈی ایک
راس بہیڑی فیض الہہ نامی کو براہ زبردستی
پکڑ کے اپنے مکان کو لانی لگا فیض الہہ
مذکور صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ یہہ بہیڑی
کیا بہن ہے اسکو چہوڑ دو اسکی عوض
مین اور بہیڑی دونگا مگر اوس وقت بزعم
حکومت مآب کے خیال مین یہہ بات نہ آئی
جب کہ فیض الہہ نے اصرار کیا اور اوسکا
پیچہا نہ چہوڑا تو ازراہ جہالت صاحب نے اوسکی
طرف اپنہ پنہر پہینکنے شروع کئے اس پر بہی
وہ باز نہ آیا صاحب کو غصہ ہوا اور حالت غصہ
مین بندوق جو اوسوقت اوسکے ہاتہہ مین تہی
ڈرانی کے واسطے اوسے بچا کر چلائی مگر وہ ان
دہمکیون سے مطلق نہ ڈرا اور اپنے مال کے
لالچ سے فریاد کرتا ہوا مکان مسکن صاحب تک
چلا آیا یہہ امر صاحب کو سخت ناگوار گذرا اور
زیادہ تر غصہ آیا اوسی حالت غصہ مین بندوق
بندوق کہ جسمین گولی بہری ہوئی تہی اوٹہا لایا
اور فیض الہہ کی جانب شست لگا کر بندوق چلا
کہ بجز لگنے گولی کے فیض الہہ مرگیا کہا نہیں کہ موقع
واردات سے قریب تہا اس واردات سے
مطلع ہوا تو اوسنے آکر رڈ صاحب مدعا علیہ کو
گرفتار کیا بعد ازان مقدمہ دایر عدالت ہوا
اور بعد تحقیقات مدعا علیہ واسطے تجویز سزا کے
محکمہ سوپریم کورٹ بمقام کلکتہ بہیجا گیا عدالت

سوپریم کورٹ مین مدعا علیہ کے اوپر ازروی
تحقیقات مقدمہ جرم قتل عمد ثابت ہوا اور
بپاداش جرم حکم سزا دہی انسی مدعا علیہ کو
سنایا گیا کہتے ہین کہ اوسوقت مدعا علیہ نے
بہت سے گواہ اپنی صفائی کے گذرانے اور اپنی
برئیت مین ایک محضر کہ جسپر پانچہزار اشخاص
یورپین کے دستخط تھے بحضور فیض گنجور جناب
گورنر جنرل صاحب بہادر کے پیش کیا
ازانجاکہ ہر حال مین سرکار کو انصاف
کرنے پر نظر ہے تدبیر پر تذویر اوسکی کام
نہ آئی تہ حباب معلی القاب نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر نے اوس محضر پر نظر
فرمائی اور نہ حاکمان سوپریم کورٹ نے
گذرانے گواہان صفائی پر کچھہ لحاظ کیا آخر کار
ام رجون کو مدعا علیہ نے بمقام کلکتہ پہانسی
پائی فقط از دہلی گزٹ

حیدرآباد

تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد

ہر شخص جانتا ہی کہ ابلیس پر تلبیس نے
غرور سے کیا ثمرہ پایا فرعون ملعون کو
اسی تکبر اور غرور نے دریا مین ڈبایا
نمرود مردود متغرور کا مگس بشہ نے کھایا
علاوہ ان قصص سابقہ کے اس زمانہ مین
بہی بچشم خود بیسیون کو دیکھا [illegible] پنے کا نمونہ
مسیگ دنکا حال سنا کہ بحیثیت سپاہی کان نمدا
عجب و غرور کر کے ذرا [illegible]
ذلت و خواری کا مونہہ پر کہایا جو ایکروز
ازراہ کبر و منی دوڑ کر چلا دوسرے روز
اوکہٹ پڑا اور خاک مین ملا ؛ شعر ؛
افتادگی برآورد از خاک دانہ را گردن کشی
سنجاک نشاندش نہ را ؛ حوکوئی ظالم متغرور
ازراہ نخوت یا نشہ حکومت اپنے زیر دست
مسکین غریب و غربا پر ظلم و زیادتی کا روادار
ہوا کچھہ عرصہ نگذرا کہ اس دار انتقام مین بتوالی
از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید
جو ز جو از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید
جو ز جو از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید

مصداق اسکی خبر سید افضل علی السپکٹر
سابق مراد آباد کی ہے کہ جو ہمارے ایک
معزز کارسپانڈنٹ نوازشنامہ مورخہ
۲۲ رجون مین مقام مراد آباد سے تحریر
فرماتے ہین کہ سابق مین جو السپکٹر مذکور
بعلت جعل چھ ماہ کیواسطے قید ہوے تھے
اور بعد مین اپیل سے بحکم حاکمان نظامت
عدالت آگرہ کے رہا ہو گئے جبکہ رہا ہوکر
یہان آئے دوسرا مقدمہ اغفال و ازدیاد
کہ جو ادھی عہد کا تھا بحضور سید امداد علیخان بہادر
ڈپٹی کلکٹر ضلع مراد آباد پیش ہوا اور
تحقیقات سے نسبت مدعا علیہ مذکور کی
حسب اطمینان عدالت بخوبی قصور پایا گیا
اس مرتبہ پھر سید صاحب مذکور پیادا اس
قصور چھ ماہ کے واسطے باشقت معہ دو سو
روپیہ جرمانہ کے قید ہوے بری بات کا
انجام برا ہوتا ہے جس زمانہ مین کہ حضرت
کو توال تھے بہہ زور و شور تھا کہ العظمت للہ

جس طرف کو حضرت کا گذر ہوتا تھا غریب
وغربا صورت دیکھہ ایسا ڈرتے تھے کہ جیسی
قصائی سے گائی کانپتی ہے ایام غدر کی بدولت
سید صاحب بڑے نیک نام ہوگئے تھے بسبب
پانے انعام و جاگیر وغیرہ کے خدا اور رسول
اور اپنی ہستی کو بالکل بھول گئے تھے
ایام غدر مین ہزارون بیگناہ کو پھانسی پر
چڑھوایا سیکڑون غریب مظلومون کو اپنی
صندوقدسی قید مین ڈلوایا حضرت کی عادات
اور اخلاق کے ایسے کارنامہ مین کہ اگر ایک
دفتر لکھا جاوے تو بھی تمام کمال حالات نہ
لکھے جاوین یہہ تو انکے اخلاق کا ادنے ذکر
ہے کہ ایام غدر مین قبضہ مصطفے پر وارد ہوے
ضلع مراد آباد کے باشندگان قریب
آٹھہ نو ہزار کے لایق دار تجویز کئے تھے
لیکن حاکمون کے یہان انصاف ہے جو
قصوروار نکلا وہ سزایاب ہوا باقی بیگناہ
متصور ہوکر چھوٹ گئے جبر اور تکبر مزاج مین

جبر اور تکبر مزاج مین کسقدر تہا کہ تمام
ضلع مرادآباد مین کوئی شخص راضی اور خوشنود
نہ تہا اور کسیکی زبان سے سوا کلمہ بد دعا کے نکلتے
اونکے واسطہ نہین نکلتی تہی آخرکار آوازہ
خلق نقارہ خدا اوسکا حاصل ہوا کہ مدارک
اونکے واسطی کامل ہوا مترسل از آہ
مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از درجن
بہر استقبال می آید فقط

رشوت کی سزا

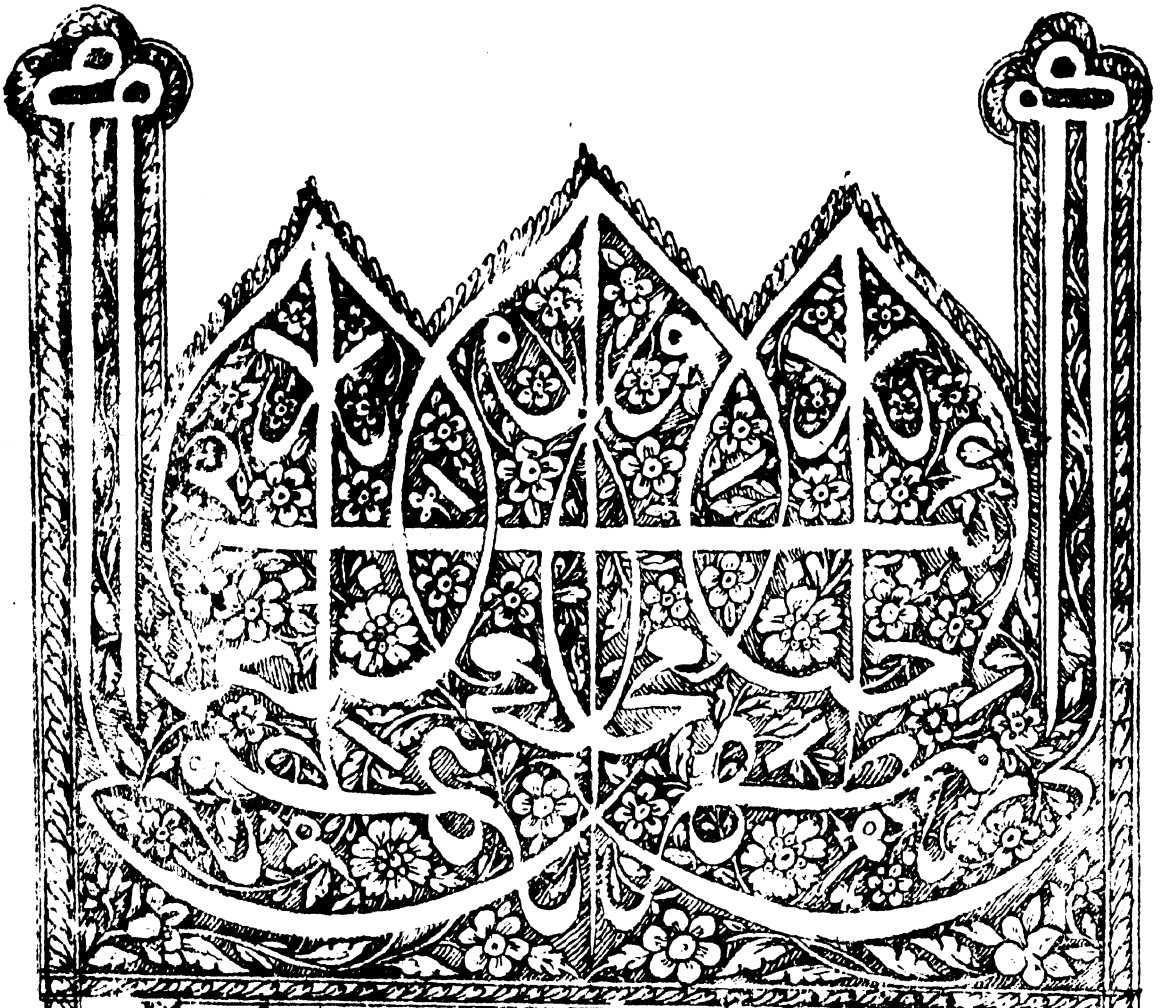
تحریر آمد بریلی سے معلوم ہوا کہ سید
اولاد حسین سررشتہ دار آنکمشنکس ضلع بریلی بجرم
رشوت ستانی واسطہ چھہ ماہ کے قید ہوے
کہتے ہین سابق ضلع بریلی اونکے حال پر نہایت
نظر پرورش رکہتے تہے اور بڑی خاطر کرتے تہے
اوس سبب سے کچھہ اونکے دماغ مین بہی خلل آگیا تہا
اب اس مقدمہ کا اپیل بحضور حکام والامقام
تظامت عدالت آگرہ ہونے والا ہے خدا کرے
انصاف ہو ہمارے کرمفرما مفصل حال مقدمہ کا
تحریر نہین فرماتے ورنہ مفصل حال درج اخبار
کرتے مگر ہمارے عنایت فرما اتنا اور ارقام
فرماتے ہین کہ صرف رشوت ستانی سے کے
مقدمہ مین سررشتہ دار مذکور سزا نہین ہوے
بلکہ ایک مقدمہ دوسرا بہی تہا کہ کسی غریب
کی قبر توڑ کر اوسکی زمین اپنے مکان مین داخل
لی تہی فقط

رشوت لی

انجام سررشتہ کاری کا ذلت وخواری ہے
اور اخیر رفسق وفجور کا مذمامی وکرفتاری خصوص
زنا کہ تمام افعال قبیحہ سے بدتر ہے اور سررشتہ
وقبایح سے اشنع واشر کہ اسکی خواہش مین
انسان کیسے کیسے فعل بد کا مرتکب ہوتا ہے
کیسی وقاحت اور بیحیائی اختیار کرتا ہے یہان تک
کہ جب بے استطاعت ہوتا ہے چوری
کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اللہم احفظنا من
کل الشرائر بیان اوسکا یہ ہے کہ سارجن
پلٹن بہ نے کہ ایک میم فاحشہ سے اسکی آشنائی

تھی کسی گورہ کے مکان میں سے چھہ
گلاس چوراے اور بعیوض حظ نفس دو
گلاس اوس میم کو دے اور چار گلاس
ایک دوکاندار بازار لعل کرتی کے ہاتھہ فروخت
کیے قیمت اوسکی اپنی وجہہ خوشی عیشی صرف
کیے اور میم نے دو گلاس بعیوض دو روپیہ کے
چاندخان سوداگر مسافر روڑکے کے ہاتھہ
بیچڈالے جب اصل مالک نے اون گلاسونکو
چاندخان سوداگر کی دوکان میں پہچانا دعوے
اپنا بمحکمہ صاحب جنٹ کمپ روڑکی پیش کیا
چنانچہ سوداگر مذکور سے گلاس طلب ہوا اوسنے
بیان کیا کہ یہہ گلاس میں نے میم اشٹیل سے
خریدے ہیں حسب بیان اوسکے میم مدعا علیہ
ماخوذ ہوکر طلب ہوئی اوسنے عدالت میں حاضر
ہوکر حال مقدمہ راست راست بیان کیا کہ فلان
سارجن نے یہہ گلاس مجکو دے ہیں اور مجھے
نہیں معلوم کہ یہہ مال چوری کا ہے یا سارجن مذکور کا
اوسی روز سے وہ سارجن حوالات گارد میں
مقید ہوگیا چار روز تک یہہ میم اشٹیل حوالات
میں رہی اور خبر ہے کہ پلٹن میں کورٹ مارشل واسطے
تحقیقات گورہ مدعا علیہ کے جمع ہوا تھا لیکن ابتک
حال دریافت نہیں ہوا کہ واسطے سارجن مدعا علیہ کے
کیا سزا تجویز ہوئی بشرط دریافت آیندہ درج ہوگی
کرینگے فقط اور اس ہفتہ میں چند مرتبہ مارشل
خوب ہوئی اور نرخ غلہ ارزان ہے اور اسجگہ
منادی ہوئی ہے کہ بمقام ناگپور ایک پلٹن فلیون
کہ پنیر پلٹن کہتے ہیں بھرتی ہوگی جس کسی قلی مزدور
معمار نجار کو نوکری کرنی ہو وہ اون سپاہیون
کے پاس جو بازار روڑکی میں ٹھہری ہوئی ہیں حاضر
ہوکر نام اپنا لکھوادے فقط اس ہفتہ میں
خوشنویس مطبع ہذا بضرورت عشرہ محرم
رخصت پر گیا ہے دوسرے محرر سے
پرچہ اخبار لکھوایا گیا اطلاعاً بخدمت ناظرین گذارش ہے

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام
سید حکیم امراو علی طبع شد
تمام



نمبر ۳۰ مطبوعہ ۱۹ جولای سنہ ۱۸۴۲ء مطابق ۱۱ محرم سنہ ۱۲۵۹ ہجری روز چارشنبہ جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ میں ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع مذکور طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی سو محصول ڈاک سنے سال بارہ روپیہ اور سنے ماہ اکیس روپیہ اور پیشگی محصول ڈاک لیکر سال سے اور مدت ادای پیشگی تاریخ پہونچی اخبار سے ایک مہینے تک ہی اور بعد اوسکی سالنامہ یا ماہوار کے حساب سے قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خرید اخبار مذکور منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک اشرفی سطر ہوگے اور چار سطر سے کم کوی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ واسطی فایدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا مہ انگریزی فارسی ناگری جنتری جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی وناگری یا دیگر کارروزی کا چاہین تو بذریعہ خط اطلاع بخشین

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بحوالہ بمبئی ٹیمس اخبار تحریر فرماتے ہین کہ درینولا گورنمنٹ نے یہ خبر پائی ہے کہ افواج سردار سلطان احمد جان والی ہرات اور امیر دوست محمد خان والی کابل کے فیمابین ایک معرکہ جنگ و جدل واقع ہوا مگر ہنوز یہ معلوم نہین کہ نتیجہ اوسکا کیا ہوا جو کچھ حال آئندہ دریافت ہوگا حوالہ قلم سوانح رقم کیا جائیگا فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

پانڈورنگ راو

اس شخص کا اصلی نام ستیارام پانت کلنام سدا شیو قوم برہمن دکھنی ہی جب نانھا ڈھونڈھو پنت کا بڑا بھائی ملقب بہ دادا جی فوت ہوا اوسکی بی بی نے اس ستیارام کو اپنی فرزندی مین لیا اور پانڈو رنگ راو اوسکا لقب مقرر کیا اوسنسی یہہ شخص نانھا کے خاندان مین داخل ہوا اور یوگا فیوگا اقتدار بڑہتا گیا کہتے ہین کہ ایام غدر مین نانھا کی طرفسی بٹھور خاص کا بھی حاکم تہا اور بعد تسلط سرکار کے نانھا کے ساتھہ بھاگ گیا بالفعل علاقہ جمنا سے گرفتار ہو کے ۲ جون ۶۲ء کو کانپور پونہچا چنانچہ اوسکے پونہچنے کا حال مفصل شعلہ طور مطبوعہ ۴ جون مین درج ہوا یہان اوسپر قتل صاحبان انگریز کے کئی مقدمے قائم کئے گئے اور اوسکی پیروی کے واسطے سرکار کیطرف سے حسب حکم جناب مستطاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغرب و شمال کے جناب سید ناصر علیخان بہادر ذوالقدر ڈپٹی کلکٹر الہ آباد مامور ہو کے ۲۴ جون کانپور مین تشریف لائے حسب حکم سرکار کے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر نے راد مذکور کو بھی مختار کرنیکا ایما فرمایا مگر کسی مختار نے اوسکی مختاری کو قبول نکیا ۲۶ جون کو منجملہ مقدمات کے ایک مقدمہ قتل صاحب محصول گہر کا صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کانپور کے حضور مین پیش ہوا جناب ذوالقدر بہادر مختار سرکار بہی موجود تہے اور راو مدعا علیہ بھی حاضر کیا گیا اوس مقدمے کی مجمل کیفیت

یہ ہے کہ شیوراج پور کے علاقہ مین چونی پور
کے متصل ایک گھر تہا اون ایام منحوس مین
وہان کا صاحب مع اپنی میم کے بٹھور مین
گرفتار ہوا اور چہیدا گہاٹ پر پیپل کے درخت
قریب قتل کیا گیا پہلے سرکار کے گواہون نے
اظہار دیا نراین راو ساکن بٹھور نے یہ کہا
کہ یہ رنگ راو عذر مین بٹھور کا حاکم ذی اختیار
تہا اور اوسکے سر پر کوئی اور افسر نہ تہا آپہا
دہنک وہاری وغیرہ سب اوسکے فرمان بردار
تہے جب محصول گہر کا صاحب مع اپنی میم کے
گرفتار ہوآیا انہون نے اپنی زبان سے
اوسکے قتل کا حکم دیا چنانچہ انکے توابع نے
چہیدا گہاٹ پر لیجا کے درخت پیپل کے متصل
اوسکو قتل کر ڈالا اوسکی میم حاملہ تہی بائیون
کے الحاح و اصرار سے مقید رہی بٹھور سے
بھاگڑ کے وقت وہ بہی قتل ہوئی مسمیان
شیوچرن ہندو سنگہ ستیارام کائی شنکر
نراین بہونی ولد چہیدا جو چہیدا گہاٹ پر رہتا ہے

اور اوسکی باپ کا وہ گہاٹ جزایا ہوا
ہے نبی بخش ملاح بستی دہرآیا جی شاہ بندر
چنی سنگہ تہانہ دار گنیف راو جاندار یعنی جزایر
شیودین امینڈل نے نراین راو مذکور
کے بیان کی حسب ضابطہ عدالت تائید کی
اظہارون کی تصدیق کے وقت راو مذکور نے
جو سوال کئے گواہون نے اوسکی معقول
جواب دیے نراین راو نے کچہہ گفتگو مقدمے
سے خارج کی یعنی کہا کہ مین تمکو نصیحت کیا کرتا تہا
کہ یہ خونریزی بہتر نہین اور ایسا خون ناحق ضائع
نجائیگا اسبات کو سنکر راو مذکور کو رنج مواطر ہین
سے بدبغر گئے کی گفتگو ہونے لگی جناب صاحب
مجسٹریٹ بہادر نے ممانعت کی غرض وہ گفتگو
موقوف رہی یہ گفتگو بحث سے خارج تہی
اسلئے اظہارون مین درج نہوئی راو مذکور کا
ایک خدمتگار ملوانامی بہی گواہ تہا اور اپنی بیانکی
تصدیق کر چکا تہا مگر حسب اظہار سنا لے گئے
اوسوقت بیان اول سے پہر گیا اور کہنے لگا کہ

عملہ پولیس کے جبر سے وہ اظہار دینے لکھوایا
تھا ظاہرا اس انحراف کا سبب یہ معلوم
ہوتا ہے کہ راو مذکور نے جب گواہون سے
سوالات کئے اوسوقت آمادہ ہوے کے
ملوا کیطرف دیکھکے کہنے لگا کہ اسکو چار برس
عمر سے مینے پالا تھا یہ بچپن سے ہمارے
یہان پرورش پاتا رہا شاید ان دردانگیز
کلمات نے اوس کے دل مین تاثیر کی
اس سبب سے اوس نے حقوق نمک خواری
کی رعایت مقدم سمجھی اوسوقت ذوالقدر بہادر نے
جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر سے عرض کیا
کہ یہ حکام کے روبرو گواہ کو تعلیم ہوتی ہے
صاحب ممدوح نے فرمایا کہ آپ بیغدر عدالت
شش مین کر سکتے ہین ٭
۴ ۔ مرحون کو مدعا علیہ کے اظہار قلم بند ہوے
اوسنے لکھوایا کہ نہ مین بٹھور کا حاکم تھا نہ کوئی
میرے حکم سے گرفتار ہوا نہ کوئی قتل کیا گیا
تانتیا راو کے کارخانہ فوج و مال مین ہے مجھے

کچھ اختیار نہ تھا صرف اوسکے اہل و عیال
کی حفاظت کے واسطے بٹھور مین رہتا تھا
اور صاحب محصول گھر جب گرفتار ہوا تھا
اوسوقت آبھا و نتک داری سے کہکے صاحب
کو مینے اپنی حفاظت مین رکھا تھا بغیر میری اطلاع
کے فوج والون نے قتل کر ڈالا جب تانتیا بھاگا
مین بھی اپنی جان بچانے کو اوسکے ساتھ گیا اور
ہر ایک معرکے مین بالارادہ تانتیا راو نواب باندا
رانی جھانسی فیروز شاہ تانتیا ٹوپی وغیرہ کے
ہمراہ رہا آخر کار سب کا ساتھ چھوڑ کے فقیر
بن گیا اور جنگل جنگل پہاڑ پہاڑ جی پور دہلی
تھا میسر کانگڑہ پرمنڈل جمون سیالکوٹ لاہور
وغیرہ مین پھرتا اور اپنی جان کی حفاظت کرتا رہا
اب بہیم راو سابق ملازم اپنی پلٹن کی مخبری سے
گرفتار ہو میری صفائی کے گواہ یہی لوگ تھے
جو میرے مخالف ہو گئے اب میری صفائی کا
کوئی گواہ نہین رہا اسکے بعد مقام سیالکوٹ
مین جو اظہار لکھا گیا تھا راو مذکور کے مقابلے

مین حرف بحرف سنایا گیا ذوالقدر بہادر
نے پوچھا کہ یہ اظہار سب صحیح ہے راو مذکور نے کہا
ہان لیکن سررشتہ دار سیالکوٹ نے کہین کہین غلطی
کی تہی اوسکو صاحب ضلع نے بنوا دیا تہا اسپر
ذوالقدر بہادر نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر
سے درخواست کی کہ پھر دوبارا اظہار سنایا جاے
چنانچہ دوبارا پڑہا گیا اور راو مذکور کی تصدیق سے
مصدق ہوا جب ذوالقدر بہادر نے سوال کیا کہ اگر
آپ بٹہور مین اپنے اظہار حال کے موافق حاکم
ذی اختیار نہ تہے تو صاحب محصول گہراو اور ڈپٹی کمشنر
کو کسطرح اپنے تحت مین رکہا تہا جواب دیا کہ منت
سماجت سے پھر دوسرا سوال کیا کہ آپ نے سیالکوٹ کے
اظہارون مین بہیم راو مخبر کی نسبت لکہوایا ہے کہ
اوسکو بٹہور مین ہمنے سزا دلوائی تہی اور ایسی
محل مین منت سماجت کو دخل نہین ہوتا راو مذکور
نے سکوت کیا جسپر کہا گیا کہ جواب دکر لکہا جاے
اوسوقت یہ کہا کہ ہمنے بطور شخص ثالث کے اونسے
کہدیا تہا کہ جیسا کہ دربار مین سررشتہ دار شخص کہتا ہی بطور

رای زنی کے کہا تہا
سنہ ۵۷ جون کو دوسرا مقدمہ قتل صاحبان لکہنؤ کا
جو سوارون کے ساتہہ الہ آباد جاتے تہے اور
چوبے پور مین حسب حکم راو صاحب کے اونہین سوارون
کے ساتہہ سی قتل ہوے اور سوار لوگ اونکے
سر کاٹ کے بٹہور مین لاے تہے جناب صاحب
مجسٹریٹ بہادر کے حضور مین پیش ہوا پہلے
گواہان جانبکار مدعی کے اظہار پڑہے گئے مسمیان
مزاین راو چنی سنگہ گنپت رامان جی بادل اہیر
موہن لودہ تبان مصر گہنیش شاستری آپاجی عمارے
نے بیان کیا کہ غدر کے آٹہ پیچہے سوارون کی جمعیت
دو افسر چونے پور سے بٹہور مین باڑے کے دروازہ پر آے
اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتہہ بہت سوار اور پیدل اور
تین چار صاحب لوگ بہی ہین ہم چاہتے ہین کہ ہمارے
واسطے رسد کا بندوبست ہو اور ہملوگ نوکری بہی امیدوار
ہین چنانچہ آپاجی دہنک دہاری نے اندر جاکے
راو صاحب سے کہا اور راو صاحب نے ہمارے
سامنے یہ حکم دیا کہ ہمکو ان لوگون کا ہرگز اعتبار نہین

* اس جگہ صاحب اختیار ہی کو صاحب ذی اختیار لکہا ہی

جب تک اون صاحب لوگون کے سر کاٹ کر نہ
لاوین البتہ جب وہ سر کاٹ لائین گے اوسوقت نوکری
بہی دینگے اور انعام بہی ملیگا چنانچہ وہ افسر الیس گئے
اور اون صاحب لوگون کے سر کاٹ کے ایک
ٹوکرے مین لا کے اون صاحب کے سامنے رکہدئے
اور راوہ صاحب نے نانہا کے پاس مقام کانپور مین بہیجدئے
اور اونکو نوکر رکہا اور انعام بہی دیا پہر مین صاحب
کی کوٹہی مین اونکو بہیجا اور صاحب نے بتان مصر سے
سوال کیا کہ مصر بہی عصا سے دار ہوتے ہین اوسنے
جواب دیا وہ وقت کی بات ہی نوکری مین کچہہ عیب
نہین پہر راوہ مذکور نے جواب لکہوایا کہ نہ مینے سوارون سے
سر کاٹنے کو کہا اور نہ انعام و نوکری کا وعدہ کیا انہا
دہنک ہماری جو نانہا کیطرف سے کل کا مالک تہا اوسنے
وعدہ کیا ہوگا اور رات کیوقت ایک ٹوکرے مین
چند سر صاحب لوگون کے رکہے ہوے دیکہے تہے
میری صفائی کا کوئی گواہ نہین جو گواہ تہے وہ
اسوقت مین مخالف ہوگئے ۔

ان اظہار و نہین تین بجگئے تہے وقت تنگ ہوگیا تہا

اسلئے نمبسلر مقدمہ پیش نہوا آج یکم جولائی کو تیسرا
مقدمہ پیش ہوگا اگلے اخبار مین اوسکا حال لکہا جائیگا فقط

از شعلۂ طور

سرای میران ضلع فرخ آباد

سرای میران کے قریب جون کے ۲۹ کو کرانچیون کی ڈاکہ
پڑا بنارسی داس مہاجن کی کرانچی کا مال اسباب بالکل
لٹ گیا ڈاکون نے محافظ کے سر پر لوہا بہی ماری
زخم کاری آیا ڈاکو ایسے غائب ہوے کہ ابہی تک
سراغ نہین لگا ۔ ایضاً

مرگ مفاجات

ایک مہر بانی سے معلوم ہوا کہ علاقہ خانگڈہ مین ایک
آدمی ایک کوے کے اندر لوٹے نکالنے کو گہسا تہا
پانی پر پہونچتے ہی وہ یہہ پکارا کہ ہائی مرگیا اوسکی آواز
پر تین بہائی اوسکی بلی ہمجولی محبت مین گرے اور
اور اوسی طرح گذرے اور مین کس اونکی دوست
بہی اونکی پہنچے گئے اور وہ بہی ہلاک ہوگئے یعنی سب
سات آدمی آناً فاناً مین اوس کوئی کی اندر جاکر مر گئے
بعد اوسکے کوئی نہ گیا گانو مین شور مچ گیا صدہا

آدمی جمع ہوگئے کسی کی ہمت لاشوں کے نکالنی کی
بھی نہ پڑی آخر کار تہانہ دار نے اگر ایک سپاہی کو
چارپائی پر ٹہلا کر کوئین مین ڈالا جو پالتہی مار کر اور
تلوار برہنہ ہاتھ مین لیکر کوئی مین اوترا اور لاشون
لاشونکو نوبت بنوبت نکال لایا اور اوسکی زبانی
معلوم ہوا کہ یہ سب لاشین کوئی کے مال کے ساتھ
اولجھی ہوئی تہین اور ایک لاش کے بازو پر ایک
زخم بھی تہا واللہ اعلم کیا اسرار تہا کوئی کہتا ہی کہ
ہوا گڑبڑی ہوئی تہی کوئی کہتا ہی کوئی مین کوئی
آسیب تہا جب سپاہی شمشیر برہنہ سی ڈر گیا اگر
ہوا ہوتی تو سپاہی کو نہ چہوڑتی فقط اگر دلور الور

الور

تاریخ ۵ رجون سنہ ۱۸۶۱ع کو الور مین دربار عام ہوا
پنڈت روپ نرائین جی وکتیان لوجن کلکٹر وک
ایسی صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر اور ٹہاکر
للکہہ دیپر سنگہ دربار مین تشریف لائے اول تو
ہنگامہ رقص و ترنم کا گرم ہوا بعدہ کہانے انگریزی
میزون پر چنے گئے اور آتش بازی بہت چہوٹی

اور درستی خوب ہوی بعد فراغت اکل و
شرب صاحب اجنٹ بہادر پہر دربار مین تشریف لائے
اور مہاراجہ صاحب بہی رونق بخش دربار ہوے صاحب اجنٹ
نے خرقہ جناب گورنر بہادر اور ایک سند سرکار
انگریزی مہاراجہ صاحب کو دی اور ایک چٹھی ولایت
کی دی اوسکا مطلب پہہ پڑہکر صاحب اجنٹ نے
زبان مبارک سی سنایا کہ آپکا اسباب مصرحہ
جناب ملکہ معظمہ کے حضور مین پہونچا جناب ملکہ معظمہ نے
اراکین سلطنت آپ کے دعاگو اور ثناخوان ہین اور
مبارکباد دیتی ہین اور کہتے ہین کہ آپکے علاقہ مین سنعت
یعنی دستکاری کی ترقی ہو ہم آپکی بہیجی ہوے اسباب
مین چند صنعتونکو دیکہہ کر کمال محظوظ ہوے آپکی رعایا
ہمیشہ قایم رہنے کے واسطے جناب ملکہ معظمہ نے
فرمایا ہے کہ اگر خدانخواستہ آپکی اولاد نہو تو آپکو
اختیار رہے کہ چاہی جسکو متبنی کرین اسمین سرکار کو
مداخلت نہین — پنڈت جی اور صاحب اجنٹ مہاراجہ صاحب
کی ترقی ریاست مین کوشش بلیغ فرما رہے ہین
یعنی دس برس کیواسطے بندوبست ہوگا ڈونہی

جمع پر ایک تالاب پنڈت صاحب اور صاحبٹ
بنواتے ہیں جسکی لاگت پچاس ہزار کی ہے
اوسکے تیار ہو جانے سے باشندگان شہر کو بہانے
دھونیکا بڑا آرام ہوگا اور موتی ڈونگری کے باغکو
جو نہر آتی تھی وہ بانچ گز اونچی اور بنیگی اوسکا پانی
تالاب میں چھوڑا جائیگا اس سے زراعت کی بہت
آبپاشی ہوگی مہاراجہ صاحب کو اب اختیار
ملنے کے تیاری ہو رہی ہے ؛

بڑے افسوس کی بات ہے کہ جہالڑا پلٹن کے
مہاراجہ صاحب کا لڑکا جو چار مہینے کا تھا ۳
جونکو مر گیا ۔ مہاراجہ صاحب موصوف بعد
چار مہینے کے ولایت تشریف لیجانیکا ارادہ
رکھتے ہیں ۔ جی جو میں نرخ غلہ کا بہت گران
ہے ۱۶ سیر گیہوں اور ایک سیر روغن زرد
فی روپیہ ہے اس وجہ سے راہ زنی اور ڈاکون کی
بڑی کثرت ہے پنڈت شیو دین جی کے عہدہ
سالنی پر لاکشن سروے مقرر ہوئے میٹیکل کالج
کی ترقی سے ۔ وازگرہ نور

تعداد فوج

بذریعہ اخبار فرنڈ آف انڈیا مورخہ ۱۲ جون تعداد فوج
متعینہ ہندوستان گورنمنٹ انگریزی کی مندرج کرتی ہیں

بنگال احاطہ		مدراس احاطہ		بمبئی احاطہ	
گورہ	ہندوستانی	گورہ	ہندوستانی	گورہ	ہندوستانی
۴۸۴۹	۴۰۰۶۷	۱۳۰۷۰	۲۳۰۷۶	۱۴۸۹۰	۴۶۳۰۱

میزان فوج گورہ	میزان فوج ہندوستانی
۶۹۲۴	۹۹۴۱۲۷

میزان کل ۱۹۷۳۱۸

مطابع ہندوستان

بحوالہ انگلشمین اخبار کشف خبر فرماتی ہیں کہ اضلاع
مغربی و شمالی میں ہندوستانی چھاپہ خانوں کی
نگہداشت کے واسطے مسٹر لنگ صاحب بہادر
جو کہ مدرسون کے تھے سنسر یعنی محاسب مقرر ہوئے
ہیں اب کسی چھاپہ خانون سے کوئی کتاب بلا اجازت
اور منظوری ہاون صاحب کے چھاپ کر فروخت نہوگی
اور جو کوئی اس حکم سی خلاف کریگا مستوجب سزا کا
ہوگا یہ حکم اسلئے اچھا ہے کہ بعضی چھاپہ خانون
میں کتابیں فحش و بیحیائی کی چھاپی جاتی ہیں اب

آیندہ سے اس قسم کی کتابون کا چھاپنا بند ہو جائیگا
مگر ابتک کوئی حکم اس قسم کا اور جاری نہین ہوا ہے
آیندہ دیکھا جائیگا فقط از انجمن ہند

سرقت

بمبئی گزٹ سے دریافت ہوا کہ وہان جنرل پوسٹ آفس
کے دفتر سے اکثر شکایت چوری جانے لفافہ جات
اخبار کی ہوا کرتی تھی اور اسی سبب سے اہالیان پولیس
مجرم کی تلاش اور تجسس مین رہتے تھے اب سنا گیا کہ منگل
گذشتہ کی شام کو اس چور کا اسطرح سراغ لگا ہے
کہ دو حوالدار پولیس کے کہ جو قلعہ مین متعین تھے بلغرض دیکھنے
اوس روز کی شام کو گشت کرنے جاتے تھے اونہون نے
اتفاقاً ایک ہندو بنیے کی دوکان پر ایک تھیلا اخبار کا لپٹا
بھرا ہوا دیکھا کہ جس سے اونکو کمال شک پیدا ہوا اور اسی
باعث اونہون نے فوراً بنیے کے پاس جاکر کہا کہ ہم
اس تھیلے کی جنس دیکھا چاہتے ہین بنیے نے اس بات کو
منظور کیا اور جسوقت اسکو اولٹا تو معلوم ہوا کہ جسکی
تلاش مین تھے وہی اوسمین تھے اور منجملہ اخبارات کے
کہ جنکے لفافہ پر ٹکٹ لگی ہوئے تھے کچھ بغیر ٹکٹ لگے ہوئے

کچھ کاغذات اگرہ بینک کے بھی تھے ظاہرا
معلوم ہوتا ہے کہ اس بنیے نے ان کاغذونکو ردی
سمجھکر اپنے کام مین لانیکیواسطے خریدا تھا —
کل کے روز بعد دوپہر کے مسٹر گرفورڈ صاحب بہادر
کے اگرہ بینک کی طرف سے استغاثہ بہ مضمون
نسبت اس بنیے کے بحضور صاحب مجسٹریٹ کلان
دایر کیا کہ اس بنیے نے دیدہ دانستہ اس مال مسروقہ
کو خریدا ہے اور ہمکو یہ بھی شک ہے کہ چپراسی یا انگریزی
نویس بینک نے ان کاغذونکو دفتر مین سے چرایا
ہوگا حوالدار اور ڈپٹی منیجر بینک کے اظہار قلمبند ہوگئے
ہین اور حوالدار کا یہہ بھی بیان ہے کہ ڈاکخانہ کے
چپراسی نے یہ چوری کی ہنوز اس مقدمہ کی تحقیقات
ہو رہی ہے ۔ از اردو دہلی گزٹ ۵ رجولائی ۱۸۳۶ء

کانپور

شہر مین مشہور ہوا ہر گلی کوچے مین یہ چرچا پھیلا کہ
گھسیاری منڈی مین ایک امیر کو کسی فقیر صاحب نے
دعا دی مدد دی اس سبب اوسکے گھر گویا چھپر پھاڑ
کر آسمان سے قطرہ قطرہ گوہر برستا ہے اور دالان کے

اندر چھت سے گرتا ہی بہتیرے آدمی اپنی چشم دید خبر
لائے مطلع ہے ایک چپراسی تحقیق کو گیا وہ بھی ہی خبر
لایا تعجب کی راہ سے پھر ایک چپراسی اور ایک منشی صاحب
کو تحقیق کے واسطے بھیجا اونہون نے وہان جاکے کچھ تحقیق
امیر مالک مکان سے پوچھا اوسنی انکار کیا اونہون نے
کہا کہ ایک فقیر صاحب کے کہنے سے گوہر سنا موقوف
ہو گیا ہے اور یہ جھوٹ انکار کرتا ہی غرض بعد تحقیقات
کے معلوم ہوا کہ کسی نے عداوت راہ سے اوسکی
گھر مین گوہر پھکوایا تہا اوس سادہ لوح نے اپنی
حماقت سے الٹا مشہور کر دیا تہا آگے بھگا مل مہاجن
کے یہان بھی مدت تک گوہر برستا رہا اگر یہان
بھی برسا ہوگا تو کیا عجب لیکن واقعی باور نہین آتا شہر
والو جو کچھ معلوم ہوتا ہی — یا تو رنگ راو کی نالی کے
کچھ طبیعت علیل ہو گئی تہی اور احتمال حمل کا تہا جب
جمیا دائی طلب ہوی اوسنی دیکھ کے جھٹ پہچانا حمل
بتلایا نہ از شعلہ طور

ستی

صاحب مستطاب مفید الانام اودہ گزٹ سے نگارش فرماتی
کہ در بنولا اس ضلع مین ایک خبر تازہ گرم سے تفصیل
اوسکی یہہ ہے کہ شہر بنارس مین ایک عورت کو ستی
ہونا منظور تہا اہالی پولیس نے منع کیا جب اوسنے نہ مانا
صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے ایک پنڈت کو بلوا کر شاستر
کی راہ سے ستی ہونیکا حال پوچھا کہ اگر ست چڑہا ہو تو
ستی ہونا درست ہے اوسکو حکم ہو کہ اپنی اونگلی
مین آگ لگاوے اگر اونگلیان مشعل کی طرح جلنے لگین تو
سمجھے ہوئے اجازت دیجئی ورنہ ممانعت کیجئی صاحب
مجسٹریٹ نے یہہ بات پسند فرمائی اور آگ چھونکی
اجازت دی آگ چھوتی ہی اوسکی اونگلیان مشعل
کی طرح روشن ہو گئین اور اوسی اخبار مین ہے
کہ موضع بچھولی تہانہ قاضی گنج ضلع فرخ آباد مین
ایک برہمن بیمار رہتا دو ہفتہ تک بیمار رہا عورت
نے بسبب اوسکی بیماری و تقاضای محبت کی کہانا
پینا ترک کیا آخر وہ برہمن مر گیا عورت پر ست چڑہا
کہ مین ستی ہون تہانہ دار نے سنا اوسنی ستی
ہونے نہ دیا لاشکو اور اوس عورت کو روانہ عدالت
کیا جب یہان آئی صاحب مجسٹریٹ نے اوسی

فرمایش کی مگر رضامندی عورت نے فہمایش
قبول نہین کی آخر صاحب مجسٹریٹ نے اوس عورت
کو زیر نگاہ رکھکر اوس لاش کو حکم تحریق دیا جب
جلانے کی تیاری ہوئی عورت کی مونہہ سے نکلا کہ
یہہ لاش ہرگز نہ جلے گی چنانچہ ابر آیا اور خوب بارش
ہوئی آگ سب بجھہ گئی پھر لاشکو گنگا مین بہا دیا
اور وہ عورت بحفاظت اپنے گھر کو بھیجی گئی جب کہ
کوتوالی شہر مین پہونچی مرد مان شہر نے اوسکی
پرستش کی یعنی دوانی چوانی پھول وغیرہ اوسپر
چڑہائی لیکن اوسنے مطلق کسی طرف خیال نہ کیا
اور سنا کہ ابہی تک خواب و خور ترک ہے جو
کوئی کہانیکو کہتا ہے تو وہ کچھہ التفات نہین
کرتی بلکہ ناراض ہوتی ہی فقط ازمالوہا اخبار
خوشنودی جناب صاحب جیف کمشنر بہادر اودہ
صاحب مہتمم اخبار انجمن ہند تحریر فرماتی ہین کہ آجتک
ہمکو روبکار فوجداری ضلع رائے بریلی اجلاس
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واقع تاریخ ۱۰ جون
سے یہ معلوم ہوا کہ مجرم آگ کا لگانے والا اس
ضلع مین گرفتار ہوا اور اوسنے سزا پائی
اور نسبت گرفتار ہونی اوسکے کے اور انسداد
آتش زنی اوس ضلع مین جناب صاحب جیف کمشنر بہادر
بہت خوش و رضامند ہوے اور فرمایا کہ جو
لوگ ایسا کام کرینگے یعنی گرفتاری ایسی اشخاص
مفسدین کی عمل مین لاینگے اونکو انعام ملیگا اور
سوای اوسکے جناب صاحب جیف کمشنر بہادر
پانچ ہزار روپیہ کا انعام واسطے گرفتاری
سنگرام سنگھہ ولد جوکہ جونپور کے ضلع کا رہنے
اور مرآنا ہے دینا ارشاد فرماتے ہین بلکہ اشتہار
کرتے ہین چنانچہ ہمنے مجملا نقل اس روبکار کو واسطے
اطلاع جمیع صاحبان ذی اختیار و ناظرین اخبار
کے درج اخبار ہذا کیا جو صاحب اسمین مدل و
جان سعی فرماوینگے رضامندی سرکار ہوگی اور انعام
پاوینگے فقط

حکم گرفتاری کرانیان بدکردار

بمعاینہ روبکاری فوجداری ضلع رائے بریلی
اجلاس مسٹر ولیم کلین صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر

اندر جہت سے گرنا ہی بہتر ہے آدمی اپنی چشم دید خبر
لائے مطلع ہے ایک چپراسی تحقیق کو گیا وہ بھی بیخبر
لایا تعجب کی راہ سے پھر ایک چپراسی اور ایک منشی صاحب
کو بھیجنے کو واسطے بھیجا اونہون نے دمان جاکے کچھ بندوبست
اہیر مالک مکان سے پوچھا اوسنی انکار کیا اونہون نے
کہا کہ ایک فقیر صاحب کے کہنے سے گو وہ سنا موقوف
ہو گیا ہے اور یہ جھوٹ انکار کرتا ہی عرض بعد تحقیقات
کے معلوم ہوا کہ کسی نے عداوت راہ سے اوسکی
گھر مین گو دپھکوایا تہا اوس سادہ لوح نے اپنی
حماقت سے الیا مشہور کر دیا تہا آگے بہگا مل جہان
کے یہان بہی مدت تک گو بر ستارہا اگر یہان
بہی برسا ہوگا تو کیا عجب لیکن راقم کو دہین آتا شہر
والون کا جوڑ معلوم ہوتا ہی — پانڈو رنگ راو کی بی بی کے
کچھ طبیعت علیل ہو گئی تہی اور احتمال حمل کا تہا جب
جمیا دائی طلب ہوی اوسنی دیکھ کے چھ مہینہ کا حمل
بتلایا بنا از شعلہ طور

ستی

صاحب نباز مہتمم بندوبست معبد الانام اودہ گزٹ سے نگارش فرماتی
کہ در نبولا اس ضلع مین ایک خبر تازہ گرم ہے تفصیل
اوسکی یہہ ہے کہ شہر بنارس مین ایک عورت کو ستی
ہونا منظور تہا اتالی پولیس نے منع کیا جب اوسنے نہ مانا
صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے ایک پنڈت کو بلوا کر شاستر
کی راہ سے ستی ہونیکا حال پوچہا کہ اگر ست چڑہا ہو تو
ستی ہونا درست ہے اوسکو حکم ہو کہ اپنی اونگلی
مین آگ لگاوے اگر اونگلیان مشعل کی طرح جلنے لگین تو
ستی ہونے اجازت دیجئی ورنہ ممانعت کیجئی صاحب
مجسٹریٹ نے یہہ بات پسند فرمائی اور آگ چہونکی
اجازت دی آگ چہوتی ہی اوسکی اونگلیان مشعل
کی طرح روشن ہو گئین اور اوسی اخبار مین ہے
کہ موضع بچہولی تہانہ قاسم گنج ضلع فرخ آباد مین
ایک برہمن بیمار رہتا دو ہفتہ تک بیمار رہا عورت
نے بسبب اوسکی بیماری و تقاضای محبت کی کہانا
پینا ترک کیا آخر وہ برہمن مر گیا عورت پر ست چڑہا
کہ مین ستی ہون تہانہ دار نے سنا اوسنی ستی
ہونے نہ دیا لاشکو اور اوس عورت کو روانہ عدالت
کیا جب یہان آئی صاحب مجسٹریٹ نے اوسی

فہمایش کی مگر رضامندی عورت نے فہمایش
قبول نہین کی آخر صاحب مجسٹریٹ نے اوس عورت
کو زیر نگاہ رکہکر اوس لاش کو حکم تحریق دیا جب
جلانے کی تیاری ہوئی عورت کی مونہہ سے نکلا کہ
یہہ لاش ہرگز نہ جلے گی چنانچہ ابر آیا اور خوب بارش
ہوئی آگ سب بجہہ گئی پہر لاشکو گنگا مین بہا دیا
اور وہ عورت بحفاظت اپنے گہر کو بہیجی گئی جب یہ
کوتوالی شہر مین پہونچی مردمان شہر نے اوسکی
پرستش کی یعنی روانی چوانی پہول وغیرہ اوسپر
چڑہائی لیکن اوسنے مطلق کسی طرف خیال نہ کیا
اور سنا کہ ابہی تک خواب و خور ترک ہے جو
کوئی کہانیکو کہتا ہے تو وہ کچہہ التفات نہین
کرتی بلکہ ناراض ہوتی ہی فقط ازمالو ما خبار
خوشنودی جناب صاحب جیف کمشنر بہادر اودہ
صاحب مہتمم اخبار انجمن ہند تحریر فرماتی ہین کہ آجتک
ہمکو روبکار فوجداری ضلع رائے بریلی اجلاس
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واقع تاریخ ۱۰ جون
سے یہ معلوم ہوا کہ مجرم آگ کا لگانے والا اس
ضلع مین گرفتار ہوا اور اوسنے سزا پائی
اور نسبت گرفتار ہونی اوسکے کے اور انسداد
آتش زنی اوس ضلع مین جناب صاحب جیف کمشنر بہادر
بہت خوش و رضامند ہوے اور فرمایا کہ جو
لوگ ایسا کام کرینگے یعنی گرفتاری ایسے اشخاص
مقصدین کی عمل مین لاینگے اونکو انعام ملیگا اور
سوای اسکے جناب صاحب جیف کمشنر بہادر
پانچ ہزار روپیہ کا انعام واسطے گرفتاری
سنگرام سنگہ ڈاکو جو کہ جونپور کے ضلع کیطرف
اودہر آنا ہے دینا ارشاد فرماتے ہین بلکہ اور
کرتے ہین چنانچہ ہمنے مجملا نقل اس روبکار کو واسطے
اطلاع جمیع صاحبان ذی اختیار و ناظرین اخبار
کے درج اخبار بذا کیا جو صاحب اسمین بدل و
جان سعی فرماوینگے رضامندی سرکار ہوگی اور انعام
پاوینگے فقط

حکم گرفتاری کرانیوالان بدکردار

بمعاینہ روبکاری فوجداری ضلع رائے بریلی
اجلاس مسٹر ولیم کلین صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر

معلوم ہوا کہ جوڑاون نامی ولد اوسیری قوم
برہمن ساکن مجگواں ضلع سلطان پور گرفتار ہوکر
آیا اوسنے فخریہ بیان کیا کہ ہم نے گنیہر سنگھ کے
سانہہ نوکری کی اور وہ اپنے تئین صوبہ دار کہتا ہے
اوسکے سانہہ دو صاحب لوگ بطور کرانی کے
ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم لکھنؤ سے واسطے گرفتاری
بدمعاشون کے تعینات ہوے ہین مگر وہ لوگ
رشوت لیتے ہین اور رشوت لیکر جسکو گرفتار کرنے
ہین چھوڑ دیتے ہین چنانچہ موضع بہرولی کی بازار
ہین ایک غلہ فروش سے سنوا روپیہ اس علت
سے لئے کہ اوسنی ایک بیل خریدا تہا اور
اونہون نے بیل کو چوری کا قرار دیا اور غلہ
فروش کو پکڑا غرض کہ وہ بیچارہ کہ آسودہ تہا
سنوا روپیہ دیکر چھوٹ گیا اور اوجوڑاون نے
بیان کیا کہ یہ سب لوگ سولہ آدمی ہین اونمین
صاحب لوگ حکم دیتے ہین صوبہ دار تعمیل کرواتا
ہے اور لکھنؤ سے اپنا اپنا بیان کرتی ہین اور دو لوگ
صاحب کے پاس ایک ایک دونالی بندوق ہے
اور ایک دونالی اور کرچ صوبہ دار کے پاس ہے
اور سب ساتہی تلے ہتیار ہین اور دونو صاحب اور
صوبہ دار گہوڑون پر سوار رہتے ہین جسمین ایک گہوڑا
سبزہ ہے اور ایک سرنگ اور سراے مین اور
چوپال مین اوترتے ہین دنکو اونکے ہمراہیون سے
واسطے تلاش بدمعاشون کے جابجا آتے ہین
اور شام کو سب یکجا ہوتے ہین دور وز ایک مقام پر
نہین رہتے اور نہ کوئی گانون پہونچا ہے خلاصہ
مطلب درج اس خبر کا یہہ ہے کہ نشانا سرکار
یون ہے کہ سب تعلقہ دار صاحبونکو اس حال سے
آگاہ کردیا جائی کہ جن کے علاقہ مین اون بدکردارون
جیسی کا نشان کامل ملے تو فوراً اونکو گرفتار کرلین
یا عملہ پولیس کو اطلاع فرماکر بذریعہ اون کی گرفتاری
عمل مین لاوین بشرطیکہ ایسی احتیاط و حفاظت
رہے کہ اس عرصہ اطلاع و گرفتاری مین وہ بہاگ
نجائین سو آپ سب صاحبون کو لازم ہے
کہ اس مقدمات مین سعی فراوان فرماوین اور جہانتک
ممکن ہو اس مین تجسس و تلاش ظہور مین لاوین فقط

خدا کی باتین خدا ہی جانے

ایک ہمارے عنایت فرما سریالون پرگنہ سورت ضلع فرخ آباد سے تحریر فرماتے ہین اور خدا کی قدرت کے ایک متعجب تقریر سناتی ہین کہ جسوقت بنیاد پل واقعہ راجباہ کنوا کی کھودی جاتی تہی جب کہ بنیاد قریب دس فیٹ پہونچی ہوگی کہ آثار قبر کے سی نمود ہوے مگر بلدار بدستور کھودتے رہے بعد ہین اون قبرون سے دو نعش برآمد ہوئین صاحب خط ارقام فرماتے ہین کہ ہمنے اون نعشونکو بچشم خود ملاحظہ فرمایا بظاہر وہ نعش ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا اج قبر ہین مردہ رکہا ہے تمام اعضا اونکے بدستور صحیح سلامت تہے داڑہی مونچہہ اور سر کے بالون ہین بہی سر مو فرق نہین آیا تہا یہہ حال دیکہکر سب متعجب ہوے اور پہر اون نعشونکو بدستور سابق دفن کر دیا فقط

ای صاحب عنایت فرمائی بندہ ہمکو ایکی تحریر بصداقت تمویر ہین ہرگز شک و شبہہ نہین ہے ضرور نعشین برآمد ہوی ہونگی خدای عزوجل کی قدرت ہین کسکو دخل ہے دریافت کہانی نامتناہی اوسکی ہین حیران عقل ہے بقول سعدی نوان در بلاغت بہ سحبان رسید نہ در کنہ ہجران سبحان رسید

خدا کی باتین خدا ہی جانی انسان ضعیف البنیان اوسکی حکمت اور صنعت کو کیا پہچانے اور آپ زیادہ تعجب نفرماوین خدا کی قدرت معمور ہی ہمیشہ سی ایسی واقعات ہوتے رہتے ہین سنیے کہ یہان متصل قصبہ منگلور موضع چہیرن کا ذکر ہے اور یہہ خبر تمام اس علاقہ ہین مشہور ہے کہ یہین موضع مذکور ہین ایک کنوان پورانا بند پڑا ہوا تہا جب کہ وہان کے زمیداران نے اوسکو کہودوایا اور عمق اوسکا قریب پندرہ بیس فیٹ کے پہونچا تو کیا ہین ایک طاق نظر آیا بیلداران نے اوس طاق کو کہودا تو اوسمین ایک مردہ چارزانو بیٹہا ہوا معلوم ہوا یہہ حال دیکہکر سب گہبرا گئے اور وہ کنوا پہر بدستور بند کر دیا فقط

جالندہر

ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب تحریر فرماتے ہین

کہ تاریخ ۱۰ ار جون وقت فجر کے دفعۃً آندہی
کالی پیلی ایسی روز شور سے آئی کہ روز روشن
مثل شب تار تیرہ و تار تاریک ہوگیا اور ہاتھ سے
ہاتھ نظر نہ آنے لگا بعدہٗ بارش شروع ہوئی
خوب پانی پڑا اوسی اثنا مین بمقام بستی بیان
منو صاحب تحصیلات شہر جالندر ایک پہاڑی لغی
ڈپٹی کے گھر پر بجلی گری اوسکے صدمہ سے پہرا
مذکور بیگرانی عالم فانی ہوا اور مادہ گاو کہ جو صحن مکان
مین بندھی تھی سقط ہوگئی اسسال میلہ عرس جناب
امام ناصر صاحب قدس اللہ سرہ بڑی دھوم دھام
سے ہوا اسقدر ہجوم تماشائیونکا تہا کہ شانہ شانہ
چھلتا تہا اور کوچہ و بازار مین بمشکل تمام گذر ہوتا تہا
بندوبست ایسا اچھا عمدہ رہا کہ کسیکا کچھہ نقصان
نہونے پایا ورنہ ایسے میلون مین صدہا روپیہ کا
نقصان ہوجایا کرتا ہے جناب غفور الرشاہ صاحب
ڈپٹی انسپکٹر پولیس جالندر بذات خود بندوبست
میلہ مین ساعی و سرگرم تہے اور جابجا چوراہے پر
اونہا گیرے کو دیکہتے پہرتے تہی کہین ایک
اونہا ہی گیرے نے ایک دوکان مہاجن سی
دوشالہ مالیت چار سو روپیہ کا اونہا یا تہا کہ فوراً
ڈپٹی انسپکٹر نے گرفتار کرلیا انکی ہوشیاری اور
بیدار مغزی سی حمد حکام عالیمقام اور باشندگان
شہر ازبس راضی و خوش ہین ایسی افسر کا پولیس
مین رہنا غنیمت ہے فقط

ہوشیارپور

دریبولا ضلعہ ہوشیارپور مین وارات چوری
چکاری کی بکثرت ہوتی ہین افسران پولیس کو
تحقیقات اور سراغ مال و مجرم مین بہت محنت اور
وقت ہوتی ہے ہوشیارپور مین بہی دو روز بڑا
طوفان آندہی بارش کا رہا ایک جگہہ بجلی گری
کہ دو آدمی اوسکے صدمہ سی مرگئے اور سی موضع
بہادرپور ضلع مذکور مین بجلی پڑی کہ ایک آدمی
اور بیل گاو اوسکے صدمہ سی جلکر خاک سیاہ ہوگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بلاحظہ اخبار مفصلیٹ معلوم ہوا کہ امیر دوست محمد خان
والی کابل راہی ملک عدم کے ہوئے ہنوز مفصل

حال اس خبر وحشت اثر کا نہین معلوم ہوا الشرط
دریافت آیندہ درج ہوگا صاحب خبر کو ہنوز اسکی
تصدیق مین بھی شبہ ہے اگر یہہ خبر صحیح ہے تو ریاست
کابل مین بڑا فتور پڑجاویگا کسواسطے کہ فیمابین
برادران و پسران امیر ممدوح کے تنازعہ و تکرار اٹھے
ہے اور گھر کا جھگڑا اور فساد انکی ہی حیات مین ہوا
ہوا تھا فقط

اور اسی وقت پرچہ ضروری اخبار ہل نیوز مورخہ
۱۷ جولائی سے کہ اوسمین بحوالہ فرینڈ پنجاب مطبوعہ ۹ ر
ماہ حال مسطور ہے دریافت ہوا کہ امیر دوست محمد خان
اور سلطان محمد خان والی بلخ کے سخت مقابلہ و مقاتلہ
واقع ہوا اور طرفین سے بہت سی آدمی قتل ہوے
اخرکار امیر دوست محمد خان کے لشکر نے شکست
فاش کھاکر فرار کیا آخر کار امیر صاحب بھی چند لڑکون
اپنے کے میدان حرب سے منہزم ہوے اور سردار
شیر دل خان فرزند ارجمند امیر صاحب کا کہ فی الواقع
مرد شیر دل شجاع کامل تھا اوسنے میدان کو
نہین چھوڑا اور فوج مخالف سے خوب مقابلہ کرتا رہا
انجام کو وہ بھی داد شجاعت دیکر قتل ہوا اور
بہت فوج حرار جان نثار امیر صاحب کی قید ہاتھ مین
قید ہوگئی کہ فوج غنیم نے اوسکا محاصرہ کرکہا ہے

مژدہ اہلکاران تحصیل

اخبار مفصلہ سے معلوم ہوا کہ اجلاس کونسل مین
یہہ سودہ پیش ہے کہ جسوقت فوج کا کوچ ہوا کرے
تو سامان بار برداری گاڈی وغیرہ کا افسران
کمسریٹ کیا کرین اور اس معاملہ مین حاکمان ضلع کو
دخل نہ دیا جاویگا کسواسطے کہ اکثر دیکھا گیا کہ بربادہ
بہرسانے سامان بار برداری حاکمان ضلع کیطرف
رعایا پر نہایت تشدد اور ظلم ہوتا ہے پس
تحصیلداران کو ایام کوچ افواج مین بہرسانی بار برداری
کی نسبت ایک طرحکی دقت اوٹھانی پڑتی ہے سب
وہ وقت اونکی دور ہوتی نظر آتی ہے اگر تحصیلدار
علاوہ دقت اور محنت کے حکام ضلع کی ہر طرحکی
خفگی اور الفاظ ناملایم کے متحمل ہونے ہی فقط

علاقہ بنگالہ

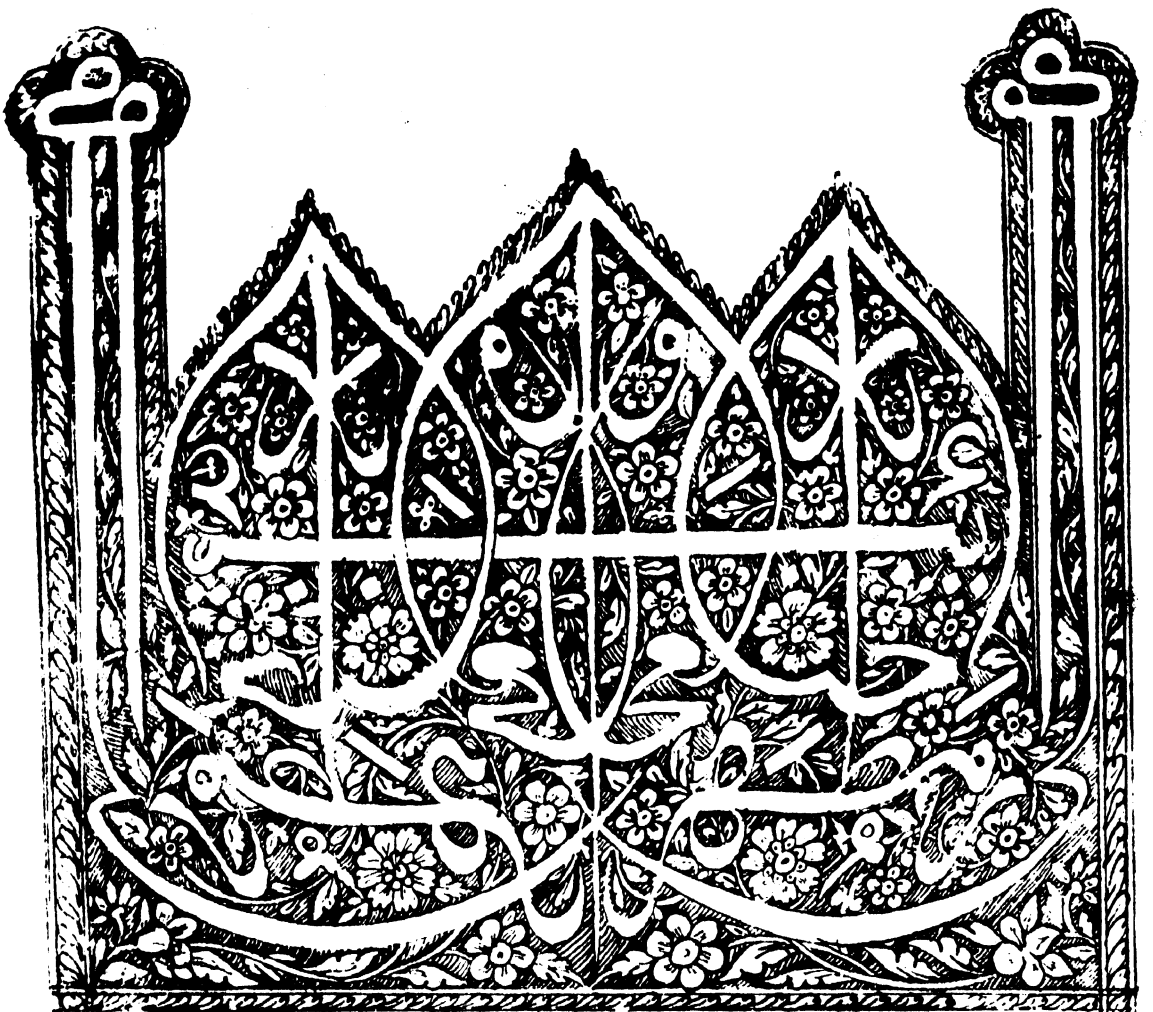
علاقہ بنگالہ کے کسی گانو مین ایک عورت بیمار ہوی

جب کسی علاج سی اوسکو صحت نہوی تب
اوسکے عزیز و اقارب نے جانا کہ اسپر کسی نے
جادو کیا ہے واسطے علاج جادو کے کسی شخص
سیالے کے پاس گئے اوسنی ازراہ مکر و فریب
بیان کیا کہ روپی ایک عورت ڈاین نے اسپر
جادو کیا ہے جب تک سمانہ روپی مرنجاویگی یہ
عورت سرگز اچھی نہوگی اور اس بیماری کا بجز
مارے جانے روپی کے اور کچھہ علاج نہین ہے
بہہ حال سنکر عزیزون نے روپی کے گھر جاکر
اسکو اسقدر مارا کہ روپی مرگئی اور بعد اطلاع
اہلکاران پولیس نے خون کرنے والونکو گرفتار کیا
عدالت سی بعد ثبوت جرم انکو چودہ برس کی
قید کا حکم ہوا صاحب خبر تحریر فرماتے ہین کہ
کہ اس خون ناحق کی سزا اوس مکار فریبی کو
کہ جسکے فریب سی وہ جاہل اسکی املاک کے
اماریہ ہے دیجاوے تو بہتر ہے فقط اکثر الاخبار

رونڑ کی

بفصلہ دو رات بارش ہوتی ہے کوئی دن دو چار بار
برسنے سی ناغہ نہین ہوتا عشرہ محرم الحرام بخیر تمام
گذرا مگر امسال تعزیہ داری بڑی سست ہوی رونڑے
مین صرف ایک امام باڑہ ہے وہ بھی بسبب
کثرت بارش کے منہدم ہوگیا اور دیوار کے
گرجانے سی تعزیہ دارون کا بہت نقصان ہوا
یعنی ظروف شیشہ آلات وغیرہ
سامان روشنی ٹوٹ گیا اس سبب
سی امام باڑہ مین اور زیادہ نے
رونق نہو گئے ہے فقط

در مطبع احباب واقع رونڑ کی با اہتمام حکیم سید امداد علی اخبار مدار طبع شد



نمبر ۳۸ | مطبوعہ ۱۲ جولای سنہ ۱۸۶۳ع مطابق ۱۲ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع مذکور طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی سو محصول ڈاک سے سال بارہ روپیہ اور سے ماہ ایکروپیہ اور پیشگی موجب محصول ڈاک لیکر روپیہ سال سے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ بھونچی اخبار سے ایک مہینے تک ہی اور بعد اوسکی سالنامہ یا ماہوار کے حساب سے قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدنا اخبار منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگے اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ دلی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جنتای جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی وناگری یا دیگر کارضروری کا چاہین تو بذریعہ خط اطلاع بخشین

شہر لانکشر واقع انگلستان

اس شہر مین بلای ناگہانی نازل ہوی ہے کہ
جس سے ہزارون آدمی محتاجی کے باعث سی
مرے جاتے ہین اس مفصل کی تفصیل یہہ ہے کہ
ولایت مین قریب تین لاکہہ کے کوٹہیان ہین کہ
جنمین سوتی کپڑا بنا جاتا ہے اور ہر ایک مین قریب
سو آدمی کے نوکر ہوتے ہین ولایت مین ہر سال
قریب چودن کروڑ روپیہ کا کپڑا بنا جاتا ہے مگر
ناظرین اخبار کو شاید معلوم ہوگا کہ اب امریکہ مین
لڑائی کی آگ بھڑک رہی ہے اس سبب سی
وہان روئی بالکل پیدا نہین ہوی ہے اور دوسرے
گورنر نے لکہا ہے کہ سال آیندہ مین روئی کے
پیدا ہونیکی کچہہ توقع نہین ہے پس سبب اس
حادثہ کے امریکہ سی روئی انگلستان مین
نہ پہنچ سکی اور اخبارات انگریزی سی معلوم
ہوتا ہے کہ اب تین لاکہہ کوٹہیون مین دو لاکہہ
کوٹہیان بند ہو گئی ہونگی تو اس سبب سی کروڑون
آدمی بیکار ہو گئی ہین صرف دو ضلعون مین
۱۰۴۵۰۸ آدمی بالکل برباد ہو کر درم سالانہ
جا پڑے ہین کہ جہان خیرات کی روٹی کہانی پڑتی
ہین یاد رہے کہ یہہ سب شخص اہل ہنر کو زر کے
کہانے سے بہی خیرات کی روٹی بری معلوم ہوتی
ہین ہمت کا حوصلہ اگر محتاجی مین عیان ہو تو دولت
و حشمت کی ہمت سی ہزار درجہ زیادہ منزلت
رکہتا ہے اور فی الحقیقت مفلسی مین ہمیشہ اہل حوصلہ کے
ہمت مالدارون پر نہایت شرف رکہتی ہے
اگر مالدار کسی سے کچہہ سوال نکرے تو کیا عجب ہے
کیونکہ اسکو کچہہ محتاجی نہین ہے مگر اوس آدمی کے
حوصلہ و ہمت پر ہزار آفرین کہنی چاہئے کہ جو
بہوک کی آگ سی جلا جاتا ہے مگر زبان سی
کچہہ سوال نہین کرتا ایسے آدمی کے ساتہہ سلوک کرنیکا
بہی اتنا ثواب ہے کہ جسکا کچہہ حساب نہین
واضح ہو کہ انگلستان کے شہر بلکہ ہر محلے
مین اتنے درم شما نہین کہ وہان کوئی بہوکا نہین
مرسکتا مگر شہر لانکشر مین ان شخصون کا یہہ حال ہے
کہ اپنے اسباب کی ہر ایک شی کو اونے پونے

ا اور انگلستان مین روی مقدار امریکہ کی آتی ہی

بیچکر ٹھکانے لگایا آٹھ پہر مین ایک ہی وقت
کھانا کھایا اور جو کبھی بالکل نہ ملا تو چھاتی پر صبر کی
سلا دسراس بلا کو ٹلایا مگر کبھی ہمت نے یہہ
تقاضا نہ کیا کہ کسی کے آگے سوال کا ہاتھہ
دراز کرین مگر آہ یہہ پیٹ بہت بُرا ہے اسکے
آگے انسان کی ہمت کیا بلکہ ہوش و حواس بھی
اوڑ جاتے ہین اور سب جوصلہ و ہمت ہیچان
ہوکر پایہ بلندی سی پستی کے غار مین گر کے
تحت الثرا سے کو پہنچتے ہین اس سبب سی یہ
ذی حوصلہ و با ہنر آدمی بجان تنگ ہوکر درم
کے روٹی کہانی قبول کر لیتے ہین مگر واضح ہو کہ
ایک بڑی بلای آسمانی ہے اور کچھہ تھوڑے سے
آدمیون سی نہین بلکہ کروڑون آدمیون کی
تعلق رکھتی ہے اسلئے ان مصیبت زدونکو
اس بلا سی بچانیکے لئے انگلستان مین بہت سی
فیاض آدمیون نے بہت سا روپیہ دیا ہے
اور یقین ہے کہ جن آدمیون نے ہندوستانیونکو
قحط کی بلا سی بچانے کے لئے سنہ ۱۸۶۰ مین سترہ

لاکھہ روپیہ دیا ہے اپنے ہموطنون کو بھی اس
بلا سی بچانے کے لئے بھی اسقدر روپیہ دے
سکتے ہین کہ جو کافی ہو مگر اس موقع پر ایک بات
سوچنے کی ہے کہ ہندوستان کے فیاض آدمیون کو
کیا کرنا چاہئی یعنی سترہ لاکھہ روپیہ کی عوض اب
ہندوستانی سردارون کو کیا کر دینا چاہئی اسکی
تفصیل جلد کسی پرچہ مین درج کی جاویگی

اور صاحب سحلہ مطبوعہ بحوالہ آفتاب عالمتاب
لکھتے ہین کہ مصیبت زدگان مقام مذکور کی پرورش
کے واسطی کئی جگہہ چندہ جاری کیا گیا ہے اور
اب تحریرات آمدہ سی واضح ہوا کہ اودیپور
بھی ایک فہرست اس چندہ کی تیار ہوئی ہے
چنانچہ حشمت مآب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک
مغربی و شمالی نے دو سو روپئے اور جناب
ایچ جی الف برکلی صاحب بہادر نے دو سو روپیہ
مرحمت فرمائے اور بعد انکے اور صاحبون نے
بقدر استطاعت کے دس دس پانچ پانچ
روپیہ دئے اور وہی صاحب بحوالہ ہنگامہ

لکھتے ہین کہ اہالیان بمبئی نے بھی بنظر ترحم و
دریا دلی بغرض رفع تکلیف اِن مصیبت زدونکے
صاحب لاٹ کا چندہ اس دم تک جمع کیا ہے کہ
۱۲ ۶ ہزار
منجملہ اونکے بجاس روپیہ بذریعہ جہاز دخانی ڈاک کے
لارڈ مسٹر صاحب بہادر نے مقام لندن مین
بھیجا ہے اور صاحب خبر تحریر کرتے ہین کہ
ہمکو بھی روسہا روا ہای سخاوت نشان ہندوستان
سے ترک امور کاہ عام سی سرکار مین بیکنام
اور نامعلوم خوشنودی حکام رہے ہین
امید ہے کہ اس وقت مین مصیبت زدگان مفلم
مذکور کے دستگیری مین مدل کوشش کرین گے

سنگ آسمانی

اخبار عالم کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب
ایک خبر عجیب اپنے الطاف نامہ مورخہ ۹ جولائی
مین ضلع سرسی سے بچشم دیدہ تحریر فرماتی ہین بنقل
اوسکے ملاحظہ کاست درج اخبار ہذا ہوتی ہی
تاریخ ۷ جولائی وقت ۱۲ بجی دن کے کہ
اوسوقت ایک نشان بادل کا بھی آسمان پر
نہین تہا اور خوب اچھی طرحسی دہوپ پڑ
رہی تہی تین دفع آسمان سی ایسی آواز آئی کہ
جیسے کوئی نقارہ یعنی دہونسہ کلان پر چوب
مارتا ہے اور جو تہی آواز ایسی ہوی کہ جیسی کہین
بجلی کڑک کر گر پڑتی ہے کہ چنانچہ بہادر ہوتی ہوئے
اسمقام ارنیوالہ سی سمت اوتر چلی گئی لوگون کو
بہت جرت ہوئی کہ کچھ نمود ابر نہی پھر یہہ آواز
ایسی طور کی کہان سی ہوئی چنانچہ وقت شام
بن والہ سی کہ جو ارنیوالہ سی بفاصلہ دو کوس
سمت اوتر ہی خبر آئی کہ وقت دوپہر ایک پتھر
گرے کہیت مین ایک پتھر یعنی سنگ آسمان سی
باواز زور دہشور عظیم کے پڑا ہی چنانچہ محمد نظام الدین خان
صاحب پیتر ول نے دو آدمی واسطے لانے
پتھر مذکور کے موضع مسطور مین بہیجی چنانچہ وہ پتھر
اوس کانون سی آیا اور جو زمین ہوا تو زمین
سوا سیر ایک چٹانک اوپر سی بالکل سیاہ
کویدہ کے رنگ اندر سے برنگ دودہیا خاکی
اس شکل مثلث سی ▲ دیکہنے مین آتا ہے

اور زمیندار نے جسکے کھیت مین وہ پتھر
پڑا تھا اوسنے بھی کہا کہ وقت دوپہر بڑے زور
شور سی ایک آواز ایسی ہوی کہ جیسی کہین کڑکر
آسمان سے بجلی پڑتی ہے اور میرے کھیت مین
ایسا نشان ہوا کہ جیسی کچھہ چیز اوپر سی پڑی
ہے اور ریگ اوسکے صدمہ سی اوپر کو اڑتا ہی
ہو مین اوسیوقت اوسجگہ گیا تو یہہ پتھر مجھکو ایک
غار مین سی گرم پایا جسکو یہہ ماجرا خود بچشم خود دیکھا
دروغ نہین اور وہ سنگ بھی پاس خاکسار
ممدوح موجود ہی اسواسطہ اسکا درج ہونا مفصل
اخبار مین چاہئی فقط

مہتمم اخبار عالم کے پاس محمد نظام الدین خانصاحب فرسر
پتر دل ممدوح نے تھوڑا سا برادہ پتھر مذکور الصدر کا
بطور نمونہ ارسال فرمایا ہے جس صاحب کو اوسکا
دیکھنا منظور ہو مطبع مین آکر معاینہ کرین فقط

از اخبار عالم مطبوعہ ۱۷ جولائی

حادثہ عجیب

کارسپانڈنٹ صاحب موصوف الصدر نے
حال در ایک حادثہ عجیب کا حال خط مرقومہ بالا مین
تحریر فرماہے اوسکا مضمون بھی بعینہ اسجگہ
درج کیا جاتا ہے — تاریخ ۸ ماہ حال زبانی ایک
کس آدم آمد نوسر علاقہ بیکانیر کے دریافت ہوا
کہ عرصہ دس بارہ روز کا ہوا کہ نوسر مین ایسی سخت
آندہی آئی کہ جسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا اور اوس
آندہی مین ایک طرفہ ماجرا ہوا کہ اوسمین آگ
برسی اور درختہای جنگل اوسکے صدمہ سی بہت
سوخت ہوگئے قریب دو سو مویشی کی جنگل مین
مر گئے پچاس ساٹھہ آدمی جلکر فوت ہوے چہارم
حصہ شہر نوسر کا مکانات مسمار ہوکر آگ لگنی شروع
ہوگئی باہر دروازہ شہر اور پر تالاب کے ایک شیوالہ
اور ایک تکیہ فقیر کا تھا وہ بالکل مسمار ہوکر
خاکستر ہوگیا مگر یہہ جاے شکر ہے کہ تھوڑی
دیر کے بعد بارش خوب ہوی اور جہان جہان
مکانات و درخت وغیرہ سوخت نہوے تھے
اوسی بارش سی بچ گئے فقط

ایمریکا

اخبار مذکور الصدر مین یہ رقم ہی کہ ۲۱ مئی تک
کی خبرین جو ولایت سی آئین اونسی معلوم ہوا کہ اہل ایران
امریکا جنوبی کی قبضہ مین جو ڈلگ نام کا قلعہ ہے اوسپر
شمالی امریکا والون نے حملہ کیا لیکن ظرفانی نے ایک
ہزار آدمی انکی مار رہٹا دیا شمالی امریکہ والون نے
پچاس ہزار آدمی جدید ملازم رکھنے کیواسطے اشتہار
دیا ہے۔ صاحب مہتمم کشف الاخبار بمبئی اپنے صحیفہ
اخبار نمبر ۱ محررہ ۳ ماہ حال مین رقم طراز ہین کہ ہمکو
اخبار ڈیلی نیوز مین لکھا ہے کہ جنوبی امریکا والونکا لشکر مصنف
سہر رچمنڈ پایتخت جنوبی امریکہ کو ہٹا جاتا ہے
اور اونکی تعاقب مین جنرل میکلکن سردار شمالی امریکہ
کی فوج بہت قریب پہنچی ہے اس مرتبہ شمالی امریکہ
والون نے شہر کارنٹ کے اوپر بہت تعصفات
اور ذلت سی شکست پائی کارنٹ کے قلعہ کو
جنرل باڈگارد سردار فوج جنوبی امریکا کا بہت مستحکم
اور مضبوط بناتا جاتا ہے شاہ مصر کے پاس جو
سستر نہایر صاحب سفیر سلطنت امریکا رہتا تہا
اپنی سرکار کے ضروری پیغام لیکر فرانس اور

انگلستان کو روانہ ہوا ہے فقط

بمبئی

اخبار مذکور مین درج ہے کہ شہر بمبئی مین غایت الہی سے
بخوبی باران رحمت نازل ہوتی ہے ورینولا یہان
چند مدمعاش مفسدہ پرداز نے ایک بہہ خیر بہیودہ
مشہور کی کہ موضع کہنڈالی کے کہاٹ پر سڑک
آہنی کی راہ اورسورت کے راستہ مین جو پل بنایا جا
ہے وہ تمام وکمال طیار نہین ہوتا کہ ٹوٹ جاتا ہے
اسواسطے جب تک اتنی لڑکے اوس جگہہ پہنچ
نہ جاوینگے وہ پل طیار نہوگا اسلئے ضلع بمبئی کے
لڑکے پکڑے جاتے ہین بلکہ چار پانچ لڑکے پکڑی بہی
گئے ہین حقیقت ان بیہودہ خبرون کی یہہ ہے کہ جب
چند آدمی کمبخت بہنگر گانجہے کش پوستی ایک جا
جمع ہوتے ہین تو ایسی ہی واہی تباہی خبرین اڑاتے
ہین صاحب مہتمم برق خاطف تحریر فرماتے ہین کہ
سرکار ایسی مفسدونکو گرفتار کرکے بخوبی سزا دے
جو ناحق رعایا کو متفکر متردد کرتے ہین مہتمم اخبار عالم
نردیک جو سزا اون نالائقونکو ہوا وس سے زیادہ

اون شخصون کو ہووے جو ایسی بیہودہ خبرونکو
سرکار انگریزی کی نسبت یقین کرنیوالی باولون اور
مجنون سے زیادہ تر احمق ہین لہذا اون سبکو گرفتار
کرکے پاگلخانہ مین ایک ایک برس مقید کری تاکہ
پھر ایسی گمان نکرین

ساگر

۲۲ ماہ جون سی یہان منوا منیہ برساتی مگر
ہنوز غلہ گندم ونخود قحط کے نرخ سی بکتا ہے اکثر
لوگونکا قول ہے کہ ایکے برس کی برابر کبھی یہان غلہ
گران نہین ہوا اور منیہ برسنے کے سا تھہ باغی بھی
جو ابتک جنگلون مین چھپے ہوے تھے مثل سبزہ
زمین کے برآمد ہو گئے ہین کئی مواضعات کو ان
سرگروہان دوسیاہ نے لوٹ لیا اور علاقہ
گوالیار کیطرف چند لفافونکو بعد چھین لینے اونکے
مال واسباب کے ہلاک کیا چنانچہ اونکی سرکوبی کے
واسطے اس نواح کے ہر ایک سمت مین فوج ظفر موج
سرکار روانہ ہوی ہی چاہئی کہ بہت جلد فتنہ وتادیب
اونکی عمل مین آوے اور یہان یہی مشہور ہے کہ

حوقت جنرل ہیوز صاحب بہادر مفـ
کو فرو کر دیونگی اوسوقت بنگالہ کی فوج
از آفتاب عالمتاب

سنگاپور

درینولا سنگاپور سی یہہ خبر آئی ہے کہ
گورنمنٹ کے اگینٹ نے دریائی ڈاکو
پر حملہ کیا جسمین دوسو ملاح اون ڈاکو
مارے گئے اور تین سو قید لوگوا ونکے دست
بیداد سی رہا کیا فقط الخ

اٹاوہ

واضح ہوا کہ راجہ کول سنگھ اور اوسکے بیٹے
باغیان جکرنگر کا مقدمہ پیشگاہ گورنمنٹ
سے فیصل ہوا وہ دونون بحراست
سرکار خدمت مین صاحب پولیٹیکل
ضلع گنہ کے بھیجے گئے ہین اور وہان
ممدوح اونکو مانسنگھ راجہ نرور کے پا
فرما دینگے کیونکہ راجہ مذکور نے اون دو
کی ہے کہ راجہ مذکور اور اوسکا بیٹا

وشمالی کی کسی جگہہ مین ہرگز اپنا قدم نہ رکھینگے
صاحب خبر لکھتی ہین کہ غدر کی دنون سی اس
دریای جمن کے اوس پار کی ملکون مین جو اکثر
باغیان وسرغنہ ڈاکو پودوباش رکھتی تہی سو اب
وہ اضلاع ان مدمعاشان کوتہ اندیش سی
پاک وصاف ہو گئے مگر ہنوز اگرا اور اوسکے اضلاع
ملحقہ مین کبہی کبہی ان ناعاقبت اندیشون کی
شکلین دکہائی دیجاتی ہین یقین کہ انکا بہی جلد
تدارک ہوجاویگا فقط از اخبار اللہ

کمپو

سنا جاتا ہی کہ جناب مستطاب معلی القاب نواب
گورنر جنرل بہادر اور جناب فیضماب کمانڈر انچیف
صاحب بہادر کا کمپو اوایل ماہ نومبر مین بمقام
آگرہ تیار ہوگا اور ہیڈ کوارٹر جانے میرٹہہ کے
یہین مقیم رہیگا اور مزار سے جو چہاونی اوٹہیگی
اس صورت مین کچہہ حصہ اوسکا آگرہ مین اویگا
اور کچہہ سیہری کو جاویگا اگر لفٹنٹ گورنری
یہان نہین آتی ہے تو لازم ہی کہ فوج کا مسکن
اور مرکز یہان مقرر ہونا چاہئی فقط از اخبار الف

ریل گاڑی

بنارس کے محاذی مغل کی سرای تک تا ماہ آیندہ
نومبر آمد و رفت ریل کی کہلجاویگی اور جناب مستطاب
معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند مذکور
خود اوسکے رسمیات اور تکلفات کو الخ

ملک ستارہ

پونا کی خبر ہی کہ ستارا مین پہر ایک لشکر گاہ مقرر
کرنیکو بمبئی کے نواب گورنر سر رابرٹ فیرر صاحب بہادر نے
ارادہ کیا ہے یہ شہر جوارہ کے پچہین واقع ہے
اور ہوا بہی موافق ہے اس سبب سے بڑے لشکر
کی چہاونی کرنے وہان پر مناسب ہے فقط از الخ

جبلپور

پیپلس فرینڈ اخبار مین بحوالہ ایک چٹہی آمد جبلپور مرسلہ
۲۵ ماہ گذشتہ تحریر ہے کہ وہان مینہہ کی بہت قلت
ہے اور اسی سبب سی نرخ غلہ روز بروز
گران ہوتا جاتا ہے اور موسم آجکل الیا
گرم ہوگیا ہے کہ عین گرما بہی نہ تہا فقط از الخ

پانڈورنگ راؤ

جون کی تیئیسویں تاریخ تک جو اس شخص کے اظہار
لئے گئے یکم جولائی کے پرچہ اخبار مین درج ہوے
اس ہفتے مین بہیم راؤ فجر بہی جسنے راؤ مذکور کو گرفتار
کرایا تہا یہان حاضر ہوا اور ضلع کالپی کے صاحب
ڈپٹی کمشنر اور ضلع جہانسی کے صاحب کمشنر بہادر نے
بہی اسکے حالات کی مثل مرتب کر کے روانہ فرمائی:
جولائی کی پہلی تاریخ گرفتاری کشتیان آمد فتحگڑہ اور اونکے
صاحب لوگون کے قتل کا مقدمہ پیش ہوا اور دوسری
تاریخ گوردین ساکن موضع رسول کے قتل کا مقدمہ دایر کیا گیا
تیسری و چوتہی کو راؤ مذکور کے نسبت باغیون کے
سرغنہ ہونیکا مقدمہ دائر ہوا اور پانچوین تاریخ سے
تعطیل ہوگئی اب ہم ہر ایک مقدمے کے اظہارات
ذیل مین لکہتے ہین سوال و جواب کی عبارتون مین
تصرف بہت کم ہوا ہم حتے الوسع اونہین کے الفاظ
کو اس تحریر مین لحاظ رکہتے ہین:

یکم جولائی کو تیسرا مقدمہ گرفتاری صاحبان کشتی نشین
آنیدگان فتحگڑہ جو کلواری کہاٹ پر گرفتار ہوکے
مقام کانپور مین نانہا کے پاس قتل کے واسطے
بہیجے گئے پیش ہوا مسمی نرائن راؤ چینی سنگہ بخشی
ستیہ نارائن مہتہی دہرنیا مل گنپت راؤ جامدار گپت راؤ راجی
شیو چرن بادل امیر آپاجی شاستری گواہان
جانب سرکار نے بیان کیا کہ کشن لال متعین گہاٹ
بندی ماتا نے دو کشتیان متاحبان فتحگڑہ کی آمد کی
خبر راؤ صاحب کو پونہچائی اور راؤ صاحب نے آہا
دہنک دہاری کو اونکے گرفتار کرلانے کا حکم دیا
چنانچہ آہا دہنک دہاری توپ لیکے مع سوار اور
پیادونکے وہان گیا جب اوسنے توپ چلائی تو صاحب
لوگون نے بہی بندوقین چلائین آخرکار آہا دہنک دہاری
نے اون صاحب لوگونکو گرفتار کرلیا اور ہندوستانی
گاڈیون پر بٹہا کے بٹہور مین باڑی کے ڈیوڑہی
پر لایا صاحب لوگ اور میم اور بچے وغیرہ پچیس ۲۵ تہے
قریب تہے اوسدن باغ کی کوٹہی مین قید کردے
تین دن کے بعد اون سب کو کانپور نانہا کے پاس
بہیجدیا اور نانہا نے اون کو قتل کیا بٹہور مین
بغیر حکم راؤ صاحب کے کوئی کام نہین ہوتا تہا اور

راو صاحب کی طرف نانہا اوٹھا کے کہا کہ بہی راو
صاحب ہین راو صاحب مدعا علیہ نے اسکے جواب
مین لکھوایا کہ دو بار صاحب لوگون کی کشتیان
آئین ایکبار دفعہ جو کشتی آئی اونکو بارہ بجے تہے مین سونا
نانہا وغیرہ دیکھکر عمل مین آیا کہ فوج آئی آہا دہنک دہاری
کسقدر فوج اور توپ لیکے تمہارے سامنے گیا جو گہاٹ
کے سامنے ہی وہان دو دہارا تہا دوسری دہار مین
کشتی ہی جاتی تہی دوسرے دن سنا گیا کہ وہی کشتی
سورسہ گنج اور کانپور کے قریب روتا پور مین جا لگی
اور نانہا نے لال پوری کو معہ فوج کے بہیجکر گرفتار
کرا منگایا اور وہ گرفتار ہو گئے پھر آٹہ دن کے بعد
دوسری بار دو کشتی آئی اور کشن لال متعین
گہاٹ بندی ماتا نے آہا دہنک دہاری کو خبر دی
کہ دو کشتیان صاحب لوگون کی فرخ آباد سے آئی
ہین اور الہ آباد کو جاتی ہین اس خبر کے سنتے ہی
آہا دہنک دہاری دو توپ اور فوج لیکر گہاٹ
پر گیا اس عرصہ مین ایک توپ چلی اور سنیدہ قو نکلی
بہی آواز آئی آخر کار اون صاحب لوگونکو گرفتار کرکے
ہندوستانی گاڑیون مین بٹہا کر بیس صاحب پیس صاحب
لوگ تہے نام کسیکا نہین جانتا آہا دہنک دہاری
کوٹہی باغ مین اونکو قید رکہا جب نانہا کا لکہا ہوا
آیا تب کانپور مین اونکو بہیجدیا مینے ایک چٹہی نانہا کو
لکہی کہ تمنے چند صاحب لوگونکو قتل کیا تو کیا بابا اب اونکو قتل
نکرو انکی سبب سے کچہہ اپنا اچہا پن نکلے تو نکال لو اس
خیال سے کہ نانہا اس لالچ مین آکر انکو چہوڑ دے
جب راو مذکور لکہوا چکا نانہا ذوالقدر بہادر نے
سوال کیا کہ آپنے صاحب محصول گہر کے قتل کے مقدمے
مین جو لکہوایا کہ ہمنے آہا دہنک دہاری سے صاحب
محصول گہر کو مع میم اور بچے کے لیا نہا یہ صاحب
لوگ جو کشتی پر آئے تہے زیادہ تر عزت دار تہے
اونکو کیون نہ لیا تمہاری دانست مین تو یہ صاحب
ایسے تہے کہ اونکی نسبت آپنی نانہا کو چٹہی لکہی کہ
انکے سبب سے کچہہ اچہا پن نکلے تو نکالو جواب دیا کہ
جو صاحب محصول گہر کو پہلے لے لیا وہ زبردستی
سپاہیون سے محفوظ نرہ سکا اس سبب سے
مجہے خیال گذرا کہ ان صاحبون کی نسبت بہی کوئی

میری بات نہ سینگا نا تھا مالک ہے اگر
اوسکو کچھہ طمع ہوگی تو خیال کریگا اور یہ قصہ
گرفتاری کا اکثر لوگون کی زبانی سنا تہا اور یہی
سنا تہا کہ یہ صاحب لوگ دراصل مغرز ہین
ملکہ یہ چٹھی اس سبب سی لکہی تہی کہ انکی جان بچ
جاے گواہ صفائی کا کوئی نہین ہے ؛

۲ جولائی کو جو تہا مقدمہ قتل گوردین وغیرہ سکنہ
موضع رسیل کا پیش ہوا ہند و سنگہ فتح سنگہ کلسیو
دیا سنگہ الیسری گوبند اہیر گواہان جانب سرکار نے
بیان کیا ہمنے انکہون سی دیکہا کہ کچھہ فوج اور توپ
رسیل کو جاتی ہی آبہا دہنک ڈاری
اوسکا افسر تہا رسیل مین پہونچتے ہی گوردین کے گہر پر
ایک توپ چلائی اوس سی آگ لگ گئی گوردین
کے بیٹے اور بہائی باہر نکل آئے چہہ سات آدمی
قتل ہوے اونکی لاشین گاڑی مین رکہکر دہور
پر آئین راوصاحب کے حکم سی گنگا مین پہکوادی گئین
راوصاحب نے حکم دیا تہا کہ لاشین گنگا مین پہنکدو
اور یہ راوصاحب ہین آبہا دہنک ڈاری راوصاحب

کا فرمان بردار تہا گپت راو جمعدار نے اس قدر
زیادہ لکہوایا کہ آبہا دہنک ڈاری نے تہا کا نوکر ہے
راوصاحب جیسی رپورٹ کرتے تہے تہا کا دیسا ہی
حکم بہیجدیتے تہے اوسکی تعمیل ہوتی تہی راوصاحب
مدعا علیہ کا یہہ جواب ہے کہ گوردین منشی رسیل کا
رہنی والا غدر سی پہلے تہا نہین یہان کی طرف سی
کچہری کا پیشکار تہا نہین تہا کے مقابلہ مین حوالہ جواب
کیا کرتا تہا اس سبب سی تہا نے نوکر اوسکے
عداوت رکہتے تہے اوسکے دس پانچ نوکر رسیل کو گئے
اور گوردین کے آدمیون سے جہگڑے لگے تہا نے
ڈاری کو یہہ خبر ہوی ایک توپ اور فوج لیکر رسیل
کو گیا جب آبہا دہنک ڈاری رسیل مین پہونچا
تو گوردین اور مٹہو لال اوسکے بیٹے نے اپنی
عورتونکو آپ تلوار سے قتل کر ڈالا کہ انکے بعد
عزت مین فتور نہ آئے اور آپ تلوار ننگی لیکر
باہر چلی آئے آبہا دہنک ڈاری سے اور اونسے
لڑائی ہونے لگی آخر آبہا دہنک ڈاری نے
اونکو قتل کر ڈالا ایک باہر کی عورت گوردین

کہین سی لایا تہا وہ بہی قتل ہوگئی گوردین کے
ایک بہی زخمی ہوئی تہی آبہا دہنک داری نے
اسکو پایہ گاہ یعنی اصطبل مین رکہا جب وہ اچہی
ہوگئی اپنی سسرال کو چلی گئی مینے یہہ سب باتین
اپنے خدمتگار سری نامی کی زبانی جو پایہ گاہ مین
جایا کرتا تہا سنکر بقدر دس لڑکی کے سنی تہین
جناب ذوالقدر بہادر نے سوال کیا کہ جو فوج میل
گئی تہی وہ کسکے حکم سے گئی تہی جواب جسقدر آدمی
قتل و قید ہوے بسبب عداوت نانہا کے قتل و
قید ہوے دو چار آدمی خاص نہا کے نوکر گنے تہے
اور وہ لوگ چاہتے تہے کہ اپنی خیرخواہی نانہا کے
روبرو ظاہر کرین سوال آبہا دہنک داری
لاشین کسواسطے لایا تہا جو کوئی اوسکے سرپرست
نہ تہا جواب یہہ مجہکو خبر نہین نہ دیا حکم میل جانیکا
دیا اور نہ قتل کرنیکا میرا گواہ صفای کا کوئی نہی
ہے — سردار اور رہم کو بابچہان متقدمہ بغاوت کا پیش ہوا
مسمی چینی سنگہ ولد اجیت سنگہ بنسی سردار
مہاں سنگہ ولد ہیرا سنگہ بنان مصر گوکل بادل ہر

نانہا ابہنگر گنپت راو راماجی نراین نبی بخش
گنپت راو جاندار بلدیو سہاے رام لال شیوچرن
نے لکہوایا کہ راو صاحب پر کوئی افسر نہا آبہا دہنک
داری جو فوج کا مالک تہا وہ راو صاحب کے
سخت حکم تہا جو فوج جو بلے پور مین آئی تہی اور انہون نے
اپنے افسرون کے سر کاٹے تہے وہ بہی راو صاحب نے
نوکر رکہی تہی اور کوٹہی باغ مین ٹہہرائی تہی مہولال
دیوان مصر نے اسقدر زیادہ لکہوایا کہ مجکو خبر نہین
کہ کسکے حکم سی فوج رکہی گئی تہی مگر ہان فوج ضرور
نوکر رکہی گئی تہی ٭

صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کالپی نے تحقیقات
کر کے جو مثل بہیجی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ راو صاحب
معہ فوج کے کالپی مین گئے اور راو صاحب کے
نام سے سنادی ہوئی کہ راو صاحب حاکم ہوے
اور انگریزون کا راج گیا ایک شخص گوبند گواہ سرکار
قرار دیکر پہانسی دی گئی نانتیا ٹوپی بہی وہان موجود
تہا گولونگو پکڑوانکو آتے تہے اور ظلم کرتے تہے وہان جنون سے
ڈانٹہ بہی لیا لچہمن گواہ جسکے ناک اور ہاتہہ کاٹے گئے تہے

لکھوا تا ہی کہ مظہر کو انگریزون کا مخبر قرار دیکر
دونون ہاتھہ اور ناک اوصاحب او ربالا راو
اور ناتھا راو اور جوالا پرشاد نے مقام کانپور
مین کٹوائے تھے بہیم راو مخبر مین ہی کہ جو مینی
سیالکوٹ مین لکھہ ایا وہی میرا اظہار ہے راو صاحب
نے پہلے مجھکو ٹہور مین قید رکھا جب فوج بہاگی
مین ہی بہاگا فوج کے ساتھہ جے پور کے علاقہ مین
پھرتا رہا راو صاحب اوس علاقہ مین مقیم تھے مجھکو فوج
والے پکڑ لے گئے ایک ہاتھہ تلوار کا راو صاحب نے
میرے بائین بازو پر مارا اور تیرہ دن تک قید رکھا
راو صاحب ملاری کی لڑائی مین بہی گھوڑے
پر سوار تھے مین بہی آوارہ پھرتا رہا جب علاقہ
جمون مقام چنینی مین اتفاقا پونہچا ایک شیوالہ مین
بیٹھا تھا اور راو صاحب گھوڑے پر سوار اوس مندر کو
آتے تھے مینے راو صاحب کو پہچان لیا اور مجھکو راو صاحب
نے نہین پہچانا راو صاحب کے ساتھہ سو ضع چنینی مین
گیا راو صاحب نے تین دن مجھے اپنے پاس رکھا
اور اونکی دلجمعی ہو گئی کہ یہہ مخبر نہین ہے تو ستارہ

روز رہا پہر رخصت مانگ کر سیالکوٹ مین آیا
اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ کو
اطلاع دی وہ دورہ مین تھے جب دورے سے
واپس آئے راجہ جمون گفتگو ہوئی اور کسیقدر آدمی
جمون کے اور ایک صاحب میرے ساتھہ ہوئے
مین اونہین لیکر چنینی مین آیا اور نشان دیکر راو صاحب کو
گرفتار کرا دیا مجھے انسے عداوت تہی کہ میری تلوار ہی
ماری تہی اور قید بہی کیا تہا اسلئے گرفتار کرا دیا
راو صاحب کا جواب نہ مین سرغنہ باغیون کا
اور نہ مین باغی ہوا نہ مینے فوج بہرتی کی جب فوج گنیجنٹ
گوالیار سے آئی تہی تب بالا راو نے مجھے اپنے ساتھہ
رکھا تہا میرا چہہ اختیار نہ تھا نا نہا راو نے مجھے بالا راو کے
ساتھہ جانے کا حکم دیا مین اوسکے ساتھہ رہا کرتا تھا
میرے نام سی کالپی مین منادی نہین ہوئی نا نھا کے
نام سے ہوئی تہی مقام کالپی کی فوج کا صرف تانتیا
ٹوپی مالک تہا سوال سب گواہ از روی حلف کے
بیان کرتے ہین کہ راو صاحب نے قتل کرایا قید بہی کیا
ایک شخص فقیر کو پہانسی بہی دی مصادرہ بہی

لیا منادی بھی کرائی جواب فقیر کی پہانسی اور رعیت
کا پلی سی ڈانڈ لینے کا حال معلوم نہین نانتیا ٹوپی نے
لیا ہوگا اور اوسی نے حکم بھی دیا ہوگا سوال اس
آپ فیروز شاہ کے ساتھ تھے اگر باغی نہ تھے جواب
جسوقت نانتیا ٹوپی سی علحدہ ہوا اوسوقت سے
چاہا کہ سرکار سی جا ملون مگر کوئی میرا واقف نہ تھا جسکے ذریعہ سے
ملتا اگر اکیلا سوار ملتا تو مجھکو مار ڈالنے کا خوف تھا اس واسطے
محمد اسحاق کو جو تحصیلدار صاحب کے پاس بھیجا کہ صفائی ہوجاے
سوال آپ ایک مرتبہ اکیلے فوج لیکر جالون پر گئے اور
اور سرکار سے لڑے اور ایک مرتبہ فوج لیکر لالت پور گئے
اور سرکاری فوج سی لڑے اگر باغی نہ تھے تو کس واسطے
لڑے جواب جالون مین کچھہ لڑائی نہین ہوئی اور نہ
لالت پور مین سوال آپ نے لکھوایا ہے کہ نواب باندہ
سپاہی صلاح سے سرکار سے جا ملے آپکو سرکار مین حاضر ہونیکا
موقع کیون نہ ملا جواب مجھکو اوسوقت موقع نہ تھا
نواب باندہ کے ساتھہ عورتین تھین وہ پہانے پیچھے رہگئے
تھے پھر سرکار سی جا ملے مین تنہا تھا کچھہ بہانہ نکر سکا
سوال آپ کے ساتھہ عورتین اور بچے ہوتے ہین اونکو

اونکو الگ ہونیکا موقع ہوتا ہی یا تنہا کو جو آپ
نواب باندہ کو یہہ موقع سہل ہوگیا تھا کہ عورتین پیچھے
رہتی تہین سوال آپ نے لکھوایا ہی کہ تانتیا ٹوپی راجہ
کو گرفتار کرلایا اور مجھسے کہا کہ مین سخت بات کہونگا آپ
نرم بات کہین جسمین روپیہ ملجاے اس سی پایا کیا کہ
آپ اور تانتیا ٹوپی سرہات مین فرنگیت رہتے تھے اور بالاتفاق
تانتیا ٹوپی راجہ سی ڈانڈ لیا جو آپ نے ڈانڈ نہین لیا تانتیا
ٹوپی نے لیا ہوگا جو بات تانتیا ٹوپی کہتا تھا وہ مجھکو
کہنا تھا وہ مجھکو کرنی پڑتی تھی سوال صاحب کمشنر بہادر
جہانسی نے اپنے اظہار حلفی مین لکھوایا ہی کہ اکتوبر ۵۸ مین
دس ہزار آدمی لیکر راو صاحب کی علاقہ جہانسی مین
توٹ پڑے گانون لوٹے اور علاقہ سرکاری کو قتل کیا اور
کتنے آدمیون کے ناک کاٹے جواب جہانسی کی کوئی
دس کوس جگہہ تھی وہان ایک بنگلہ جلتا تھا فوج نے بجھایا
نے جلایا تھا اور کسی بات کی مجھکو خبر نہین کہ کسنے جلایا تھا
اور نواب باندہ دس فوج کے ساتھہ تھے اور تانتیا ٹوپی نہ تھا
گوری شنکر اور رام علی فوج کے افسر تھے مین فوج کی ساتھہ
لے اختیار نہا جدھر جاتی تھی ادھر جاتا تھا سوال اگر باغی

نہ تھی تو کیا وجہ کہ مع فوج کے ندی سے عبور کرکے
تانتیا ٹوپی سے جا ملے جو دکھن کی طرف سے فوج آئی تھی اور
پھر دونوں قافلہ ملکے للت پور میں چند روز رہے ؟
جواب میں فوج کے اختیار میں تھا جہاں چاہتی وہاں
لیجاتی تھی سوال صاحب کمشنر بہادر کے اظہار سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آپسے لڑائی جبریل مغل صاحب سے ہوئی پھر
مقام سندھوانہ سے ہوکر دکھن کی طرف ضلع ساگر کو
پھوبال کو گئے جواب ساگر اور سرونج کے بیچ میں ایک مقام تھا
کہ وہاں فوج ٹھہری تھی رات کو خبر ہوئی کہ سرکاری فوج ساگر کی
طرف آتی ہے یہ سنکر ہمارے ساتھ کی فوج نے آدھی رات کو کوچ کیا
آدھی فوج نکل گئی تھی فوج جو باقی تھی اوسنے سرکاری
فوج سے مقابلہ کیا میں اگلی آدھی فوج کے ساتھ نکل گیا تھا
پچھلی آدھی فوج کے ساتھ مقابلہ ہوا اور وہ آدھی فوج بھی
سوال صاحب کمشنر بہادر کے اظہار اور گواہوں کے اظہار دن سے
جواب تصدیق ہوئے سرغنہ ہونا آپکا معلوم ہوتا ہے کیا سب سے
کہ جہانسی اور للت پور میں آپکا سرغنہ ہونا مشہور ہوا اور
بالا راؤ نانا راؤ مشہور ہوئے جواب مالک فوج کا بالا
تانتیا ٹوپی تھا دکھن کی طرف سے آدمی بہت میں اس سبب سے

میرا سرغنہ ہونا مشہور ہو گیا ہوگا میں کہیں سرغنہ نہ تھا
بھیم راؤ منجر نے جو کچھ کہلایا وہ سب جھوٹ ہے گواہ میرے مقابلے
کا کوئی نہیں ہے فقط از شعلہ طور ۸ رجولائی ۱۸۶۴ء

مصر

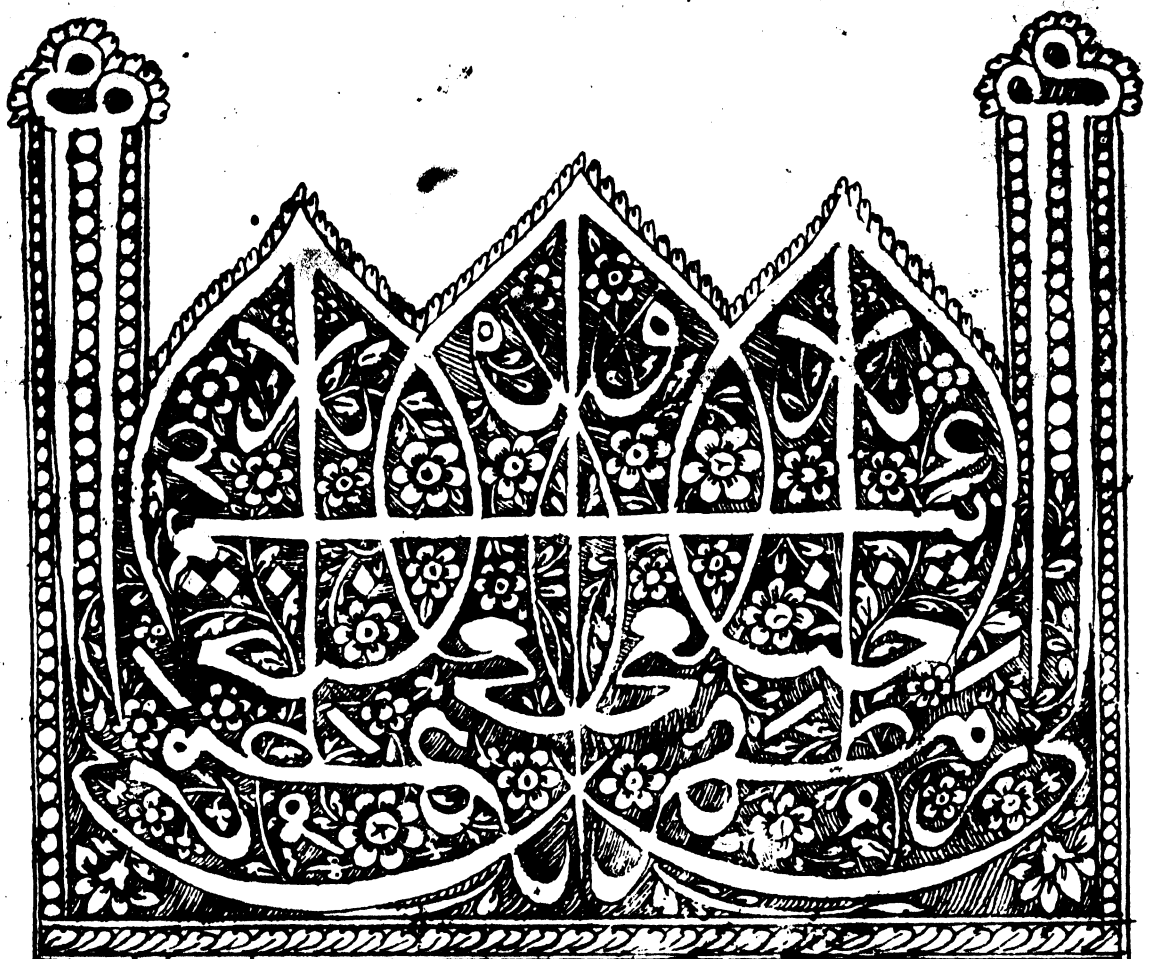
بملاحظہ اخبار مفصلیٹ معلوم ہوا کہ پاشا مصر واسطے
سیر و تماشا ملک فرانس کے فرانسس میں تشریف لیگئے
جبکہ دارالسلطنت فرانس میں رونق افروز ہوئے وہاں کے
بادشاہ نے بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے کہلا
ضیافت کا کیا اور کئی روز تک برابر بتقریب دعوت سیاحان
عیش و نشاط پر تکلف ایسا رہا کہ شاید پہلے اسی کہیں ہوا ہو
کہتے ہیں ایک دفعہ جبکہ خباب ملکہ معظمہ انگلستان و ہندوستان
بتقریب سیر فرانس کے شہر دارالسلطنت میں تشریف
لیگئی تھیں تو البتہ خوب سامان ہوا تھا لیکن اس مرتبہ
وہ سامان عیش و نشاط اور تماشا اشیاء عجائبات
کا روزگار موجود اور مہیا تھا کہ پہلے میسر نہیں تھا
اس سبب سے اور بھی زیادہ تکلف ہوا تمام رؤسا اور امراء ملک فرانس
کے ملاقات پاشا مصر کی نہایت مسرور و محظوظ ہوئے اور
علی ہذا القیاس پاشا مصر نے بھی ان کی ملاقات کی نہایت لطف اٹھایا

درینولا اکثر اخبارات ملک یورپ سے معلوم ہوتا ہے کہ فیما بین دولت والیان ملک کے رابطہ محبت و ارتباط ایسا مربوط و مضبوط ہے کہ پہلے بھی محبت اور ملاقات کا طریقہ درمیان انکی نہیں تہا راقم اخبار بدیں الفاظ لکہتا ہے کہ ایسے حالات کے نہایت خوش ہوتا ہے اور ہمیشہ دست بدعا رہتا ہے کہ ہیشہ حکمران اور پادشاہان ملک کے درمیان اسطرح طریقہ صلح و سداد کا جاری رہے اور خدا کرے کبھی کوئی جھگڑا نہ ہو ورنہ والیان ملک کے نزاع سے ملک برباد ہو جاتے ہیں جب دو درمیان امر جنگ و نزاع پیش ہوتے لاکہوں آدمی مارے گئے علی ہذا القیاس جنگ و جدل افغانستان میں ہزارہا مخلوق تباہ ہو گئے فقط

روڑکی

کارخانہ گودام روڑکی کا ماتہہ بگڑ گیا باوجودیکہ حکام نے سب طرح کا انتظام کیا لیکن ہنوز چوری کا مطلق انسداد نہیں ہوا اور سچ ہے کہ ایسی چوری کا کیا خاک انتظام ہو جبکہ کہونٹی ہی مار کو نگل جاوے تو نکہبانی کون کرے جو شخص محافظ ہو کر چوری کرے اوسکا بند و بست کب ہو سکتا ہے گو آخر کار بد کا انجام بد ہوتا ہے ایکروز ضرور پکڑا جاویگا اور سزا پاویگا اب سنیے [illegible] کہ

میگزین سی گم ہو گیا اگیروز مسٹر بیگ صاحب نے کہ جو اوسکے اہلمد ہیں لفٹنٹ ایکفرڈ صاحب قایمقام سپرنٹنڈنٹ کو حال جانے تانبہ سی اطلاع دی اور لطف علی بیلدار کے اوپر شبہ کیا اور اس اشتباہ میں اوسکی خانہ تلاشی ہوئی عبدالتواب قدیم بارود ڈکڑہ پارچہ فلالین اور ایک عدد قفل وغیرہ ازاں کارخانہ گودام برآمد ہوا و مقدمہ عدالت فوجداری میں سپرد ہوا چنانچہ لطف علی مدعا علیہ کو بعد ثبوت قصور چہہ ماہ قید کی سزا ہوئی الاتانبے کی چوری کا حال معلوم ہوا کہ ایا کوئی کالا چور تہا یا سفید چور سنتے ہیں کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ گودام نے بوجہ نقصان تانبہ کے مبلغ دو سو روپیہ تنخواہ مسٹر بیگ سے وضع کیے اور باقی روپیہ پر انکا کارخانہ برتاوان ڈالا بڑے تعجب کی بات ہے کہ اسقدر مال تانبہ کیسے چوری ہو گیا اور ہر گز چوری ہونا اسقدر مال کا کسی اہل دانش کے قیاس و خیال میں نہ آویگا جہاں سرطرف سے پہرہ سپاہیان ہو وہاں بارود کیا گذر ہو سکتا ہے ہاں کوئی گہر کا بقول شخصے اگر کوئی ہو تو ہو لنکا ڈہاے تو عجب نہیں ایسی چوری کی ایک بہہ راہ معلوم ہوئی کہ کسی سوداگر سی ایک وقت میں مثلاً سو من جنس تانبہ یا مال دیگر [illegible] اگر سوداگر سی سو اسو من مال کیا



نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۶ اگست سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۱۲ صفر سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار ہر روز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک فی سہ ماہ روپیہ سال بھر اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ بہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط لیجاوی

یا للطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھاپا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اورنگ آباد

شہر حیدرآباد مین حضرت حنفیہ نی اسقدر زور شور سی بجایا
کہ تباریخ نہم محرم کو اڑہی ہزار آدمیون کے فوت ہونی کا
شمار کرتی ہین آیا ہر روز ہزارون آدمی مر رہی ہین ہوا
اس کی مقام حیف یہ ہی کہ امیر عظام اور نواب عالیشان
بہی راہی ملک بقا ہو رہی ہین — اور یہان گرانی غلہ نے
بہرا اپنا چہرہ منحوس دکہلایا ہی جس سی بچاری غریبون کو
ایکوقت سی دوسری وقت کہانا میسر ہونا مشکل ہوا ہے
افسوس کہ خداوند کریم یہان کی غریب رعایا پر اپنا رحم
نہین کرتا اگرچہ سینکڑون جلاوطن ہوگئی لیکن ہنوز کوئی
آبادی شہر کیطرف متوجہ نہین ہوتا انشاء اللہ تعالی
دوسری بار بذریعہ اخبار حاکم داد گستر سی رفاہ
رعایا کے لئی گذارش کرینگی امید قوی ہی کہ نواب وزیر
مختار الملک بہادر جنکی بندہ پروری اور غریب
نوازی تصفت شعاری قاف سی قاف تک مشہور ہے
ہماری التماس پر نظر الطاف فرماوینگی فقط از اخبار
برق خاطف

خبر نانا

کئی بار وقایع نگاران انگریزی نی [illegible]
تو زندہ کیا اور کئی بار مار ہی ڈالا چنانچہ اب پہر زندہ
کیا ہی یعنی فرینڈ اف انڈیا اور دوسری مہتمان اخبار
انگلستان کی فہمایش تو اس امر مین حجت اور تکرار ہوئی ہے
ہی لیکن آلہ آباد گزٹ والی کی یہ تقریر ہے کہ نانا متصل
مقام تبان زندہ تا الحال موجود ہی اور اس کی مرنی کی
افواہ جو کلکتہ مین مشہور ہوئی تہی وہ لشکر کاشی اور
دوسری جگہ سی اس کی خویش و قرابتی واسطی تصدیق
افواہ کے جانب تبان روانہ ہوئی ہین اگر سرکار انگلش
کریگی تو تبان کے کسی مقام سی نانا کا سراغ ملیگا فقط انتہا

خبر روم

معلوم ہوا کہ سلطان روم عبد العزیز کاروبار
سلطنت مین خوب مصروف ہی اور انہی ہوشیاری اور
ایمانداری سی سلطنت کو رونق تازہ بخشی ہے فقط از
اخبار مفید خلایق

تجارت انگلستان

واضح ہو کہ ہندوستان انگلستان سی قریب بارہ حصہ کی
وسعت مین زیادہ ہی مگر پہر بہی ہندوستان کا حاصل بیالیس کروڑ
اور انگلستان کا حاصل [illegible] کروڑ ہی اس ترقی حاصل کا
[illegible] ہی [illegible] انگلستان

کے تجارت کا کچھ حال محل ذیل مین واسطی ملاحظہ
ناظرین کے درج کیا جاتا ہی واضح ہو کہ انگلستان
مین ایک محکمہ ہی کہ جسکو بورڈ اف ٹریڈ یعنی محکمہ تجارت
کہتی ہین اس محکمہ مین قواعد ترقی تجارت پر ہمیشہ غور ہوتی
ہے اور تجارت کی ہر قسم کی نقشہ تیار کی جاتے
ہین ہر ہفتہ اخبار فرینڈ اف انڈیا مین ان نقشون کے
بموجب جو کچھ حال تجارت انگلستان کا لکھا ہی اوسکا خلاصہ
یہ ہی کہ سنہ ۱۸۶۰ مین تین ارب چھیالیس کروڑ بیالیس لاکھ
بیس ہزار روپیہ کی مال کی انگلستان مین تجارت ہوئی جسمین
سی ایک ارب پینتیس کروڑ نواسی لاکھ دس ہزار روپیہ
کا مال انگلستان سی برآمد ہوا اور دو ارب دس کروڑ
تیرہ لاکھ بیس ہزار روپیہ کا مال انگلستان مین درآمد ہوا
اور سنہ ۱۸۶۱ مین یہ سبب واقع ہونی خبگ درمیان سماٹے
و جنوبی امریکہ اور سب اور حادثون کی چار کروڑ کی تجارت
کم ہوئی فقط برآمد مین سی تیرہ پچاس کروڑ کا مال تو
یورپ یعنی فرنگستان کی ملکون کو گیا اور آمریکہ کو اوننتیس
کروڑ اور ایشیا کو ساڑھی پچیس کروڑ اسٹریلیا گیارہ
کروڑ اور افریکہ کو ساڑھی چھ کروڑ کا مال گیا ایشیا کے
جو نیس ملکون کو مال کیا اوسکی تفصیل یہ ہے

نمبر ایک	سنہ ۱۸۶۰ عیسوی	سنہ ۱۸۶۱ عیسوی
ہندوستان بمالک محروسہ سرکار انگریزی	۲۶۹۶۰۰۰۰۰	۱۶۴۱۵۰۰۰۰
جزیرہ سیلون یا لنکا	۱۶۷۱۰۰۰۰	۱۰۲۶۰۰۰۰
ایران	۳۲۰۰۰۰۰	۴۶۰۰۰۰
چین	۳۸۷۲۰۰۰۰	۳۱۱۴۰۰۰۰
جیپان	۰	۴۳۰۰۰۰

اس مال برآمد کی اقسام کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ جنمیں کروڑ
کا سوتی کپڑا چودہ کروڑ کا اونی اور سوا نو کروڑ کا سن کا
کپڑا یعنی کل پونہ ساٹھ کروڑ روئی کا کپڑا انگلستان
سی اور ملکون کو گیا ڈیڑھ کروڑ کی بیر وایل شراب
اور ساڑھی تین کروڑ کا پتھر کا کویلہ اور ساڑھی دس کروڑ
سی کچھ زیادہ کا لوہا اور ملکون کو روانہ ہوا اور پچاس
لاکھ روپیہ کی کتابین غیر ملکون کو بھیجی گئین درآمد مال مین
سی روپیہ کی تفصیل یہ ہے

	قیمت روپیہ کا کپاس جو ہندوستان سی انگلستان کو بھیجی گئی	قیمت روپیہ کا کپاس جو آمریکہ سی انگلستان کو بھیجی گئی
سنہ ۱۸۶۰	۳۳۷۳۰۰۰۰	۳۰۰۶۹۰۰۰۰
سنہ ۱۸۶۱	۹۲۰۹۰۰۰۰	۲۶۰۷۰۰۰۰۰

بعض ملکون سی جو انگلستان کو اور مال گیا اوسکی کیفیت ذیل سی معلوم ہوگی

نام ملک	سنہ ۱۸۶۰ع	سنہ ۱۸۶۱ع
ہندوستان بمالک محروسہ سرکار انگریزی	۱۰۱۰۷۰۰۰۰ روپیہ	۲۱۹۰۹۰۰۰ روپیہ
جزیرہ سیلون	۱۰۵۴۰۰۰۰	۱۹۴۵۰۰۰۰
ہالنکا	+	+
چین	۹۳۲۴۰۰۰۰	۹۰۶۱۰۰۰۰
جیپان	۱۶۸۰۰۰۰	۵۳۹۰۰۰۰

اوپر کی لکھی ہوئی تفصیل سی ثابت ہوتا ہی کہ سنہ ۱۸۶۱ع مین بہ نسبت سنہ ۱۸۶۰ع کی ہندوستان سی انگلستان کو سات کروڑ روپیہ کا مال زیادہ گیا اس صورت مین یہ بات خوب ثابت ہی کہ ہندوستان مین سات کروڑ روپیہ سنہ ۱۸۶۱ع مین زیادہ آیا سنہ ۱۸۶۱ع مین جو لاشیار سی تجارتی انگلستان مین ائی انکی مجمل تفصیل یہ ہے

نام جنس	قیمت جنس
روئی	۷۰ کروڑ
ریشم	۸ کروڑ
اون	۷ کروڑ
غلہ	۱۰ کروڑ
چاہ	۴ کروڑ
قہوہ	۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ
نیلہا	۲ کروڑ ۵۰ لاکھ
روغن زرد	۵ کروڑ
شراب برانڈی	

پشاور

پہلی اس سی حال اخبار ہونی وبای ہیضہ کا اس مقام پر درج وقایع ہوچکا ہی اب ایک چٹھی آئی ہی اوس مقام محررہ ۱۱ جولای کی مین مرقوم ہی کہ ہنوز وبا وہان سی رفع نہین ہوئی اور ہر روز خلقت خدا مرتی چلی جاتی ہی اور طرفہ یہ ہی کہ بباعث ہونی بارش کے بجای کمی کی اور زیادتی اسکی ہوتی جاتی ہی کوی گھنٹی اور کوچہ شہر اور جہاونگا نہین کہ جس مین صدای گریہ وزاری نہین ہی لہذا افسران فوج نی یہ تجویز ٹہرای ہی کہ کچھ گوری چراگاہ کو بھیجدی جاوین یہ پہاڑ اٹک کے زنجیر کوہ مین بفاصلہ ۲۲ میل پشاور سی واقع ہی اور گہاٹی سی چڑہای اوسکی پانچہزار قدم ہی اوس اوپر گہری کی زیادتی ہونی سی تہرامیٹر کا پارہ ۹۱ درجہ پر پہونچا ہی صفحہ از دہلی گزٹ

جہلم

ایک مراسلہ آمد اوس مقام محررہ ۲۲ جولای سی معلوم ہوا کہ جو فوج وہان مقیم ہی وہ بہر صورت تندرست ہی اور سنا جاتا ہی کہ جاڑی کی موسم مین یہان کی فوج تبدیل ہوگی مگر یہ نہین معلوم کہ کہان جاویگی بعض کا قول ہی کہ وہ انبالہ کو روانہ ہوگے اور بعض کہتی ہین کہ پشاور مین اوسکو جہاونی ملیگی گئے بار یہان مینہ برسا اب لوگون کو توقع قوی ہوگئی ہی کہ ابکی برس فصل اور موسم اچہا ہوگا

لاہور

وہان کی مکاتبہ مین مرقوم ہے کہ تحقیقًا سنا گیا کہ وہ شخص جسنی خبر پہلی بانڈوزنگ راو کی سکونت پذیر ہونی کے علاقہ جنبون مین دی تہی اوسکو پانچہزار روپیہ انعام سرکار فیض آثار انگلشیہ سی حمت ہونگی اور علاوہ اسکی دیگر افسران کو بہی کہ جنہون نی اوسکی گرفتاری مین سعی اور کوشش بلیغ کے ہی کچہہ حقوق بلحاظ انعام عطا ہونگی مگر ہنوز تفصیل اوسکی سنی نہین گئی جسوقت حال مفصل اسکا دریافت ہوگا حوالہ قلم سوانح رقم کیا جاویگا

فقط ایضًا

خبر آمد اسلحہ

الہ آباد گزٹ سی منقول ہی کہ وہان کی علاقہ مین ایک منجر کے خبر دینی سی ایک زمیندار کی گہر مین سی بہت سی بندوقین ٹوری دار اور تلوارین گڑی ہوئی نکلی ہین اور اگرچہ اسبات سی تہانہ دار اوسجگہہ کا اگاہ اور واقف تہا مگر اوسنی ایکذار روپیہ رشوت کا لیکر اطلاع اوسکی حاکمان وقت کو نہین کی اب وہ دونون مجرم پیگاہ حکام سی سزایاب ہوی ہین فقط ایضًا

ریل

سنا گیا کہ ۲۴ تاریخ ماہ گذشتہ کی شب کو کسی بدمعاش نے ریل ڈاک اور مسافرون کی گرانی کا قصد کیا تہا یعنی متصل وکوڈا کی کرانچی سی ریل آتی ہی ایک لوہی کا ٹکڑا رکہدیا چنانچہ ریل وہان انکر رک گئی اور قریب تہا کہ پلٹ جاتی مگر اوسی وقت کل کی گہانے والی نی اوسی ٹہہرا دیا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ اوسکی نیچی ایک ٹکڑا لوہی کا پڑا ہی سر ریل کی لوجہہ سے اوسکی دو ٹکڑی ہوگئی ہر چند اہالیان ریلوی کمپنی واسطے رفع اس تکلیف اور انسداد اس امر قبیح کے بہر صورت انتظام اور بندوبست کرتی ہین مگر سودمند نہین ہوتا اب سنا جاتا ہی کہ کچہہ سپاہیان پولیس واسطے لین کے مقرر اور متعین کی جائینگی صاحب مکاتبہ لکہتی ہین کہ اگر ایسا ہوا تو حقیقت مین خوب بندوبست ہوجاویگا

فقط ایضًا

فیروز شاہ

فیروز شاہ باغی جو ایک عرصہ سی کوہستان میان مین سرگردان اور پریشان فقیری بہیس مین پہرتا تہا آب سنا گیا کہ چند ہفتہ کی قریب گذری ہونگی کہ اوسکو سارقان گورکہہ نی ہلاک کیا اور ہزارہ سی یہ خبر آئی ہے کہ اوسجگہہ درنیولا نرخ غلہ بہت گران ہوگیا ہی اور اسی سبب سی وہان کی باشندی بہاگی جاتی ہین فقط ایضًا

سلامت

انگلشمین اخبار کی ایک کارسپانڈنٹ سلامت سی لکھتی ہین کہ ایک گروہ مفسدان کوشیانی پہر سرلشکر بنوں اُٹھا کر ۲۲ حجت کی ایک حصہ پر کہ جو جوائی سی کمسریٹ کے اسباب کے ساتھہ تنستنگ کو جاتا تہا حملہ کیا اور سوای سات بندوق کی اور سب مال اور اسباب لوٹ لی گی یقین ہی کہ اونکی سرکوبی کیواسطی پہر فوج سرکار عالی وقار متعین ہو فقط ایضًا

کابل

کابل کا مراسلہ آیا اوسمین دسوین جولائی تک خبرین ہین مگر بباعث دیر رسی مکاتبہ اور قلت جگہہ کی حال مفصل اسکا اینده درج ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ فریقین کی مرضی کی موافق دونون طرفسی فرح کا معاملہ ہوگیا اور ہر طبق اصدار مراسلہ کے کہ جو قندہار سی سردار محمد علی خان کی پاس آیا بیسر مذکور نے سرداران مغرر کابل کو طلب کر کی اس خبر وحشت اثر سی مطلع کیا اور حکم سرہونی اتواب سلامی کا دیا تحقیقا دریافت ہوا کہ سردار محمد شریف خان دوسو سوار لیکر میر افضل خان سی مصالحت کرنی گی تہی اور مزمذکور کی اوزار کرنی پر کہ اگر سردار شیر علی خان معہ فوج کی فرح کو روانہ ہوئی اور اپنا قبض و دخل اوسپر کر لیا کہتے ہین کہ میر افضل خان کو ملک قندہار مین ایک عمدہ جاگیر عنایت ہوگی اور بالفعل امیر صاحب نی میر افضل خان کو کہ جو امیر صاحب کی لشکر مین اگیا ہی ایک خلعت فاخرہ عطا کیا فقط ایضًا

ضلع فرخ آباد

دو ٹہگون نی باین راہ فتوح و گورسہای گنج نئی طرح کے چالاکی کی کہ ایک شخص ہزاری نامی بقال ساکن شاہجہان پور محلہ مالی باڑہ کانپور سی اپنی وطن کو جاتا تہا فتوح کی قریب دو ٹہگ مسافرون کی صورت ہمراہ ہوئی اثنای راہ مین دوپہر کی وقت ٹہہر گئی ہزاری نی کہا کہ میری پاس کچہہ ہاشتا نہین ہے اگر تمہاری پاس ہو تو کچہہ خرید لاؤن اون دونون نی کہا کہ ہماری پاس ستو ہین تم صرف مٹہائی لی اؤ چنانچہ ہزاری مذکور کچہہ مٹہای لی آیا اور اونکو دیکر آپ نہانی گیا نہین معلوم کہ اونہون نی غیبت مین اوسکی حصہ مین کیا ملا دیا کہ کہاتی ہے طبیعت بگڑی اور نشہ سا معلوم ہوا غرض وہ ٹہگ اوسے ایک باغ مین لیگئی اور اوسکی گلا مین پہانسی ڈالی اور پاؤن کی چہلی انگری اوتار لی چونکہ ہزاری مذکور کی کچہہ زندگی سی پہانسی کی توڑ ڈالے

اور چاہا کہ غل کری مگر ٹھگون نے اوسکی منہ مین مٹی بھر دی
اور قصد کنوئین مین ڈالنی کا کیا لیکن جو ہزاری مذکور نوجوان
ہی کچھہ قابو نہ چلا ٹھہوری دیر تک زور آزمائی ہوتی رہی اس
اس عرصہ مین ایک لڑکا جٹروا ہی کا وہان آگیا یہ حال دیکھکر
سپاہیان بولیس متعینہ گانون کو خبر کی چنانچہ دو کانسٹبل
موقع واردات پر پہونچے ٹھگ سپاہیون کو دیکھکر جانب
پورب اور دوسرا طرف شمال کے بہاگا آخر کار کانسٹبلون
کے کوشش سی گرفتار ہوکر حوالہ عدالت ضلع ہوئی امید ہے
کہ اپنی کردار کی باداش کو پہونچین فقط از آوده اخبار

ماجرائے عجیب

ایک صاحب فرزند دلبند اپنی عنایت نامہ مورخہ ۱۰ جولائی مین
تحریر فرماتی ہین کہ تاریخ ۲۰ ماہ حال مطابق ۱۰ محرم روز
جمعہ کو ۱۱ بجے صبح کی موضع ناگلوی سیدان علاقہ تحصیل علی پور
ضلع دہلی مین ناگاہ مشرق کی طرفسی ایک بادل سفید رنگ اٹھکر
آیا جو اول تو خوب گڑگڑایا اور بعد اوسکی تخمیناً ایکسو قدم تک
بیرون آبادی اور پانچ سات گہرون پر اندر آبادی کی ایک
تولہ سی پانچ تولہ تک کی وزن مین برزور برسا آسمان کی صفحہ ہائے
گوشت پر سی جو سب وزنین تخمیناً دو من ہونگی اور اونکو نام مخلوق
نے برای العین دیکھا سب سی بڑا ٹکڑا تخمیناً پانچ سیر کا

اور چار انچہ چوڑا تہا اوپر دیکھنی مین سب بشکل چھپڑہ کے
تہی ایسی ہیئت مین کہ جب کسی آدمی کو توپ سی اوڑا جاتا ہے
تو اوسکی چیتھڑہ چیتھڑہ ہوکر بکھر جاتے ہین اور قدری بارود
سیاہی لگکر مایل بسیاہی رنگ ہوجاتی ہین اور زردی
مایل پانی نکلتی لگتا ہی
زیادہ ہوگا
ایک نہایت وحشت اور دہشت مین مبتلا ہوگئی اور خدا سے
حساب مین توبہ استغفار کرنی لگی یہ بہی لکہا ہے
کہ یہ مضغہ گوشت ایسی زور سی گرتی تہی کہ جس کسی کی
لگا چوٹی تک کا کہایا پیا نکل گیا ایک ٹکڑہ ایک عورت
کی کمر مین لگا جسکی صدمہ سی اوسکی کمر کئی دن تک درد
کرتی رہی صاحب خبر اس تمام سانحہ کو بچشم دیدہ لکہتی
ہین فقط از اخبار مجمع البحرین

اوده اخبار سی واضح ہوا کہ مقام دہلی پہولا پہاڑی پر ایک
شخص کے دو لڑکیان جنکی ابہی شادی ہوئی تہی ڈولی مین
بیٹہکر اپنی سسرال مین جانیکو تہین اونکی مان حسب اتفاق
کسی کام کو جو اونکی ڈولی چہوڑکر اپنی مکان سی باہر ہوئی اور
بہر جو دیکہا تو دونون لڑکیان اور ڈولی والون کو موجود نہ پایا
عرصہ پنج روز کا گذرا کہ اب تک باوجود کمال تجسس اور تلاش

کہین اوسکا سراغ اور پتا نہین لگا فقط

اور اخبار مذکورہ بالا سے واضح ہوا کہ جو پل دریای جمن جراب
ہو گیا تہا پھر تیار ہو گیا آمد رفت جاری ہو گی اب دریا یا پاب ہے
ایک شخص کو مگر نگل گیا اور ایک شخص کو پل پر ٹہوکر لگی جسکی صدمہ سے
کشتی پر گر کر مر گیا فقط

اردو دہلی گزٹ سے مدرک ہوا کہ وہان بباعث کثرت بارش اکثر
مکان اور دیوارین شہر کی اندر گر پڑین اور ایسا کوی مکان نہین ہے
کہ جو ٹپکتا نہو اور بیرون شہر کی جو آدمی سکونت پذیر ہین اونکو
درنیولا بیٹیریون کیطرف سے بہت تکلیف پونچتی ہی کوی دن ایسا نہین
جاتا کہ جس مین جانور ایک دو لڑکون کو نہین رات کیوقت لیجاتے
ہون کئی روز گذری کہ ایک عورت نی سونی سی بیشتر نرمدہ
احتیاط اپنی بچی کو چارپای سے باندہ دیا تہا مگر اوہی رات کے
وقت اس جانور کی آواز سنکر وہ عورت جاگ اوتہی اور
کیا دیکہتی ہے کہ ایک بڑا بہیڑیا اوسکی چارپای کی پاس کہڑا
ہوا اوس بچی کو کہینچ رہا ہی یہ حال دیکہکر اوسنی غل اور شور
مچایا کہ جسکی سبب سے وہ بہیڑیا بہاگ گیا لیکن اوس
بچی کے ایسی زخم آئی ہین کہ بچنا اوسکا خیلی مشکل معلوم ہوتا ہے

اخبار ہنیوز ولایت مجریہ ۶ جون سے نقل ہے
کہ آپ فوم فڈرل متصل چالس ٹین کی مقیم ہی اور حال مین
جو مابین عسکر شمالی وجنوبی لڑائی ہوئی اوسمین فڈرل کے
فتح ہوئی مگر آپ فوج متقابل یعنی لشکر کنفڈریٹ مین سے کمک
آ پونچی ہی دیکہا جاتا ہی اب کا میدان اسکی ہاتہ رہا ہی رحمند کی
پچہلی لڑای مین صرف فوم فڈرل کیطرف ۲۹۰۰ آدمی مجروح
ومقتول ہوئی پس نقصان سپاہ کنفڈریٹ ہی اسی پر قیاس
کر لیا جاتا ہی مقام میمپس مین ۲۰ ہزار من روئی شرار آتش خشمناک
وجدال سے جلکر خاکستر ہو گئی معلوم نہین انجام اس فساد
غظیم کا کیا ہو نیوالا ہی اسلئے کہ کوئی نتیجہ ایسا نہین جسمین
دانش پنجہ از بندگان خدا طرفین سے ضایع نہوتی ہون
اور نقصان زر دعیت ومال واسباب وغیرہ کا تو کیا حساب :
غرض وہان تو جو کچہہ ہو گا سو ہو گا : اب اہل ہند کو چاہیے
کہ اپنی ملک مین مدابیر شایستہ ترقی زراعت پنبہ جہانتک
ممکن ہو جلد عمل مین لاوین ؛ اسلئے کہ اگر خشک لہر کا جنبد
اور بدستور ہی تو نکاسی روئی کی جانب ولایت بکثرت
وقوع مین آئی گے جو انجام کو منجر بگرانی دیکہا
نے نہ ہو جاتا فقط از اخبار مجمع البحرین

مدراس همایون اساس

انگلنڈ مین ایک کمپنی درباب ہونی روشنی گیاس لیٹ مدراس کے تقرر پائی اور اوسکا پلان یعنی نقشہ بہی مدراس کے ایک بیوپاری پاس گیا اور اوسنی وہ نقشہ واسطے ملاحظہ سرکار کی بہیجدیا ہم بہی اپنی ناظرین الخبار اہل بمبئی کو خوشخبری سناتی ہین کہ عنقریب یہان بہی گیاس لیٹ کی روشنی ظہور پاویگی چونکہ انگلنڈ جو اس باب مین کمپنی تقرر پائی تہی اسکی حصہ ہر ایک پر تقسیم ہوگئی بلکہ بہانت گرم جوشی سی اوسکی طیاری ہورہی ہی کہ ہمہ اسباب وغیرہ بہی انگلنڈ سی آچکا فقط ایضاً

ڈاکٹر خانہ

صاحب اردو گاید رقم طراز ہین کہ گذشتہ میل مین لندن سی ایک مخبر خط اس مضمون کا آیا ہی کہ عنقریب جناب سکریٹری آف اسٹیٹ یعنی وزیر سلطنت کی طرفسی ایک حکمنامہ اس مضمون کا جاری ہوگا کہ جتنی انگریزی طبیب کلکتہ و مدراس اور بمبئی مین سرکار کے نوکر ہین اونکو اس حکمنامی کے جاری ہونی کی تاریخ سے پہر ہرگز اختیار نہوگا سوای شفاخانہ ہای سرکاری کے ذریعہ سی جس شخص کا علاج کرین اور کابہی علاج کرسکین فقط از انجمن ہند

بمبئی

اہالی بمبئی نے جناب لارد کنک صاحب بہادر کی یادگار کے واسطی ایس مین چندہ لگایا ہی اور اس تحریر تک ہزار روپیہ وصول ہوچکا ہی اسقدر روپی مین جناب ممدوح کے تصویر نصف قد کی طیار کرا کی مکان ٹون حال مین نصب کرینگی اور اگر سب چندا وصول ہوا تو دہ نہ پندرہ ہزار کے پوری تصویر بنا کر پیش نظر رکہینگے فقط ایضاً

اسٹامپ

حسب فتای سرکلر چیف کمشنر بہادر ملک آودہ جواب جاری ہوا واضح ہی کہ فروخت کاغذ اسٹامپ کا ہر شخص سرکار سی مجاز ہوگا یعنی سرکار سی خرید کر کی خود فروخت کرسکیگا اور جو تحویل سرکار سی ایک بار خرید کرنا چاہی اور بیچی پس اگر قیمت نقد دیکر خرید کری تو فیصدی ے ۲ اور اگر ضمانت پر مول لے تو فیصدے ۲½ فی پس سرکار سی مول لینی والون کو چہوٹ دیا جائیگا یقین ہے کہ یہ طریق وہا جنون کی حق مین مفید ہوگا فقط

تفضل حسین خان نواب فرخ آباد

اگلی کسی اخبار مین درج تہا کہ تفضل حسین خان باغی نواب سابق فرخ آباد بہی مثل راؤ تلا رام باغی کی مکی سی جان بحق ہوکر نزدیک لشکر سلطان احمد خان پورائے

ہرات ہوگیا مگر اب ہمکو اپنی کارسپانڈنٹ کی تحریر
سی یون معلوم ہوا کہ ایک شخص ساکن فرخ آباد مظہری
کہ منجملہ دو نوکر ہمراہی نواب مذکور کی ایک آدمی مذہبی سے
فرخ آباد اپنی گہر آیا ہی اوسکا بیان ہے کہ مجھی مذہبی کو چھوڑے
اڑہنی کا عرصہ ہوا جب تک نواب مذکور وہین مقیم تہی
اور اونکا آرادہ سیطرف جانے کا نہ تہا نہ کچھہ ساز
وسامان اون کی پاس ہے صرف سرکار شاہ روم سے
براہ غربا پروری کچھہ قوت لایموت فقہای فقط از اودہ اخبار

الور

ایک کارسپانڈنٹ اودہ اخبار تحریر فرماتی ہین کہ اس علاقہ
مین بعد گذر جانے ماہ اسلامی کے کہ ایک قطرہ تک نہ برسا تہا
ساون مین ابتدای نوین جولائی سی اسقدر بارش پیہم
رحمت الہی ہوئی کہ برابر پانچ روز تک رات دن صورت
آفتاب نظر نہ ائی خاص الور مین سا گرنام تالاب جو عقب
محل ہای سرکار والاجاہ ہی ایسا طغیانی پر آیا کہ پانی اوسکا
تمام شہر مین پہیل گیا جسکی صدمی سی قریب تین چار سو
مکانات پختہ وخام گرو بیش کے بالکل مسمار ہوگئی اور تمام
خلق گرد شہر مین پانی بہر گیا اور بہت سا نقصان رعایا کا ہوا
مگر فضل الہی سی کسی کی جان کا زیان نہین ہوا اور

اسی طرح اکثر جگہہ قرب جوار مین کثرت بارش سی مکانات
جدید وکہنہ گر گئی مگر رعایا کی دل سی خوف بارش نہ ہونیکا دور
ہوگیا صورت ترقی زراعت نظر ای فقط

نبد ولست اس علاقی کا ہو رہی خیاب صاحب انجٹ بہادر
باتفاق رای خیاب مہاراجہ صاحب بہادر بکمال تہانت
ورعایا پروری نبد ولست فرماتی ہین اور بہ سبب سرداران
راج اور خیاب ڈبٹی رام نرائن صاحب ڈبٹی کلکٹر مال کہ مدار
کار کلکٹری راج کا سب اونکی تعلق ہے اور بکمال فراست
وبیدار مغزی سے بخیر خواہی سرکار وآسودگی رعایا
کا زفرماہین شامل جملہ نبد ولست ہوتی ہین فقط

تین چار تحصیل کا نبد ولست خاص الور مین ہوا اب خبر ہی کہ خیاب
صاحب انجٹ بہادر واسطی نبد ولست دیگر پرگنجات کی
دورہ فرمائینگی اور بہلی تجاری کیطرف تشریف لیجائینگے فقط

بہرائچ

نان باری سی خبر ای کہ ایک درود گر سانپ کی کاٹنے
سی مرگیا اور اوسکی زوجہ آرادہ ستی ہونیکا رہتی ہے
پر ستی ہی تہانہ دار نان پارہ اور تحصیلدار دونون موقع پر
پہونچی دیکہا کہ تو درحقیقت عورت سب اراستہ اور اپنی
شوہر کا سر اپنی زانو پر رکہی ہوئی رام رام کہتی ہی تحصیلدار

داروغہ پولیس نے باتفاق تحصیلدار علاقہ مہارام
بہرام پور عورت کو بہزار فہمائش اس ارادہ سے باز رکھا
اور اوسکو اقدام قتل نفس سے ممانعت مین چالان کیا یہی
کیا حکم ہوتا ہی فقط ایضاً

عدالت عالیہ

ڈہاکہ فرنکس نامی انگریزی اخبار مین لکہا ہی کہ جبسی عدالت عالیہ
کلکتہ مین مقرر ہوئی ہی ویسی ممالک مغربی وشمالی مین
ہونی کی امید ہی اور یہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ اوس عدالت کے
چیف جسٹس یعنی حاکم اعلی سر مارونٹ ویلس صاحب ہون گے
واسطی مغربی وشمالی ضلعون کے جلسازون کو چاہیے
کہ ابہی سے تیار ہو رہین فقط از اخبار شعلہ طور

الہ آباد

دریافت ہوا کہ ۱۲ ماہ حال کی شب کو چند سپاہی گوری
معہ ایک شخص کے جو پہلی ریل مین نوکر تہا مسٹر لوریر صاحب
کی کوٹہی پر اوسکی دوکان لوٹنے گئے تہے چنانچہ
اوسجگہہ سپاہیان پولیس سے مقابلہ ہوا اور ایک گورہ
پکڑا گیا اب خیال کیا جاتا ہی کہ اوس پلٹن کے بجز سون کے
تلاش مین سرگرم ہین سنتے ہین کہ اونکی گرفتاری مین
گوری کی ہانہہ سے ایک سپاہی پولیس کے کچہہ چوٹ بہی آئے

اوسوقت حقیقت مین سپاہیان پولیس متعینہ کٹرہ نے
حسب الطلب صاحب ممدوح کی بہت چستی اور چالاکی
سے اپنی تہین موقع واردات پر حاضر کیا اور باوصف
اسکی کہ اونکی پاس کوئی ہتیار نہ تہا بہت جرات سے گورے
کو گرفتار کر لیا فقط ایضاً

ہای کورٹ

دوربین کلکتہ نمبر ۵۴ مطبوعہ ۱۶ جولای مین مندرج ہی کہ عدالت
کورٹ مین صرف ایک چیف جسٹس اور ۱۰ صاحب جج مقرر ہو
ہین سر بارنس پیکاک صاحب چیف جسٹس ہوئی اور صاحبان مفصلہ
جج ہوئی ہین فقط

سر مارونٹ ویلس	صاحب رعایا اثنا وہ نمبر ۱۲ موورخہ
ہنری ہاملن ریکس	۱۵ جولائی مین لکہا ہی کہ اخبار ڈاکہ
چارلس ٹرویر	فرنکس مین قسم ہی کہ ممالک
سر جارج لاک	مغربی وشمالی مین بہی
ہنری ونسنٹ لیلی	بطرز کلکتہ کی عدالت ہای کورٹ
چارلس اسٹر	مقرر ہوگی عدالت صدر نظامت
جان پکسٹن ہاملن	اگرہ بزحالت ہو جاویگی اور اوس
فرانسس بارنگ کمپ	عدالت ہای کورٹ کی حاکم
لوی جنکنس	اعلی سر مارونٹ ویلس صاحب
	ہونگی فقط از اخبار عالم

غزل تازہ از نتایج افکار یگانہ عصر اور وزگار
مولوی غلام مسلم اللہ صاحب المتخلص
بہ بسمل شاگرد رشید مرزا نوشہ صاحب
غالب ملک الشعرا ہند

کہتا اوس گل خندان کے روبرو کیا ہے
تیرے منہ مین ای گل سمائی بو کیا ہے
وہ قتل کرنی ہین مالک ہین وہم اونکی ہین
ہماری باب مین غیرون کو گفتگو کیا ہے
خطا ہی جو تجھی کہتا ہے یوسف بانے
ہماری آنکھون سی دیکھی کوئی کہ تو کیا ہے
جو رات باندکی پاؤن پہ کر پڑا شب وصل
تو ہنسکی بولی کہ تبلا تو ارزوی کیا ہے
ستم زدون نے کیا تیری در پہ ہنگامہ
نہ پوچھا تو نی کسی سی یہ ہائی ہو کیا ہے
کہین رقیب کی جانب جب آپ روی خطاب
تمہین کہو کہ ہماری بہر آبرو کیا ہے
خدا کی شان کہ ہی اور نظر نہین آتا
وہان یار مین لوگون کو گفتگو کیا ہے
ہماری سنی یون سہر ہکی غیر یات کرین گلہ ہے تمہین شکوہ کیا ہے

کبھی جو باون دباتا ہون اوسکی مین سب وصل
جڑہا کی تیوری کہتا ہی تند خو کیا ہے
مئی دسالہ و محبوب سیزدہ سالہ
جہان مین اسکی سوا اور آرزوی کیا ہی
بہت بعید ہی صاحب کی وضع داری سی
ہر ایک بات مین کہتی ہو تم کہ تو کیا ہے
بقول حضرت اوستاد میرزا غالب
تمہین کہو کہ یہہ انداز گفتگو کیا ہے
کدھر خیال ہے بسمل تیرا معاذ اللہ
میری مجال ہی جو مین کہون کہ تو کیا ہے

غزل من تصنیف سید حاتم علی صاحب شاعر
بیعدیل المتخلص بہ جلیل

کرگئی آنکھون سی کو ہر سلک دندان دیکھکر
یاد ائی اوسکی لب لعل بدخشان دیکھکر
میت نادار پر سارق کو بھی آتا ہی رحم
رو دیا نباش میری لاش عریان دیکھکر
قصہ خونش جشمی دلبر نی یہ پایا رواج
ہوگئی اہو بھی عاشق چشم فتان دیکھکر
فرش گلہر پاون جب رکھنا میری جان دیکھکر

یاد اپنی دا غہائی دل کا عالم آگیا
گڑہ گئی سرو صنوبر رشک سی وقت قیام

بزم مین اوس شوخ کے سر و چراغان دیکھکر
حشر برپا ہوگیا تجکو خرامان دیکھکر

جرخ ہی مجمر تو اختر مین سپند ایجان جان
وحشت دلکا یہہ نیجا حال عشق یار مین

چشم بد دور آب کی ماہی کی افشان دیکھکر
خندہ زن ہین مجکو اب غول بیابان دیکھکر

حوض کوثر کی ہمین بس داغطا چٹنی نہ دی
حال اپنا قصہ ہاروت سی کچہہ کم نہین

خواہش جنت کرین ہم کوئی جانان دیکھکر
چاہ بابل یاد آ نخدان دیکھکر

کم نہین ہوتا ہی سونی مین بہی زلفون کا خیال
جای بلبل باغمین ہین مسکن زاغ وزغن

چونک اوٹہتا ہون صنم خواب پریشان دیکھکر
کیا کرین ای باغبان سوی گلستان دیکھکر

سوگمین پروانونکی تہا اسقدر سوز وگداز
دیر خالی شب تاریک سی ڈرتا ہی تو

رو دیا مین حالت شمع شبستان دیکھکر
حال کیا ہوگا ولا کسو غریبان دیکھکر

خون ناحق کا میری ای ترک دہیہ رہ نجای
نیک جو ہین حسن ظاہر پر نہین کرتی خیال

ہاتہہ کیا دہوتا ہی تو دہو جیب ودامان دیکھکر
کب ہنسی سوی زلیخا ماہ کنعان دیکھکر

داغ دل نی کشور دل کر دیا آخر تباہ
پس کی تنہا مین عاشق مرگان دلبر ای خلیل

چای عامل کو دیوی ملک سلطان دیکھکر
خواب مین رویا بہت خار مغیلان دیکھکر

اگرہ

روئی روشن بہر طوطی کیون نہ آئینہ بنے
اس نصفہ مین ہی فضل الہی سی کوئی دن ترشح سی خالی

چہچہاتی ہین تجہی مرغ خوش الحان دیکھکر
نہین گیا دریای جمن روز بروز بڑہتا جاتا ہی لیکن بباعث

جائین عاشق تیری در سی ای سلیمان جہان
ہر خلای ہوا کی اکثر جگہہ نصفہ کی کثرت ہی محلہ مسندے

مور جب چہوڑتی ہین شکرستان دیکھکر
ن کی متصل ایک کل آتا پینی کی اتشی

بنہول کملای تو غنچہ کہل کملاکر غمین بڑی یا غمین الغیرت گل تجکو خندان دیکھکر

جو طیار ہوتی ہی اوسمین بخوبی اب آتا پسنی لگا نصبی لکھی
ہین کہ یہ کل سوامی رنگا چارج جی صاحب مرشد سیٹھ
لکھمی چند صاحب رئیس متہرانی بنوائی ہے اور نصبون کے
روایت ہی کہ لالہ موتی لعل صاحب گماشتہ سیٹھ صاحب
و مرزا صفدر علی بیگ ساکن اگرہ نے بشرائت
یہ کام جاری کیا ہی ظاہرا اتمام اس چکی کا انہین دونو
صاحبون کی تعلق ہی کہتی ہین کہ فی من چھ ٹکہ سائیدے
آرد کے مقرر کئی ہین اور ایک پیسا تماشیون سی فی
کس لیکر عام کو وہ چکی دکہلائی جاتی ہی اس چکی کی
جاری کرنیوالون کو بڑا فائدہ ہی کہ فی کس ایک پیسا
دیکہنی والون سی لیتی ہین اور آٹا بہی سستا بیچتی ہین
مگر باطن مین ہمکو فائدہ بہت کم ہوتا دیکہای دیتا ہی
کیونکہ بصرف زر کثیر یہ کل تیار ہوی ہی اور ایکدفعہ
دو پاٹ بہی اوسکی ٹوٹ گئی تہی وہ از سر نو بنائی
گئی علیحدہ جب ایک صاحب روڑکے سی تشریف لائے
وہ کل دوبارہ درست ہوئی علاوہ اسکی دیکہنی والے
بیان کرتی ہین کہ آرد بہی گردش سنگ سی گرمی و حرارت
اتنی سی جل کر بو دیتا ہی اسسبب سی بہی لوگ
بہت کم آٹا بسوائین گے کیونکہ اجرت سائیدے آرد ہاتہ طلکی

من عورتین پیسنی والی لیا کرتی ہین اور اوسمین آٹا کم
سیر بسی اور یہ چھ ٹکی لینگی اور من کا چالیس سیر
دینگی چار پیسی من کیواسطی ناقص آٹا کون بسوائیگا اگر
کچہ اجرت سائیدگی کم کرینگی تو شاید یہ شہر بہت برا ہے
صدہا من آٹا روز بسی اور کچہ فائدہ بہی پہنچی حالی مفصل
اسکا دیکہکر جیسی سی درج پرچہ کیا جائیگا چند روز
سی محصول جدید میر بحری کا گشتیون پر سرکار سی لگایا
گیا ہی اگرچہ کچہ گران نہین کہ فی کشتی دو روپیہ بہرنے اور جانے
کرنی پر مقرر ہوا ہے مگر ساہوکار لوگون نے کہ کبہی اجتناب
اس قسم کا محصول نہین دیا تہا گران گذرتا ہی اور علاوہ
اسکی یہ انکو بڑی قباحت معلوم ہوتی ہی کہ جب تحصیل
مین عرضی دین تب کشتی بہری جائی یا خالی ہو اسکی
واسطی ہماری نزدیک اگر سرکار ایک چوکی کنارہ دریا
جمن پر واسطی تحصیل محصول ٹہہرادی تو بہت مناسب
اور مصلحت ہی کہ اون لوگون کا بہی ہرج نہو اور سرکار کی
محصول کی بہی حفاظت رہی فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

جالندر

تحریر ایک عنایت فرما کی سی واضح ہوا کہ ایک مقدمہ جعلسازی
کا محکمہ عدالت کتب جالندر مین پیش ہوکر بعد تحقیقات ۲۵ جولائی سنہ ۶۲ء

سپرد دورہ ہوا بیان اوسکا یہ ہی کہ ایک شخص
مسمی موتی کو کوتوال صدر نے حسب الحکم صاحب جج سپرنٹ
واسطے نوکری پہرہ کی پیش کیا اور مسمی موتی نے ایک چٹی بطور
سارٹفکٹ کارگذاری نوشتہ تھامسن صاحب ظاہر کی جسمیں
صاحب موصوف پیش کی اور صاحب موصوف نے مضمون چٹھے
کو غیر محاورہ پاکر نامبردہ سے استفسار کیا کہ تو نے اس چٹی کو کہان
سے پایا اوسنے جواب دیا کہ مینے یہ چٹی تھامسن صاحب سے
پائی ہی اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ تھامسن صاحب کا ۱۸۵۶ء
مین انتقال ہوگیا ہی اور چٹی لکہی ہوئی ۱۸۵۸ء کی تہی پہر مدعالہ
سے دریافت کیا گیا کہ تو سچہ کہہ کہ یہ چٹی کسکی لکہی ہوئی ہے
تھامسن صاحب کی نہین ہے کسواسطے کہ چٹی ۱۸۵۸ء کی لکہی ہوئی ہے
اور انتقال تھامسن صاحب کا ۱۸۵۶ء مین ہوگیا ہی یہ بیان پہر اغلط ہے
پہر اوسنے بیان کیا کہ یہ چٹی ایک بابو مسمی دین محمد سی مینے
دو روپیہ دیکر لکہوائی تہی دین محمد کہ اصل نام اوسکا مکوں کا فیل
صاحب اور بیٹا کرنیل کا فیل صاحب کا ہی اور وہ ۱۸۵۶ء
مین مسلمان ہوگیا ہی اوسکو طلب کرکی دریافت کیا تو اوسنے
جرم سے انکار کرکی مسمی جیوا کو راز دار اپنا بیان کیا کہ مینے
موافق کہنے جیوا کی یہ چٹی موتی کو لکہدی تہی اور خانہ تلاشی
دین محمد سی اور چند چٹھیات جعلی اسی قسم کے اور
آدمیون کے نام کے برآمد ہوئے اور ایک اور

اومی مسمی وارنعلی نامی خدمتگار گرفتار آیا کہ اوسکو بہی
دین محمد نے چٹھی سارٹفکٹ فوٹ صاحب کیطرف لکہدی
تہی چنانچہ یہ سب چار آدمی اس مقدمہ مین ماخوذ ہوکر واسطے
سزا کی سپرد محکمہ شش ہوئی اور بارش باران اسجگہ
خوب ہی کہ ہر روز نہ برستا ہی اور صاحب مکاتبہ یہ ہی تحریر
کرتی ہین کہ بلاحظہ صحیفہ مظہر العجائب ۳ دریافت
ہوا کہ ایک خبر بارس سنگ کی بتمام سرسہ بحوالہ
تحریر کارسپانڈنٹ اخبار عالم لکہی گئی ہی
خیال من مقام تعجب نہین ہے اور اس خبر کی راست
ہونی مین شک نہین چنانچہ یہان بہی بمقام کوہ بہالسونہ ۱۸۶۰ء
مین تبہر اسمان سی برسی تہی اور وہ سنگ وزن
مین بڑی بڑی تہی اور رنگ اونکا سیاہ مایل بسفیدی تہا
اور ایک ٹکڑا اوسی تبہر کا ایکدوست نی میری پاس بہیجا
تہا چنانچہ نیازمند کی پاس وہ ابتک موجود ہے
وزن مین ایک چھٹانک ہوگا اور چونکہ اوسکا امتحان
کیا گیا مرض ذات الجنب اور دردگردہ اور دردہ اطفال کو
وہ تبہر گہسکر محل ماوف پر ضماد کرنا بہت سودمند
پایا اب یہ حال ہے کہ جس کسیکو کوئی مرض امراض مذکورہ بالا سے
عاید حال ہوتا ہے اوس تبہر کو گہس کر ضماد کرتا
توقف اچھا ہوگیا یہان تک کہ وہ ٹکڑا تبہر کا کہسکیا

اوہار رنگہیاہی اور مریض امراض مذکورہ بہی فریب بجس اوسکے
کے اوس بتہر کی لگانی سی اچہی ہوجاوینگی اور لب
تمام صدر بازار مین مشہور ہوگیاہی کہ جس کسی کے اس
قسم کا درد ہوتاہے وہ اوس بتہر کو لیجاتاہے اور لگاکر
لگاتاہی اور فورا خدا کی فضل سی اچہا ہوجاتاہے اسواسطے
گذارش اس بتہر کی خاصیت کو درج اخبار کرجاتاہے
کہ جس کسی پاس اس قسم کا بتہر موجود ہو تو وہ ایسی
مرضون مین استعمال کرکی امتحان کری فقط

اور ایک سرکلر جدید مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۶۱ درباب
عدم استحقاق ملازمان بابہ حق ملازمی بلاخدمت گذاری
یعنی مسل مہتر وحجام وغیرہ کی بیاہ شادی مین داوستد
مین تکرار کرتی ہین اب بعد اجرای اس سرکلر تکرار
نکرسکین گے فقط

کپتانی سرکلر نمبر ۵۶

سرکلر نمبر ۱۰۰ مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۶۱ ع

از جانب ارابن کسٹ صاحب بہادر قایمقام جوڈیشل
کمشنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ

بنام

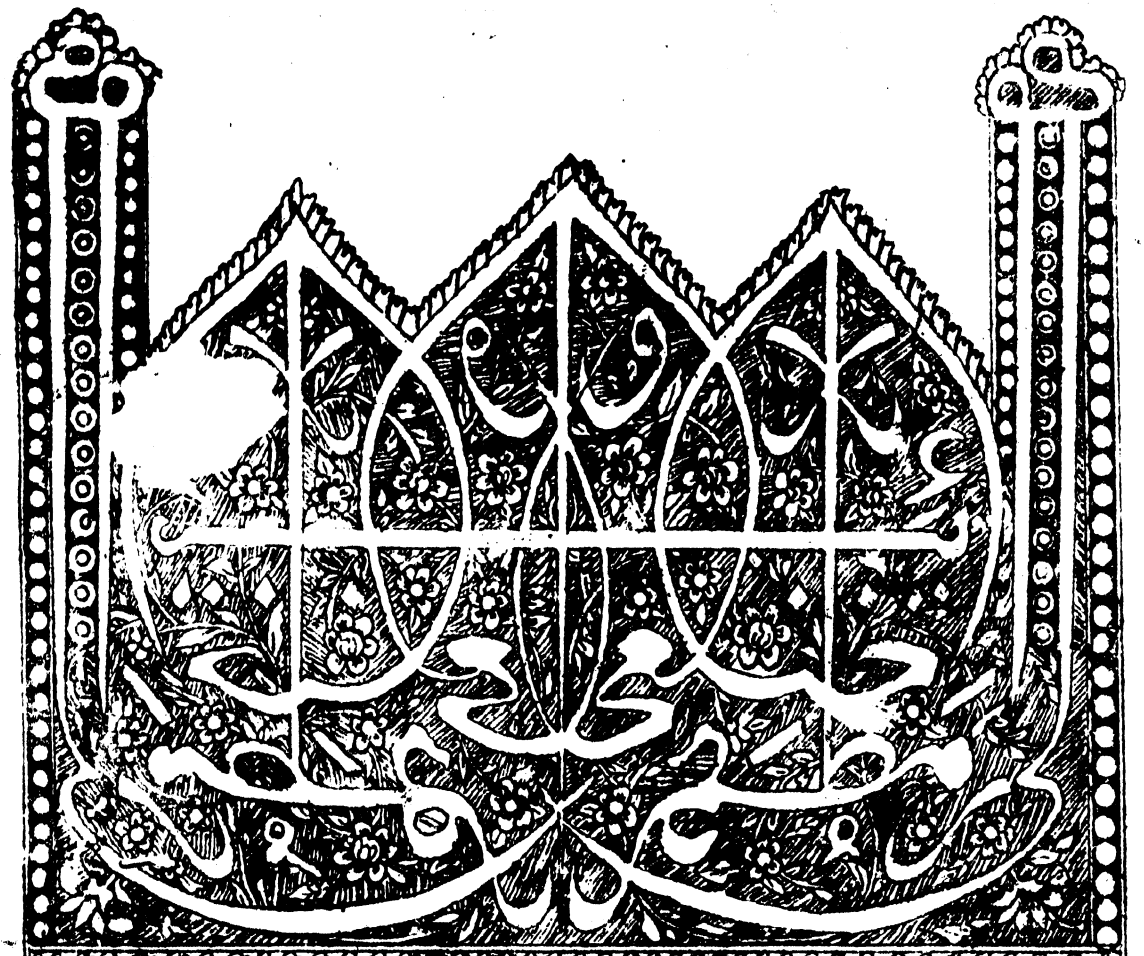
جملہ صاحبان کمشنر وسپرنٹنڈنٹ ممالک پنجاب وغیرہ جوڈیشل ودفعہ ۱۰ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی منظوری سی یہ ہدایت جاری ہوتی ہے کہ مسلمانون مین اور ہندون مین کوئی شخص اہل خدمت جہ مذہبی وجہ دنیاوی یعنی ملازمان خطان صحت عدالتدلوانی مین ازروی حق رسم قدیم کی اپنی کسی مہمان معتقد کیخدمت کرینگی واسطی دعوی نہین کرسکتا اور نہ بدون کرنی کسی خدمت کے اجرت طلب کرسکتاہی واضح ہو کہ یہ لوگون کی مرضی پر موقوف ہے کہ جسکو چاہین اوس سی خدمت کراوین اور بموجب اقرار واقعی قرار یافتہ یا بموجب اقرار مفہوم کے اوسکو اجرت دیوین ودفعہ ۲ حکم مرقوم صدر ہر ہمنون اور قاضیون اور ملانون اور چارون اور جہوڑون اور دیگر اہل پیشہ ہر قسم کی مناسب حال ہی فقط

دستخط ارابن کسٹ صاحب قایمقام جوڈیشل کمشنر ممالک پنجاب

خلقت عجیب

ایک کرم فرمای مقام دلیونبدسی یہ خبر عجیب ارقام فرماتی ہین اور ایک ناور قدرت الہی بخبر تحریر لاتی ہین کہ تاریخ ۵ اگست حال کو بموضع سیدپور کرہالی مسمی چہوٹا سانئی کی گہر ایک دختر پیدا ہوئی

ذکر مطبع احباب واتحاد وقت طبع باہتمام خلیفہ سید اولاد علی اخبار مطبع امداد



نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۹ ہجری | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی محصول
ڈاک فی سال بارہ روپیہ و فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی محصول
ڈاک لہ روپیہ سال ہے اور مدت ادا پیشگی کے
تاریخ پہونچنی اخبار سے ایک مہینے تک ہے اور بعد
اوسکی سالنامہ یا ماہواری کی حساب سے قیمت لیا ویگی

جس صاحب کو خریدار اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین
یا الطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور حرف طبع آنہ
فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی
جاویگی اور جو مضمون کہ واسطی فایدہ عام کی چھپوایا
جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور رسم کا کام انگریزی
فارسی ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ
تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ تحریر فرماتے ہین کہ مراسلہ
کابل کا بہت دیر کرکے ہمارے پاس آیا اور اوسمین
۵ راگست سے ۱۲ مر اگست سنہ حال تک کی خبرین
مرقوم ہین مگر باعث قلت جگہ کے بالفعل درج
اخبار نہین ہوا لہذا خلاصہ اوسکا واسطے ملاحظہ ناظرین
باتمکین صحیفہ ہذا کے لکہا جاتا ہے انشاء اللہ تعالے مفصلہ آیندہ مین
تمام حال مفصل و مشرح زیب صحیفہ اخبار ہوگا
۸ راگست کو رات سے سردار محمد علیخان حاکم کابل کے
پاس خبر آئی مگر حاکم مذکور نے اوسکا حال کسی سے نہین کہا
۹ مر تاریخ کو ہمارے کارسپانڈنٹ نے کسی معتبر آدمی
سے یہ خبر پائی کہ امیر صاحب فرح سے کوچ کرکے
سبزوار مین داخل ہوئے اور وہان اپنا بندوبست
اور انتظام کرکر ایک منزل آگے کو جانب ہرات بڑہے
تہے کہ سلطان احمد جان کے سپاہیان جمشیدی وغیرہ نے
کہ پیشتر سے اسی مطلب کے واسطے جمع کئے گئے تہے
امیر صاحب کے لشکر پر ایک چہاپا مارا امیر صاحب کا لشکر تاب
مقابلہ کی نہ لاسکا اور آخر لاچار ہوکر پسپا ہوا اور
سردار نظر محمد خان و دیگر سرداران اس لڑائی مین
مارے گئے سوائے اوسکے اور بہت سے سپاہی امیر صاحب
کی طرف کے مجروح اور مقتول ہوئے نوروز حاکم کابل نے
اس ماجریکا حال کسی سے بیان نہین کیا ہے مگر اور
اشخاص کے مراسلات آنے سے کابل مین یہ خبر
مشہور ہی ہے فقط از آفتاب عالمتاب نمبر ۳۶

جہاز

ہندوستان اور چین مین اسباب سوداگری اور
مسافروں کے پہونچانیکے واسطے آمرین ساگری نام
کی ایک کمپنی مقرر ہوئی جہازونکا کارخانہ طیار ہوتا ہے
پچاس لاکہ فرانگ سکہ اس کام کے واسطے فراہم
ہوا ہے اور بہت اہتمام سے طیار ہو رہا ہے خبر
مشہور خلاف قیاس یہ ہی کہ بعد طیار ہونیکے یہ
کارخانہ شاہ مصر کی تفویض کیا جاویگا اور وہ اسکو
سرانجام دیوینگے فقط از انجمن ہند نمبر ۳۳ ——

دریائے چمبل

صاحب بارودگائیڈ تحریر فرماتے ہین کہ دریائے
چمبل پر بالفعل ایک پل کی تعمیر درپیش ہے جسکے اخراجات

کے لئے سرکار رفاہ شعار گورنمنٹ ہند نے یہ تدبیر
ٹھہرائی ہے کہ بعد طیار ہو جانے پل کے آنے جانے
والون سے پل پر کے کچھ کچھ بطور ٹیکس لیا جائے اور
اوسی آمدنی سے اوس کا خرچ ادا کیا جاوے مگر مہاراجہ
سیندیہ و راجہ دھولپور کے متعلقین کی نسبت یہ ٹھہرا ہے
کہ اون سے کچھ نہ لیا جاوے فقط ایضاً ——

حلف

بحوالہ گورنمنٹ گزٹ دریافت ہوا کہ صاحب عدالت
صدر نظامت نے بذریعہ سرکلر نمبر ۱۷ مورخہ ۴ جولائی حکام
موجودہ اضلاع کو ہدایت کی ہے کہ جن حاکمان عدالت کے تحت نے بعد مجید قرآن یا گنگا جل اور
قانون میں نہیں ہے حلف لی ہے لہذا آیندہ سے ہر گز کسی
صورت میں کلام اللہ اور گنگا جل سے حلف نہ لیا جاوے
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۴۰ع کی رو سے بجاے حلف قول صالح
لیا جاوے اگر طرفین واسطے حلف قران سے یا گنگا جل کے
راضی ہوں مگر جب بھی اس صورت سے حلف نہ
لیا جاوے از انجمن ہند فقط ——

شکرم کی نئی ڈاک

آگرے سے بمبئی کی راہ پر واسندہ مقام تک
سرکار سے شکرم کی ڈاک مقرر ہوئی ہے فی میل
۲ر۰ ایک سوار بکا کرایہ لگتا ہے واسندہ آگرہ سے
قریب ساڑھے نہ سو کوس کے ہے اور واسندہ سے
آگے ریل طیار ہے [illegible] ہور نمبر ۳۶

دغابازی

معبدان صاحبان انگریزمین یہ دستور قدیم ہے کہ
جب پادری صاحب کسی امر خیر کی سرانجام کی
ضرورت دیکھتے ہین تو بعد نماز کے حضار جلسہ
عبادت سے امداد کی استدعا فرماتے ہین اوسوقت
جو جو صاحب موجود ہوتے ہین وہ خواہ مذریعہ ٹکٹ
خواہ مذریعہ نقد امداد کرتے ہین اور ٹکٹ پر نام
اور نقد اور زر جو دینا منظور ہوتا ہے درج ہوتی ہے
اندنون ایک امر خیر کے سرانجام کے واسطے پادری
صاحبون نے مدد چاہی اور حسب رواج مسٹر کسی
صاحب نے زر نقد دیا اور کسی نے ٹکٹ دیئے اون
ٹکٹون کے دیکھنے کے وقت واضح ہوا کہ کسی ہین تو
نام اوس امیر کا درج ہے جو جلسہ مذکور مین موجود نہ تھا
اور اوسنے بروقت طلب انکار کیا اور کسی ہین ایسے

ہے ظریفون کی ہنسی کی اجازت ۱۲

حروف غیر مروج مین تام لکھا تہا کہ اوسکا پڑہنا
غیر ممکن تہا اب خیال فرمائیے کہ ایسے موقع پر جہان
کار خیر کا سرانجام ہوا وہ کار خیر ہی مقام معتد مین
قرار پایا۔ ایسی دغابازی اور فریب کو کام مین
لانا [illegible] سب سے ہی ہم اوسکو کم اعتقادی
[illegible] کہینگے بلکہ اقتضاے زمانہ کہا جاے
جس سے نیت مین فتور واقع ہوتا ہی فقط العلم

ضلع پشاور

کارسپانڈنٹ صاحب شعلہ طور کے لکہتے ہین
کہ موضع پرانگ علاقہ مہمند نگر ضلع پشاور مین ایک
عجیب واردات ہوئی کہ ایک شخص نے ایک اپنی
دوست کو گہر بلوا کے کسی حیلے سی مار ڈالا اور
جہان بہل سمد رہتے تہے وہین کہود کے اوسکی لاش کو
دبا دیا تہوڑے دنون کے بعد جب اوسکا مقتول
ہوجانا لوگونکو یقین ہوا اوسکی [illegible]
سے کہا کہ تم اکیلے گہر مین کیون رہتی ہو تمہارے
شوہر کے ہمارے حقوق ہین ہمارے گہر آکے رہو
وہ بیوہ بیچاری اس غمخواری کو غنیمت سمجہی
مع اپنے بچون کے اوسکے گہر رہنے لگی
ایک دن اوس شقی نے اوسکو بہی مار ڈالا اور بدستور
اپنے گہر مین گڑہا کہود کے دفن کر دیا چار مہینے کے بعد
اوسکا زیور جسکی واسطے یہ دونو خون کئے تہے فروخت
کر کے اپنے بیٹے کی شادی کی اتفاقاً بیٹے کی جورو نے
ایکدن اختلاط مین اپنے شوہر سی پوچہا کہ تم تو مفلس
تہے بغیر نوکری کے دفعتہً اسقدر متمول کہانسے
ہوگئی اوس دولت کی گدہی نے یہ سارا قصہ کہا اور
دونو مقتولونکا مدفن بہی بتایا صبح کو جب وہ عورت اٹہنے
گئی اپنی جان کے خوف سی کہ مبادا کہیں مجہے
نہ مار ڈالین اپنے باپ سی سب حکایت کہی اوسکے
باپ نے صاحب کار مین اطلاع کی وہ دونو باپ بیٹے
گرفتار ہوآئے اور لاشین بہی نکالی گئین باپ نے
بیٹے کی سرادت کر کے دونو خون کرنے کا خود اقرار کیا
آخر کو بعد تحقیقات ۷ اگست کو پہانسی دیا گیا

ع کار بد کردہ را سزا ہست ہمین ۔ فقط

حیدرآباد

صاحب جہنم مجمع البحرین بجواله کرانیکل لاہور ناقل ہین

کہ مسٹر ڈیوسن صاحب بہادر رزیڈنٹ حیدرآباد
نے ۲ مر اگست کو اس دار فانی سے انتقال فرمایا
اکثر عظما و کرامی حیدرآباد کو اس واقعۂ ناگزیر کا صدمہ ہوا
۳ مر شایعت جملہ امرا و رؤسا و معیت تمامی افواج معتمہ
حیدرآباد کے جنازہ اوٹھا صاحب لکھتے ہیں کہ بندگانعالی
متعالی صاحب متوفی سے بدرجۂ اتم مانوس تھے
چنانچہ دو روز بھی اس واقعہ حسرت افزا کے صاحبو
نے بحضور نائب السلطنت جناب نواب گورنر جنرل بہادر
استعفا ارسال فرمایا تھا جب بندگانعالی کو اطلاع ہوئے
تو انکو استعفا دینا صاحب کا نہایت شاق گذرا
اور فرمایا کہ آپ استعفا اپنا واپس منگوالین کہ ہمکو
مفارقت آپکی گوارا نہین اور جو خلوص محبت کہ آپکو ہمارے
نسبت حاصل ہے دوسرے کو حصول اوسکا بہت
مشکل ہے فقط

رانی گنج

یہان وقت شب سرکاری میگزین مین آگ لگی
جسکے صدمے سے دو بارگین گورنگی گرپڑین
ہزارہا سربار وت اور گئی آدمی سخت مجروح ہوے
مگر عنایت الہی سے جانون کی خیر رہی ہوتو یہہ نہین
کہلاکہ یہان آگ کہان سے آئی کسنے لگائی فقط الخ

بوشہر

شہر بوشہر مین بحرین نامی ایک جہیل ہی اوسمین
نہایت عمدہ اولدار موتی پیدا ہوتے ہین انگے
نکالنے کے لئے کراچی سے چند صاحبان انگریز جہاز خاص
مسمی اسٹیمر جانسٹن کاسٹل پر سوار ہوکر روانہ
ہوے جب وہان پہونچی تو مسٹر بالن کمیٹ صاحب
اور مسٹر سیک محل صاحب معہ دیگر صاحبان انگریز
ایک تیز بوٹ لیکر واسطے موتی نکالنے کے آئے
اور اپنے کام مین مصروف ہوئے
۵ مر جولائی کو حاکم بوشہر کو یہہ حال معلوم ہوا اوسنے
ایسی حرکت سے منع کیا اور نکالے ہوے موتی
ضبط کئے اور اسباب بھی انکا بوٹ سے واسطے قیام پیدر
ہونیکے نہ اوتارنے دیا دیکھا چاہئے انجام اسکا کیا
ہوتا ہے فقط از اخبار عالم ۴۴

مکہ معظمہ

صاحب مہتمم موصوف الصدر بحوالہ کشف الاخبار

رقمطراز ہین کہ حقایق آگاہ معارف دستگاہ سید
محمد موسی شاہ صاحب قادری جو ملک میسور کے نامی گرامی
مشایخون سی ہین نسبت ادای حج معہ عیال و
اطفال اپنی کے ۱۴ ماہ رجب ۱۲۷۶ ہجری کو مکہ معظمہ
زادہ اللہ شرفا و تعظیما مین داخل ہوے کئی حج کئی مکہ معظمہ
کے اکثر شرفا و نجبا بحسن عقیدت جناب موصوف کے
بیعت سی مشرف ہوکر حلقہ مریدی مین داخل ہوے
عبد اللہ شریف مکہ بہی بکمال عقیدت و انقیاد سے
مرید ہوے جب سید صاحب موصوف نے اپنی وطن کیطرف
روانہ ہونیکا قصد کیا اوسوقت سب مریدون نے
اور شریف مذکور نے متفق ہوکر گذارش کیا کہ
ہمکو گ ابہی آپکی ملازمت اور حضوری سی بخوبی
مشرف نہین ہوے ہین اسقدر آپکی جلد سفر نہ کیجئے
فرماہونی سی ہمین کمال رنج و ملال ہوگا ہم امیدوار
ہین کہ عرصہ ایک سال تک آپ اور یہان رہین
رہین جو کہ سید صاحب ممدوح نہایت خلیق اور
انکا وہ ہمیشہ بہی اونکی اس کہنیکو قبول کرکے اور
عرصہ ایک سال تک مکان محمد مقیم اور احمد سندہی کے

ہین فروکش ہوے اوسوقت انکی پاس اسباب
مثل پشمینہ اور ملبوسات عمدہ اور گہڑیان بیش قیمت
اور زر نقد روپیہ اور اشرفی بہت تہا غرض وہ سب
اسباب محمد مقیم اور احمد سندہی کو بطور امانت رکہنی کے
واسطی چند اشخاص معتبر کے روبرو وزن اور شمار
کرکے سپرد کیا جب ایک روز اوس مال مین سے
جو انکی سپردگی مین تہا کچہ لینیکی ضرورت ہوئی اونسے
طلب کیا وہ شرارت کیش بے ایمان صاف منکر
ہوگئے اور آمادہ دشمنی ہوکر جسقدر اور اسباب سید صاحب
کے پاس تہا اوسکو بہی چہین لیا کیونکہ وہ نواہ انہین کے
مکان مین رہتے تہے سید صاحب نے اس ظلم اور شرارت
اون بدبختون کی اطلاع عبد اللہ شریف مکہ کو کی شریف مذکور
حواذکے بہت خاص عقیدتمند مریدونمین سی تہا اور بارہا
خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا اوسنی بہہ حال سنتہی
فورا اون ظالمون کو گرفتار کروا کی حکم سزاے شدید
دینی کا صادر کیا اوسوقت ان دونون مدبر کردارون نے
شریف عبد اللہ اور دوسرے روساے اہل مجلس کے
روبرو اوس سب مال کا دینا قبول کیا اور جناب

سید صاحب ممدوح سی اپنی عفو تقصیرات چاہی
جو کہ سید صاحب نہایت نیک طینت ہین یہہ
خیال کرکے کہ انہونہون نے حاکم کے روبرو مال و اسباب
دینے کا اقبال اور اقرار کیا ہی پہر انکو تکلیف دینا
کیا ضرور ہی حاکم سی کہکر رہائی کروادی جب رہائی
پاکر آئے کچہہ تہوڑا سا اسباب ظاہری مثل پشمینہ و
گہڑی وغیرہ لاکر دیدیا اور زر خطیر اشرفی اور روپیہ کا
وعدہ دوسرے روز دینی کا کیا سید صاحب نے
سرہ صدق شعاری اپنی یقین کیا کہ صبح کو مال بہی دینگے
اور کچہہ تکرار نہین کیا اس عرصہ مین وہ حرام زادہ عبدالرب
شریف کی پاس جاکر حاضر ہوئے اور اوسکا بہی مال
مال سی حصہ مقرر کے اپنا شریک اور ممد و معاون بنایا
صبح کو جب وعدہ اونسی مال طلب کیا انکار کرگی
مستعد لڑنے ہوئے آپ نے اطلاع اوسکی حسب دستور
سابق شریف کوتی جو کہ وہی ان بدکردارون کا شریک
ہوگیا تہا سزا دہی سی پہلو تہی کرگیا ایمان اور انصاف سے
منکر ہوگیا مرشد کامل کا مال غارت کرنیمین شامل ہوا
جو کہ سید صاحب مسافر تہی مجبور رہے مگر بمقتضی تحقیقی

اللہ تعالے نے اونکے صبر کا نتیجہ یہہ دیا کہ عرصہ
چند روز مین شریف مذکور کو کل مال و اسباب سمیت مال و
زر معزز تہ سید صاحب بمقام رایچور مدون لوٹ لیا
جان بہی بمشکل تمام بچی سید صاحب جو غیرت الوطن
تہے وہان سی چلے آئے اور اب ادہ نالش کا حاکم
حدہ کے یہان جو سرکار انگریزی کیطرف سی ریتا ہے
پیشنہاد خاطر کرتی ہین فقط ——

مدراس

مدراس مین کسی صاحب انگریز کی شادی تہی اونکا
خانسامان ایک موضع مین واسطے شادی کے
کچہہ اسباب لینی کو گیا وہان جاکر دیکہتا ہی کہ
تمام موضع خالی از انسان پڑا ہوا ہی خانسامان
نے جو سا کنین موضع کی فرار ہوجانی کی وجہ دریافت
کی تو معلوم ہوا کہ گانو مین کسی شیطان نی یہہ مشہور
کیا تہا کہ اس شادی مین بطور شگون بارہ لڑکے
قربانی کئی جاوینگی اور وہ لڑکی دیہات سی پکڑی
جاوینگی اس دہشت سی گانو کی سب باشندے
فرار ہوگئے فقط از اخبار عالم ——

قدرت خدا

صاحب برق خاطف بحوالہ خط کا رسپانڈنٹ اپنے یہہ حال عجیب تحریر فرماتے ہین کہ ملتان مین ایک شخص قوم کہتری نے اپنی زوجہ کو واسطے ملنے اسکی ماکے ملتان سے دس بارہ کوس پر بھیجا اور اسکے ساتھہ اسکا لڑکا بھی پانچ برس کا کر دیا لاکن زن مذکور کے جسم پر قریب پانچ سو روپیہ کا زیور تہا اسکو دیکھکر کرایہ دار ٹٹو والی کی نگاہ بدلے اثناء راہ مین عورت کو مار کر زیور چھین لینے کی بہت سی تدبیر کی لیکن بباعث آمد و شد مردم ملتان کے کچہ فریب نہ چلا آخر بامر لاچاری طوعاً و کرہاً عورت کو اوسکی ماکی گہر پہنچایا اور رخصت ہوکر اپنے گہر آیا اسباتکو کچہہ تہہ ڈالی عرصہ گذرا ہوگا کہ وہ مدبذات عورت مذکور کے گہر پھر آیا اور اوسکو کسی بلوا کر گویا ہوا کہ مقام حیف ہے تم اپنی ماکے گہر نے نکر خوشی سی روز بسر کر رہی ہو کچہہ اپنے شوہر وفادار غمخوار کی بہی خبر رکھتی ہو کہ وہ تمہاری مفارقت مین اسقدر بیمار ہوگیا ہے کہ جس کو ایک لحظہ بغیر تمہارے جینا دشوار ہوگیا ہے اگر آجکے روز اوسکی پاس چلکر اپنی صورت دکہلاؤگی تو شاید کوئی دم اسکو اپنی وصال سے زندہ پاؤگی اور مین خصوص اسیواسطے تمہارے پاس آیا ہون کہ پھر تمکو صحیح سلامت لا بابون اُسطرح پہنچادون غرض وہ عورت سادہ مزاج اسکی مکاری کو نہ سمجہی اختیار رونے لگی اور اپنے لڑکے کو سانہہ لے فوراً اوسیوقت اوسکی ہمراہ ہوئی اور اوس دغاباز بے ایمان نے اوسکو ٹٹو پر سوار کر ملتان کی راہ لی تخمیناً پانچ چار کوس راستے کو طے کیا ہوگا کہ دفعتاً ایک طرف جنگل مین کہ جہان دور سے بہت گنجان درخت نظر آرہی تہی ٹٹو کے منہہ کو پہیرا اور بہ تعجیل تمام وہان پہنچکر اس عورت کے خورد سال لڑکیکو کہ اس بیکار کے کاندہی پر بیٹہا تہا زمین پر اوتارا اور ایک بڑا پتہر اوٹہاکے چاہا کہ اسکے سر پر مارے عورت گرفتار آفت و مصیبت چلاکے کہنے لگی کہ ای شقی قردود نا عاقبت اندیش تو نے مجہسی بڑی دغا کی مگر شاید اوس خداوند عالم کی قدرت کاملہ کو نہین جانتا ہے کہ وہ واسطے اوسی خدا کے اسکو میرے روبرو مت مار

محل رہن خاص و عاطفون کا و مخصوص مدالاری

وہ درخت کہ جو سامنی نظر آرہا ہی وہان لیجاکر جو
تیرا جی چاہے وہ کرا وسوقت اس ظالم نے عورت
کے ہاتھہ پاؤن مستحکم باندہ کے لڑکے کو اوس درخت
کے نیچے لیگیا اور زمین پر سُلا کے ایک سنگ گران
کہ جو متصل اوس درخت کے پڑا تہا اوٹہانے لگا
یکبارگی ایک مار سیاہ اس پتہر کے نیچے سے جست کرکر
اس بے رحم کے منہہ کو اسقدر لپٹا کہ طرفۃ العین مین
وہ مردود داخل جہنم ہوا قضارا ایک چرواہا کہین سے
اودہر کو آتا تہا اوسکو عورت نے پکارا اس واردات
کے ظہور پانیکا مفصل احوال بیان کیا تب وہ متعلقہ
ملتان کی جج کی پرجا کر بوساطت سپاہیان پولیس اس
مردے کو سمیت عورت اور لڑکے کے ڈیوٹی کمشنر کے
پاس لے آیا سبحان اللہ کیا عجیب قدرت خدا تعالے کی

خبر ایجاد

سبحان الذی الملک ملک و مالک رؤف و رحیم
کہ جسکی قدرت کاملہ کے ہر روز عجیب و غریب صنایع بدایع
مشاہدہ ہوتے ہین دیکہنے والون کی حیرت سی ہوش
کہوتے ہین فرنگ بدای فرنگ رنگ آرای سودگرہای

ہر دم تازہ صنعت عجیب کا اظہار ہی چنانچہ بالفعل
ملک برد شیا کے رجمنٹ کے دو افسرون مین سی
ایک افسر نے اپنی عقل کی رسائی سی بندوق کی
باروت کے عوض ایک ایسی چیز مانند باروت کے
نکالی ہی کہ وہ اس سی خوبی مین بہتر اور قیمت مین
بہی کمتر اور دوسرے نے ایک کل اسقدر
نو ایجاد کی ہی کہ جسکی بہنس گای کا دودہ
خود بخود بغیر ہاتہہ کے بچوڑا جاتا ہے بلکہ بہ نسبت ہاتہہ
کے اس کل سی بہت جلدی دودہ نکلتا ہی اور
جانور کو کچہہ اذیت نہین ہوتی چارون پستان
جانور سی ایک ہی دہار نکلتی ہی اور دو تین
منٹ کے عرصے مین تمام دودہ نکل آتا ہی خاطف

یوروپ

یورپ کی جدی جدی سلطنت والون پر کتنا فرض
ہے لعدا اسکی انگلند کا اکانامسٹ نامی ایک صاحب اخبار
راست شعار اظہار کرتا ہی تو ہم اسکو لایق دیدہ اہل
سمجہکر درج صحیفہ اخبار کرتے ہین کہ انگلنڈ کی
شاہزادی آفاق کو ۹ کروڑ ۹۹ لاکہ ۹۹ ہزار روپے

ملتان کے ۱۲

۷ پونڈ حکومت ہند کی سر کار پر ۱۰ کرور ۶۹ لاکھ ۶۵ ہزار ۲ سو ۳۷ پونڈ سرکار فرانس پر ۸۳ کرور ۸۷ لاکھ ۱۳ ہزار ۶ سو ۷ پونڈ۔ سرکار اسٹریہ ۲۸ کرور ۴۴ لاکھ۔ روس ۸ کرور ۲۴ لاکھ ۱ ہزار روپیہ سلطان روم ۴ کرور ۱۵ لاکھ۔ امریکا ۲۰ کرور غرض مقام غور ہی کہ سرکارین مرقوم الصدر کل ایک پدم ۹۸ کرور ۹۲ لاکھ ۱۱ ہزار ۴ سو ۷۲ پونڈ کی زمیندار ہے اور ایک پونڈ دس روپیہ کا ہوتا ہی فقط انتہا

ولایت

ولایت مین جو کوئلے کی کان کھودی جاتی ہے اسکو تمام جہان جانتا ہے کسی سی پوشیدہ نہین ہر سال وہان کے ہزارون مزدور دبکر جاتی خرابی جو ظہور مین آتی ہی وہ بہی تمام خلایق جانتے ہے چنانچہ سابق مین دو بار حوالیہ حادثہ گذرا اسبات کو کچھہ عرصہ نہوا ہوگا کہ پہر تاریخ دوسری جولائی کو ایک معدن کوئلہ سے یک بیک پانی نکل کہ جسمین سے کئی بیچارہ مزدور انمین ڈوب کر مرگئے

کولمبیا متعلقہ مدراس

ماسٹر اٹینڈنٹ مسٹر مری ماڈلی ساہوکارون کے قرض کے ادا کرنے بغیر ایک جہاز مین سوار ہوکر بہاگ گئے۔۔ اور مقام ٹرنیڈاڈ مین تاریخ ۹ اگست کو رات کے وقت آگ لگی جس سی قریب چار ہزار روپیہ کا زیان ہوا مگر بفضل خداوند تعالے کسی آدمی کی جانکا نقصان نہین ہوا فقط انتہا

جزیرہ سریما

ملک سریما کے مارث بان سرحد پر لفٹنٹ ہال لڈا اور اسکی ہمراہی کے آدمیون کو..... لوٹ کر وہان کے ڈاکہ زنون نے جان سے مار ڈالا تہا تو اسکی عوض مین ۔ اسجگہہ کے گورنر کو سریما کی سرکار نے ہلاک کیا فقط انتہا

بمبئی

صاحب مہتمم برق خاطف لکہتی ہین کہ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ قبل ہلوہ قریہ بقریہ چیچائی لڈو پہرتا تہا سو الحال پہر ولسی ہی چیچائی ضلع دکہن کے گانون مین پہر رہی ہی چنانچہ تاریخ ۷ دسمبر کے خبر مین ٹہانے سے ایک مخبر خبر رسان ہی کہ یہان

یہاں بذریعہ پوسٹ بھیجی بہت سی چپاتیاں
آرہی ہیں تو سرکار دریاب تحقیقات و تلاش
اوسکی انگریز کو مقرر کیا چاہتی ہی اور یہ
خبر ہی کہ اوسر کاج مسٹر ٹکر پونہ کے جج مرحوم
مسٹر کاٹن کے عہدے پر جائیگا فقط

عطای پروانہ خوشنودی مزاج

پیشگاہ احباب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر
دام اقبالہم سی ازراہ قدردانی و حق شناسی
بجلد دہی کارگذاری شایان ایک پروانہ خوشنودی
مزاج و تنخواہ شش ماہی جناب مستثنا عصر یکانہ
دسر کارگذاری مثل و مانند شیخ الہی بخش صاحب دام اقبالہ
نصر حسین کو عطا ہوا احباب کو اس عطای سرکاری
بدرجۂ کمال خوشی حاصل ہوی اللہ جلشانہ مبارک کرے
اور نقل پروانہ بجہت طبیب طبع دوستان
صداقت کیش درج اخبار ہوتے ہی فقط

پروانہ

معزی و مہابی شریف
مہر محکمہ عالیہ گورنمنٹ ممالک

شرافت پناہ بجناب دستگاہ منشی الہی بخش ضلعدار سلمہ
چون در ینولا از رپورٹ کرنیل ٹرنبل صاحب بہادر
جنرل سپرنٹنڈنٹ نصر سرکاری بحضور لامع النور
سندگان منبع السلطان نواب مستطاب معلی القاب
لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ واضح و مبرہن گردید
کہ آن شرافت پناہ در ایام قحط سالی سنہ ۱۸۶۰ء
از نصر سرکاری در بسا ندن آب بکشت ہای پژمردہ
کاشتکاران محنت موفور و کوشش بلیغ بخرچ
و حالفتانی الفرام و انجام آن بخوبی تمام نمودہ
ادراک ایمعنی باعث رضامندی و خوشنودی
سندگان نواب صاحب مجتشم الیہم شد و حکم فیضلزوم
برای عطای تنخواہ شش ماہ لصیلہ چنین خرخواہی
شرافت اصدار پیوست و حسب فرمان معدلت
توامان پروانہ کرامت نشانہ ہذا برای اعلان
رضامندی سندگان نواب ممدوح الممدح مرحمت
میشود تا موجب اعزاز و لفاخر آن نجابت دستگاہ
گردد المرقوم دوازدہم ماہ اگست سنہ ۱۸۶۲ء

آثار قیامت

موضع املیا پرگنہ روڑکی مین ایک مہاجن کی لڑکے

ناکتخدا العمر نو برس کے حاملہ ہوئی اور جب اس
حمل کی اطلاع ہوئی انہوں نے
حفاظت حمل کا انتظام عورات دایہ دھنگن وغیرہ
سے رکھا آخر کار بعد سات مہینے کے اسقاط حمل
ہوا لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور وہ لڑکا رونے کی
ہیں واسطے ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کے آباد ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ خود بخود وضع حمل ہو کر یہ لڑکا پیدا
ہوا اور کسی قدر بیرسی اسقاط حمل نہیں کرایا گیا
اور جو آبکاران پولس نے اوس لڑکے سی
استفسار حمل کیا تو وہ نہایت بیحیای اور
بے شرمی سی ذرا نہ شرما کر صاف بیان
کرنے لگی کہ ایک دفعہ کے صحبت سی یہہ حمل
محکور ہا تھا پس یہی آثار قیامت ہیں کہ آدمی کے
مزاج ہیں سی شرم بالکل جاتی رہی مثل
بہایم کی حیا سی دور ہو گئی خدا خیر کرے فقط

روڑکے

بمقام پیران کلیر ماہ ربیع الاول سی میلہ یارت
مزار سباح دریای محمد دوعرفان سناح

بحر معرفت ایزد سبحان دانای اسرار خدا وندی
واقف رموز محبت یزدانی مورد الہامات غیبی
مصدر تجلیات لاریبی یعنی مخدوم علی احمد صاحب
الملقب بصابر جمع ہوتا ہی اور چودہ سو ہیں تک
ہجوم فقرا و عردمان زائرین رہتا ہی چنانچہ امسال
میلہ ہیں اسقدر کثرت سی ہجوم آدمیوں کا
ہوا کہ اوس جگہہ گذرا ان کا مدشواری تمام ہوتا تھا
بہت سی حضرات صوفیہ جا بجائے دور دراز سی
تشریف لائے تھی مولوی ضامن علیصاحب و مولوی
فتح علیصاحب معہ اکثر مریدان اپنی و دیگر حضرات مقام
ٹھسکہ و ساڈھورہ و گنگوہ حسب معمول رونق افروز
میلہ تھی اور ایک فقیر صاحب معہ چندی خدام اپنے
حیدرآباد سی تشریف لائے ہیں کہ مختصر حال اونکا
درج اخبار ہوتا ہی علاوہ سرمایہ علوم طریقت و حقیقت
کے سرمایہ اسباب ظاہری کی بھی استطاعت
رکھتے ہیں اور اپنے نسب اور خاندان حضرت شیخ عبدالقدوس
گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ ہیں بیان فرماتی ہیں اور
بمقام گنگوہ بھی واسطہ ملاقات صاحب سجادہ نشین

کے تشریف لیگئے اور صاحب سجادہ نشین نے
بلباس فرد و لباسہ اونسی ملاقات کی اور وہ رئیس
بکمال تعظیم و احترام سو لہ اشرفی نذر کین مجمع
جماعت اپنی میلہ مین تشریف لائے اور ایک چادر
کمخواب قبتی مزار شریف پر چڑہائی کہ عوام آدمی
قیمت اوسکی کوئی ہزار روپیہ کوئی دو ہزار روپیہ
بیان کرتا ہے مگر آدمی معتبر ہوشیار کہتے ہین
کہ ڈہائی سو یا تین سو روپیہ کی قیمت کی ہوگی
مہتمم مظہر العجائب ہی واسطے دیکہنے میلہ کے ایکدن
گیا تہا وہان جاکر دیکہا کہ کثرت سی ہجوم آدمیونکا
ہے تمام صحن درگاہ و اطراف درگاہ آدمیونسی
بہرا ہوا ہے اور صحن درگاہ مین عورت و مرد دیہاتی
فروکش ہین اور اکثر وہین کہانا پکاتے ہین اور اونکے
کہانے پکانے سے آدمیون کو بہت تکلیف ہوتی ہے
اور بہت طوائف ہر جگہہ سی میلہ مین آئی ہین اور جگہ جگہ
درگاہ مین حوض حجرہ اموسازگاتی ہین اور مردم تماشے
کا گرد اونکی بہت ازدحام ہے مہتمم مظہر العجائب
کو بہہ طرز ناپسندیدہ کمال ناپسند آئی کہ مزار بزرگ پر

جمع ہونا کبیونکا اور گانا موسازونکی سے
شرع و ادب سی البتہ بہت دور ہی لو فرضنا
بمذہب بعض حضرات صوفیہ سماع جائز ہو مگر جواز سماع سی
یہہ مراد نہوگی کہ کسیان سو مرامیرایں گانا جائز
گاوین بلکہ وہ سماع جائز رکہا گیا ہے کہ جو قوالان
عمر رسیدہ سنکی مہیج شوق محبت الہی کا ہووے
اور یہہ سماع کہ طبیعت کو جانب شہوات نفس نے
مایل کرے کسی ملت اور مذہب مین جایز نہوگا اور
منکر اس امر کا کافر اور مرتکب ماخوذ معاصی کبیرہ ہوگا
اور خصوص مزار اولیاے اللہ پر ایسی بدعات ناشائستہ
کہ ہم طریقت و ہم شریعت مین مذموم و مقبوح ہے
عمل مین لانا ارواح ان بزرگزیدگان کو کمال ہزار کرتا ہے
کہ حالت حیات مین اونہین نے ایسی حرکات کو ہرگز
پسند نکیا ہوگا حضرات صنادید صوفیہ کو چاہئی کہ
ایسی حرکات سی باز آئین تو کمال مستحسن ہے اور
عورات دیہاتی وغیرہ اندر درگاہ کے شیطنت
ہونے نہاوین اور درد و کاہذار اندر احاطہ درگاہ کے
دوکان نہ کہولین کہ بباعث اونکے ہجوم آدمیونکا

زیادہ ہو جاتا ہی اور کثرت ازدحام سے تکلیف ہوتی ہی اور خوف ہلاکت بھی ہے اگر اس انتظام میں تم سب سے زیادہ توجہ بلیغ فرماؤ تو بہت کچھ رفع تکلیف اور رونق تمام ہی اور مقتضای مقام جو کچھ حالات کمالات ورع و تقوی حضرت مخدوم علی احمد صاحب کا جو کچھ کہ لب و زبانی واقفان اس حال سے دریافت ہوا مختصر تحریر ہوتا ہی اگرچہ کمالات زہد و تقوی انکی ایسے نہیں ہیں کہ اگر تا عمر کسی شرح کرے اور اوسکے پایہ کو اوسکے سی عہدہ برا ہو سکی الاکم لا یترک کلہ ما لا یدرک کلہ درج وقایع ہوتا ہے کہ مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاندان چشتیہ میں سے ہیں اور حضرت شیخ فرید شکر گنج کے ہمشیرزادہ ہیں اوتے بیان اونکی پرہیزگاری کا ہے کہ جب حضرت کے والد ماجد نے انتقال فرمایا اور آپ یتیم ہو گئے اوسوقت اونکی والدہ صاحبہ نے جانا کہ اب بسر اوقات مشکل سے ہوگا حضرت فرید شکر گنج کا بڑا لنگر خانہ جاری ہی ہر روز اونکی لنگر خانہ سے کھانا آتا ہے اگر علی احمد کو اونکی پاس پہونچا دیا جاوے تو البتہ وہاں آسودہ رہینگے غرضکہ ایسا ہی کیا کہ مخدوم علی احمد صاحب کو اپنے بھائی کے پاس لے گئیں اور عرض حال کیا حضرت نے بعد ملاحظہ حال کے ارشاد فرمایا کہ اچھا تم باورچی خانہ میں جاؤ اور اہتمام کرو اور مساکین کو کھانا کھلاؤ بعد حضرت کے والدہ ماجدہ اپنے بیٹے کو تشریف لیگئیں اور آپ وہاں رہی بعد عرصے پھر والدہ ماجدہ علی احمد صاحب بمقتضای کرجو شی محبت اپنے بیٹے کے دیکھنے کے واسطے تشریف لائیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ علی احمد صابر بفتیح و نزار پانی بھائی کے پاس گئیں اور واپس آکر شکایت کی کہ میں نے علی احمد کو اسواسطے تمہارے پاس نہیں بھیجا تھا کہ اسقدر اوسکو تکلیف ہو بلکہ برائے رفع تکلیف بھیجا تھا حضرت شیخ فرید شکر گنج نے اونکو بلا کر استفسار کیا کہ اوسنے کہا کہ میں نے تمہاری واسطے دار و غہ باورچی خانہ کا کہا تھا اور خوب کہا کھلانے کے آپنے جواب دیا کہ حضرت نے واسطے کھلانے کے ارشاد کیا تھا نہ واسطے کھانے کے لہذا اتنک میں نے باورچی خانہ سے ایک لقمہ نہیں کھایا اور اوسوقت حضرت نے اونکو خطاب کرکے فرمایا کہ تم بڑے صابر ہو اوسی روز سے

بہہ لقب آپکا مشہور ہے تمام رات دن عبادت
مین مشغول رہتی تھے اور اکثر بہت بھوک مین گوارہ
درخت کی کہا کر قناعت کرتے تھے اور بصحبت حضرت
شیخ فرید شکر گنج صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسب کمال
و ولایت کیا اور کبھی بماسوا اللہ متوجہ نہوتے تھے اور
حضرت کے جلال کا یہہ حال تہا کہ اکبر وزرا مینی بی بی کو دیکھا
اور انکو ذکر الہی مین مشغول سمجھا اوسوقت ایسی تیز نظر سے
اونکی جانب دیکہا کہ سبا جلکر خاک ہوگئین اور موافق
ارشاد اپنے پیر کے واسطہ ولایت دہلی کی مامور ہوے
تھے مگر صاحب قطب دہلی نے کہ حوادس زمانہ مین
تھے بخوف جلال آپکے رہنا دہلی کا مناسب نتصور
کرکے ولایت دامن کوہ کے ارشاد کیا چنانچہ حسب الامر
آپ دامن کوہ مین بمقام ہانسی تشریف فرما ہوے
اور ہندو اور مسلمانونکو ہدایت اور ارشاد کرتے رہے
اور شیخ مسعود الدین صاحب پانی پیتے بہی آپ ہی کے مرید تہے
مین سبی مین یہہ لفظ

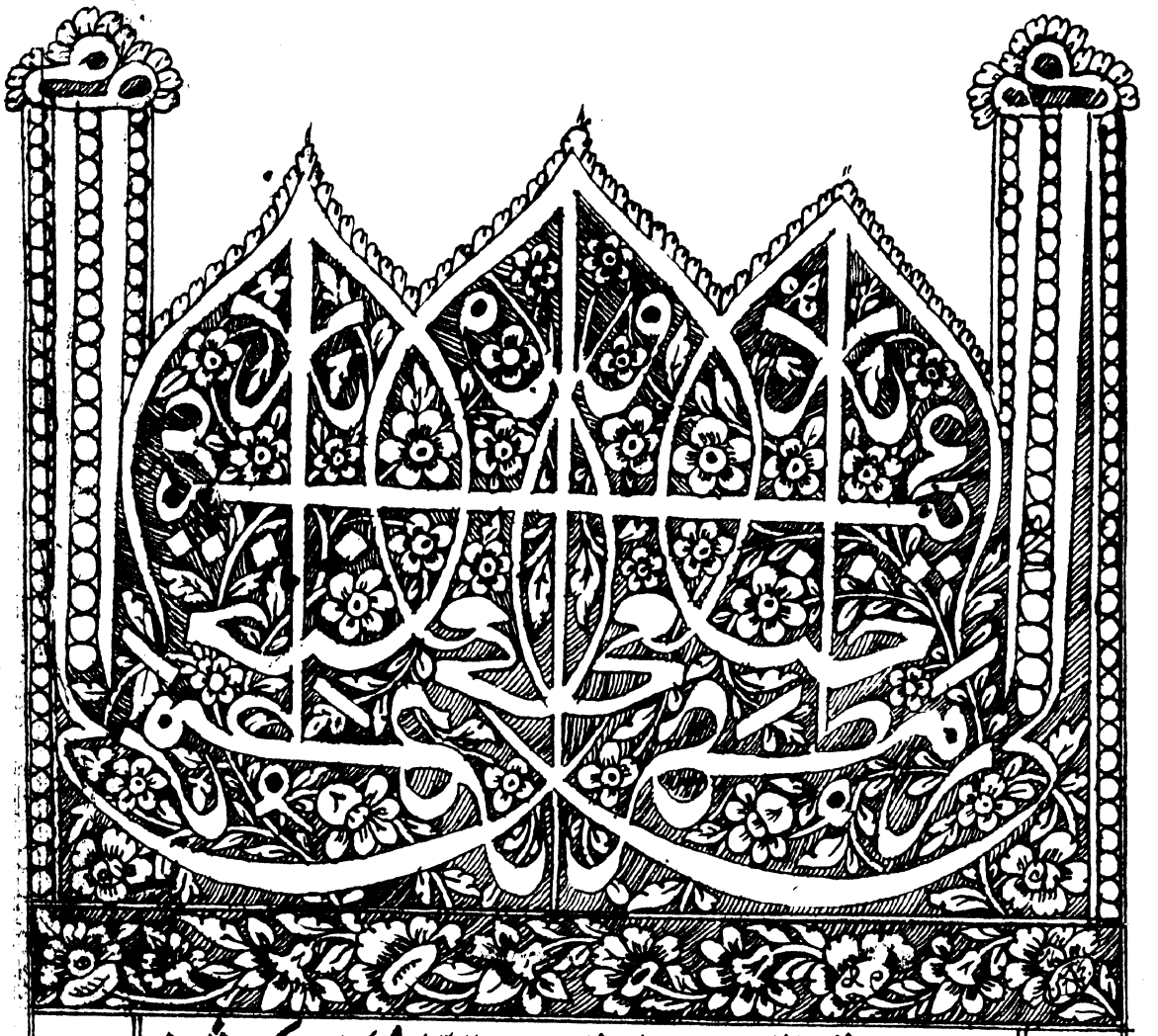
ولایت

اور لنڈ میل اخبار ولایت سے دریافت
ہوا کہ ۹ نومبر سنہ حال کو عم شاہزادہ پرنس والیس
۲۱ سال کی عمر کی اور سنہ حال مین خطاب
ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے ملک مین واپس
دیکہنے دولہ تشریف لیجا دینگے
اور شاہزادہ پرنس ویلس بہی اپنی والدہ کے
ساتہہ تشریف لیجا دینگے تمام ارکان سلطنت شہر لندن
کو خطاب ملکہ معظمہ کے جانے سے کمال رنج ہے
اور ملکہ معظمہ چاہتی ہین کہ کچہ شاہانہ ساتہہ نہو
معلوم ہوا کہ ابتک دل ملکہ معظمہ سے غم شوہر اور
والدہ رفع نہین ہوا فقط

گذارش

نجدمت مالے خریداران اخبار کہ بارہا بذریعہ خطوط و اعلی سطور سے قیمت اخبار یاد
شت باہے عرض کیا لیکن بعض صاحبون نے ابتک باقی حوالہ نہین فرمایا ہے
قیمت اخبار عطا نہین فرمائی اور ظاہر ہی کہ ہر کام کا انجام

در مطبع احباب روڈ کی باہتمام سکیم سید احمد علی مہتمم اخبار مذکور مطبع



نمبر ۳۸ | مطبوعہ ۷ ستمبر ۶۲ع مطابق ۱۲ ربیع الاوّل ۱۲۷۹ھ روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا الطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی ناگری یا دیگر کار ضروری کا جابین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لایق اور طباع ہوشیار کی
کہ جو علم صرف ونحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکھتا
ہو اور قواعد وضوابط املا اور انشا مین ماہر اور نیز
خوشخط ہو اور عمر تیس سال سی کم اور ساٹھ سال سی
زیادہ نہو ضرورت ہی اسواسطی یہ اشتہار دیا جاتا ہے
کہ جو کوئی شخص کہ متصف اس صفت کا ہو اور نوکری کرنی
مطبع احباب کی منظور ہو تو درخواست اپنی معہ اسناد
مطبع ہذا مین ارسال کری بشرطیکہ پسند احباب مطبع
بالفعل تیس رُوپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت لیاقت
اور عمدہ کارگذاری کی ترقی ہوگی فقط

اشتہار

احباب مطبع سی بعض احباب کو ایک شخص حافظ قرآن مجید
امامیہ مذہب کے خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہی اور اوسکو
تیس رُوپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی پس یہ اشتہار دیا
جاتا ہی کہ جو کوئی حافظ امامیہ مذہب نوکری کرنا چاہی تو
اطلاع اپنی مطبع احباب مقام روڑکی مین کری اور جس مقام
سی اویگا نصفی خرچ راہ پاویگا اور جس روز روڑکی
مین داخل ہوگا اوسی روز سی تنخواہ پاویگا اور بمجرد حاضر ہونے
مشفقی حبانی سید حکیم اصغر حسین صاحب مہتمم مطبع مجمع البحرین

لودہیانہ اور مشفقی منشی سید امان علی صاحب مہتمم
کشف الاخبار بمبی اور مشفقی منشی مرزا محمد شفیع صاحب
مہتمم مفرح القلوب کرانچی سندھ ومشفقی مکرمی
منشی نول کشور صاحب مہتمم اودھ اخبار مقام لکھنو اور
مشفقی مکرمی منشی جمنا پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور
اور مشفقی مکرمی مہتمم جام جہان نما کلکتہ کی بافرا
نیا پیش گذارش ہے کہ اس اشتہار کو بابذال نوازش وکرم اپنی
اپنی اخبار کو ہر بار مین درج فرما کر مہتمم اور احباب مطبع کو مشکور
اور ممنون فرمانوین فقط

اشتہار

پہلی ہمی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونے کتاب خبری
نایاب مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجایب
کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے جن
صاحبون کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو مبلغ عہ قیمت
اوسی مطبع احباب مین بھیجکر طلب فرماوین فقط

اشتہار

درینولا دانش آگاہ بنیش ستگاہ واقف رموز معانی
دانای حقایق سخندانی ذہن سلیم طبع فہیم محمود دارین
جناب محمد تفضل حسین صاحب ساکن مارہرہ ضلع ایٹہ نے
ایک کتاب مسمی بریاض المصطفی تالیف کی ہے

اور اوسمین قصاید و غزلیات و مخمسات و ترجیع بند
و ترکیب بند و قطعات و رباعیات نعت مین جناب
سرور کائنات علیہ التحیت والصلوہ بترتیب حروف
تہجی تدوین کی ہین اور اشعار فارسی شعرا متقدمین
و متاخرین اوسمین درج ہین اور حجم اس کتاب کا قریب
ساڑھے چار جزو کی ہی اور ہر صفحہ پر ۲۰ سطر ہین پس
یہہ کتاب بہت نادر ہی جو کوئی صاحب اہل مطبع
چھاپنا اس کتاب کا چاہین تو صاحب موصوف سی
کتاب مذکور بذریعہ خط طلب فرمالیوین فقط

اشتہار

کتاب مسمی شیر کشمیر کہ فی الواقع لطافت عبارت
و خوبی مضمون مین بی نظیر ہی بمطبع منشی نول کشور صاحب
مہتمم آوده اخبار واقع لکھنو مین موجود ہی جو صاحب
چاہین بارسال ۸ر قیمت کی منشی صاحب موصوف سے
طلب کرلین فقط

اشتہار

خیری سنہ ۱۲۶۳ بہمہ جہت مرتب ہوکر بمقام لکھنو مطبع
مین منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار کے موجود ہے
قیمت ۵ر اور محصول کا ار اس خیری مین بہ نسبت سال
گذشتہ کی قواعد نجوم و دیگر انتخاب مفید اسقدر

کثرت سی درج ہین کہ ملاحظہ فرمانی سی معلوم ہوسکتا ہی
گویا سنسکرت تقویم کا کلیہ ترجمہ ہے اور انتخاب
احکامات مفیدہ و لقشہ استاسب علاوہ ہے
جس صاحب کو منظور ہو بہت جلد قیمت بھیجکر منشی صاحب
موصوف سی طلب فرماوین ورنہ بعد گذرنی عرصہ
سب فروخت ہوجائینگین اور ایک نسخہ بہی نہ ملیگا فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کی ایک کاپی اسپانڈنٹ مقیمہ
کابل تحریر فرماتی ہین کہ ۵ر اگست سنہ ۶۲ عیسوی
کو ایک مکاتبہ قندہار سی آیا اوسمین لکھتا کہ امیر صاحب
بخیریت تمام سبزوار مین داخل ہوئی وہان کے
سرداروں نے بڑی گرمجوشی سی اونکا استقبال کیا
اور نذرین گذرانین اور امیر صاحب نے اونکی حوصلہ مین
علی قدر مراتب سب سرداروں کو خلعت عطا کئی اور
اپنی کمبو مین سب سرداروں اور خان صاحبون سی ارشاد
فرمایا کہ ایک ہفتہ کی اندر ہم سبزوار سی ہرات کے
جانب کوچ کرینگی اور اوسی تاریخ کو ایک شخص ٹہیکہ دار
قطعہ آوارہ کے عرضی لائی اوسمی دریافت ہوا کہ وہان کے
اور غزنین کے آدمیون نے فراہم ہوکر سرکشی کی اور تہانہ کے
چار سپاہیون کو ہلاک کرکی باقی لوگون کو گرفتار کرلیگی

۹ اگست کو ایک اور مراسلہ سی سردار محمد علیخان
حاکم کابل کو دریافت ہوا کہ امیر صاحب کا کمبو بیابانک
مین کہ جو ہرات سی ایک منزل اسطرف واقع ہی داخل ہوا مگر
غلہ و کاہ و دیگر اجناس سردست کم دستیاب ہوتی ہین
اور محمد صدیق خان لودین کہ جو محمد رفیق خان کا رشتہ دار
اور ہرات کا ایک سردار ہی اوسنی امیر صاحب کو للہا ہے
کہ جسوقت آپ ہرات کی متصل آجاوینگی دروازہ کہولدینگا
۹ اگست کو لچھہ فوج واسطی تنبیہ و تادیب مفسدان نظم و امن
کے کابل سی روانہ ہوئی اور ایک خط سردار شیر علیخان
کا سندی سی آیا اوسمین مرقوم تہا کہ ہم خیر و عافیت سے
یہان پہنچی امیر صاحب نے محمد رفیق خان کو معہ ایک ہزار
سوارون اور چار توپون کی حکم دیا کہ تم یہان سی روانہ
ہوکر خیمہ اپنا ایک منزل اسطرف ہرات سی نصب کرو اور
بعد اسکی تمام کمبو کو میری سپرد کرکی آپ بہی اوسکی شامل
ہوجاؤ یقین ہے مثل فرح کی ہرات پر بہی امیر صاحب کا
قبضہ ہوجاوی فقط
۹ اگست کو ایک اور سفیر شاہ بخارا کا کابل مین داخل ہوا
چنانچہ حسب الحکم سردار محمد افضل خان کی مرزا احمد خان اوسکی
لینی کو گئی جب وہ دربار مین حاضر ہوا حاکم کابل نی اوسی سبب
آنیکا پوچہا عرض کی کہ شاہ بخارا نی کوکان کو تسخیر کرکی
خدایار خان کو تخت نشین کیا اور وہ اب دار الحکومت کو
مراجعت فرما ہوئی لہذا یہ خوشخبری پہنچانیکو مجہی یہان بہیجا ہے
یہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک مراسلہ امیر صاحب کی کمبو سی آیا
اوسکی دیکہتی ہے سردار محمد علیخان حاکم کابل نے دربار
برخاست کیا اور اپنی مجلس کو تشریف لیگئی تہوڑی دیر بعد
میر اخور احمد خان اور اور سردار حاکم مذکور کی پاس آئے
اور امیر صاحب کی کمبو کا حال پوچہا فقط
۹ اگست کو اوس مراسلہ کا حال ایک شخص معتبر اور معتمد
کے زبانی اسطرح دریافت ہوا کہ جسوقت امیر صاحب کا کمبو ایک
منزل اسطرف ہرات کی پہنچا امیر صاحب نے سب طرح کا انتظام
اور بندوبست اگلی بڑہنی کا جانب ہرات کی کیا سردار
سلطان احمد جان نے یہ خبر پاکر بہمراہی چار ہزار سوار جمشیدی
و فیروز ہرات اور اور جگہہ کی اور چار ہزار پیادہ چار اماغ
کے کہ جو اوسنی جمع کی تہی ہرات سی روانہ ہوا اور
متصل کمبو امیر صاحب کی کسی پوشیدہ جگہہ مین اوتر پڑا دن
کو گہات بر لگاکر آرادہ چہاپا مارنیکا کیا اور سوارون کو
اپنی ساتہ لیکر یکایک امیر صاحب کے کمبو پر آ ٹوٹا اون
جمشیدیون نے امیر صاحب کے بہت سوار ہلاک کیے

مگر سپہر امیر صاحب کی لشکر نی ارستہ ہوکر حمشیدیون کو خوب
ماردی یہانتک کہ وہ بہاگنی لگی امیر صاحب کے سوار اونکی
تعاقب مین گئے ناگاہ وہ چار ہزار پیادی کہ جو چھپی ہوئی
تہی نکل ائی اور امیر صاحب کی لشکر پر اشبازی شروع کی
اس فریب سی امیر صاحب کی کمپو مین کمال گہبراہت پڑے
اور سب لشکر سراسیمہ اور پریشان ہوکر پس پاہوا اور
سلطان احمد جان معہ اپنی فوج کی ہرات کو واپس گی سنتی
ہین کہ سردار مذر محمد خان اور اور سردار اس لڑای مین
جان بحق تسلیم ہوئی اور امیر صاحب کے فوج کی بہت سی
مجروح اور مقتول ہوئی حاکم کابل نے ہنوز یہ خبر نہ شنیدہ
کرکہی ہی اور دو تین سوداگرون کی جو مراسلہ ائی اونمین
بہی یہی مرقوم ہے مگر اونکو بہی ابتک ظاہر نہین کیا فقط
۱۰ اگست کو سردار محمد علی خان نے چار سو سپاہی
اپنی پلٹن کے معہ دو توپ شتر نالون کے واسطی سرکوبی مفسدان
قطغہ اوزبکی روانہ کی اور شیخ علی کی مقام سی خبر ای کہ
مفسدون نے اطاعت کی اور اوسجگہہ کی حاکم سی معافی قصور کے
چاہتی ہین اسپر حاکم کابل نی لکہہ بہیجا ہی کہ جب تک وہ دو ہزار
روپیہ بابت جرمانہ کے نہ داخل کرین ہرگز اونکی قصور
معاف نکرنا اور سوداگرون کی زبانی معلوم ہوا کہ

۱۱ اگست کو حاکم معہ دیگر سرداران شیر علی خان کے
باغ کو جاتی تہی راستہ مین قاضی محمد جان کی گہوڑی نے
غلام حسن خان کی بہتیجی کی لات ماری ہوئے مگر وہ جلد ہات ہٹا گیا
اور اوسنے ذکر سی کہا کہ اگر گہوڑی پر چڑہنا نہین آتا تو گرا
چڑہتی ہو یہ سنکر قاضی صاحب بہت خفا ہوئی اور تلوار میان سی
نکالی اوسوقت محمد علی خان نے غلام حسن خان کی بہتیجی کو
قید کرلیا اور باغ مین جاکر اول اسکو پٹوایا پہر حکم دیا کہ
اسکی دونون کان کاٹ ڈالو حاکم کی اس حرکت سی سب
خانصاحبان کابل کے بہت ناراض ہوئی اور امیر صاحب کے
اسمعدمہ کی بابت سب نے متفق ہوکر لکہا ہی فقط

۱۲ اگست کو ترکستان سی خبر ای کہ پانسو علمانے کے
قوم اوزبک نے دریا عبور کرکی واسطی لوٹنی مسافرون
تاشکرغان اور بلخ کی تیاریان کے تہین چنانچہ اس خبر کو
سنکر سردار محمد افضل خان نے چار ہزار سوار بہیجی تہی
کہ اونمین اور قوم علمانی مین ایک لڑای ہوئی اوزبک
تاب مقابلہ کی نہ لای اور بہاگ گئی اور قریب تین
آدمیون کے جو گرفتار ہوئی تہی اونکو سردار مذکور کی پاس

بھیجدیا کابل مین یہ خبر مشہور ہوئی سی کہ درینولا پشاور
مین مضیہ کا بڑا زردی سوداگرون کے قافلی آگی نہین بڑا ہے
کہنی ہین جب تک اس وبا کی رفع ہونی کی خبر نہ پہنچی گے وہ
وہین مقیم رہینگی فقط

۱۰ اگست کو ترکستان سی کابل مین خبر آئی کہ خدایار خان
شاہ کوکان نے ایک عمدہ پیشکش کہ جسمین غلام اور کنیزک
اور گہوڑی اور شتر اور زرگار و دلچہ ہای پارچہ رشمی موتی
مثل کمخواب وغیرہ کی ہین معہ نو ہزار اشرفی دا و بیس ہزار اسکہ
بدکی بحضور شاہ بخارا ارسال کی ہین اور قوم جمشیدی
کہ جنہون نے پہلی اطاعت سردار محمد افضل خان کی قبول کی
تہی وہ اب پھر عہد شکن ہوکر جمع ہوئی ہین اور خان آباد کی
ضلع مین مسافرون کو لوٹتی ہین اور میمنہ کی جانیکا آرادہ رکہتی ہین

۱۶ اگست کو ایک شخص جو امیر صاحب کے کمپو سے
کابل مین آیا بیان کرتا ہی کہ سبزوار ہرات امیر صاحب کا قبضہ
ہوگیا اور اب وہ ہرات جانیکی تیاریان کر رہی ہین ایک
خط جو امیر صاحب کی پاس ہرات سی آیا ہی اوسمین مرقوم ہے
کہ شاہ ایران نے چالیس ہزار اسکہ بدکی سلطان احمد جان کے
پاس بہیجی ہین اور لکہا ہی کہ ہرات سی بہت خبردار و ہوشیار
رہنا فوج تمہاری مدد کے واسطی بہیجتی ہین اور سلطان احمد جان نے

سامان رسد کا اسقدر جمع کیا ہی کہ تین تین منزل کی مواضعات
گرد و پیش ہرات مین رسد نام کو نہین ملتی فقط

۱۷ اگست کو ایک مراسلہ امیر صاحب کی کمپو سی حاکم کابل کی پاس آیا
اوسکو پڑہ کر حاکم نی دربار برخاست کیا قاصد کی زبانی معلوم
ہوا کہ ہرات سی تین چار کوس کی فاصلہ پر بمقام پل مرام ایک
اور لڑائی ہوئی اور اوسمین امیر صاحب کا بڑا نقصان ہوا اور افواہا
سنا جاتا ہی کہ مردمان ہزارہ یعنی جمشیدی اور چارایماغ اور
غورزنگی سلطان احمد جان کے شامل ہوگی کابل مین کوئی کہتا ہی
کہ سردار محمد غلمان خان اور عبد اللہ خان ہا رگئی اور کسیکا
یہ قول ہے کہ امیر صاحب کی کئی فرزند اس لڑای مین کام ای ہنوز
تصدیق اس کی نہین ہوئی ہے فقط

۱۹ اگست کو کابل مین خبر آئی کہ سلطان احمد جان نے شہر
ہرات کی دروازون کو بند کردیا فقط ایک دروازہ کہلا رہا ہے
سوا اوسکے برادر کا بہای سردار محمد عمر خان تعینات اور ان
سی ایک خط سلطان احمد جان کی پاس بدین مضمون آیا ہے
کہ ایک جمعیت تیس ہزار سپاہ کی ہرات کو جلد روانہ ہوتی ہے
ایک درانی کا خط بنام امیر صاحب پکڑا گیا ہی چنانچہ سلطان احمد جان
نے تین سردار درانی قندہاری کو بلوا کر انکی سر کٹوا دیے
اور امیر صاحب نے مقامات مختلفہ کی حاکمون کو لکہہ بہیجا ہی کہ بعسر تلا

کسی مسافر کو جانی مت دو اور اگر کسیکی پاس ہماری یا ہماری کمپنی کے کسی آدمی کی نام کا خط نکلی تو اوسکو گرفتار کرلو فقط از اخبار آفتاب عالم تاب

پونا

ہمئی گزٹ مین بحوالہ ایک چٹھی پونا کی ترقیم ہے کہ قریب دو سو پچاس رئیس شریف ہندوستانی اور بہت سی صاحبان عالیشان اور انکی بیبیان گورنر صاحب بہادر کے دربار مین چہارشنبہ کے رات بلائی گئی تہین مگر یہ نہین سنا کہ کوی عورت ہندوستانی وہان تہی یا نہین اور انکو اوس دربار مین بلایا تہا یا نہین فقط اتنا سنتی ہین کہ جناب ملکہ معظمہ لیڈی ہیریٹ صاحب بہادر کا یہ منشا اور تہا ہے کہ اگر ہندوستانی اور انگریزی عورتون مین اسکی ملنی جلنی سے ایک طریقہ اتحاد و موانست دایم و قایم ہوجاوے تو بہت مناسب اور مصلحت وقت ہی اور اسی مطلب کے انجام دہی کی واسطے صاحب موصوف بہمہ جہت سعی اور کوشش کر رہی ہین فقط ایضاً

کراچی

وہان کی ایک مراسلہ نویس ترقیم فرماتی ہین کہ ہفتہ گذشتہ مین یہان کی وارداتین قتل اور خودکشی کے واقع ہوئین منجملہ اونکی ایک یہ واردات نہایت وحشت خیز اور عبرت انگیز واقع ہوئی کہ ایک مردم شہور نی اپنی چار برس کے عمر لڑکی کو خود ہلاک کیا شرح اس احمال کے یہ ہے کہ ایکروز وہ اور اوسکا لڑکا دونون ایک پلنگ پر سوتی تہی صبح کو اوٹہی ہے اوس کمبخت ناشدنی نی چاقو سے اوس معصوم کا گلا کاٹا اور جب کام تمام کرچکا تب یہ اواز بلند چلانی لگا کہ یا حسین یا حسین مینے اپنی بیٹی کو خدا کی قربانی کیا ہی یہ کہکر بیہوش ہوگیا اور لوگون نے کیسے باتین کرنی لگا اب وہ جیلخانہ مین مقید ہی اور اوسکے مقدمہ کی جلد تحقیقات ہونیوالی ہی دیکہا چاہئے حکام اوسکی نسبت کیا تجویز فرماتی ہین جرم تو حقیقت مین اوسنی بہت بڑا کیا ہی فقط ایضاً

اندور

انگلشمین اخبار مین بحوالہ ایک چٹھی آمد اندور ترقیم ہے کہ محمد علی باغی و نمک حرام جسنی ایام گذشتہ ۱۸۵۸ء مین وہان کی رزیدنٹ پر گولی چلائی تہی وہ گرفتار ہوا اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم بحکم دربار نامبردہ کو پہانسی دیگئی

جیلخانہ

قریب ایک ہفتہ کی گذرا ہوگا کہ الہ آباد کی سنٹرل جیل مین

یعنی جیلخانہ وسطمین یہ بات دریافت ہوئی کہ وطن کے
قیدیون نے کچھہ منصوبہ کرکی جیلخانہ توڑنیکا آرادہ کیا تفصیل
اسکی یہ ہے کہ ایک برہمن قیدی جو اپنی ساتھیون کے
روٹی پکا پاکرتا تھا وہ جیلخانہ کی احاطمین بڑہی کی باس سے
لکڑیان لایا کرتا تھا ایک روز قیدی مذکور ایک سلاخ
انہی اور ایک چھنی بڑہی کی چوراکر لکڑیون مین رکہہ لایا
اور اون دونون اوزارون کو اوسنی اور اوسکی
ساتھ والون نے بستر کی بیچ چھپا رکہا رفتہ رفتہ اس
بات کے خبر ایک اور قیدی کو جو اوسی بارک مین رہتا تھا
ہوئی اوسنی فوراً معرفت ایک برقندار کی اطلاع
اسکی داروغہ جیلخانہ کو کی چنانچہ تلاشی کیوقت دونون
چیزین اونکی بستر مین سی برآمد ہوئین اب بعد تحقیقات اور
ثبوت جرم کے مجرمونکی سزا زیادہ کی گئی اور مخبر کو دس
روپیہ انعام کے ملے ایضاً

کشمیر

دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر نے
حسب منظوری حکام پنجاب کے ایک محصول بیس روپیہ سینکڑہ کا
اوپر تمام اشیا و اسباب تجارت کے جو سوداگر لوگ اونکی
ملک سی قلمرو انگریزی مین لاوین قایم کیا ہے
فقط ایضاً

رانے کنج

ادہی رات پر پونی دو بجی تہی کہ یک بیک شور قیامت
نے اون لوگون کو جو ہد شب مین بآرام سوی ہوئی
تہے بیدار کیا راقم خبر جو صاحب انگریز ہین یہ قسم
فرماتی ہین کہ ہر شخص نے جو اس حادثہ کی قریب تہا یہ جانا کہ
بجہیز بجلی گری مگر ہوش بر جا ہونی پر دمبدم اواز بندوق
چہوٹنی کی اتی تہی اس سی یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا ہندوستانیون نے
بلوہ کیا ہو مگر یہ محض خیال خام تہا لمحہ کی بعد معلوم ہوا کہ بجلی کی
صدمہ سی میگزین اوڑ گیا عجب شان الہی ہے کسی متنفس کے
تن کا بال بیکا نہوا حالانکہ راقم خبر لکہتی ہین کہ مین خود
میگزین سے قریب دو سو گز کی فاصلہ پر تہا اور میری بدن
پر خاک دہول بہت آن کر پڑی لیکن کوئی صدمہ نہین پہونچا
عجیب یہ کہ مرد اور عورتین اپنی چارپائی سی اوڑ کر ڈیڑہ
ڈیڑہ سو گز کی فاصلہ پر جا پڑین اور اونکی جسم کو ذرا بہی ضرر نہوا
فقط از اودہ اخبار مطبوعہ [illegible]

رنگون

وہان سی ایک صاحب لکہتی ہین کہ کرنیل فیری صاحب
کمشنر تنسیرم ہما متعہد صدر سرکار انگریزی عنقریب راجہ اوا
کے دربار کو تشریف لیجائینگی اور بہت سادہ طور پر جائینگی
یعنی کچہہ لوازم اردلی اور سواری وغیرہ اونکی ہمراہ نہونگی

راجہ آوا کی دربار کا دستور ہی کہ وہان صاحبان انگریز جوتا اوتار
کر اور ننگی سر جاتے ہاتی ہین اور اس بات پر اہل برہما بڑا فخر کرتے
ہین لیکن جو سرکار کہ قوت و زور سے کہتی ہو اور ایسا فخر بی معنی کری
اوسکا زوال قریب ہونا ہی عجب نہین ہے کہ اسیطرح صاحب کمشنر بہادر
دو چار مرتبہ جاکر اوسی ریاست کو منہدم کردین راقم خبر لکھتا ہین
کہ نواب گورنر جنرل بہادر قبل روانگی کمشنر صاحب کوئی ایسا
حکم جاری کرین جس سے وہ رسم تہتک آمیز موقوف ہوجاے
تو بہتر ہی لیکن حکام بالادست اس رسم پر خیال نکرین گے
اصل مطلب پر نظر رکہین گے فقط ایضًا

لندن

وہان ایک جماعت سوداگرون کے اس بات پر متفق ہوے ہے
کہ سکہر مین نیل کی کارخانہ بہت بڑی بڑی جاری کرین ملتان
اور سکہر کا نیل ہندوستان مین سب جگہہ سے اچہا ہوتا ہے
فقط ایضًا

روس

اندنون والے روس نے ایک رسد بمقام گرانسٹڈ مقرر کی ہے
اور اوس سے خاص غرض یہ ہے کہ جہاز رانی مین کمپاس لگانے
کے صحت اور آسانی حاصل ہو یہ تدبیر صاحبان انگریز ہی سے سیکہی ہے
ہین اور اہالیان روس نے بہی اونکی تقلید کرنی چاہی ہے غرض
وہ بہی علوم کیطرف توجہ تمام رکہتے ہین اور جملہ ممالک
یورپ کی لوگ روز بروز علوم و فنون مین ترقی
کرتی چلی جاتی ہین بخلاف ممالک ایشیا کی کہ یہان کے
والے خبد ان اوسطرف توجہ نہین کرتی دیکہا چاہیے کسقدر
تفاوت حالات کا ہی یعنی اہالیان یورپ ربع مسکون کے
علم سے بقدر طاقت بشری بہرہ یاب ہوکر غرض دریافت
کیفیت بحور او جزائر کا رکہتی ہین اور ایشیا کی لوگون نے
ابہی قصد خاص اپنی اپنی ملک اور علاقون کے
جغرافیہ جاننی کا بہی نہین کیا اور خصوص ہندوستانی رئیس
تو ہر نوع کے علم سے بلکہ حرف شناسی سے بہی نفرت
رکہتی ہین فایدے علم کے یہین سے ظاہر ہین کہ اہالیان یورپ اون کے
حصول مین کوشش کرنی سے روز بروز جاہ و حشمت سے بہرہ یاب
ہوتی جاتی ہین اور یہان کے رئیس اون سے غافل رہنے کی باعث
برباد ہوگئی اور اگر یہ ہی شعار رکہا تو بربادی کا وہی سامان ہے
فقط ایضًا

پیام تار برقی

اینده سے اہالیان سررشته ریل کو بہی اجازت ہوجائیگی کہ اگر
لوگ اونسے چاہین تو وہ بہی اپنی تار برقی کی ذریعہ سے پیام
بہیجدیا کرین غالب ہے کہ اس صورت مین اجرت پیام رسانی
کے کم ہوجائی کیون کہ ابتک یہ صرف سرکار کی ہاتہہ مین
تہا جب دوسرا رقیب پیدا ہوگا تو رفتہ رفتہ خواہ نخواہ

فرخ کٹی کا بہ شرطیکہ سرکار اودنسی کوئی ایسا عہدہ نہ دی
جس سے کمی بیشی فرخ کی ممانعت ہو فقط ایضاً

سلب لقب تعظیمی

صاحب دوربین تحریر فرماتی ہین کہ کلکتہ گزٹ مورخہ
۲۳ اگست میں اس مضمون کا اشتہار ہوا ہے کہ چونکہ نواب
اکرام الدولہ باشندہ لکھنو محکمہ عدالت کمشنر لکھنو سے
بجرم جعلسازی ملزم ہوا اور اوسکی نسبت حکم حرمانہ جاری
روبکار صادر ہوا اسلئے اشتہار دیا جاتا ہے کہ لقب
نواب و دیگر مدارج امتیازات تعظیمی کہ بجرم مذکور اسوقت
تک انکو مسخی تھا اوس سے لیا جاوی انتہی
راقم موصوف الصدر اس باری میں رای دیتی ہین جسکا
انتخاب یہ ہے کہ اس قسم کی سزا البتہ جدید ہے کہ سابق
اس سی کبھی وقوع مین نہین ائی اب حضرات نوابان
و دولتمندان ایسی جرموں کے ارتکاب مین احتیاط تمام
رکھین کہین ایسا نہو کہ رفتہ رفتہ مملکت ہندسی یہ القاب
و خطاب تلف ہو جاے افسوس کا مقام ہوگا کہ اغراز
و اکرام یادگار بزرگان ہے اوانکا ان حضرات کی ناستودہ شعار
سے یون برباد ہو فقط ایضاً

فتح گڈھ

ایک عنایت فرما تحریر فرماتی ہین کہ اس ضلع مین
گنگا رام برہمن ساکن موضع بدہ پور ضلع فرخ آباد
کو مع اوس کے گواہون کے محکمہ شش ضلع ہذا سے
بجرم نالش خلاف الش زنی بنام جیتری و متری سات
سات برس کے قید ہوئی اس مقدمہ مین ایسی سزای
سخت ہونی سی تمام رعایا اس ضلع کی بیم ناک ہے
نالش خلاف رجوع کرنیکا کیا ذکر ہے اب نالش رست
بہی رجوع کرنی مین علی العموم سب کو اندیشہ درپیش ہے
نے الواقعہ مجموعہ تعزیرات ہند کی جاری ہونی سی یہ فائدہ
عظیم ہوا کہ ہر شخص فوقتاً بلا اندیشہ نالش خلاف واپر مین
کر سکتا ہی اس صورت مین حکام کو بہی تصدیع ناحق سی
نجات ملی فقط ایضاً

لکھنو

باران رحمت الہی سی لکھنو کیا سارا اودہ سیراب
دریاؤن کا جوش لیکن کومتی کا چڑہاو پارسال کی برابر نہین
۸ ستمبر کو بندہ محتاجان لنکا نیر جہان پر روئی کا
کارخانو کی بربادی سی قحط پڑ گیا حکام اور دیگر رعایا سے
ایک جلسہ ہوا اس کار خیر کی مہتمم و پریزیڈنٹ جناب
فیضماب کرنیل ابٹ صاحب بہادر کمشنر و سپرنٹنڈنٹ

لکھنؤ مین ہم یقین کرتی ہین کہ ایسی وقت مین کہ ولایت
مین ایسی سخت آفت ہی ہماری ہموطن ملکی روسا ضرور مدد
دینگی بلکہ اس باری مین گذشتہ سال کا قحط ہندوستان
و ولایت کی چندی سی لاکھون روپیہ کی امداد یاد کارہی قحط

کلکتہ

اخبار دوربین کلکتہ نمبر ۸۴ مورخہ ۴ اگست مین تحریر ہے
کہ بعضی وکلای عدالت ہای کورٹ کی چاہتی ہین کہ کلکتہ کو
چھوڑ کر ملک افغانستان یا نیپال یا حیدرآباد مین واسطے
مشغول ہونی شیوہ اپنی کی چلی جاوین جو کہ یہ خبر اخبار مذکور مین
بہت مجمل لکھی ہے اسواسطی ہم اخبار عالم کے
سمجھنے مین نہین آتا کہ وکلای مذکور کسواسطی قصد جانے
ممالک مسطورہ بالا کا رکھتی ہین چنانچہ اس جگہہ عبارت
دوربین کے نقل لکھی جاتی ہی بکی از صحایف مبسر آید
کہ بعضی از وکلای ہای کورٹ میخواہند کہ کلکتہ را گذاشتہ
بہ نیپال یا افغانستان یا قلمرو نظام حیدرآباد برای
شیوہ خود فروشان نشانند چرا کہ صاحبان جیب جسٹس مقام
ہای مذکورہ زبان اردو و فارسی خواہند فہمید ما میگویم کہ چہ عجب
اگر انسان کشور ہند را خیر باد گفتہ خود سمت کشور پارس تبار زند
فقط بیہ ہی اخبار مذکور مین درج ہے کہ چند کس متعلقدار اور

رسیدار ان احاطہ بنگالہ نے ایک درخواست
لیجس لٹیف کونسل مین در باب اجرا اس قانون کے
کہ بعد مرجانے باپ کے بڑا بیٹا مستحق ملکیت اور میراث
کا ہو گذرانی ہے نور الابصار اگرہ ۱۵ ستمبر

مورخہ ۱۵ ستمبر مین انگلشمین سے منقول ہے کہ شاہ اودہ کے
حکومت بجز ایک احاطہ محدود کے کلکتہ مین بعد کمپنی کے ہے
باوجود اس حال کی حضرت نے اپنا لقب سلطان عالم اختیار
کر رکھا ہی چنانچہ کبھی دستخط فیض نمط کاغذات پر اس
لقب سے ہوتی ہین اور کبھی باسم واجد علیشاہ لکھی
جاتی ہین جو کہ سرکاری دفترون مین اختلاف دستخط
ثابت ہوا لہذا حکم صادر ہوا ہے کہ شاہ اودہ دستخط اپنے
صرف اپنی اسم مبارک کی فرمایا کرین تا کہ معاملات مین
مغالطہ واقع نہو فقط از اخبار عالم

پنشن

اخبار شعلہ طور مین اودہ گزٹ سی نقل ہے کہ صاحب
ہستم انگلشمین تحریر کرتی ہین کہ سرکاری ملازمون
کے بیوہ عورتون کے پنشن جو بابت صلہ ایام
غدر کی جاری ہے اونکو دوسری شادی کرنی مین تردد
تہا کہ شاید پنشن موقوف ہو جاوی و رینولا نبظر غربا بروے

نواب گورنر جنرل کشور ہند نے حکم دیا کہ جو وہ عورتین
اپنی شادی کرینگی تو اونکی پنشن کل موقوف نہوگی بلکہ
نصف ملا کریگی فقط ایضاً

دہلی

اخبار مذکورہ بالا کی ایک کارسپانڈنٹ مقام دہلی سے
تحریر فرماتی ہین کہ درینولا یہان ایک صاحب انگریز
وارد ہوے اوسکا بیان ہے کہ جس کسیکا کوئی عزیز و اقارب یا
رشتہ دار وغیرہ مرگیا ہو ہم اوسکو دیکھا سکتے ہین
مگر وہ مونہہ سی بات نہین کریگا سامنے کھڑا رہیگا —
ہمکو اخبار مذکور الصدر کی رای مین بعضی ارباب
اور خصوصاً صاحب مہتمم دوربین اس خبر کی سنی سی بہت
متعجب ہونگی اور اس شخص کو نادر الوجود سمجھینگی حالانکہ
سابق مین بھی ایک صاحب ساکن بریلی نواب محمد سعید خان
مرحوم والے رامپور کے یہان ملازم تہی اور واجد علی شاہ
اودھ کے زمانہ مین لکھنؤ بھی گئی تہی اونمین یہ کمال تہا کہ
ہزارہا برسکی مردہ کو دیکھاتی تہی اور جو مردہ قبر مین
مدفون ہوتا تہا اوس سے گفتگو بھی کرادیتی تہی یہ عمل متعلق
بہ تسخیر نمراد ہے فقط ایضاً

میرٹھ

ہفتہ گذشتہ مین حال مقدمہ ریاست کنور کا بسبب
عدم گنجایش درج صحیفہ اخبار نہوسکا اب مختصر لکھا جاتا ہے ۲۹
تاریخ اگست کو کچہری عدالت ججی میرٹھ مین ریاست کنور کا
مقدمہ پیش ہوا راؤ امراؤ سنگہ برادر راجہ کلاب سنگہ متوفی
اور خوشحال سنگہ داماد متوفی دعویدار تہے یہ دعوی بصیغہ متفرقہ
قبضہ جائیداد کورٹ اف وارڈس قبضہ ادی مالیت
۶۲ لاکہہ روپیہ ہزار ہا ممالک کا تہا راؤ امراؤ سنگہ
کیطرف سی مسٹر ٹی سے قنوک صاحب وکیل تہی اور طرف ثانی
کیطرف سی جان لنگ مہتمم اخبار مفصلیت وکیل ہوی تہے
اس روز طرفین کی وکلائی کے خوب خوب تقریر اور گفتگو
رہے اور بہت سی آدمی رسیدار اور سکنا شہر وسطی دریافت
حال اسمقدمہ کے کچہرے مین موجود تہی اور سبکو یہ یقین تہا
کہ راؤ امراؤ سنگہ کو یہہ ریاست ملیگی کیونکہ از روی دھرم
شاستر اور نفس الامر حق انہین کا ہی علاوہ ازین سپریم
جوڈیشل عدالت العالیہ صدر دیوانی بھی آیا ہے اوس سے
سراسر استحقاق راؤ امراؤ سنگہ کا ثابت ہی داماد متوفی کو
بصورت موجود ہونے بہای کی کسیطرح حق نہین پہنچ سکتا
غرض اس روز یہ مقدمہ ملتوی رہا ۳۰ اگست کو پھر
دنکی یہ مقدمہ پیش ہوا اور حکم راؤ خوشحال سنگہ کے

نسبت قبضہ جائداد کا صاحب جج نی نافذ فرمایا سبھونکو
تعجب ہوا کہ جوشحال سنگھ ایک شخص غیر کنویکر مالک
ریاست ہوا اب اس مقدمہ کی مالش نمبری دایر عدالت
ہوئی ہے عنایت الہی سی امید ہے کہ آب حق حقدار کو پہنچیگا
لین صاحب وکیل امراؤ سنگھ تقریر محتانہ ایکہزار بچاس روپیہ کے
ہوئی تہی اور کل کاغذات بہی مقدمہ کی لیلئی تہی یکایک وکیل
طرفدانے کی ہوگئی راو صاحب موصوف کی وکالت سی دست بردار
ہوئی جو کہ صفحہ اخبار مین گنجائش نہین ہے اسواسطی اس ہفتہ
مین یہ حال مختصر لکہا گیا فقط ایضاً

مرزا پور

ایک کرم فرما کی تحریر سی واضح ہوا کہ کچہ دن ہوئی منڈوے
مرزا پور مین تارگہات کی ایک کشتی جس مین مرد
وعورت ملاکر چالیس آدمی سوار تہی دریاے گنگا کے طغیانی
سے غرق ہوگئی وہ سب آدمی مرد وعورت طعمہ نہنگ اجل
ہوئی یہان روی کی گرانی کا یہ حال ہے کہ ناہلی ایک
ڈیڑہ روپئی جو اوسطرف ایک قسم کا وزن سیر انگریزی
سے چار سیر کی قریب ہے ڈیڑہ روپیہ کو بکتی ہی اب
۲۹ جولائی ہی سنے ڈیڑہ تین روپیہ تین آنہ کو فروخت ہوتی ہے
اس تجارت مین مرزا پور کی چند بہا جنون کو تہوڑی سے
عرصہ مین قریب بیس لاکہہ روپیہ کی فائدہ ہوا ۔ یہان
سے ایک کوس کے فاصلہ پر ڈرگا کہوہ ایک
مقام کا نام ہے اور پہاڑ کی اوپر کچہ تہوڑی دور جاکر
دیبی جی کا منڈل مشہور عام ہی تخمیناً دو ہفتہ کا عرصہ
ہوا کہ شب کو کئی آدمی ہتہیار بندائی اور نے تکلف
اندر گہس گئے پانچ چار پوجاری جو وہان حفاظت کرتے ہے
تہی انہون نے ہر چند روکا مگر انون لوٹیرون نے کچہہ نہ سنا
منڈل کی اندر جاکر بالکل اسباب دیبی جی کا لوٹ لیا
اور ایسی ہوا ہوئی کہ آج تک کہین پتا نہ لگا فقط از
اخبار شعلہ طور مطبوعہ ۹ ستمبر سنہ ۶۲ عیسوی

انگلنڈ کی دخانی گاریان

انگریزی اخبارین لکہا ہی کہ بالفعل یہان پانچ ہزار
اٹہ سو خاص النشی گاری موجود ہین جسمین ایک گہنٹہ
مین دو سو پچاس ٹن کویلا صرف ہوتا ہی اور اگر ان سبکو
ایک کی پیچہی ایک جوڑ دو تو چار میل جگہہ گہیری ہوئے
کو چاہیی اور ان دخانی گاریون کے ساتہہ جو گاریان
سواری اور مال لیجانیکی ہین وہ پندرہ ہزار جتہہ ہین
ان مین سی بہتیری گاریان کام مین رہتی ہین اور
بعضے خالے بہی پڑی رہی ہین فقط ایضاً

افریقہ

اخبار گذشتہ مین حال شورانگیزی و مفسدہ پردازی
قوم مونٹی نکرن بحوالہ صحایف انگریزی مجملا درج ہوا تہا
اب ایک الطافنامہ آمدہ بمبئی سی جو تمام کیفیت مفصل رکہتا
ہوئی بنا بر اطلاع ناظرین با تمکین ترجمہ صحیفہ کیجاتی ہی مخفی
نرہے کہ شعاب جبل واقع ملک حبش مین ایک مقام ہے
کہ نام اوسکا سوریا ہے اور وہان قوم مونٹی نکرن کہ باعتبار
اصل کے عیسای ہے سکونت گزین ہے اور یہہ جگہہ ملک
افرنقہ مین جسکا اکثر حصہ تحت حکومت سلطان روم ہے واقع ہے
اگرچہ جہالت تمام ملک حبش مین دایر و سایر ہے مگر بالخصوص
جبل نے اس قوم مین وہ رواج پایا ہے کہ اپنی ذہن و امین سے
ناواقف و بیخبر ہوکر بالکل جنگلی ہوگئی ہین : سابق مین چار
قلعہ اس قوم کی متعلق تہی کہ تین تو بہت کہنہ و شکستہ و
ریخنہ تہی اور ایک قلعہ البتہ خوب مستحکم و پائیدار بنا ہوا تہا
مگر چونکہ سلطان روم کو قوم مذکور کیجانب سی اطمینان نہ تہا
باینوجہ اوس مستحکم قلعہ مین فوج رکہی اور باقی تینون قلعہ
انکی پاس رہنے دی : غرض بباعث قلت پیداواری علاقہ کے
کہ کوہستان مین ہوتے ہے یہ لوگ بہت تنگدست
اور خورد و پوش کے طرف سے تکلیف مین رہتے تہے

شاہ روس نے باین اظہار کہ یہ لوگ ہماری ہم
مذہب ہین قریب ساڑہے سات لاکہہ روبیہ کی سالانہ انکا
مقرر کردیا اور بالاخر اشتعال ملک فساد دینی رہے
مثل مشہور ہے کہ جب بہوکی کا پیٹ بہرتا ہی تو نئی ترنگ
سوجہتی ہے جب کئی سال سالانہ پایا تو قلعہ پر قبضہ کرنیکی
فکر ہوئی اور عرصہ سال بہر کا منقضی ہوتا ہے کہ اس قوم نے
سر شورش اوٹہایا کر فوج سلطان روم مقیم قلعہ مذکور سے
مقابلہ و مجادلہ شروع کیا حتی کہ عمر پاشای حبشی سلطان روم نے
اس مہم پر مامور کیا تہا بہت سے لڑائیان ہوئین اور فوج و شکست
جانبین ہوتی رہی فی الحال ولایت سے بذریعہ تار برقی
مقام جبال مین اور وہان سی بوسیلہ آگبوٹ کی بمبئی مین
خبر ائی کہ ہر اگست سنہ روان کو قوم مذکور نی شب خون
مار حبشین رعایا اور فوج سلطان روم مین سی فریب
پانچہزار آدمی کی قتل ہوئی : غرض اب اسطرف تو سلطان
ہے اور ادہر قوم مونٹی نکرن دیکہا چاہئی انجام
اس فساد کا کیا ہوتا ہے اسلئی کہ پشت گرمی اس قوم کے
شاہ روس کی جانب سی ہی اور علاوہ برآن اور سے
بہت سی کج ادائیان دربار روس کی نسبت سلطان
روم کے ظہور مین ائی ہن شاید قلعہ شکنی و معرکہ

ارائی دلاوران افواج قاہرہ انگلشیہ بہادر صفحہ خاطر شاہ
روس سے محو یاس ہوگئی جو سلطنت روم سے طرح جنگ
و پرخاش ڈالے ہی اس لئے کہ مابین دولتین عالیتین روم و
انگلشی اتحاد و دوستی بدستور بلکہ روز افزون ہے :
یاد رہے کہ پہلی تو جانب سرکار فلک اقتدار انگلشیہ بہادر
قلعہ سباستوپال پر لینی کے دینی پر گئی تھی پس اگر اس
بھی ہوس جنگ و مقابلہ باقی ہے تو کہین سنٹ پیٹرس
برگ سی ہاتھہ آوے تنہا نہ پڑی فقط از اخبار مجمع البحرین

روڑکے

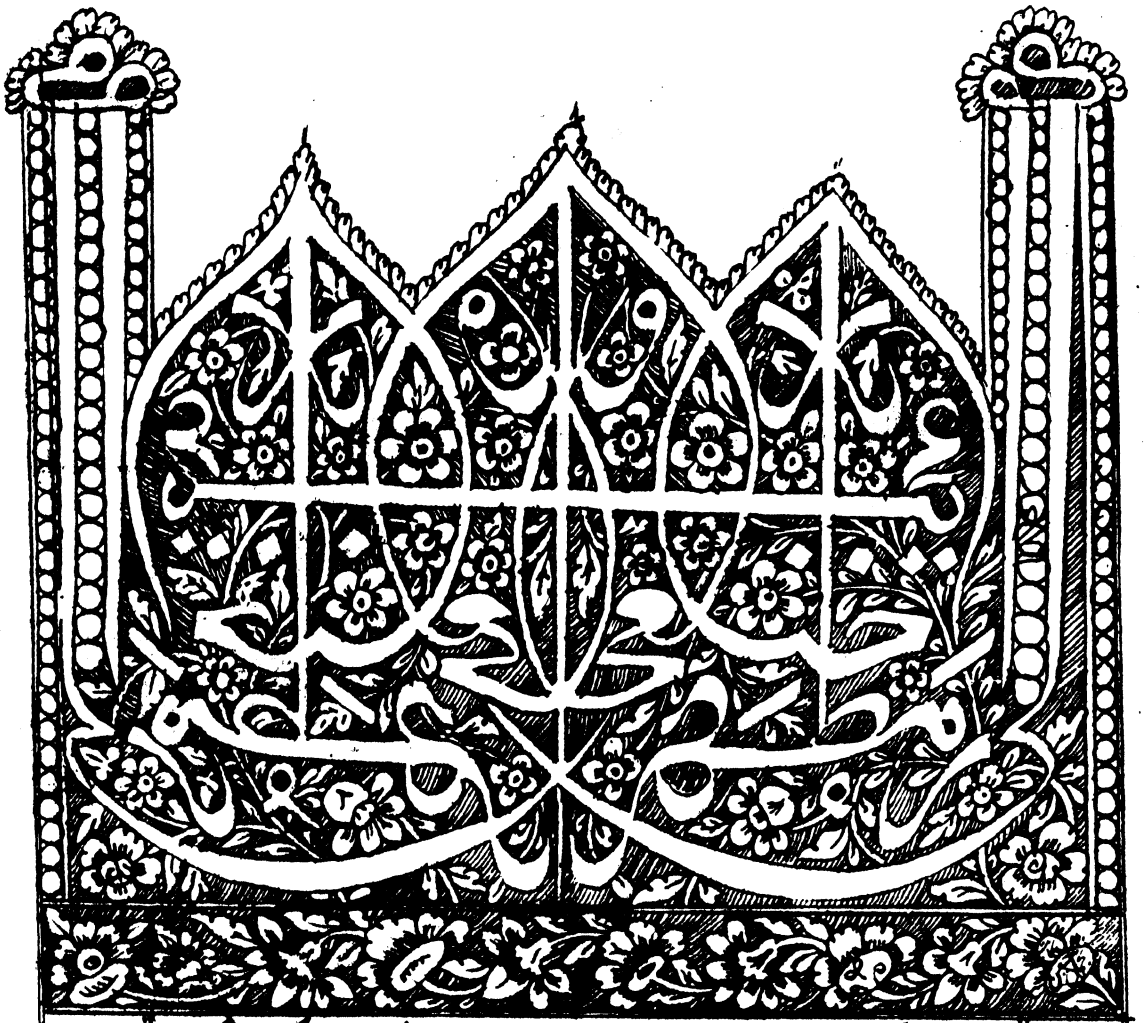
یون تو سبطرح باقبال الہی خیر و عافیت ہی مگر دن رات
اسقدر بارش ہوتی ہی کہ کثرت بارش سی صدہا مکان
ہر روز گرتی ہین کوئی مکان پختہ اور خام ایسا نہین جو
ٹپکتا نہو جسطرف نگاہ پڑتی ہی جل تھل نظر آتا ہے ہر گلی
کوچہ مین تین تین چار چار فیٹ پانی بہتا ہی قصبہ لنڈہورہ مین
کہ جو دارالریاست سرکار بافقار راجہ صاحب رکھو سنگھ
بہادر دام اقبالہ ہی اسقدر بارش ہوئی اور ہر روز ہوتی ہے
کہ شہر پناہ کی ایک جانب کی فصیل گر پڑی ہر شخص کے
زبان پر کثرت بارش سی الامان الامان جاری ہے

اگر یہی حال طغیانی بارش کا رہا تو عجب نہین یہ طغیانی
نمونہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام کا پیدا کرے بارش
باران کو نزول رحمت الہی کہتے ہین مگر اب تو بسبب کثرت
باران رحمت سی مخلوق زحمت او نہایتی ہی اکثر اشخاص کو دو وقت
مین سی ایک وقت بھی بمشکل تمام روٹی کہانی کو میسر آتی ہے
خدا کا شکر ہی کہ غلہ کی ارزانی ہی مگر بارہا رمین ہمیہ ہوجاتی ہے
اسقدر گرانی ہی کہ اناج برابر بلکڑیان بوقت تمام مال والہ
دینی ہین رائج کل روڑکی مین تو ٹال والون کی بن آئی ہے
لیکن بنیون کے اوپر بنا ہی ہے ایک مکان پھڑکی مین گر گیا
اوسکی تلی چار آدمی دب کر مر گئی اب تو مخلوق کی یہ دعا ہے
کہ الہی جہان کہین باران رحمت کی ضرورت ہو وہان نزول رحمت
باران ہو فقط روڑکی اور گرد نواح روڑکی مین سانپ
اور بچھو کی بڑی کثرت سنی جاتی ہی کوئی روز خالی نہین جاتا
کہ دس پانچہ آدمیون سی شکایت کاٹنی کی نہین سنی جاتی
خاص روڑکی مین سی سنکر لعل ولد دلیپت رای مہاجن کے
بیٹی کو بچھو نی کاٹا تین پہر بعد مر گیا فقط
دو شخص کنجر یہان ایک سانپ واسطہ تماشا کی پنگلہ منگلہ
اور کوٹہی کوٹی لئے پھرتی ہین جب تک کہ راقم مظہر العجائب

نے نہین دیکہا تہا لوگ اوسکا قد و قامت ایسا بیان کرتی تہی
کہ کچہہ حد نہین لیکن راقم نے دیکہا واقعی بہت بڑا سانپ ہے
زمین پر پڑا ہوا یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا چوب کری پڑی ہوے
اگر لوگ تماشا دیکہنی والی اوسکو دودہ پلاتی ہین دودہ کو
خوب پی جاتا ہے اور دوشیزہ مرغ خواہ کسیقدر بڑا ہو جو اوسکی
اگی جہوٹتے ہین صاف نگل جاتا ہے صاحبان یورپین اور ہندوستانی
اون کنجرون کو آنہ دو دو آنہ دیتی ہین اور کنجرون کا بیان ہے
کہ یہ سانپ ہمکو لڑکی کی شادی کے جہیز مین لڑکی کے
خسر الی دیا ہے ہمارا یہ دستور ہی کہ اسکو امیر دین نہین کہاتے
ہین جو کچہہ وہ بطور انعام دیتی ہین اوسی گذر اوقات کرتی ہین
واہ کیا عمدہ چیز اونکو جہیز مین ملی ہے فقط واسطہ امداد
مصیبت زدگان کا زخانہ بارجہ ولایت انگلستان کے یہان ہی
انتظام یورپین نے روپیہ جمع کیا ہی اور پلٹن بہیجنا اور راہ
رحمت ہی بہت روپیہ ولایت کو روانہ ہوا ہی یہان مثل دیگیر
شہرون یعنی بمبی لاہور امرتسر وغیرہ کی بطور چندہ بردے
نہایت روپیہ جمع نہین ہوا یہان یہ تجویز ہوئی کہ یہ کار خیری اور
صدقہ اسطرح دینا چاہی کہ اگر دست راست سی دیوے تو دست

جب کچہہ معلوم نہوا اور جبکہ اسکا اشتہار اور اعلان ہوا
تو کچہہ ثواب آخرت حاصل نہین ہوتا اور اسکا بدلہ یہین دنیا مین ملتا ہے
یعنی نام اوری حاصل ہوجاتی ہی چنانچہ اسطرح یہ کسی اصاب نے
سو روپیہ کسی نے روپیہ کسی نے بقدر استعداد برابر راست
ولایت کو روانہ کیا ہی ہمکو یقین ہے کہ یہان کی صاحبان یورپین سے
برابر قریب دو دو ہای ہزار روپیہ کی ولایت کو روانہ ہوا ہی اور
ہمکو اکثر صاحبان عالیشان کے نام معلوم ہین مگر اوسی خیال سی
کہ خود اونکو اظہار منظور نہین ہے ہم بہی درج پرچہ نہین کرتی
لیکن افسوس ہے کہ یہان ہندوستانیون مین کوئی اس حوصلہ کا
نہین کہ ایسی کار خیر مین شریک ہو اور مشہوری کہ جیسی مشنہ
مین و ہالکی سپاہیان گورہ نے ایک جلسہ تاج رنگ مقرر
کرکی تماشائیون سی روپیہ جمع کیا اور وہ روپیہ ولایت کو روانہ
کیا یہان بہی باجہ والا ہلین نمبر ۲ نے یہ تجویز کی ہی اور مدرسہ
مین کہ بہتر اوس سی کوئی مکان وسیع اور عمدہ نہین ہے
یہ جلسہ مقرر ہوگا فقط اور روڑکی مین اس مضمون کے
منادی ہوئی ہی کہ کاشتکاران ہندوستان زراعت روئی مین بہت
کوشش کرین اور زمین گہری کہودین اور تخم عمدہ بہیجکر تو

خیر مطبع باخبار و قاع دور باہتمام حکیم امیر الدین صاحب اطبع اللہ



نمبر ۳۹ | مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۶۲ع مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لیعہ روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا الطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپای جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی ناگری یا دیگر کا ضروری کا جابین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لائق اور طباع ہوشیار کے
کہ جو علم صرف ونحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکھتا ہو
اور عمر مین تیس سال سی کم اور سنتالیس سال سی زیادہ نہو ضرورت ہے
اسواسطے یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ متصف اس صفت
کا ہو اور نوکری کرنی مطبع احباب کے منظور ہو تو درخواست اپنی معہ
اسناد مطبع ہذا مین ارسال کرے بشرطیکہ پسند احباب مطبع
بالفعل بیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت
لیاقت اور عمدہ کارگذاری کے ترقی ہوگے فقط

اشتہار

احباب مطبع سی بعض احباب کو ایک شخص حافظ قرآن مجید
آمایہ مذہب کے خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہی اور اوسکو تیس روپیہ
ماہواری تنخواہ ملیگی پس یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی حافظ
آمایہ مذہب نوکری کرنا چاہے تو اطلاع اپنی مطبع احباب مقام روڑکے
مین کری اور جس مقام سی آویگا نصفی خرچ راہ پاوی گا اور
جس روز روڑکی داخل ہوگا اوسی روز سی تنخواہ پاویگا اور
بمجدمت فیضدرجت منشی جیالی حکیم سید اصغر حسین صاحب مہتمم
مطبع مجمع البحرین لودہیانہ اور منشی منشی سید امان علی صاحب
مہتمم کشف الاخبار بمبئے اور منشی منشی مرزا محمد شفیع صاحب
مہتمم منبع القلوب کرانچی سندھ و منشی مکری منشی
نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام لکھنؤ اور منشی مکری منشی
جمنا پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور اور منشی مکری مہتمم عالم جہان عالم
کلکتہ کے باوفا نیایش گذارش ہے کہ اس اشتہار کو بابذال
نوازش وکرم اپنی اپنی اخبار گوہربار مین درج فرماکر مہتمم
اور احباب مطبع کو مشکور اور ممنون فرماوین فقط

اشتہار

پہلی بہنی ایک اشتہار باطلاع مطبع ہوئے کتاب خبری نایاب
مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب کیا تہا چنانچہ آب
وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے جن جن صاحبون کو خریدنا اوسکا
منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت اوسکی مطبع احباب مین
بہیجکر طلب فرماوین فقط اور محصول ذمہ خریدار ہوگا

اشتہار

درینولا دانش آگاہ بنیش ستگاہ واقف رموز معانی
دانای حقایق سخندانی ذہن سلیم طبع فہیم محمود دارین جناب
محمد تفضل حسین صاحب ساکن بارہ مطبع اٹیہ نے ایک
کتاب مسمی بہ رمایہ المصنفی تالیف کی ہی اور اوسمین قصاید وغزلیات
ومخمسات وترجیع بند وترکیب بند وقطعات ورباعیات نعت
مین جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ بترتیب حروف

ہ اور قواعد وضوابط اطراد وادراج مین ہمراہ دیتے ہوئے خط ہو

ہی تدوین گئے ہین اور اشعار فارسی شعرا متقدمین و
متاخرین اوسمین درج ہین اور حجم اس کتاب کا قریب ۲۰۰ صفحہ
ہے اور ہر صفحہ پر ۲۰ سطر ہین پس یہ کتاب بہت نادر ہے
جو کوئی صاحب اہل مطبع جہانیا اس کتاب کا چاہین تو صاحب
موصوف سی کتاب مذکور بذریعہ خط طلب فرمالیوین فقط

اشتہار

کتاب مسمی سیر کشمیر کہ فی الواقع لطافت عبارت و
خوبی مضمون مین بے نظیر ہے مطبع منشی نول کشور صاحب
مہتمم اودہ اخبار واقع لکھنؤ مین موجود ہے جو صاحب چاہین
بہ ارسال ۸ قیمت کی منشی صاحب موصوف سی طلب کرلین فقط

اشتہار

خبری سنہ ۱۲۶۳ عیسوی بہمہ جہت مرتب ہوکر بمقام لکھنؤ مطبع
مین منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار کی موجود ہے
قیمت ۸ اور محصول کا ارائش خبری مین بہ نسبت سال گذشتہ
کی قواعد نجوم و دیگر انتخاب مفید استدر کثرت سی درج ہین
کہ ملاحظہ فرمانی سی معلوم ہوسکتا ہی کہ یا سنسکرت تقویم کا کلیہ
ترجمہ ہے اور انتخاب احکامات مفیدہ و نقشہ استمامت علاوہ
ہے اور اس خبری مین زیادہ تر خوبی یہ ہے کہ ایک ایک
صفحہ بمقابلہ ہر صفحہ کے واسطی تحریر مطالب ضروری
بطور یادداشت سفید چھوڑا گیا ہے جس صاحب کو
منظور ہو بہت جلد قیمت بھیجکر منشی صاحب موصوف سے
طلب فرماوین ورنہ بعد گذرنے عرصہ کے سب فروخت
ہوجائینگین اور ایک نسخہ بھی ڈھونڈا نہ ملیگا فقط

کابل

صاحب معتصم دہلی کرنت از روی ایک اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل کے تسطیر فرماتی ہین کہ ایک مراسلہ ہماری پاس
آیا اور اوسمین ۲۰ ماہ اگست سے ۲۶ ماہ مذکور تک کے
خبرین مندرج ہین چنانچہ خلاصہ اوسکا لکھا جاتا ہے کہ ہوراہ امیر صاحب کا
کمپو بیا بانک اور بل ملان مین مقیم ہے اور اسباب رسید
وغیرہ کے قلت از بس ہے عالیجاہ الہداد خان ہتکی جسکو امیر صاحب نے
بطور سفیر سلطان احمد جان کے پاس بمقام ہرات بدرخواست
اسکی کہ وہ اپنی نہین بھیجو امیر صاحب حاضر کری بھیجا تہا وہ
ہرات سی امیر صاحب کی کمپو مین واپس آیا اور حسب دلخواہ
امیر صاحب کی سلطان احمد جان کی طرفسی جواب متحول نہ لایا
اب امیر صاحب کا ارادہ ہی کہ سردار محمد رفیق خان اور سردار
محمد حسین خان اور الہداد خان کو اپنا وکیل مقرر کری سردار

جلال الدین ولد سردار محمد اکبر خان کی خبر لانے کیواسطے
شاہ ایران کے دربار مین روانہ کرین کیونکہ جب سی سردار
موصوف ایران کو چلا گیا ابتک اوسکی کچھہ خبر خیریت نہین ملی ہے
فقط از اخبار آفتاب عالم تاب

جودہپور

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بحوالہ ایک مراسلہ تحریر فرماتی ہین
کہ اوسجگہہ کے مہاراجہ صاحب بہادر کے جو نسبت ہمشیرہ
مہاراجہ صاحب جیسلمیر سے قرار پائی تہی مسنون شادی
کرنی کیواسطی اوسجگہہ تشریف لیگئی ہین اور اس سال تمام
علاقہ جودہپور مین بارش حسب دلخواہ ہوئی فقط ایضاً

کرانچی

وہانکی ایک چہٹی کے آنی سی معلوم ہوا کہ قوم بھگتیز نے
حدود ات سرکاری مین تاخت کی اور کسمور کے مواضعات
قرب وجوار مین سی قریب پانسو اونٹ کی غارت کرلی
لیگئی اب ایک گروہ سوار ان کا ٹیڈ کا اونکی تعاقب مین
روانہ ہوا ہے مگر ہنوز کچھہ حال لڑائی ہونیکا معلوم نہین ہوا آیندہ
شرط وریافت حوالہ قلم سوانح رقم کیا جائیگا فقط ایضاً

کانپور

الہ آباد گزٹ سی منقول ہے کہ یکشنبہ گذشتہ کو
ایک خلاصی بمقام کانپور ریل کے صدمہ سی ہلاک ہو
مگر اوسکی ہلاکت کی باب مین سوای اوسکی بیوقوفی کے
اور کسی پر الزام عاید نہین ہوسکتا کیونکہ جبوقت گاڑی ریل
روانہ ہونیکو تہی وہ اوسکی نیچی واسطی روشن کرنی آگ گی گیا
کہ اتنی مین اوسنی آواز اوسکی چلنی کی سنی اوسوقت ہوش
چاہا کہ بیلچی انش کش کو رکہہ کر اپنی تئین بچادی مگر قابو نپایا
اور اوسکی نیچی آناً فاناً مین مرگیا۔ اور سنا جاتا ہے
کہ بسبب طغیانی دریاؤن کے ممالک غربی وشمالی فرنیز بنگال کے
بعض بعض مقامات مین نیل کا بڑا نقصان ہوا اور شنبہ
گذشتہ کی دن الہ آباد اور کانپور مین بڑی بارش ہوئی

فقط ایضاً

ہزاری باغ

فنکس اخبار سی معلوم ہوا کہ ایک سپاہی ۷۰ رجمنٹ ملکہ
معظمہ نے ۱۳ اگست کو بوقت نو بجی شب کے اپنی رفل کو بہرا
اور سیدہا بازار کو چلا گیا اور ایک ہندوستانی سوداگر کو
قتل کیا جانچہ رفل کی آواز سنکر کوتوال معہ سپاہیون کے
موقع واردات پر آیا اور مجرم کو گرفتار کرنا چاہا مگر قاتل نی اوسوقت
ایک سخت مقابلہ کیا اور باوجودیکہ اوسکی کئی زخم سر وغیرہ مین لگے
مگر بہر ہی اسیر و دستگیر نہوا اور سیدہا بنگلہ کو کہ جہان اوسکی
کمپنی مقیم تہی چلا گیا اور وہان پہنچکر گرفتار ہوا اب وہ کارد

حوالات مین ہے صاحب خبر لکھتی ہین کہ اوسی جو یہہ حرکت
بیجا سرزد ہوئی اسکا سبب ابتک کسی شخص کو معلوم نہین ہوا فقط

حادثہ

ایک مراسلہ آمد کلکتہ مورخہ ۱۲ ستمبر سنہ حال سی دریافت ہوا
کہ تاریخ مذکورہ بالا کی صبح کو اس مقام پر ایک حادثہ عظیم واقع
ہوا تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ پانچ صاحب لوگ یعنی مسٹر
جی پی روبرٹ صاحب و مسٹر کول ہرٹ صاحب بہادر اور مسٹر
میڈ صاحب بہادر و مسٹر کوصاحب بہادر و مسٹر تامس جج صاحب بہادر
ناو پر سوار ہوکر واسطی دیکھنی سیر ایک دہان کشتی کے گئی تھی
جب متصل اوسکی پہنچی ناگاہ دہار کی تیزی اور زور سی وہ
وہ ناو اولٹ گئی اور پانچون صاحب مذکور الصدر ناگاہ
مین غرقاب ہوئی لیکن ٹہوری دیر بعد مسٹر روبرٹ صاحب اور
کول ہرٹ صاحب سطح آب کی اوپر آگئی کہ اونکو لوگون نے بمشکل تمام
پانی سی نکالا باقی تینون صاحب لقمہ نہنگ اجل ہوئی اور
پہنچی مسٹر میڈ صاحب کے نعش نکلی اوسکو اوسی روز دفن
شام دفن کردیا وقوع اس واردات غمگین سی یہانکی سب چھوٹے
بڑی لوگون کو کمال اندوہ اور قلق ہوا اور خصوص اونکی احبا
و دوستگان کو تو نہایت رنج ہوا لیکن جو کہ مشیت ایزدی مین

لسیکو دخل نہین لہذا بجز صبر و شکیبائی کے اور کچھ
چارہ ندیکھا حق تو یہ ہے کہ خدا اپنی بندون کو ہر بلا سے
بچاوے فقط انتہا

روانگی فوج

پونا کی ایک چٹھی سی مدرک ہوا کہ ۱۰ رجمنٹ ملکہ معظمہ
اپنی روانگی کے تیاریان کر رہی ہے اور جیسی کہ پہلی
لکھا گیا تہا کہ بازوی راست اس رجمنٹ کا کرانچی کی سمت
کوچ کریگا سو اب دریافت ہوا کہ وہ حیدرآباد سندہ کو روانہ
ہوگا اور بازوی چپ اوسکا عدن کے جانب مرحلہ پیما
ہوگا اور یہ بہی سنا گیا ہی کہ غالبا ۸۰ رجمنٹ سالگرہی روانہ
ہوگے اور وہ ۳۰ رجمنٹ کا جو بالفعل اگرہ مین مقیم ہے
معاوضہ کراویگی مگر ہنوز اس خبر پر اعتماد کلی نہین ہے اینده
جو کچھ مفصل حال اسکا دریافت ہوگا درج صفحہ اخبار کیا جاویگا

ایضا

گوالیار

صاحب مہتمم شعلہ طور لکھتی ہین کہ یہان تماشا کرنیوالے
اگست ۱۳ کو مہاراج کی باڑی مین اونکا تماشا
ہوا پہلی بازار مین ٹکٹ تقسیم ہوئی تماشائیون نے ایک ایک
روپیہ کو ٹکٹ مول لئی اور یہ قاعدہ مقرر کہ جو بازی کی دہان

کو ٹکٹ حوالہ کردی وہ اندر تماشا دیکھنی کو جانی پائی
چنانچہ ایسا ہی ہوا شہر کی تماشائیون نے دربان کو ٹکٹ دیکی وہان
بار بار یا مگر دربانون کی چالاکی دیکھی کہ اونہون نے وہی
ٹکٹ جو تماشائیون سے واپس لئی تہی اور لوگون کے ہاتہ
دو دو چار چار آنہ کو بیچی اور صدہا روپیہ اس چالاکی مین پیدا
کیئے اس مین پہلی خریدارون کو جنہون نے ایک ایک
روپیہ کو ٹکٹ مول لیا تہا ملال ہوا اور اون تماشا کرنیوالون کا
تو سراسر نقصان ظہری جب شام ہوئی اون انگریزون نے
روشنی کی درخواست کی مہاراج کے اہلکارون نے تخفیف کے
نظر سی کچہ ٹہوری سی روشنی کرادی تماشا کرنیوالے شکستہ
خاطر ہوئی اونہون نے بہت کم تماشا دیکہا یا ٹہوری دیر کے
بعد جلسہ برخاست فرمایا تماشائی بہت بدمزہ ہوئی کہ روپیہ
ہاتہ سی گیا اور کچہہ خط بہی نہ اوٹہا فقط ایضاً

فرزند اکبر جناب ملکہ معظمہ

اخبار مذکور الصدر سی دریافت ہوا کہ ملازمان جناب
محتشم الیہ آیندہ موسم سرما مین ہندوستان کو
تشریف لائینگی فقط ایضاً

جاورہ

صاحب شعلہ طور اخبار محتشم سی تحریر فرماتی ہین کہ یہان
کے رئیس عالی ہمت سراپا موہبت نے رعایا پروری کا
کام فرمایا روئی اور غلہ کا محصول جو قدیم سی مقرر تہا اوسے
معاف کردیا صاحب ایجنٹ بہادر کو یہ خبر فیض عام سنکے
بہت خوشی ہوئی کمال سرور سی جناب نواب کو زیر خبر
بہادر کشور ہند کی حضور فیض ظہور مین اسکی اطلاع کی جناب نواب
محتشم الیہ بہی نوالصفات رئیس جاورہ کے اس فیض رسانی اور
رعایا نوازی سی نہایت محظوظ ہوئی رئیس ممدوح کے نام خریطہ محبت نامہ
بہیجا اور اس معاملے پر بہت تعریف کرکی رئیسان مالوہ کے اس کام مین
اونہین رہنما ٹہرایا واقعی ہماری گورنمنٹ انگلشیہ کو رعایا نواز
بہت پسند ہی جو رئیس رعایا پروری فرماتی ہین اون سے
بہت خرسند ہی اس مقام مین ہمین وہ کشمیر کا مال اللہ کشمیر
بیس روپیہ سیکڑہ محصول جدید مقرر کرنا موجب خلجان ہوا
کہ محصول معاف کرنی والونکی نسبت توستاش نامی اتے
ہین دیکہئی انکی نسبت کس مضمون کے خریطہ
جاتی ہین فقط

بندوبست استمراری

وزیر السلطنت ہند جناب سر جارلس اوڈ صاحب کے
چٹھی مرقومہ ۹ جولائی ۱۸۶۲ء موسومہ نواب گورنر جنرل
بہادر سے جو ۲۶ اگست اور ۲ ستمبر کے گورنمنٹ گزٹ الہ آباد
مین مطبوع ہوئی ہے اوسکی تصدیق ہوئی اور معلوم ہوا کہ جناب
ملکہ معظمہ دامت حشمتہا کی رائے بہی اونکی رائے کی ساتھہ موافق
کے اوس چٹھی سی واضح ہی کہ وزیر السلطنتہ کی تجویز یہ ہے
کہ ہندوستان مین جہان جہان ابہی تک مالگذاری کا میعادی
بندوبست ہی وہان استمراری بندوبست کیا جائے امید قوی ہے
کہ یہ تجویز ہندوستان کو فائدہ بخشی گی کیا دیکہتے نہین کہ اضلاع
بنگال اور اضلاع کمشنری بنارس مین جہان دوامی بندوبست ہے
رعایا کیسی خوش ہے فقط

ابہی سی سالہ بندوبست گذشتہ کی میعاد مین پانچ یا چہہ برس
باقی ہین لیکن وزیر السلطنتہ کی رائے ہے کہ جہان کہین ہوسکی دوامی
بندوبست فورًا جاری کر دیا جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جس
ضلع کی زمینداری استمراری بندوبست کو فورًا قبول کرینگے اور صاحب
کلکٹر کو اونکی درخواست مین کچہہ عذر نہوگا وہان یہہ بندوبست
بہت جلد جاری کیا جائیگا اوسی چٹھی مین حکم ہی کہ جو حکم
جناب نواب گورنر جنرل لارڈ کننگ بہادر مرحوم نے
اسباب مین دیا تہا کہ جو کوئی چاہی بیس گونی قیمت
دیکر اپنی زمینداری دوام کو معاف کرالی اب وہ حکم
منسوخ سمجہا جائے فقط ایضًا

گورنمنٹ

صاحب اخبار انجمن ہند بحوالہ صاحب سلطان الاخبار
لکہتی ہین کہ بالفعل جناب والا القاب نواب لارڈ
ایلچی گورنر جنرل بہادر ہند نے ارباب گورنمنٹ مدراس
کو لکہا ہے کہ جملہ اشیای متروکہ راجہ تنجور سی سوائے دو تین رقومات
جواہر کے کہ لایق پیشکش شاہی ہین اور سب اشیا از روی قانون
مجاریہ سرکار واز مان راجہ مذکور کو حوالہ کردی جائین یقین ہے
کہ اب ارباب گورنمنٹ اسمین تاخیر نکرین فقط

چین

شاہ چین کا نام تنونگ چی ہے اور عمر نہ سالہ
رکہتا ہے اور شب و روز نوشت و خواند
علوم متنوعہ خصوصًا علم لغت چین اور علم تاریخ مین
مشغول ہے فقط ایضًا

بہرائچ

عنایت فرما کی تحریر کا استبادہے کہ یہ رسائل صاحب
سابق ڈپٹی کمشنر جو رخصت پر ولایت تشریف لیگئے
اونکا یادگار کتب خانہ تجویز ہوا ہے جس مین ہر ایک
طرح کے کتابین رہا کرینگی اور جن لوگون نے کہ بطریق چندہ
روپیہ دیا ہے وہ لوگ فرصت کی وقت ملاحظہ فرمایا کرینگی
تحریر ہوا ہے لیکن صاحب خط سی گذارش ہے کہ دریافت
کرکے مطلع فرماوین کہ کیا وہ لوگ اوس کتب خانہ سے
مستفیض ہونگی کہ جنہون نے چندہ دیا مگر ہماری دانست
مین عام جایئن کے لئی اذن عام ہونا خالی از فائدہ
نہین ہر وقت طیاری کتب خانہ و دریافت حال بشیر کتابین
مطبع نول کشور سے فائدہ عام کے واسطی منگنی کیجاوینگی

اس جگہ کے صاحبون نے ایسا مشورہ
کیا ہے کہ اخبارات انگریزی و فارسی مطابع ہند سے
یہان طلب کئی جاوین اور اوسکی مصارف گیواسطی حکام
ضلع صدر دریافت دین اور لوگ دو روپیہ فیصدی سے
بحساب تنخواہ شریک ہون مسٹر اندرسین صاحب بہادر
پریسیڈنٹ اور مسٹر مس صاحب بہادر سکرٹری اور دیگر
صاحبان ممبر کمیٹی ہین اور وہی اخبار اجی صاحب کہ شریک ہین وقتا فوقتا
اونکی پاس بھیجی جاتے ہین یہ طریقہ اس ضلع مین اچھی
دلاویزی کا ہے فقط از اودہ اخبار

لکھیم پور

ہماری عنایت فرما تحریر فرماتی ہین کہ نیم سار کے
میلے مین تین کشتیان جن پر میلے کے لوگ سوار
ہوکر گومتی مین تفریح فرماتہی غرق آب ہوئین دیکھیے
کہ کس کس کیواسطی اس حادثہ نی قیامت بپا کی ہوگی
— اور مسی الک زنیدر اسسٹنٹ جیف کانسٹبل ضلع
لکھیم پور کے مکان لین پلٹن مین ایک ہزار تین سو روپیہ کے
چوری ہوگئی چوری کے پتا لگانے والی کو پچاس روپیہ انعام
ملینگے فقط ایضا

پونا کی جج کا ڈوبنا

دو تین روز ہوئی صاحب بمبئی گزٹ کو پونہ سے بذریعہ
تار برقی کی خبر ہے ایک سانحہ الم افزا کی کیفیت سننے
گئی کہ پونا کی سنگم ندی مین وہان کے صاحب جج مسٹر
کاسپٹن بہادر تیرنی گئی تہی اتفاق سی غرق بحر فنا ہوگئے
صاحب جج موصوف کو تیرنی کا بہت شوق تہا صاحب کے
بنگلی کی پیچھی ندی تہی اوسمین اکثر تیرا کرتی تہی ایکدن صبح کے

وقت بنگلی کے باغ مین کبڑی اوتار کر درخت پر
رکھ دئی اور خود پانی مین اوتری مگر لیسی گئے کہ پہرہ پہرے
جب اونکی آدمیون کو غایب ہونیکا حال معلوم ہوا ہر طرف
تلاش کیا کہین پتا نپایا دوپہر کو وقت لاش کنارے نکلے
جب صاحب کی ڈونگی کا حال معلوم ہوا فقط از اخبار مفید خلائق

بجنور

اس نواح مین پہاڑون خوب برسا گویا اسارہ ساون
کا اسی پر بچوڑ رہوا ۲۲ اگست کو اس شدت کی بارش
ہوئی کہ بیانہ بارش سے نو انچہ پانے کے پیمانیس ہوئے
اکثر مکانات شکریہ بارش مین سر بسجود ہوئے مگر آدمے
ہلاک ہونے سی سلامت رہے — ۲۳ اگست کو
مسمی بدرہ نائنہ فقیر کو جنی صاحب سنگہ کلال کو شراب
مذہبی سی لاتہیان مار کے ہلاک کر ڈالا تہا پہانسی دی گئے فقط از اخبار

جامع مسجد بمبئی

معمورہ بمبئی مین کوئی مسجد کلان خاص متعلق حضرات شیعہ
وتجار عجم کی نہتی مگر اب ایک عنایت فرما کی
تحریر سی معلوم ہوا کہ مرزا محمد حسین خان صاحب تاجر شیراز نے
ایک لاکہ روپیہ صرف کر کی بہت بڑی مسجد عقب
بہنڈی بازار کے معماران ایران سی تعمیر کروای ہے
اور نہایت خوش قطع اور وسیع ہی کہ ہزار آدمی سی زیادہ
اوسمین نماز پڑہ سکتے ہین اور اوسمین بہت بڑی بڑی دو حوض
بنوائی ہین فواری چہوٹی ہین اور وا سطی اذان کے دو
گلدستہ بہی تیار ہوئی ہین خرچ روزمرہ کا معقول مقرر
جسمین روشنی بہی بخوبی ہوتی ہے اور دروازہ پر پہرہ رہتا ہے
گرد مسجد کی مختصر سا باغچہ ہے؛ اول کچہ لوگون نے
درباب اذان تکرار کی تہی مگر توجہ حکام والا مقام کیسی
پیش نہ گئی اب یہان حضرات شیعہ جوق جوق آتی ہین
اور ایام حزن مین بانی مسجد کیطرف سی مجلس عزا بہی ہوتی ہے
صرف اتنی کسر ہی کہ ہنوز کوئی پیش نماز مقرر نہین ہوا لکن صاحب
بانی مسجد کربلای معلی کو تشریف لیگئی ہین غالبًا
کسی شخص منصف العدالہ کو ہمراہ اپنی لائینگی فقط از اخبار
مجمع البحرین مطبوعہ ۱۱ ستمبر سنہ ۶۲ عیسوے

تباہی جہاز

ایک کرم فرما ہماری مقام بمبئی سی ترقیم فرماتی ہین

کہ جہان تیاریخ یکم ربیع الاول تباہی ایک جہاز
کے مسموع ہوئی مگر یہ نہ کہلا کہ کونسا مرکب بطمہ موجہ فنا
ہوا من بعد کچھہ حال اوسکا بالاجمال سننی مین آیا کہ نی ہین
کہ کملا نامی جہاز از آن حاج فرسٹر تاجر مقیم جدہ
جسکی اٹہ نو جہاز ہامین جدہ و بنا در بنگالہ و سنگاپور
وغیرہ جاری ہین لنگر گاہ جدہ سی بادبان غریمت سنگاپور
اوٹہاکر روانہ ہوا تہا اور اوسمین چار سو آدمی سی زیادہ
سوار تہی اور ناخدا کا نام سرور تہا غرض بمبئی سے
سو میل کی فاصلہ پر ایک ٹکر اسکے ملی کہ جہاز
برزہ برزہ ہوگیا تمام عربون نے تختہ پکڑلئی اور اونپر
سوار تہی کہ اس عرصہ مین موجہ اس غضب کا برپی لگا
کہ کسیکو تختہ پر ٹہیرنے نہ دیتا تہا یہانتک کہ اوسکی صدمہ
سی ڈیڑہ سو آدمی تختونسی جدا ہوکر غرق دریا فنا ہوگئی
اور موجہ کی ضربونسی کسیکی تن پر کپڑا ثابت رہنی نہ پایا
تاانکہ جب بہتی بہاتی کنارہ پر پہونچی تو سب بالکل ننگی
برہنہ بانہین سے مثل شکم مادر کی برآمد ہوئے
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا وَجَمِیْعَ الْحُجَّاجِ مِنْ ظُلُمَاتِ تِلْکَ
الْاَمْوَاجِ نامہ نگار موصوف رقم طراز ہین کہ اب
دریا سروہی موسم اچہا ہی کراچی کو نعلی ہمیشہ روانہ
ہوتی ہین اور مسقط کو بہی لنگر اوٹہاتی ہین اور بہت سی نعلی بندر
بوشہر اور بصرہ کی لی بہری جاتے ہین اٹہہ دس روز مین روانہ
ہونگی ضبط ایضاً

بمبئی

خط عنایت نمط مورخہ ۴ ربیع الاول سی واضح ہے
کہ مردالی نامی جہاز مقام جدہ سی بادبان غریمت اوٹہاکر
الکیسوین دن بروز چارشنبہ لنگر انداز بندر بمبئی ہوا معلوم ہوا
کہ قریب دو سو آدمی کی حاجی لوگ اسمین سوار تہی راہ مین
انکو کہین طوفان نہین ملا ہوا بہی برابر برابر ہم رہے البتہ عربونکو مرسات
سے بہت تکلیف ہوئی بمبئی مین اج کل موسم اچہا ہے
ہر روز ایک چہینٹا خوب ہوجاتا ہے ہوا سرد چلتی رہتی ہے
حضرت ہیضہ کی بہی شکایت چنداں سننی مین نہین آتی اور
جب ان حضرت کا زور و شور ہوتا ہی تب بہی یہان کی لوگون کو
کچھہ ہراسا نہین ہوتے مسادات کا سا عالم ہی کیونکہ شدت
اس مرض مہلک کی ہر سال ظاہر ہوتی ہی تہی کہ برسات مین جتنی
امتون کی قضا آنی ہی انکو بیماری لاحق ہوتی ہی بہرکیف خباب
امیر دی مضل و کرم اپنا شامل حال رکہی ضبط ایضاً

شیر

فاتح الاخبار بنگلور نمبر ۹ مرقومہ ۲۹ اگست مین تحریر ہے
کہ تعلقہ مگرودی مین بنگی پور علاقہ مدراس کے قرب وجوار مین ایک شیر
مردم آزار جسنے عصہ ڈیڑھ برس مین دو سو آدمیون کو ہلاک کیا تھا ہی آیا سرکار کی طرف
سے اشتہار ہوا ہے کہ جو کوئی اس موذی کو مار ڈالیگا اوسکو بانسو روپیہ
عوض مین انعام دی جاوینگے فقط از اخبار عالم

بھوٹان

دور بین کلکتہ نمبر ۵ مرقومہ ۹ ستمبر مین خبر ہے کہ رعایا راجہ بھوٹان
کے جو ملک تبت کیطرف ہے بسبب اغوای ایک سردار کے عملدارنے
سرکار گورنمنٹ انگریزی مین اکثر لوٹ اور غارتگری کرتی ہی اسواسطے
موسم سرما مین سرکار کیطرف سے ایک سفیر واسطے فیصلہ اوز تحقیق حال مذکور
بالا کے دربار راجہ بھوٹان مین جاویگا چنانچہ راجہ موصوف بہت خوشی سے
منتظر اور آرزومند ملاقات سفیر سرکاری ہے فقط ایضاً

کرہ عجیب

اخبار مسطورہ بالا مین لکھا ہی کہ کلکتہ مین ایکشخص ایک بڑی عجیب الخلقت
لایا ہی اوسکی دوسرا دو چہرہ پیر اور دو دم اور دو مقام مبرز ہین دو شخص
اوس بلی کو ہر کوچہ اور بازار مین واسطے تماشہ دکھانی کی لئی پھرتا ہے
بہت سی آدمی اوسکی دیکھنی کیواسطے جمع ہوتے ہین اور اوسکو دیکھکر

بہت متعجب ہوتے ہین اور ایک ایک پیسہ جو معاینہ اوسکو دیتی
ہین فقط ایضاً

تار برقی

بندر لیہ تحریر معتبر کی دریافت ہوا کہ شاہ ایران سے بکطرف انگریزی نے واسطے نصب
کرنی تار برقی کے اوذکی عملداری مین کہا تھا اور شاہ ایران نے بعض وجوہات سے
اوسکی نگانی سے انکار کیا تھا اب سرکار گورنمنٹ انگریزی کے یہ تجویز ہے
کہ جو تار برقی انگلستان سے بغداد تک لگا ہوا ہی وہ اور خراسان مین ہر عملدار
ایران سے بانی مین ہوکر کرانچی بندر تک ملیا رہو جو تار بانی مین ہے وہ جنید
تار مجتمعہ تانبی کا ہوتا ہے اور اوسکی اوپر لٹہ پر چہ ایک قسم کا گوند
لگاتی ہین اور پھر اوسکی اوپر واسطے مضبوطی کی لوہی کا تار لپیٹا جاتا ہے
وہ اندر کا تار اوسمین مثل نالکی کی رہتا ہے فقط ایضاً

فیاضی مہاراجگان

اخبار مفصیلہ اودیہ گزٹ سی معلوم ہوا کہ واسطے امداد مصیبت
زدگان کارخانہ پارچہ ولایت کی جناب مہاراجہ راجگان والے پٹیالہ نے
اپنی خزانہ عامرہ سی مبلغ دس ہزار روپیہ عطا فرمایا اور جناب
مہاراجہ صاحب والی جنید اور جناب مہاراجہ صاحب والی بہاولپور نے پانچہ پانچہ
ہزار روپیہ مرحمت کیا سبحان اللہ جناب راجگان ممدوح الوصف نے
کسقدر فیاضی کو کام فرمایا اور بعطا زر خطیر تمام باشندگان ملک

انگلستان کو اپنا مرہون منت اور ممنون احسان بنایا
انسان کو واسطہ سخاوت ہی کیا عمدہ جوہر ہے کہ سخی عند اللہ ماجور ہوتا ہے
اور تمام عالم اوسکا مشکور ہوتا ہے یعنی ہے کہ دیگر رائیگان اور
رئیسان والامکان ہندوستان بھی اسوقت مین بمقتضائے
بنی آدم اعضای یکدیگر اند کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار
اپنی بنی نوع کا حال سنکر ضرور اپنی اپنی علو ہمتی اور
دریا دلی سے رحم کو کام فرمانیگی اور اس کار خیر مین کوشش
بلیغ کرینگی اور ہر ایک کو چاہیے کہ تخلقوا باخلاق
اللہ کو کام فرماوین اور اسوقت مصیبت مین کچھ ملت
اور مذہب اور غیر ملک کا خیال نفرماوین دیکھو جبکہ
سنہ ۱۸۳۷ عیسوی مین ہندوستان مین بلاے قحط نازل ہوئی تھی تو
اہل ولایت نے لکھو کہا روپیہ چندہ کرکے ملک ہندوستان کو
بھیجا تھا اور یہ وقت مصیبت زدگان کا رخانجات پر ایسا ہے
کہ اگر تہیر کے اگی ہی یہ حال کہا جاوے تو ضرور موہوم ہو جاوے
خدا کسیکو یہ حال نہ دیکھاوے بہ بسناوے اللھم احفظنا
صرف حصہ سا ملک انگلستان مین تخمیناً ۲۰ شہرون کے مان سنہ

سے تخلخل ہوکر تباہ اور برباد ہوگئی اور جملہ کا تو کیا
حال ہے یہ بہی ربانی اکثر احکام والا مقام کے معلوم ہوگا
قریب ایک لاکھ چالیس ہزار اشخاص کے صدمہ فاقہ کشی
سے تباہ اور برباد ہوگئے فقط

خبر اٹالی

خبر گاری بالڈی سرو اسر نوج سارڈینیانی بغرم یورش
کسی ملک کے کہ اپنی نام اوسکا ظاہر نہین کیا ایک اشتہار
دیکر آدمی بلای نہی مگر اہالیان حکومت اٹالی نے اس اشتہار
مین شامل ہونے سے صاف انکار کیا ہے بلکہ برخلاف اسکی روکنی کا
اظہار کیا ہے اور پوپ پادری کے سرحد بچانے کی لی اب پہر
نے اپنی فوج آگی بڑہای ہے شاید قسمت پوپ پادری کی برسر
ہے فقط از کشف الاخبار نمبر ۲۰

ولایت

دہلی کے لوٹ کا حصہ جن لوگون کو ہندوستان مین نہین ملا تہا پہلی تاریخ
ستمبر کو مقام انگلند مین وینی کی واسطی سرکاری گزٹ لندن مین
اشتہار دیا گیا تہا اور جناب ملکہ معظمہ نے مزدوران تنگ
حال فاقہ کش لندن کو بیس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہی اور

روی منگوانی کے باب مین امیران لندن کے مجلس مین گفتگو ہوئی تہی الامفصل حال اوسکا ابہی معلوم نہین ہوا اور ملک امریکہ کی جنگ عظیم مین درمیان پڑنی کی ئی ارا کین سلطنت یورپ مین پھر گفتگو ہوتے ہی فقط ایضاً

ملک پوپ

ملک پوپ اقلیم روم کے باب مین چیمبرس نام مجلس اہالیان اٹالی مین کچھہ مشورہ درپیش ہے اور یہ افواہ ہے کہ ملک پوپ کو بچانی کیواسطی شاہ اسٹریا مدد گار ہوکر ایک لشکر روانہ کرنی والا تہا الا ابہی اس خبر کا اعتبار کلی نہین ہوا فقط ایضاً

خبر پرتگال

واضح ہوا کہ بادشاہ پرتگال نی بباعث کم پیداوار اجناس غلہ کے بیروزنجات سی اناج اونکی لئی اپنی قلمرو کی بندرون کو کہلا کہنی کا حکم دیا ہے بادشاہ نوجوان پرتگال کے شادی کیواسطی شہر لس بورن مین بہت طیاری ہوتی ہی فقط ایضاً

خبر ملک روم

شہر بلگارو کا قلعہ ٹورنیکی واسطی سرکار قیصر روم نے انکار فرمایا ہے الا سرویا کی سرکار نی اس درخواست مین اصرار کیا ہی — ملک ہرجی گونیا مین لشکر سلطان ترکان نے گروہ باغیان کے ہاتہہ سی دوسری مرتبہ شکست کہائی شہر بارش تختگاہ فرانس کا حال ۱۰ تاریخ اگست کو ظاہر ہوا کہ سرکشان ماونٹ نگروی سلطان روم کی ساتہہ پھر لڑائی شروع کی ہے استنبول کی خبر سی واضح ہوا کہ پانچہزار فوج ترکی ایک جہاڑی مین پہنس گئی تہی اوسکو جفاکارون نے بی بس سمجہکر قتل کرڈالا — سرکار سرویا نے ہتیار سبہانے مین مگر بیگار کے معاملہ سی ترکی کی ملک مین کچھہ تشویش ہے فقط ایضاً

خبر روس

قلمرو روس مین آتش زدگی کی بہت ترقی ہی مگر ابہی سبب اسکا معلوم نہین ہوا فقط ایضاً

الیپو

تحریر کشف الاخبار سی منکشف ہوا کہ شہر البیو زیر حکومت سلطان روم کے مسلمان انگریزون کو بنظر حقارت دیکہکر طرح طرح کی تکلیف دیتی ہین یہان تک کہ کانسل ملک اٹالی کی اوپر تہپر بہبکی گئی باوجود استقدر فساد کی پاشای حاکم سلطانی نے حکومت نی اوسکا انداز نکیا اور اپنی توابع

حکومت کو مبالغت نہین کرتا اس سبب سی پردیسی
کانسلون نے اس بات کے موقوف کرنیکو اخبار استنبول
مین بطور فریاد کے شکایت چھپوای تہی الا ابہی تک وہ
برطرف نہین ہوا فقط ایضاً

خبر سندہ

مہتمم صاحب کشف الاخبار حوالہ پرچہ اخبار مطبوعہ
۲۹ اگست سی ظاہر کرتی ہین کہ بالفعل سندہ کی ملک مین
عورتون اور بچون کی بہت خونریزی ہوتی ہی ستر چارلس
نیپر نے جسوقت ملک سندہ کی اوپر قبضہ کیا تہا اوسوقت
وہان اسطرحکی ظلم اور جرامکاری کا بہت چرچا تہا اور اوسکے
تدارک مین صاحب مذکور نی سخت تدارک کیا تہا اب بھی
وہان کے رہنوالون سی واضح ہوتا ہی کہ انہہ نومہی کی عمر سی
دو برس تک کی بچون کے لاشین وہان کی نالہ اور بالابون
وغیرہ سی ڈوبا کر ماری ہوئی نکلتی ہین بیگمہ اکثر انمین لڑکی ہوتی ہین
الا قاتلون کا پتہ ابتک نہین بلا صاحب معظم کی یہ رای ہے کہ شاید وہ
حرامکار عورتین جو ماری جاتی ہین اونکی یا اور اسطرحکی دوسری
عورتون سے یہ بچی بہی ہونگی کہ حرامکاری کا عیب چہپانے
کو بیگناہ بچون کو مارتی ہین سرکار کو اوسکا تدارک نہایت
ضرور ہے فقط

رای پیریلی

صاحب مفصلیٹ بحوالہ اودہ گزٹ لکہتی ہین کہ بمقام رای بریلی
مسمی قربان علی باغی کو جسنی مکرر صاحب کو فتح پور مین قتل
کیا تہا گرفتار ہوا اور عدالت مین تحقیقات
اوسکی درپیش ہے فقط

گرفتاری

بمبی کے ہرکرہ پر کئی جگہ سپاہیون نے ایک شخص مسمی وزیر خان
کو گرفتار کیا اور یہ شخص ہمیشہ آباد مین
وزیر خان کے نام سی مشہور ہی اور اس شخص نے ایک
پروانہ میجر ایبٹ صاحب کا دکہلایا مگر اوس پروانہ مین نام
محمد حسین کا ہی اس شبہہ سی اوسکو گرفتار کیا اور اوسنی اقبال کیا
کہ مین مانا دین اور بنی ماہو کا نوکر ہون اونکی حکم کی موافق
فوج جمع کرتا ہون اور وہ دونو اب مقام ہرمور مین ہین دو
منڈلی ایک ۲۹ ہزار اور ایک ۱۰ ہزار کی اپنی پاس رکہتی ہین

اور یہ فوج واسطی مدد دینی بنی مادھو کو ایام سابق میں بیوارہ کا راجہ تھا
رکھی جاتی ہے فقط۔ صاحب خبر لکھتے ہیں کہ ہمنی کبھی کوئی خبر بنی مادھو کے
سننی میں نہیں شاید بنی مادھو مر گیا اس سبب سے یہ خبر صحیح معلوم نہیں
ہوتی فقط۔ اور رائی رائم سنگھ بھی راجہ صاحب فہیم مفصلیت سے مرقوم ہے
اسلئے کہ بعد فتح ہونے بریلی کی سنا گیا تھا کہ بنی مادھو فوج نواب صاحب
بہادر والی رام پور کے مقابلہ میں جلد و بریلی پر شکست کھا کر مارا گیا تھا
واللہ اعلم بالصواب از مفصلیت

سکندر آباد

سکندر آباد کے جہاز ہونے کی بڑی سڑک کی متصل مہاراج جیون جی
نے ایک بڑی حویلی باجازت کورنل ڈوولیس صاحب رزیڈنٹ
بہادر کے بنائی تھی مگر اوس جمعہ نے ایک دیوار اور ایک مسجد
اپنی احاطہ کی اندر کہ اوسکی اجازت نہ تھی اور بنالیا اور اوس
مسجد کی بنی ہی یہ اندیشہ ہی کہ آدمی جمع ہو کر مبادا کسیطرح کا
فساد برپا کریں اسواسطی بنام دیوان ریاست گوالیار لکھا گیا
کہ اوس جمعہ کو اوس مکان میں سی نکال دیں فقط ایضاً

ریل

مفصلیت سی دریافت ہوا کہ صاحب معلم اخبار ریل ہیوز کے
یہ رائی ہے کہ سڑک انہی کا جمنا کی پار دہلی ہو کر پنجاب کو جانا چاہئے
مفید نہیں ہے مان اگر ہمنا کی وار وار میرٹھہ ہو کر لاہور کو جاوے
تو بہت مناسب ہے اور ایک شاخ اس سڑک کی رورکے
ہو کر سہارنپور کو آوی تو کمال مناسب ہے فقط

رورکے

بہلی اس سے ہمی حال تشریف آوری جناب فیض مآب والا القاب
طریقت شناسای رموز حقیقت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین
حضرت سید معین الدین چشتی شاہ خاموش صاحب کا بمقام
پیران کلیر درج صحیفہ اخبار کیا تھا اب باحوال از کار درج صحیفہ ہوتا ہے
کہ حضرت ممدوح بعد زیارت مزارات اولیای واقعہ پیران کلیر مراجعت
فرما کر بمقام رورکی تشریف لائی اور چند روز اس جگہ قیام فرما رہے
بہت آدمی انکی قدوم میمنت لزوم سی فیضیاب ہوئی اور اکثر مساکین
و محتاج خیرات مبرات جناب سی بہرہ اندوز نعماتی جسیم ہوے مگر بسبب
اختلاف آب و ہوا طبیعت آپکے کسلمندی اور درد سی خدام ہمراہ
انکی بیمار ہو گئی اس سبب سی زیادہ قیام انجگہ نہ فرما کر ۱۲ ماہ حال
کو تشریف فرما حیدرآباد ہوئی اور بوقت رخصت قریب
دو سو آدمیوں کے دور تک انکی ساتھ گئی اور ہر شخص کو انکی جدائی
کا بڑا رنج تھا اور بکمال تمنا عرض کرتی تھی کہ اب کبھی یہاں تشریف
بکمال اپنی سی ہماری آنکھوں کو بہرہ ور کریں اور سر ہمہ خاک

فقدوم میمنت لزوم سی دیدہ دل مشتاقون کو منور فرماوین
تو کمال ذرہ نوازی ہوگی آپ نے فرمایا کہ کل امور متعلق
بمشیت الہی ہین اور خواہش الہی انسان کے خواہش پر عامل ہے
جیسا وہ چاہیگا ویسا ہی وقوع مین آویگا اور ایک پروانہ راہداری
سرکار دولت اقتدار نواب آصف جاہ نظام الملک بہادر
حیدرآباد دام اقبالہم کا آپکی ہمراہ تہا کہ حکام ہر ضلع بتعمیل
حکم اوس پروانہ کے اپنی انجام کار ضروری اور راہداری
مین کوشش بلیغ فرماتی ہین نقل اوس پروانہ کی یہی واسطے ملاحظہ
ناظرین کے درج ہوتے ہے فقط

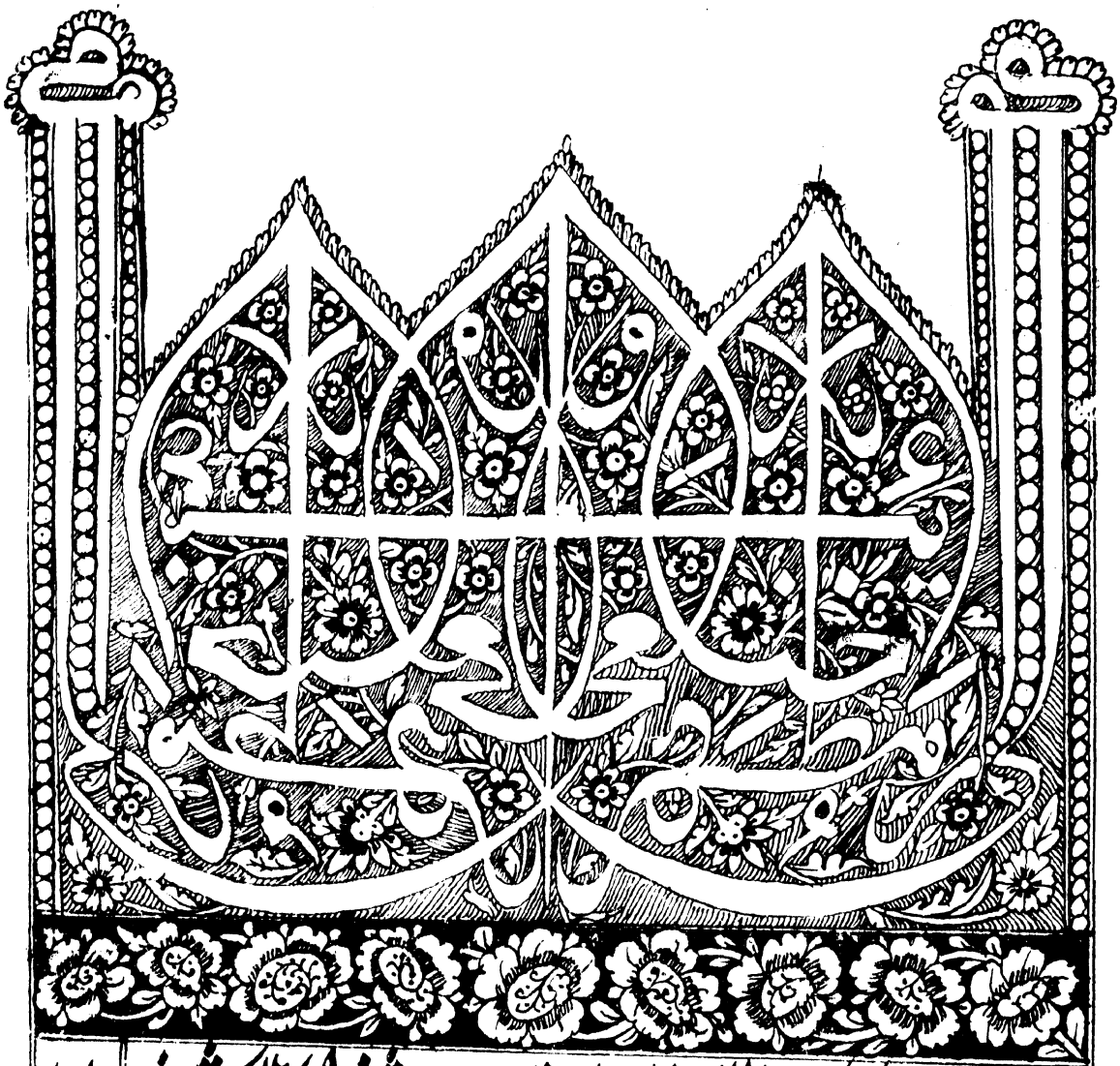
آصف جاہ
نظام الملک بہادر

(۱) ۔۔۔ وغیرہ اکثر ضروری

بہم گماشتہای جاگیرداران و فوجداران
وبتوارمیان و جوکیداران و راہداران و گذرہا مان
وسایر مستحفظان طرق و شوارع انکہ
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سید
معین الدین چشتی شاہ خاموش صاحب اہلیدہ
فرخندہ بنیاد حیدرآباد معہ متبدنہا وغیرہ بزرگوارے
وسواری و مردمان ہمراہی از ورود ایشان وغیرہ
نے سلاح و بعضی باسلاح بمابلور راجمبر شریف
وغیرہ روانہ ہی نمودند و بازی ایند باید کہ در اثناء راہ
وبوقت امد و رفت بعلت محصول راہداری وغیرہ مزاحم
و متعرض نشدہ و بمقام فرود از چوکی و بہر خبر دار
بودہ و سر براہے اشیاء ما یحتاج بخوشی خرید نمودہ
نجہا طت از حدود و خود ہا بلا حرکت واگذارند
و رنیاب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل ارند فقط
تحریر فی اتاریخ دہم رمضان المبارک ۱۱۷۳ ہجری

اور جناب فیض انتساب مجمع علوم روحانی مورد
فیوض سبحانی سالک مسالک خداوندی ناسک مناسک
یزدانی مظہر انوار لم یزلی جناب مولوی ضامن علی
صاحب و مولوی حضرت فتح علی صاحب دام فیضکم
بہمی عرس پیران کلیر معہ تمام خدام وغیرہ ہمراہیان
اپنی بمقام کنیش پور مکان منشی لطف اللہ خان صاحب
رونق افروز ہوئی اکثر معتقدان با اخلاص خدمت
فیض درجت سی سعادت اندوزی ہی چنانچہ آج
بتاریخ ۱۲ ستمبر سنہ حال مراجعت فرمای جانب
جلال آباد شریف ہوے فقط

در مطبع احباب واقع رورکی باہتمام حکیم امراد علی اخبار ہذا طبع شد



نمبر ۴ | مطبوعہ یکم اکتوبر سنہ ۶۲ | مطابق ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار یعنی روز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ بہونچی اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گے

پس جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو مدیر یعہ خط طلب فرماوین یا مطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کی چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جیسا جو صاحب چھپوانسی کتاب فارسی یا ناگری یا دیگر کارضروری کا چاہین تو مدیر یعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لایق اور طباع ہوشیار کی
جو علم صرف ونحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکھتا ہو
اور قواعد وضوابط املا اور انشا مین ماہر اور نیز خوشخط ہو
اور عمر مین بیس سال سی کم اور ساٹھ سال سی زیادہ نہو ضرورت
ہے اسواسطی یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ
متصف اس صفت کا ہو اور نوکری کرنی مطبع احباب کے
منظور ہو تو درخواست اپنی معہ اسناد مطبع ہذا مین ارسال
کری بشرطیکہ پسند احباب مطبع بالفعل تیس روپیہ
ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت لیاقت اور عمدہ
کارگذاری کی ترقی ہوگے فقط

اشتہار

احباب مطبع سی بعض احباب کو ایک شخص حافظ قران مجید
امامیہ مذہب کے خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہی اور اوسکو تیس روپیہ
ماہواری تنخواہ ملیگی بس یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوی حافظ
امامیہ مذہب نوکری کرنا چاہی تو اطلاع اپنی مطبع احباب
مقام روڑکی مین کری اور جس مقام سی آویگا نصفی خرچ راہ
پاویگا اور جس روز روڑکے داخل ہوگا اوسی
روز سی تنخواہ پاویگا اور بخدمت فیضدرجت
منشفی خبابی حکیم سید اصغر حسین صاحب مہتمم
مطبع مجمع البحرین لودہیانہ اور منشفی منشی سید امان علیصاحب
مہتمم کشف الاخبار بمبئی اور منشفی منشی مرزا محمد شفیع صاحب
مہتمم مفرح القلوب کرانچی سندھ اور منشفی مکرمی منشی
نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام لکنیو اور منشفی
مکرمی منشی جمبا پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور اور
منشفی مکرمی مہتمم جام جہان نما کلکتہ کی بافراط
نیایش گذارش ہی کہ بس اشتہار کو بابذال نوازش وکرم
اپنی اپنی اخبار کو ہر بار مین درج فرما کر مہتمم اور احباب
مطبع کو مشکور اور ممنون فرمانوین فقط

اشتہار

پہلی بمبی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونی کتاب
جنتری نایاب مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار
مظہر العجایب کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا
مین طیار ہی جن جن صاحبون کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو

مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت اوسکی مطبع احباب
مین بھیجکر طلب فرماوین فقط اور محصول دہہ خریدار ہوگا

اشتہار

درینولا دانش اگاہ بنیش دستگاہ واقف
رموز معانی دانای حقایق سخندانی ذہن سلیم طبع فہیم
محمود دارین جناب محمد تفضل حسین صاحب ساکن
مارہرہ ضلع ایٹہ نے ایک کتاب مسمی بریاض المصطفی
تالیف کی ہے اور اوسمین قصاید و غزلیات و مخمسات
و ترجیع بند و ترکیب بند و قطعات و رباعیات نعت
مین جناب سرور کائنات علیہ التحیت والصلوہ بترتیب
حروف تہجی تدوین کئی ہین اور اشعار فارسی شعرای متقدمین
و متاخرین اوسمین درج ہین اور حجم اس کتاب کا قریب
ساٹھہ جزو کی ہی اور ہر صفحہ پر ۲۵ سطر ہین بس یہہ
کتاب بہت نادر ہی جو کوئی صاحب اہل مطبع جہانیا
اس کتاب کا چاہین تو صاحب موصوف سی کتاب
مذکور بذریعہ خط طلب فرمالیوین فقط

اشتہار

کتاب مسمی سیر کشمیر کہ فی الواقع لطافت
عبارت خوبی مضمون مین نے نظیر ہے مطبع
منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار واقع لکھنؤ
مین موجود ہے جو صاحب چاہین بہ ارسال ۸ قیمت
کے منشی صاحب موصوف سی طلب کرلین فقط

اشتہار

خبتری سنہ ۱۲۶۲ علیوی بہمہ جہت مرتب ہوکر بمقام لکھنؤ
مطبع مین منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار کی موجود ہے
قیمت ۵ اور محصول کا اراس خبتری مین بہ نسبت سال
گذشتہ کے قواعد نجوم و دیگر انتخاب مفید اسقدر
کثرت سی درج ہین کہ ملاحظہ فرمانی سی معلوم ہوسکتا ہے
گویا سنسکرت تقویم کا کلیہ ترجمہ ہے اور انتخاب
احکامات مفیدہ و نقشہ استمامت علاوہ ہے
اور اس خبتری مین زیادہ تر خوبی یہ ہے کہ ایک
ایک صفحہ بمقابلہ ہر صفحہ کے واسطی تحریر مطالب ضروری
بطور یادداشت سفید چھوڑا گیا ہے جس صاحب کو
منظور ہو بہت جلد قیمت بھیجکر منشی صاحب موصوف سے
طلب فرماوین ورنہ بعد گذرنے عرصہ کے سب فروخت
ہوجائینگین اور ایک نسخہ بھی ڈھونڈا نہ ملیگا فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بذریعہ تحریر اپنی کا رسپانڈنٹ
مقیمہ کابل ملک افغانستان کے تحریر فرماتی ہین کہ
۲ اگست کو کچھہ کابلی لوگون نے بحضور حاکم کابل آنکر فریاد کی
کہ اگرچہ دوکاندن پر ہر روز غلہ ملتا ہی لیکن دوکاندار
جسطرح دلمین آتا ہے اوس نرخ سی فروخت کرتی ہین اسواسطے
کوئی سردار اونکی نگرانی کے لئی متعین ہوجاوے
تاکہ تکرار جو بابت فروخت غلہ کی رہتی ہی موقوف
ہوجاوے کیونکہ متمول تو حکومت سی خرید لیتے ہین
اور بیچارہ غریب لوگ منڈی مین سی پیٹ کر
نکال دی جاتی ہن اس بات پر سردار محمد علی خان نے
میر اتھور احمد خان سے کچھہ مشورہ کرکے عالیجاہ محمد خان
تکلزی کو طلب کیا اور اونکو خلعت عطا کرکی خرید و
فروخت غلہ کا مہتمم مقرر کیا اور شہر مین منادی
ہوگئی کہ جو کوئی محمد خان مذکور کا حکم نہ مانیگا اوسکو سخت
سزا دیجائیگی اور کابل کے میگزین کا اہتمام خان محمد
کو دیا گیا اوسی تاریخ کو توال شہر کو اطلاع ہوئی کہ
ملان شرف الدین کے باغ مین باہم کئی لڑکون کے لڑائی
ہوئی وہ وہان گیا اور دو لڑکون کو گرفتار کرکے
سردار محمد علی خان کے حضور حاضر کیا سردار موصوف نے
بعد ثبوت جرم اونکی نسبت حکم قید کا صادر کیا فقط
۱۲ اگست کو حسب معمول دربار منعقد ہوا دیہہ افغانی کے
چند کابلی ایک عورت کو چارپائی پر ڈال کر لائی اور عرض
کیا کہ اس عورت کو جسوقت اپنی بیٹی کے نسبت حکم قید کا
سنا اوسیوقت غش آگیا اور تھوڑی دیر کی بعد جان
بحق تسلیم ہوئی یہ سنکر سردار محمد علی خان نی فرمایا کہ میرا
آرادہ تہا کہ دونون لڑکون کو خوب سزا دون لیکن خوبکہ اب
اس عورت نی اپنی فرزند کی واسطی اپنی جان دی اس لئی
مین اون دونون کو چھوڑ دونگا بر طبق اوسکی اون لڑکون
کی نسبت رہائی کا حکم صادر ہوا اور دس روپیہ اوس عورت کی
تجہیز و تکفین کے لئی دی قاسب نامی ایک چمار جو ہمیشہ
مسجدون مین رات کو سویا کرتا تہا اوسکی پاس ایکسو چالیس روپیہ
کے قریب تہی شب گذشتہ کو ایک مسجد مین جو سردار
محمد اعظم خان مغفور کی مقبرہ کی متصل ہی سورہا
رات کو اوسکا روپیہ چوری گیا اور صبح کو اوسکی لعش
وہان پڑی ہوئی دیکہی کوتوال کو اس واردات کی خبر ہوئی

اور حاکم کابل نے واسطی قتل کی حکم دیا فقط

۲۳ اگست کو سردار شیر علیخان کا ایک مراسلہ سردار
محمد علی خان کی پاس آیا اوسکا یہ مضمون تہا کہ امیر صاحب کا
لشکر متصل ہرات کی بیابان اور ریگستان مین مقیم ہے
غلہ و دیگر اجناس لشکر اسقدر گران ہے کہ بسبب عدم دستیابی
دانہ جو و گہاس وغیرہ کی ہر روز گہوڑی مرتے ہین اور چونکہ
ہزارہ جنیدی اور ہزارہ چارایماغ کی لوگ ہرات کے
قرب و جوار مین متعین ہین اونکی خوف سی جو لوگ کہ خفیہ
امیر صاحب سی ملی ہوئی ہین اونکی لشکر مین کسی طرح کا
اسباب رسد کا نہین لاسکتی امیر صاحب نے عالیجاہ الہ داد خان
تہلی کو سفیر کی طور پر سلطان احمد جان کی پاس یہ پیغام دیکر
بہیجا تہا کہ وہ ہرات کو سیدہی طرح خالی کردی لیکن
سلطان احمد جان کے پاس سی جواب معکوس آیا اور اوسکی
خط سی مفہوم ہوتا ہے کہ اوسکا ارادہ ہرات کی خالی کرنیکا نہین ہے
امیر صاحب کے فوج ہر شب حریف کی مقابلہ پر آمادہ رہتی ہے
اکثر دشمن رات کیوقت ہرات سی نکل کر لشکر پر آپڑتا ہی
اور پہر لوٹ کر چلا جاتا ہے کچہ شتر اور کچہ خچر و ٹٹو وغیرہ ہرات

کیواسطی ادنی اجناس کے فرخ کو بہیجی گئے تہے ہرات کا
جو قندہاری دروازہ بیشتر کہلاتا تہا اب بند ہوگیا
اور اوسکی عوض مین مہدی دروازہ واسطی خفیہ کارون
کے کہلاتا ہی سردار محمد علی خان نے اوس خط کو ملاحظہ
کرکی کہا کہ امیر صاحب کی لشکر مین بسبب عدم دستیابی اسقدر
بڑی دقت ہورہے ہے فقط

۲۳ اگست کو کرستان سی خبرین سردار محمد علی خان کے
پاس آئین اونسی مستنبط ہوا کہ حاکم کندز نی سردار
محمد افضل خان کو لکہا تہا کہ قلعہ اندراب مین ہزارہ کا دے
کی لوگون نے فساد کرکی کچہ سپاہیون کو جو واسطی تحصیل
زر مالگذاری کے گئے تہے مار ڈالا چنانچہ اوسہون نے
یہ حال سنکر پانسو سوار اور ایک پلٹن خرپچیر اور دو توپ مین
شتر مال بہ سرداری نایب غلام جان واسطی سرکوبی
مفسدون کے ہزارہ کادی کو بہیجی چنانچہ وہان اونسی لڑائی
ہوئی اور طرفین سی فوج مقتول و مجروح ہوئی آخر کار کادی
لوگ تاب مقابلہ کی نہ لاسکی اور تمام جہوٹی جہوٹی قلعون
مین سی بہاگ گئی نایب غلام جان کو اول قلعون کے توڑنیکا

حکم دیا اور بہرا و نمبن آگ لگادی کسیقدر کا دے
لوگ اسیر و دستگیر بہی ائی اور چند لوگون کو واسطی
آباد ہونیکی حکم بہی ہوگیا فقط
۲۴ اگست کو امیر صاحب کی باغ مین دربار منعقد ہوا اور سب
سردار اور خان وغیرہ جب رسم تسلیمات ادا کرکے
میر اخور احمد خان اور اتیق اللہ خان نے سردار محمد علی خان
سے عرض کیا کہ کابل کی لوگ ہر روز ایک نئی بات
گڑہ لیتی ہین اور ہر چہار طرف ایسی واہیات خبرین مشہور
کر رہی ہین جہان دو آدمی بیٹہی ہین یہ چرچا کرتی ہین
کوئی کہتا ہی کہ فلانا سردار ہرات مین مارا گیا کوئی کہتا ہے
کہ امیر صاحب کے فوج نے شکست پائی غرض ان خبرون
سی سردار محمد غضان خان اور سردار نذر محمد خان کے گہرون
مین گہبرایت ہو رہی ہی کیونکہ اونکی گہر والون نے ہم سے
کہے مرتبہ ان خبرون کا حال دریافت کیا اور ہمی اونکی
تسفی کیواسطی کہدیا کہ یہ خبرین بالکل غلط ہین اور سردار موصوف
بہمہ حیثیت خوش خورم ہین اب یہ صلاح ہے کہ یہان کی لوگونکو
قطعی اقناع ہوجاوی کہ بہر کوئی شخص ایسی خبر نہ اوڑاوے
میر آخور احمد خان نے وہان سی اٹہہ کر حاکم کابل سی کچہ سرگشی کے
اور بہرا پنی جگہہ چلی ائی سردار محمد علی خان نے شاہ غازی
کو طلب کرکی کہا کہ ایسی خبرین مشہور نہ ہونی پاوین
اور کوتوال کو حکم دیا کہ تمام سکنار کابل کو مطلع کردی
کہ اگر بہر کوئی ہرات کا ذکر کریگا اوسکو سزای سخت دیجائیگی
اور نیز تجارون اور دوکاندارون کو بہی فہمایش ہوگئی
کہ تا وقتیکہ وی خوب متحقق نکرلین تب تک کوئی خبر مشہور
نکرین اور جاسوسون کو واسطی دریافت حال مخالف صاحبان امور
سردارون کے کہ جنکا قتل ہونا لوگون نے مشہور کر رکہا ہے
امیر صاحب کے لشکر کو روانہ ہوئی فقط
۲۰ اگست کو ہرات سی خبر ائی کہ سردار جلال الدین ولد
سردار محمد اکبر خان مرحوم کے غلام بای فولند کافری نے امیر صاحب
کو طہران سی لکہا ہی کہ سردار موصوف جب بغداد سی پہرا تو
نصیر الدین شاہ بادشاہ ایران نے اوسکی بہت خاطر داری
کے اور شاہ ممدوح کے توقع ذہنی سی سردار موصوف طہران
مین مقیم ہے امیر صاحب اس مراسلہ کو پڑہکر بہت خوش ہوئی کیونکہ
کہ امیر صاحب کو ایک عرصہ سی باعث عدم دریافت حال خبر نہ تہا
سردار موصوف کی ایک فکر لاحق حال تہا اور اسیوقت
امیر صاحب نے سردار محمد رفیق خان لہور مرزا محمد حسین خان اور الہ داد خان

کو حکم دیا کہ تم لوگ ایران جانے کی لئی اپنی تیاری
کرو اور وہان سی سردار جلال الدین کو کابل مین لے آؤ
بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ان لوگون کو ظاہر مین امیر صاحب
نے واسطی طلب سردار مذکور کی بھیجا ہے مگر در پردہ
مقصد یہ ہے کہ بعض امورات خفیہ کی درستی ان
لوگون کے معرفت شاہ ایران سی کرین اور سردار
شیر علی خان کے یہ صلاح نہین ہے کہ سردار محمد رفیق خان
ایران کو جاوی فقط

۲۶ اگست کو ترکستان سی خبر ائی کہ سردار محمد ولی خان کے
آنے پر بمقام ہوبک سردار محمد افضل خان اونکی استقبال کو
گئے اور اپنی ساتھہ لیکر بمقام ماش کرغان ائی سردار
ولی محمد خان نے تمام حال خاطرداری امیر صاحب اور سردار
شیر علی خان کا بیان کیا اسپر سردار افضل خان نے کہا
کہ یہ تمام ترکستان ہمارا ہی ہے فقط معاملات ہرات کی یک سو
ہو جانی کی دیر ہے پھر مین بہر صورت آپکی معاملہ کی درستی امیر صاحب
سے کابل کیطرف مراجعت کرنی پر کرادونگا یہ مراسلہ پڑکر
سردار محمد علی خان نے حکم دیا کہ اسکو بجنسہ امیر صاحب کی پاس
بھیجدو فقط از اخبار آفتاب عالمتاب مقام اگرہ

گرفتاری

اودہ گزٹ مین مرقوم ہے کہ مراسلہ مورخہ ۱۲ اگست
سے دریافت ہوا کہ ایک شخص جواہر حسین نامی ساکن
لکھنؤ گوپال دروگ علاقہ حیدرآباد دکن مین عہدہ
تحصیلداری پر نوکر تہا لیکن نظام کی سرکار سی نوکر نہین ہوا
کسی تعلقدار کی طرف سے رائے پور کی علاقہ مشرق مین
مقرر تہا اندنون معلوم ہوا کہ لکھنؤ مین اس شخص نے
بیگم بانجیہ کی حکومت کی ایام غدر مین نو انگریزون کو
گرفتار کرادیا تہا جنمین مسٹر ہارٹ صاحب بہی تہے اور
اون سب کو اماں بیگم نے قتل کیا تہا چنانچہ تہوڑی سوار
رسالہ کنٹنجنٹ ہارس کے لنک سکوری سی اوسکی گرفتاری
کیواسطی بہیجی گئی مگر اوسکو اطلاع ہو گئی اور سوارون کے
پہنچنی سی ایکدن پہلی کسیکی مستعار گہوڑی پر سوار
ہوکر کہین چلدیا سوارون فوج کے گرفتاری سی جان
بچا گیا مگر ۲۲ اگست کی خبر سی معلوم ہوا کہ جواہر حسین مدبور
کا ایک نایک نی تعاقب کیا اور اوسکو دہارواڑ
ضلع مین گرفتار کر کی سورد تحسین و آفرین ہوا فقط ایضاً

ناگ پور

مسمی افتاب عالمتاب انگلشین سی بحوالہ
جھٹی آمد نا کپور رقمطراز ہین کہ اس ضلع کے
حاکمون نی ایک روپیہ صلعی ٹکس کا کہ جو ابتک اوس
ضلع مین پیدا لیس شکر وغیرہ پر لیا جاتا تہا معاف
فرمایا اور اوس جگہہ کی حاکم لوگ وہان نہر
زمین مین واسطی ترقی تردد روئی کے بہہ حبت سعی اور
کوشش کر رہے ہین اور سنا گیا کہ کنارہ دریای انڈس
یعنی اٹک پر بباعث زیادہ ہونے کرایہ باربردار کے
بہت سا مال و اسباب بیوپاریون اور تجارون کا
جہاز پر بہرتی کرانی کی واسطی رکہا ہی اور گورنمنٹ سے
بنام جوڈیل کمشنر پنجاب حکم صادر ہوا ہے کہ حسب ضرورت
راستہ کی جلد مرمت کرنی چاہئی اور جہان تک ممکن ہو
آمد و رفت مال اور اسباب تجارت مین سہولیت ہو جاوے

دہلی

مسمی افتاب عالمتاب بحوالہ دہلی گزٹ لکہتی ہین چند
روز گذری کہ یہان ایک پیالہ سنگ مرمر کا بطور حوض
قلعہ مین سی گڑا ہوا نکلا اب اوسکو بعد صاف کرنی اور جلا دینے
کے گورنمنٹ باغ مین رکہا ہی کہتی ہین کہ وہ پیالہ اسقدر
بہاری ہے کہ ایک مہینی کی عرصہ مین قلعہ سی باغ تک لایا
اور یہ بہی سنا ہی کہ ایک ہاتہی سنگ موسی کا ہاتہیون
کے قد کی موافق نکلا ہی یقین ہے کہ ٹہوری دنون مین
وہ کسی وسیع جگہہ مین واسطی مشاہدہ عام کے رکہہ دیا جاویگا

کاشغر

یہ سلطنت ملک ترکستان مین ہے وہان کا بادشاہ مسلمان
حنفی ملت رکہتا ہی صاحب مہتم افتاب عالمتاب بحوالہ اسٹار
لکہتی ہین کہ موضع دنیارہ علاقہ کاشغر مین ایک پہاڑ کے
نیچی ایک مورت طلای خالص کے نکلی تولی گئی تو پچاس
من پختہ کی ہوئی دونون انکہون کے گیہا و باوسیر کے
یاقوت بڑی بڑی جڑی ہین صناع دست کار نے
بہت عمدہ صورت بنای ہی ہاتہہ پاون نہایت مناسب
گڑہی ہین معلوم نہین کسوقت کی تصویر ہے
اور کسنی بنوای بادشاہ کاشغر نے اوس بت
کو دولت خداداد سمجہا اور اوسکو توڑوا کی بجاے
من طلا اور یاقوت بی بہا اپنی خزانہ مین رکہوا دیا فقط

اکبر آباد

صاحب معتصم سابق الوصف کے تحریر سے
کہ یہان اس ہفتہ مین بارش کم و زیادہ ہوتے رہے
الا چار شنبہ گذشتہ کو بادل بہت زور سے گرجا
اور بجلی چمکی مجھکو سنا گیا کہ سکندرہ کے قریب
موضع بائین پور مین بجلی گری اور اوسکی صدمہ سے
دو آدمی ہلاک ہو گئے اکثر لوگون کا بیان ہے
کہ ہمنے کبھی بہلی ایسی بارش کنوار مین نہین دیکھی ہے
خوف ہے کہ مبادا زراعت تلف ہو جاوے فقط

گوالیار

یہان پر ایک میواتی امام بیگ نامی اٹھہ مہینے سے
شادی کر کے سسرال مین رہتا تہا جورو کو بدچلن
دیکھہ کے اوسکی فکر مین ہوا ایک دن اپنی انکھون سے
اوسکا فحش دیکھہ کی ماری غیرت کی تاب نہ لا سکا جہانچہ
۱۳ ستمبر سنہ حال کو صبح ہوتی ہوئی اوسکو قتل کر ڈالا
عورت کی اہ و زاری سنکر اوسکی مان دوڑ آئی
اوسکی بہی ایک ہاتہہ مارا اس مین اوسکا سالا بہی
پہونچا اوسکو زخمی کیا اور جلد یارا راستہ مین ایک
چوکے پر برقندار نے روکا اوسکی بہی ایک
ہاتہہ جمایا اور صبح سویری پوبہتنی سے پہلی
کا فور ہو گیا جب خبر ہوئے کوتوال صاحب موقع
واردات پر گئے قاتل کے بہائی اور اوس چوکے
کے برقندازون کو گرفتار کرائی برقندازون کے
پاؤن مین بیڑہان ڈلوائین اور شام کو سب
برقندازون کو جمع کر کی حکم سنایا کہ جو کوئی مجرم
کو اپنی غفلت سی بہگا دیگا اوسکا بہی یہی حال ہوگا
اب قاتل مذکور کے تلاش تو موقوف ہی مگر اوسکی
بہائی کے مار پیٹ روز ہوتے ہے کہ تو اوسکا
پتا بتلا دی حالانکہ وہ اپنی بہائی سی اٹھہ مہینے سی
علیحدہ تہا اور اگر جدا نہوتا جب بہی یہ کور انصاف ہے
کہ قاتل مجرم کی خبر نہ لین اور اوسکی بہائی کو مجرم
کے طرح قید کر کی پٹوایا کرین فقط منشی جان علی خان
صاحب بہادر ناظم کی یہان ایک شخص کے بغاوت
کا مقدمہ پیش ہے لہتی ہین کہ مجرم نے ثبوت کامل

دیا مگر ابتک وہ شخص گرفتار نہین ہوا سبب
تا ہل کا معلوم نہین ہوا اور بارش روزمرہ بکثرت
ہوتے ہے خدا محفوظ رکھے فقط

ممانعت بیرحمی ہر جانوران

صاحب مہتمم انجمن ہند اخبار دوربین سی خبر دیتی
ہین کہ کلکتہ مین ایک اشتہار بدین مضمون کوچہ و بازار
مین لگایا گیا ہے کہ جو شخص جانور جاندار پر بیعبادت
قسی زدہ ضرب کری یا کوئی بیرحمانہ اوسکی ساتھہ
پیش آوی یا ایذا دی یا اوسی اوسکو ازار دلاوے
بپاداش اوسکی مستوجب سو روپیہ جرمانہ کا ہوگا اور نہ
تین مہینی کی قید با مشقت پاویگا اور اسیطرح
جو نرگاوان بہل کش کی ساتھہ تمکرے سی پیش
آوی اور گردن نرگاو مجروح پر بوجہہ رکہی یا گہوڑے
جراحت رسیدہ کو سواری مین لاوی یا بار بیش از تحمل
گہوڑی یا نرگاو پر لاوی وہ بہی سزاوار اوس سزا کا
ہوگا فقط

نوشیرہ

یہان ایک کشتی مین سو مسافر سوار ہوکر دریاے
بیاس سی عبور کرتی تہی ناگہان کشتی ایک
جگہہ کہ جہان کم پانی تہا ولدل مین پہنس گئے اور اس
طور سی تیس مسافر غرق بحر فنا ہوگئی یقین ہے کہ آدمی
زیادہ کشتی مین بہر گئی نہی کثرت بار سی کشتی تہہ گئے
اسکا خیال جو کی آدمیون کو لاذم تہا فقط از فیض عام

قدرت خدای حی وقیوم

سبحان اللہ عجب قدرت داور دادار ہے کہ نگہبان مور
کا مارہی اور شیر بکری کا پاسدار چنانچہ بمصداق اسکی
مہتمم صاحب مجمع البحرین پرچہ نمبر ۳۹ مین تحریر آمد گوجرانوالہ سے
ناقل ہین کہ بمقام کوٹ بہوانیداس ایک لڑکا زمیدار کا
بعمر شش سالگی اتفاقاً کوی مین گر پڑا فی الفور ایک مار
کلان پیدا ہوا اور طفل مذکور کو اپنی کمر پر سوار کرلیا
تا وقتیکہ وہ تا اوسکی اگرچہ ہلاکت سی نہ نکالین مارنے
دم نہ مارا اور اوسکو پشت پر لئی رہا بعد چند ساعت کی جب مادر
وپدر اوسکی چاہ پر پہونچی تو اوس طفل نی آواز دی کہ مین
زندہ ہون نے الفور انہون نے براہ فریاد رسی سے کالا اور
وہ کالا بہی ہمراہ اوسکی نکلا اور بدستور بہر کوئی مین داخل
ہوگیا صاحب خبر کی کاپی اندنٹ لکہتی ہین کہ مین نے اوسکو
بچشم خود دیکہا اور جب صاحب وہی کمشنر بہادر واسطے

ملاحظہ کے تشریف لائی تو اوسوقت صاحب ممدوح اور
اکثر لوگون نے مشاہدہ بھی کیا ہے لا تحرک
ذرۃ الا باذن اللہ فقط

دریای اٹک

واقعہ تباریخ ۱۳ ر کو عجیب ماجرا وقوع مین آیا کیفیت
اوسکی یہہ ہی کہ دس ہاتہی گورنمنٹ کو پہونچاکر ایبٹ آباد سے
پشاور کو آتی تہی جب اٹک پر پہونچی تو واسطی عبور کے
فیلبان اور چند کس ملاح متعین ہوئی چنانچہ منجملہ
اونکی ۸ فیل تو بسلامت پار اوتر گئے باقی دو ہاتہی
کہ اونپر ہی دو فیلبان سوار تہی اور بیچ ہی ملاح تہے
بہواری کشتی ہمراہ تہی قضا کا رو ہاتہی ایک نہور
مین جا رہی ہر چند ملاحون نے فیلبانون سے کہا کہ جانب
کنارہ راہ راست چلنا چاہئی مگر جب بہنور مین پڑ گئے
تو پھر کیا ہو سکتا بجز خدای ناخدای حقیقی کی بجانی والا
نہین تہا ہر چند ہاتہیون نے زور کیا اور مدد بہی پہونچی
مگر پانی کی زور سی کسیکی پیش نہ گئی انجام کار ایک
فیلبان پشت فیل سی جدا ہوکر طعمہ نہنگ اجل ہوا لیکن
وہ فیل باعث بقیہ زندگی کی اوس گرداب بلا سے
نکلکر کنارہ سلامتی پر پہونچا اور دوسری ہاتہی کے
ایک پتہر ایسا لگا کہ پیشانی اوسکی پاش پاش
ہوگئی اور خون بکثرت جاری ہوا حتی کہ صدمہ ضرب شدید
سے زار و کمزور ہوکر غرق بحر فنا ہوگیا اوسی متعاقب
اوسکی دس پندرہ کوس تک گئی مگر کچہ پتا نہ ملا اب
سنتی ہین کہ لاشہ اوسکا بفاصلہ ۴ کوس کے کنارہ
دریا پر پڑا ہوا ہی فقط

پل زمین دوز اٹک

شعلہ طور نمبر ۳۸ سی مدرک ہوا کہ پل زمین دوز دریای
اٹک کے ٹہوڑی سے عرصہ مین وا ربار ہوا ہی اسے
وزبایان فرنگ نے مناسب موقع دیکہکر دریا کے دونون
کنارون پر دو کوئی کہودی ہین ایک کو اجانب
شہر اٹک کا (۱۷۰) فیٹ عمیق اور دوسرا جانب
خیرآباد کا (۱۲۴) فیٹ اور عرض دونو کا نو نو فیٹ ہی
ان دونو کوئون کے نہ مین سی ایک سرنگ ایک
دوسری کے مقابل کہودنی شروع کی تہی جو ابتک
بہار مین کہودی جاتی ہی اس سرنگ کا عرض
(۴) فیٹ ہی اور ارتفاع ۶ فیٹ اور اوسکی اوپر

پچاس فٹ موٹی ہے جسپر دریا بہتا ہی اور کل سرنگ
اس کوی سی اوس کوی تک (۱۰۰۵) فیٹ
طول ہے جسمین سی یکم ستمبر تک (۷۳۰) فٹ جانب
انک سی اور ۴۵ فیٹ جانب خیر آباد سی کھدنی چلی ہے
اور ۳۰۰ فٹ دونو جانب سی کھدنی باقی ہے جسکی
کھودنی مین چار کمپنی پلٹن ۴۳ ہندیان اور چند گوری مصروف
ہین کئی جگہہ جہت مین سی پانی ٹپکتا تہا اوسکی نکالنی کے
واسطے بالفعل سرگ سرنگ کے دونو طرف دو نالیان
تیار کی گئی ہین اونمین سی وہ پانی باہر کھینچا جاتا ہی ابہی پورا
ایکش نہین آیا ہی باون جوڑیان بیلون کے شب و روز ان
دونو کوون کے ایکشی پر مامور ہین اور سناہی کی ابتدای کا رسی
سے ہزار روپیہ علاوہ تنخواہ سپاہیان و عہدہ داران و
افسران مغنیہ کی اوسکی کھودای مین صرف ہو چکا ہے اور
ایکہزار روپیہ ماہواری کے اور نوکرین اور تعداد خرچ مفصل
نہین معلوم شاید زیادہ ہوا ہو فقط

تبت

صاحب مہتمم مجمع البحرین کو انگلستان سے واپس آیا ہوا
کہ ملک تبت مین فساد عظیم برپا ہو رہا ہی اور اہل تبت تبدیل
سکونت چاہتے ہین ستنامی راجہ سکی متفق ہو کر دلائے
لامان کو سرحد تبت سی خارج کر دیا ہے اور راجہ نیپال نے حدود ملک چین
مین داخل ہو کر فوج بھرتے کرنی شروع کی ہی یہان ستنام راجہ ہے اسرائے
سے طیاری کر رہا ہی اور نظام ہر سہ کو پشت گرمی راجہ نیپال کے
جانب سی ہے غرض دلائی لامان فوج و سیکین وغیرہ سی تمام حرب و ضرب
جست و درست کر کر موسم سرما مین اپنی ملک کا زخ کریگا فقط
اور بنارس گزٹ مین ایک اشتہار رئیس نیپال کی طرف سی بھیجا ہے
کہ ہمکو فوج گورکہہ نیپال مین گولندازی بھرتی کرنی منظور ہین جو کوئی
نوکری کرنا چاہے نیپال مین حاضر ہو فقط یہ اشتہار سرکار سی ہی ملاحظہ
فرمایا اور رئیس نیپال سی استفسار طلب کیا کہ آیا فی الواقع
یہ اشتہار تمہاری مرضی سی جاری ہوا یا غیر مرضی ابہی جواب
نہین آیا فقط

ترانکور

ایک شخص جسکی دو بیٹیان راجہ ترانکور کو بیہای ہین
اوسنی اپنی بیٹی کی ملازم کو بیٹوا کر مروا ڈالا وجہ اوسکی یہ ہے
کہ اوسکو اپنی زوجہ اور اوس ملازم مین آشنائی کا گمان تہا اسواسطے
ایک روز حمام مین اوس ملازم کو بند کر کی اولٹا لٹکایا

اور ایک نوکر سی بٹوایا کہ وہ ملاذم جان بحق تسلیم ہوا
بعد ازان اوس شخص نے خود اوسکی انکہین جا قوسی
نکالین رفتہ رفتہ یہ راز طشت از بام ہوا اور رزیڈنٹ
سرکاری کو بہی خبر ہوئی بعد تحقیقات مقدمہ ثابت ہوگیا
تب جبکی نوکر کی ہاتہہ سی کہ وہ ملاذم مارا گیا تہا اوسکی
نسبت حکم پہانسی اور وہ شخص جو اوس ملاذم کو پکڑی
رہا تہا دایم الحبس ہوا اور دوسری مجرمون کو جو معاون
اوس حرکت کی تہی بیس بیس برس کی قید کا حکم ہوا ہے
اس عہد انگریزی مین شیر اور بکری ایک گہاٹ پانی پیتے
ہین نہ راجا کے چلی نہ پرجا کی فقط از اودہ اخبار نمبر ۳۹

طوفان چین

صاحب مہتمم برق خاطف اخبار مطبوعہ ۱۷ ستمبر نمبر ۱۲
مین مفصل حال طوفان عظیم اقلیم چین کا سرحوار اس نمط پر
زیب تحریر فرماتی ہین کہ واقعہ بتاریخ ۲۰ جولای طغیانے
دریا سی اسقدر طوفان بلا خیز آیا کہ بندر ہانگ کانگ
لور کشان اور دام بو اور مکاؤ مین جالیس ہزار آدمی معہ مال
و منال غرق بحر اجل ہوگئی منجملہ اونکی بندر ہانگ کانگ
مین مسمی ارس واکس شریک کمپنی مسترار عسن ہرجا ہیو کا
کشتی کی اولٹ جانے سی ڈوب گیا اور امریکا کے
نشان کا جہاز بنگال اسٹیمر ارجنٹ کی ساتہہ اور اسٹیمر
کمپنی جہاز شاہی لوہاڈگی ساتہہ اور برنگ سپاہٹ اسٹیمر
لوشن کے ساتہہ اور جہاز بورنیا جہاز از مٹیلن کے ساتہہ
اور اسٹیمر پونگ اسٹیمر بالسی کے ساتہہ ٹکرا کر غرقہ ہوگئی
ہوگئی اور چینی لوگون کا جہاز مال سی بہرا ہوا واسطے
روانگی سنگاپور کی لنگر انداز تہا وہ اور ایک اسٹیمر
ساہی سی بہہ گئے انمین سی ایک تو ٹوٹ گیا اور
دوسرا ریگ مین پہنس گیا اور کنارہ غربی کے سب
بوٹین ٹکری ٹکری ہوگئین اور ہانگ کانگ سے
مکاؤ کو اتی ہوئی سب بوٹین راہ مین معہ ۶۱ آدمی کے
ڈوب گئین اور مکاؤ کا نامور دہکا اور شہر کی سب
مکان معہ باغ وغیرہ کا بڑا نقصان ہوا یہان سات آدمی
اور سو بوٹین مال کے بہری ہوئی غرق ہوگئین بندر کشان
مین سب چینی لوگون کے کشتیان برباد ہوگئین انمین چار
ہزار آدمی کے جانکا نقصان ہوا انمین ایک مشتری ہی امریکا
کا مرگیا کہتی ہین کہ مکاؤ مین پہلی بہی ۱۸۴۱ء مین ایسا طوفان
عظیم ہوا تہا اور کرانکل لاہور مطبوعہ ۱۰ نمبر سی مدرج ہوا

کہ سوای نقصان مذکورہ بالا کے اس طوفان مین کنٹن ندی سے
اتہہ ہزار آدمی غرق ہوگئی فقط

نجیب آباد

زبانی ایکشخص معتبر کی معلوم ہوا کہ بمقام نجیب آباد ضلع
بجنور ایک شخص مسمی ماہٹی قوم کاچھی یعنی باغبان نے
باغ کیمانہ مین جو کنارہ مالہ اور مالن ندی پر واقعہ ہے
نیشکر قسم پونڈہ بوئی تہی اتفاقاً ایک روز
ملغبانی ندی سی سب کہیت کا کہیت پونڈونکا کہ
مالیت پانسو روپیہ کا ہوگا دریا برد ہوگیا اس حادثہ سے
وہ بے کمال مغموم اور اندوہگین ہوگیا ایکدرکمال مایوسانہ
متحیر لب ندی کہڑا تہا قدرت خدا دیکہی کہ ایک بارگے
دنا نگ اوس ندی کی طغیانی سے گری اور جوڈا نانگ
باقی رہگئی دیکہتا کیا ہی کہ اوسمین ایک گہڑا لوہی کا چمکا
اسنی اوسکو نکالکر دیکہا تو ایک ہزار روپیہ اوسمین برآمد
ہوا اہالیان پولس کو اطلاع ہوئی وہ اوسکو تہانہ مین لیگئے
تہانہ دارنی خدمت مین صاحب بہادر ضلع کی بہیجدیا
صاحب بہادر نے اون روپیون کا ملاحظہ فرمایا تو اوسمین
پانسو روپیہ مربع کلمہ کے اور پانسو روپیہ سکہ عہد شاہی نکلے

صاحب بہادر نے بنظر انصاف و ترحم وہ سب روپیہ
اوسکو واپس کردیا الا پانسو روپیہ جو کلمہ کے تہی وہ روپیہ
سکہ رایج الوقت سی بدل لئی مالن ندی کی بدولت
مال پاکر وہ بے مالی ہوگیا فقط

عجیب

مقام بہلسیہ علاقہ ملک گوالیار مین گنگا رام جمعدار کے
عورت کنی لڑکی عجیب الخلقت مردہ پیدا ہوئی یعنی سر پر عقب
گوش دو سینگ بقدر ایک ایک انگشت اور تین تین
دانت نیچی اوپر اور مونہہ لنگور کے مانند تمام سیاہ اور بالون
بہری ہوئی ایڑی آگی اور کہنی پیچہی انہین کلان و لنبی بر رنگ
سرخ اور ناک خورد باقی تمام بدن مانند آدمی کے
رنگ گورا ـــ خاص بہلسیہ مین ہر الگست کو نجانہ
چھوٹی لعل تعال ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکی ثمار مرد اور
عورت دونون موجود ہین پیشاب علامت مردی سی کرتا
اور علامت عورت مین کسی نہج پر فرق نہین ہنوز زندہ ہے بقید
کوتوال صاحب شکر گوالیار کی تحریر سی منکشف ہوا کہ ایک
عورت زرگر ساکن بازار خنگ گنج بقضای الہی جان بحق
تسلیم ہوئی وارثان اوسکی حسب دستور رسم ہنود کے

مرگہٹ برواسطہ داغ دینی کے لیگئے بروقت پہونچنی
مقام مرگہٹ کی عورت ارتہی مین زندہ ہوگئی اور بعد
ایک گہڑی کے رکہکر ای عالم جاودانی ہوئے فقط

از اخبار مفید خلایق مقام اگرہ نمبر ۳۸

جنکوایا باد

صاحب مہتمم برق خاطف پرچہ اخبار نمبر ۱۲ مین بحوالہ منچسٹر
ماٹمس بمبئی کے خبر رسان ہین کہ اس حدود کے رہنی والے
قوم بہومٹی اور کہرسی نے ایک جمعیت واسطہ ڈاکہ زنی
رکہی ہے اور چار سو شتر لوٹ کے جانی والون کے مواسباب
ومال لوٹ لئی اور ایک حصہ لشکر کا اونکی تعاقب مین
گیا اوسنی وہ سب مال اسباب غنیمت اونسی چہین لیا فقط

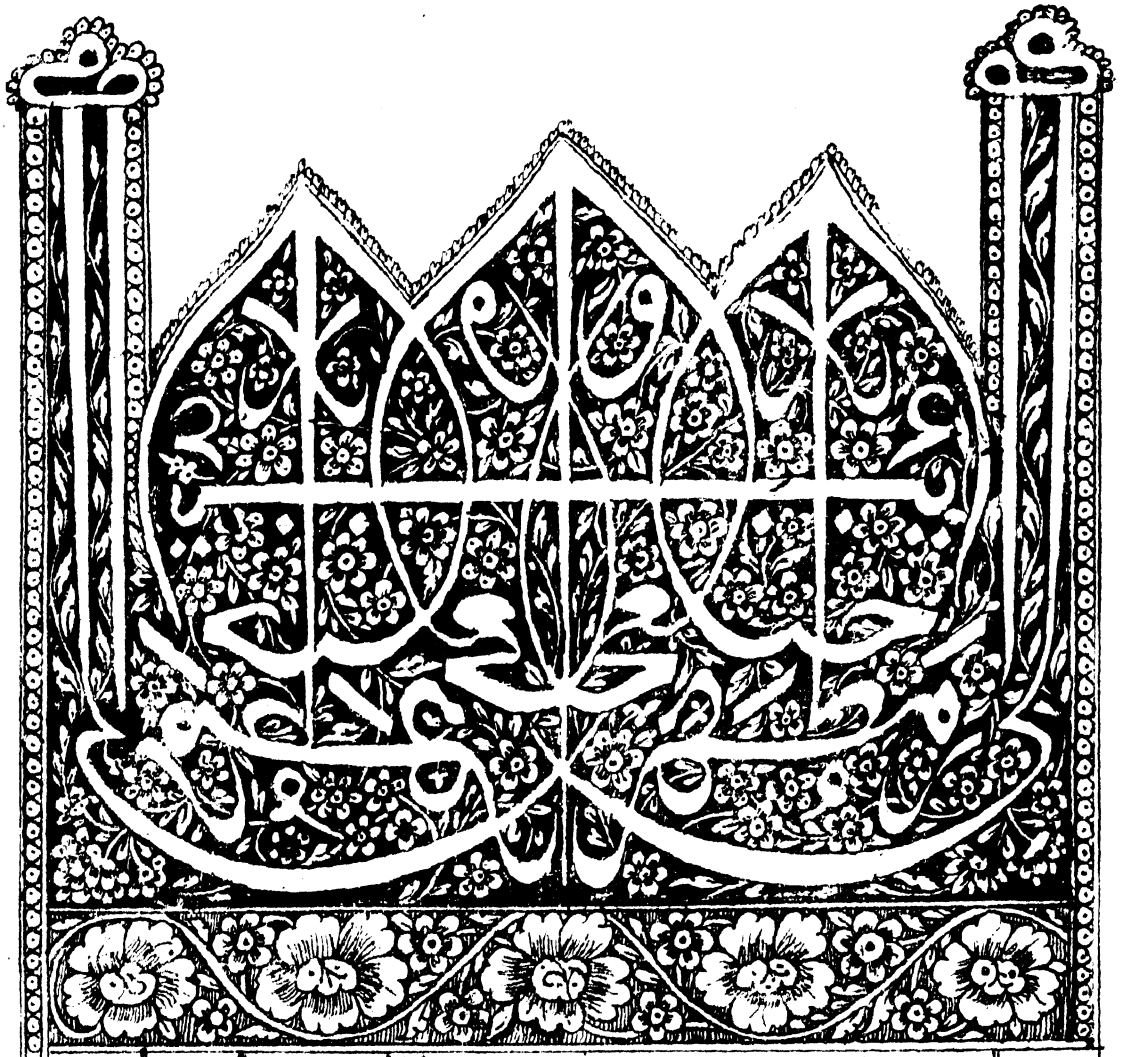
امریکا

صاحب مہتمم مسبوق الوصف لکہی ہین کہ مالتا نامی اگبوٹ
لندن کے خبر ین لیکر کنارہ بمبئی پر لنگر انداز ہوا اوس سی خبر
لندن وجنگ امریکا کی معلوم ہوئی یعنی افواج شمالی امریکا سب
خالی ہوجانے خزانہ کی اسقدر کمزور اور نہایت بی طاقت ہوئی
کہ حفاظت ملک خاص اونکو دشوار ہوگئی علاوہ برین بہرتی
کرنیکو لشکر مین کوئی آدمی نہین ملتا اور ۲۰ کروڑ ۹۰ لاکہہ
ڈالر کہ جو ایک ڈالر سوا دو روپیہ کا ہوتا ہے صرف
ہوچکا ہی اس سب سی بجای روپیہ کے نوٹ کا چلن ہوگیا ہے
قطعہ نظر اسکی جو سپہ سالار شمالی نی سو لاکہہ ملازم رکہنی کا
اشتہار کیا تہا اوسمین بیس ہزار آدمی بہی اوسکو میسر
نہین ہے اور اگر محافظان ریاست نے نی ہیشیانی ہر انیٹر
لشکر سی کچہہ افواج جنگی مین بہرتی کرنا چاہا تہا تو اوسکو
سپہ سالار نے منظور کیا اور کہا کہ دانیٹر لشکر بوقت
مقابلہ ایک لمحہ ثابت قدم نہین رہتا بلکہ انکی ساتہہ مردان
جنگلی کے بہی دل گہبرا جاتے ہین اور یہ بہی روایت ہی کہ انگلنڈ
سی دکہن والون کو ہر قسم کا اسباب ملا جاتا ہے بلکہ کئی
انگریزی نشان کے جہاز بندرگاہ چنولی مین اوترے والونسی
خفیہ خفیہ ہر طرح سی خبر اور سر انجام ضروری بہجاتی ہین
یہ بہی افواہ ہی کہ دکہن والون نے یورپ سے کئی جہاز جنگلی لوہی
کے منگوای ہین اور اخبار انگریزی مان چسٹر گارڈین
نامی مین یہ بہی مرقوم ہی سرکار شمالی امریکہ نے بموجب پارلمان
انگلنڈ سی اقرار کیا ہی کہ بعد اختتام اس جنگ کے تمام اپنی
علاقہ کی روئی ہم تمکو دینگی اور شہر چارلسٹن کی بندرگاہ
مین پندرہ سو کہیری لیجاتے ہوئی ایک انگریزی نشان کے اگبوٹ

کو اوتر والون نے پکڑ لیا ہی اور شہر رجمن بای تخت جنوبے مین برابر فوج جمع ہو رہے ہی اور اوتر والے بھی
براہ مان ساس اور ہر جانبکی خبر دی کر رہی ہین لیکن مقام کاون سی سیرنس کا شاہراہ جنوبیون کی قبضہ مین ہے بلکہ مقام میمنس
سے بفاصلہ ۱۰ میل کے چار ہزار سپاہ دکھن کے بستر داری جھبرسن خیمہ زن ہی اوسکی ساتھہ فوج شمالی سی جنگ عظیم ہوئی الا اوتر والے
نے ہیمت پائی ہر سہ طرفین سی مقابلہ کے طیار مان ہو رہے ہین فقط **روڑکی** تاریخ ۱۲ ستمبر کو بارش کثرت سی ہوئی اور
ہر روزہ ہوتی ہی اور اب زیادہ بارش ہی زراعت کا نقصان ہے اللہ تعالے اپنا فضل کری ہر چند موسم بارش منقضی ہوا
الا بارش ایک سو قوف نہین ہوئی فقط اس ہفتہ مین ہلکو اور نیز دست اشنا ون ہارکو کمال رنج ہوا مولوی احمد علی مجسٹر کی نام
فوجداری مین مسماۃ ہیر اطوالیف نے استغاثہ مار پیٹ اور رکہہ لینی زیور کا کیا اور بنام السبلٹر حکم لینی ضمانت کا نافذ ہوا مولوی صاحب
توبدی نیک نام اور خیر خواہ کافہ انام ہے کوئی ضامن نہوا لاچار چار پانچ روز حوالات کوتوالی مین رہے فقط مسمی محمد حسین کہ
ایام سابق مین ہمرہ چیرسیان تحصیل ملازم تہا اور ایک کسی مسماۃ خوشحالی دونو باہم اشارہ مین برخلاف دفعہ ۲۹۴ پینل کوڈ گفتگو ہنسل اور فحش کرتی تھے
ایک اہلکار سرکاری نے اطلاع اس امر کے عدالتمن کے چنانچہ اس جرم مین دونو آدمی عدالت فوجداری کنپ روڑ کے مین طلب ہوے اور بعد ثبوت جرم
ہتیبا ایک ایک ہفتہ کی دونو کو قید ہوئی فقط۔ تبدیلی نبی بخش صاحب السبلٹر دویران روڑ کے کی منظور ہوئی اکثر احباب اور رعایا کو اوسکے
جانے سے کمال رنج ہوا فی الواقع یہ صاحب بدی نیک نیت اور خوش خلق ہی اور بجای اونکی مرزا اغا جان تشریف لائی فقط۔ یکم اکتوبر کو یہان
باٹ بوزن ۱۰۰ روپیہ بہر کے مہری سرکاری بازار مین تقسیم ہوئی اور پورانے باٹ جو نوہ روپیہ کے تہی دوکاندارون سی لی لئی گئے فقط
لندن مین ایک مدرسہ بہت بڑا تہا وہ بنظر تخفیف مصارف شکست ہو گیا اور مدرسہ مین جو عجائبات چیرین ہر یک طرح کے نفیسہ اور
نمونہ اور کل جہاز رانی وغیرہ اور جسقدر کتب خانہ تہا وہ کل اسباب اور سامان روڑکے مین واسطی رونق تامس کالج کی آیا ہے
تفصیل اسکی بہت طول طویل ہی ہر چہ اینده مین یہ حال درج ہوگا ایک ایک چیز لائق دیدہی اور چونکہ فی الجملہ سنسنی ہی ناظرین
باتمکین کو ایک گونہ لطف حاصل ہوگا اس مختصر حال سی کہ ناظرین باغ و تمکین کو معلوم ہوگا کہ نقشجات ضلع وغیرہ شہر و مکان اکثر کاغذ پر ہوے
ہین اور ان نقشون سی بخوبی خطوط ممدودہ کے کچہہ نسبت و فراز کا حال معلوم نہین ہو سکتا مگر بیان اصراع ہوا ہی کہ اکثر نقشہ ضلع اور شہر قلعہ کی بیسکینڈی
اور مصالح سی بجسم تیار کی ہین کہ جسکی مشاہدہ حال سی بسبب بندے اور جھیل اور نالہ اور بلندی پہاڑ اور ٹیلہ اور قلعہ وغیرہ کی بخوبی معلوم ہوتی ہی

در مطبع احباب مقام رُوڑکی باہتمام حکیم سید علی اخبار ہذا طبع شد

والو کو بلا وقت نظر آوین فقط



نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۸۶۲ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ روز چہارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی موجہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی موجہ محصول ڈاک لیجاوے گی اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ بیوجنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے بعد اوسکی باتمام یا ماہوار حساب سے قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدار اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطبل کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون واسطے فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جیسا صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لایق اور طباع ہوشیار کی کہ جو
علم صرف و نحو اور فارسی محاورہ مین مستعد اور کتابت اور قواعد
و ضوابط املا اور انشا مین ماہر اور خوشخط ہو اور عمر مین تیس سال سے
کم اور ساٹھ سال سے زیادہ نہو ضرورت ہے اسطواسطے یہہ
اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ متصف اس صفت کا ہو
اور نوکری کرنی مطبع احباب کے منظور ہو تو درخواست اپنے
معہ اسناد مطبع ہذا مین ارسال کرے شرط پسند احباب مطبع
بالفعل تیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت
لیاقت اور عمدہ کارگذاری یکے ترقی ہوگے فقط

اشتہار

احباب مطبع ہی بعض احباب کو ایک شخص حافظ
قران مجید آمامیہ مذہب کے خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہے
اور اوسکو تیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی پس یہہ
اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی حافظ امامیہ مذہب نوکری
کرنا چاہی تو اطلاع اپنی مطبع احباب مقام روڑکے
مین کری اور جس مقام سی اویگا نصفی خرچ راہ پاویگا
اور جس روز روڑکی داخل ہوگا اوسی روز سی تنخواہ
پاویگا اور بخدمت فیضدرجت مشفقی جنابی حکیم سید انصر حسین
صاحب مہتمم مطبع مجمع البحرین لودہیانہ اور مشفقی
منشی سید امان علی صاحب مہتمم کشف الاخبار بمبی اور
مشفقی منشی مرزا محمد شفیع صاحب مہتمم مفرح القلوب کرانچی سندھ
و مشفقی مکرمی منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام
لکھنؤ اور مشفقی مکرمی منشی جمنا پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور
اور مشفقی مکرمی مہتمم جام جہان نما کلکتہ کے بافراغ سیاش
گذارش ہے کہ اس اشتہار کو بابذال فوارش و کرم اپنی اپنی
اخبار گوہر بار مین درج فرماکر مہتمم اور احباب مطبع کو مشکور
اور ممنون فرمانوین فقط

اشتہار

پہلی ہمنی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونی کتاب
جنتری نایاب مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب
کیا تہا چنانچہ اب دو نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہی جن جن صاحبون
کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت
اوسکی مطبع احباب مین بیکر طلب فرماوین فقط اور
محصول ڈمہ خریدار ہوگا فقط

مژدہ احباب

احباب را مژده باد که سرکار ابد پایدار فیض آثار گورنمنٹ
ہند سی بجلدی خیر خواہی و کارگذاری ایام خشک سالے
کے منشی محمد صدیق خان صاحب رئیس مرٹھہ ضلع وارہرمن
شرقی کو پروانہ خوشنودی مزاج معہ تنخواہ شش ماہہ انعام عطا ہوا
بنا بر طیب طبع احباب بنقل پروانہ معہ قطعہ تاریخ درج اخبار ہوتا ہے

نقل پروانہ محکمہ عالیہ گورنمنٹ
ممالک مغربی

شرافت پناہ نجابت دستگاہ محمد صدیق ضلعدار سلمہ
چون درین ولا از روی رپوٹ کرنیل ٹرنبل صاحب جنرل
سپرنینڈنٹ نہر سرکاری بحضور لامع النور بندگان نمبع الشان
نواب مستطاب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ
واضح و ہویدا گردید کہ آنشرافت پناہ در ایام قحط سالے
۱۲۷۰ھ از نہر سرکاری برسانیدن آب بکشت ہای مزروعہ
کاشتکاران بمحنت موفور و کوشش بلیغ بخیر خواہے
و جانفشانی انصرام و انجام آن بخوبی تمام نمودند در ادراک
ایمنی موجب رضامندی و خوشنودی بندگان نواب صاحب
تشم الیہم شد و حکم فیض شیم برای عطای تنخواہ شش
ماہہ بصیلہ چنین خیر خواہی شرف اصدار پیوست و حسب فرمان
معدلت توامان پروانہ کرامت نشانہ ہذا برای اعلان
رضامندی بندگان نواب صاحب ممدوح المدح مرحمت میشود
تا موجب اعزاز و تفاخر آن نجابت دستگاہ گردد و فقط
المرقوم دوازدیم ماہ اگست سنہ ۶۲ عیسوی

قطعہ تاریخ از سید جمعیت علی شایان سہارنپوری

خانصاحب کہ شہرہ آفاق اند — ہمدرد خلق و خوش خوئی
از گورنمنٹ یافتند انعام — صلہ کارہای نیکوئی
بمن کمترین اشارت رفت — بہر سالش بگوچہ میگوئی
عرض کردم بدیہہ حسب حال — غرت و افتخار نیکوئی
سنہ ۶۲

نوید فرحت جاوید

درین ایام میمنت انضمام باعث سعید بتاریخ ۲۸ ستمبر سنہ ۶۲
یوم یکشنبہ حینکہ میر عرس فوزیہ تفحص ذروان مغرب رفتہ بود
بمحل راجہ ٹیکا نہال سنگہ صاحب فرزند ارجمند دلبند
خاطر پسند میلاد مسعود نمود گروہ گروہ مساکین و محتاجان
و اہل حرفہ و اقوام طوائف حسب مراتب خود ہا بمدعا رسیدند
جشن عالی خاص با فیض بر فیض انعقاد شش حرف بحرف قلمبند
خواہد شد فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ از روی تحریر اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل کی تسطیر فرماتی ہین کہ ۲۰ اگست سنہ ۶۲ ۱۸
کو ہرات سی کابل مین خبر ائی کہ محمد صدیق خان لودین نے
جو رشتہ دار محمد رفیق خان کا ہی امیر کابل سی یہ اقرار کیا تہا
کہ جسوقت آپ شہر ہرات پر حملہ کرینگی مین قندہاری دروازہ
کہول دونگا چنانچہ سب ضروری انتظام ہوکر حسب مرضی
محمد صدیق خان کے ایکدن دہاوا کرنیکی واسطی مقرر ہوا
امیر صاحب نی روز مقیہ پر دس ہزار سوار و پیادون کو
بل ملان سی جانب ہرات روانہ کیا تاکہ وہ رات کیوقت
وہان پہنچکر شہر مین چہاپا مارین اور اوسطرف
محمد صدیق خان نے بہی اپنی آدمیون کو حکم دیا کہ اجانکو
قندہاری دروازہ منجانب ہو اس عرصہ مین سلطان احمد جان
کو اس امر کی اطلاع ہوئی اوسنی اس سازش کا احوال سنکر
اپنی توپچیون کو حکم دیا کہ دو توپین لیجاکر قندہاری دروازہ
کے دونون طرف اسطرح لگاوو کہ کسیکو خبر نہو تاوقتیکہ
غنیم آگی نہ بڑی وہ توپین سر نہون سلطان احمد جان

اس دروازہ کا انتظام کرکی خود معہ دو ہزار فوج کے
شہر کی باہر قندہاری دروازہ کی قریب پوشیدہ
آن بڑا امیر صاحب کی ایک ہزار سوارون نے دروازہ پر
دہاوا کیا اور محمد صدیق خان نے امیر صاحب کے فوج کو
آتی دیکہکر قندہاری دروازہ کہول دیا جب وہ سوار
دروازہ پر آگئی تب تو سلطان احمد جان کی توپچیون نے
دونون توپون سی گولی برسانی شروع کیے اور سلطان احمد جان
نے پیچہی سی آکر دروازہ بند کر دیا اور غنیم کی فوج کو شکست
دی اوسروز امیر صاحب کے فوج بہت کام ائی لوگ مشہور
کرتی ہین کہ سردار سلطان احمد جان نے محمد صدیق خان کو
قید کرلیا اور اوسکی گہر کو لٹوا دیا اور بعض کا یہ قول ہے
کہ اوسیوقت اوسکو قتل کر ڈالا فقط

۲۸ اگست کو محمد علی خان کے پاس دربار کیوقت چار سوار ایک
خط قندہار سی لیکر ائی اوسمین لکہا تہا کہ ۳ صفر سنہ ۷۹ ہجری
مطابق ۱۳ جولای کو بل ملان سی ٹہوری فاصلہ پر باہم محمد عثمان
سلطان احمد جان کی بہائی اور سردار شیر علی خان کے
تمام رات بہت خونخوار لڑائی ہی اور سلطان احمد جان نے

غنیم کو غالب دیکھکر چار ہزار سوار اور پیدل بہ سردارے
شاہ نواز خان اپنی فرزند کی اور بھیجی جسوقت عمر خان کے
پاس یہ کمک پہنچی ہرآت والون نے تلوار لڑای شروع کے
اور ۳ گھنٹہ تک کامل لڑای رہے قریب تہا کہ سردار
شیر علی خان کی شکست ہوی لیکن چار ہزار فوج امیر صاحب نے
اونکی مدد کیواسطے اور بھیجدی کمک ملتی ہی سردار موصوف نے
ہرآت والون پر دہاوا کیا غنیم تاب مقابلہ کی نہ لاسکی اور
پس پا ہوکر میدان سے بہاگ گئی سردار شیر علی خان شہر
فصیل تک اونکا تعاقب کیا اور قریب تہا کہ شہر مین گہس جائین
لیکن سلطان احمد جان نے قلعہ کی کہای کا پل توڑ دیا فقط
۲۹ اگست کو شاہ پسند خان امیر صاحب کے خاصہ دار کے
خط سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے کچھ سامان اور فوج سنگر کاجر کو
بھیجی تہی اور خود بہی وہان جانیکا ارادہ کیا تہا کہ سلطان احمد جان
نے اس امر سے مطلع ہوکر اور پانچ ہزار فوج اپنی لیکر اوس
اسباب کو لوٹ لیا امیر صاحب کی فوج سے مقابلہ بہی ہوا
اور طرفین کے آدمی مجروح اور مقتول بہی ہوی بہر امیر صاحب نے
وہان پہونچکر ہراتیون کو شکست دی اور سنگر کاجر بہی اپنے
قبضہ مین کرلیا سلطان احمد جان ہرات مین بہاگ گیا فقط

۳۰ اگست کو قاضی خان ملا خان کا خط اوسکی بیٹی کی نام امیر صاحب
کے لشکر سے آیا اوسکا یہ مضمون تہا کہ سردار محمد امین خان
کچھہ فوج لیکر لشکر سے تہوڑی دور گئے تہے کہ سردار شاہ نواز خان
فرزند سلطان احمد خان سے اونکا مقابلہ ہوا اس لڑای مین
شاہ نواز خان نے خوب شجاعت کی داد دی اور محمد امین خان
میدان سے بہاگ نکلے ہراتیون نے امیر صاحب کے لشکر تک اونکا
تعاقب کیا اور پہر ہرآت کو اولٹ گئے امیر صاحب شاہ نواز خان
کے بہادری کو سنکر بہت خوش ہوئی اور اونہون نے
سردار محمد شریف خان کو واسطے تعمیر ایک قلعہ کے بمقام
آنارورہ اور وقلعہ بمقام تیمنی حکم دیا اور فرمایا کہ اور
جہوٹی جہوٹی قلعہ سب مسمار اور منہدم کردی جاوین امیر صاحب کا
یہ بہی عندیہ ہی کہ بمقام سبزوار ایک چہاونی طیار ہوجاوے
کیونکہ وہان ابہی ایک قلعہ تعمیر ہوچکا ہی لیکن خرچ کیواسطے فی
مجبور ہین فقط

۱۳ اگست کو حاکم نعمان نے سردار ولی محمد خان کو طلب
کرکی دو مہار شتر اور ایک گہوڑا اونکی نذر کیا اوسکی
عوض مین اونہون نے بہی ایک خلعہ اور ایک شال حاکم موصوف
کو دیا امیر صاحب کے لشکر سے ہر روز مراسلہ جلی آتی ہین اور

اوکی مضمون سی مستنبط ہی کہ فوج مین رسد کا بہت قحط ہے
یکم ستمبر کو ترکستان سے جو خط لائی اوسمین الفتاح ہوا کہ
سردار فیض محمد نی بڑی تہاک سی سردار ولی محمد خان سے
ساتہ ملاقات کی جب ولی محمد خان آنجہ کو جانوالی تہی تب
ایک خط سردار محمد افضل خان کا آیا اوسمین لکہا تہا کہ تم کندز کو
جاکر وہان زرمالگذاری تحصیل کرو اور تا وقتیکہ محمد اعظم خان
ہرات سی معاودت نکرین وہان رہو چنانچہ ولی محمد خان نے
اس خط کو پڑہکر جانب کندز کوچ کیا سردار محمد علی خان حاکم کابل
نے یہ حالات سنکر کہا کہ امیر صاحب کی مرضی سی ولی محمد خان
کندز کو بہیجی گئی ہین کیونکہ اونکا تہیہ محمد اعظم خان کو حاکم
سبزوار مقرر کرنیکا ہی فقط
۲ ستمبر کو غلام محمد خان کا خط جو ہمراہ سردار جلال الدین فرزند
اکبر خان مغفور جانب ایران اور مکہ وغیرہ کو گیا تہا امیر صاحب
کے لشکر سی آیا اوسنی لکہا تہا کہ مین معہ سردار جلال الدین
بخیریت تمام امیر صاحب کی لشکر مین پہنچا اور امیر صاحب
سردار موصوف کی ساتہہ بہت التفات سی پیش آئی
ایران سی انکا سبب یہ ہے کہ جب ہم طہران مین گئے
تو شاہ ایران نی سردار مسطور سی ایک معقول وظیفہ مقرر
کردینی کا اقرار کیا لیکن دوسری ملاقات مین شاہ نی اون سے
فرمایا کہ تم بہلی اپنی وطن مین جاکر وہان کا بندوبست بخوبی
کراؤ چنانچہ اب وہ اس باب مین امیر صاحب سے صلاح لینی یہان
آئی ہین اوسخط مین یہ بہی مندرج تہا کہ بسبب کمیابی سامان
رسد کے امیر صاحب کے فوج کو بہت تکلیف ہے اور امیر صاحب کا ارادہ
سنگر جانی کا بہی ہے فقط
۳ ستمبر کو ہرات سی خبر آئی کہ سلطان احمد جان سی چار لڑائیان
ہوئین سب مین امیر صاحب فتحیاب ہے سوای ایکمرتبہ کی جسمین
شاہ نواز خان نے محمد امین خان کو شکست دی تہی بلکہ
اوس مرتبہ بہی بہر امیر صاحب نی اوسکو بہگا دیا طرفین کے
فوج بہت کام آئی اور اب سلطان احمد جان ہرات سی باہر
نہین نکلتا امیر صاحب نی محاصرہ کر رکہا ہی اور اپنی فرزندون
اور خان لوگون کو حکم دیا ہے کہ مورچہ تیار کرلو اور شہر مین
سنگ لگادو بلکہ سردار محمد شریف خان نے ایک
سنگ کہای کی اوسطرف شتر مندم آگی تک لگادی ہے
امیر صاحب کے لشکر مین خبر ہی کہ ایک بڑا دہا وا ہرات پر
کیا جائیگا لیکن کابل مین عجب طرح کی خبرین یار لوگون نے
مشہور کر رکہی ہین کوئی کہتا ہی کہ سربلند خان کے بیٹی اور

سلطان احمد خان مارٹینی کسی کا قول ہے کہ سردار محمد خان
سلطان احمد جان کا بھائی کام آیا اگر یہ خبر صحیح ہین
تو بہ شرط ثبوت انیدہ حوالہ قلم کیجاویگی فقط از اخبار عالمتاب

پشاور

صاحب مصنف دہلی گزٹ تحریر فرماتی ہین کہ وہان کی ایک
جھٹی مورخہ ۱۲ ستمبر سی مفہوم ہوا کہ کئی ہفتہ پہلی بسبب رفع ہونے
مرض مہلک ہیضہ اور شروع ہونے موسم سرما کے یہان کے لوگ بہت خوش
اور راضی ہوگئی تھی مگر بہر حوری ہماری مبدل بہ تیرگی ہوگئی
— ۹ تاریخ کی صبحکو ۹۹ رجمنٹ ہائیلنڈرز اور توپخانہ کو اس
بیماری نے یکایک ایسا پراگندہ کردیا کہ ڈاکٹرون کو بھی پریشانی
اور سراسیمگی ہوگئی یعنی سات یا آٹھہ آدمی ہات کی ہات مین اس
مرض سی راہی ملک بقا ہوئی اور صبح اور شام کی ماتمی بندوقون
کے جھوٹی سی لوگون کے جی جھوتی جاتی ہین شاید پھر
حسب طریقہ سابقہ کی فوج کئی حصون مین منقسم ہوکر ادہر
اودہر بھیجدی جاوے اب چارون سی برابر سردی رہتی ہی اور
چہار طرف ابر غلیظ محیط اسمان رہتا ہے لیکن یہ تماشا ہی کہ ایک
بوند نہین پڑتی بخار کا بھی چہاوے اور شہر مین کچھ کم زور
نہین ہے فقط ایضاً

اٹاوہ

وہان کے ایک مکاتبہ سی موضوح ہوا کہ کئی روز گذری اٹاوہ کے
پولیس ضلع اٹاوہ نے بکمال شجاعت و دلیری ایک شخص
مسمی شیوچرن کو گرفتار کیا کہتی ہین کہ یہ آدمی دوسری درجہ کا
صوبہ دار لودہیانہ رجمنٹ کا تہا جسکی دو کمپنیون نے ۱۰ جون ۱۸۵۷ء
کو بمقام جون پور سرکشی کرکی اپنی کمانیر افسر کو قتل کیا تہا
اب اوسکا یہ بیان ہے کہ مین اوس زمانہ مین اسپتال مین تہا البتہ
یہ غلطی مجھسی سرزد ہوئی کہ مین بعد بلوہ اپنی کمانیر افسر کے
پاس بمقام بنارس حاضر نہین ہوا صاحب خبر کہتی ہین کہ اس
صوبہ دار کا حال اوسکی رجمنٹ کی اف خوب جانتی ہونگی
کہ کیا کیا گناہ کبیرہ اور صغیرہ اوس سی سرزد ہوئی تھے
کہ جن جن لوگون کو اوسکی بدمعاشی اور نمکحرامی کا حال
معلوم ہوگا ضرور امکاتبات اپنی بابس صاحب مجسٹریٹ
اٹاوہ کی روانہ کرینگی فقط ایضاً

حیدرآباد

سابق ازین چپاتیون کے تقسیم کا حال اضلاع دکن مین درج
وقایع ہوچکا ہی اب انگلشمین اخبار مین بحوالہ ایک چٹھی آمد
حیدرآباد مرقومہ ۱۳ اگست سی ہویدا ہوا کہ اب اس اضلاع مین

ایک ٹوکری جسمین کچھ گرنان اور کچھ بچون کے لپڑے
بھری ہوئی تہی وہ دیہہ بدیہہ و قریہ بقریہ گردش کرتے
ہوئی شہر برار مین پہنچی لیکن یہ نہین معلوم کہ وہ کہان سے
ائی اور اصل بھیجنے والا اوسکا کون ہے اتنا لوگ کہتے ہین
کہ یہ ٹوکری اطراف عال سی معہ ایک رقعہ کی کہ جسمین ہر
موضع کی نمبردار کو ہدایت ہے کہ وہ اپنی کانون مین بوجاکر
بھیجے روانہ کری اور اوسمین کچھ اسی قسم کے اشیا ہون
ملادے مگر رقعہ مین کسی گرو یا سادہ یا برہمن یا دیہا پرش کا نام
نہین لکھا ہی ظاہر یہ بات بطریق بوجا کسی دیوتا کی معلوم ہوتے
ہی کیونکہ اندنون مین اوسطرف کے دیار و امصار مین قحط سالی
اور وبا ہیضہ کا بڑا زور ہی شاید اوسی کے دفعیہ واسطے
رواج کے برخمہان اور منجمان نے یہ تدبیر نکالی ہو گے فقط انتہا

لاهور

بڑے افسوس کے بات ہی کہ وہان کے جہاونے مین ہیضہ کا
زور ہوا کپتان گاڈبی صاحب جو قایمقام کمانیر رجمنٹ
سوار ان نے اس مقیمہ جہاونے میانمیر تہی اونہون نے قریب ایک
بجے بعد دوپہر ہیضہ کیا اور جانبحق تسلیم ملک بقا ہوے
پہلی ملٹری کا آرادہ تہا کہ فوج کو جہاونے مین واپس بلالین
مگر اب بباعث واقع ہونے ان وارداتون کے شاید
ابہی اوسکی آنی مین توقف ہو کہتی ہین کہ ۱۷ رجمنٹ مین
آدمی اور چھ پاسات آدمی توپخانہ مین معہ زن و بچہ کی اس
مرض سی مرگئی — ابر اسمان پر گہرا رہتا ہے اور توقع ہی بارش کی فقط انتہا

سزا

پیپلس فرینڈ اخبار سی نقل ہے کہ ایک بہشتی نی استغاثہ
اپنا بدین مضمون کچہری فوجداری مین پیش کیا کہ میری غیر حاضر
مین میری جورو نے ترغیب و تحریک اپنی والدہ کی ایک
دوسری بہشتی سی شادی کرلی لہذا امیدوار ہون کہ بعد تحقیقات
تینون کو سزا ہو عورت نے اپنی اظہار مین لکہوایا کہ پیشتر دوسرے
شادی کرنیکی مدعی نی مجہی طلاق دیدیا تہا اور اسی سبب سی
مین فعل مختار ہوئی اور شادی اپنی دوسری کرلی مگر اسبات کا
اثبات کچہری مین نہ کرسکی مرد جدید نی یہ عذر کیا کہ میں بباعث
دی طلاق کے جیسا کہ اس عورت اور اوسکی ماں نے بیان کیا تہا شادی اپنے
کرلی اوس عورت کے ماں کا یہ بیان ہے کہ میں کبہی اس لڑکی کی خاوند جدید سے
نہین کہا کہ حقیقت مین اسکی خاوند نی اسی طلاق دیدیا ہو فقط جب
بیان بیٹے کی کیا تہا جبانچہ وہ بری ہوئی اور [illegible]

بہادر سی اوس جوان عورت کو بعد ثبوت جرم دو برس کے
قید کا حکم صادر ہوا اور اوسکی نئے خاوند کی نسبت حکم ہوا کہ
پچاس روپیہ جرمانہ دی اور اگر زر جرمانہ داخل نکری تو چھہ
مہینے قید رہے فقط ایضاً

راجہ تلا رام

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بذریعہ تحریر ایک اپنی کا رسپانڈنٹ
ہندوستانی لاہور کے کہ جنکی بابت سے تھوڑی ہی دن ہوئے
قندہار سی خبرین متعبر پہنچی ہین رپ صفحہ فرماتی ہین کہ راجہ تلا رام
رئیس ریواڑے کہ جو ایک نامی سرکش اور مشہور باغی ہے
وہ امیر صاحب کی کمبو مین ہین توقع پہنچا ہے کہ اس بزرگ فش
عالی مرتبت سی کچھ عذر اپنی پیش کر کی واسطی معافی قصورات کے
سرکار انگریزی سی اُنکو اپنا کفیل بناوے فقط ایضاً

نانا راو

انگلشمین اخبار نے بابت نانا راو متوفی کے یہ خبر
تازہ پائی ہے کہ قوم بھیلاس کے ساتھہ وہ ممالک متوسط ہند
مین سرگردان اور پریشان پھرتا ہے اور اب اوسکی حالت تباہ
اور نہایت تنگ ہی اور بعضی یہ بھی کہتی ہین کہ وہ نیپال
باغی کی پاس کہ جو ایک مشہور ڈاکو اور مردم آزار ہے
قیام پذیر ہو کر اپنی دن پوری کرتا ہی اور اوسکو کاڈ
ڈکیتی و زہر دینے وغیرہ مین صلاح دیتا ہے فقط ایضاً

خودکشی

ایک شخص اسپانیر باشندہ ملک اسپین کہین سے کچھ
دولت کما کی اپنی گھر جاتا تہا اثنا راہ مین جب لندن
مین اوسکا گذر ہوا تو ایک عورت کی مکان پر اوسنی اقامت
کے اتفاقاً اوسکی بیٹی سی آنکھہ لگ گئی اور اوس عورت نے
ایسا عشرت مین فریفتہ کیا کہ چند ہفتہ مین جو روپیہ کہ وہ لایا تہا
تمام و کمال خورد برد کر دیا جب اوس لڑکی اور اوسکی
ماں نے دیکھا کہ یہ شخص مفلس ہو گیا تو گھر سی نکال دینے کے
تدبیر کے یہ کیفیت اسپانیر کو معلوم ہوئی ایکدن اوس
لڑکی یعنی اپنی اشنا کو مار ڈالا اور آپ تپنچہ مار کی مر گیا فقط

کلکتہ

ہندو پیٹریٹ کی حوالہ سی راقم اودہ گزٹ لکہی ہین کہ یہ
تحریر یک مہاراجہ مان سنگہ بہادر قائم خنگ ہندت
راج نرائن صاحب وکیل راجہ اینٹی نے بصور ملاٹ صاحب کے
طلب کے خباب ولیسرای و گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے
درخواست کو منظور فرمایا۔ سنا گیا ہی کہ صاحب ممدوح

گورنمنٹ ہند نے مسٹر ڈولن صاحب کو امریکا کو بھیجا ہے
کہ وہان جاکر تجارت روئی کا انصرام کرین اور اونکی ہمراہی منچسٹر
کے کمیٹی کا ایک ایجنٹ جائیگا فقط —

۲۴ ستمبر کو کرنیل کلارک صاحب کمشنر ستیاپور کلکتہ سے
نیرمیت ولایت سوار ہوگئے فقط از اودہ اخبار

سیلاب اٹک

اس سال طغیانی اس مرتبہ پہونچی کہ مقام مٹھن کوٹ جس جگہہ
بابا فرید شکر گنج کا فرا ہے اور تعظیما لوگ کہتے ہین
کہ اوسکو دریا سے کبھی آزار نہ پہونچی گا سیلاب مین
آگیا بلکہ ساری شہر مین بہا آگئی فقط ایضا

حیدر آباد

اودہ گزٹ سے مستنبط ہی کہ اس جگہہ ہنگامات نی بوجہ
نہ پانی تنخواہ کی سربازار کہ اون کے محل تہی اینٹ پتھر پھینکنا
شروع کیا اور کئی بازاری آدمیون کے سر پھٹ گئی نایب
نظام الملک نے وعدہ وعید پر تنخواہ کا حوالہ کرکی یہ فتنہ فرو
کیا اور ایسا ہی پایا جاتا ہے کہ شمس الامرا اور فوج نظام مین کچھہ
ہنگامہ ہوگا اور اس مین فقط عرب اور حبیت ہی شریک ہین

فقط ایضا

اجرای مطابع جدید

مہتمم والاہم اخبار عالم نے ہر چہ مورخہ ۱۰ ستمبر
سنہ ۱۸۶۲ مین رای درباره اجرای اخبار جدید طلب کی
ہے کہ قبل اسکی ہر چہ آوده اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۶۲
مین لکھہ چکے ہین غالبا ہماری بزرگان ہمعصر نے اوس
مختصر عندلی اور رای ناقص کو پسند فرمایا ہوتہ دل سی
راقم منشی مفتی گنیشی لال صاحب مہتمم جلوہ طور کے
رای سے اتفاق کرتا ہی اگرچہ بزرگ تحریر جدا ہے لیکن ماحصل ایک ہے

فقط ایضا

بہرائچ

خبر ہے کہ مسٹر مس صاحب جائنٹ کمشنر لکھنو کو تبدیل ہوکے
اور ہمارے کارپرداز ہاتھ استفسار اس خبر کی کہ اوس کتب خانہ
یادگار میجر اسٹیل صاحب مین جو بہ صرف زر خبدہ مقرر ہوا ہے
ملاحظہ اور سیر کی واسطی عامہ خلایق مجاز ہونگی یا حضرت
خبدہ دار) تحریر فرماتے ہین کہ کتب خانہ مذکور مین وہ ہے
لوگ ملاحظہ کرنیکے مجاز ہین جنہون نے روپیہ دیا ہے لیکن
روسا سی بھی مجاز ہین ؟ تہا کر نہہ مہاجن نے سکرور کے
پوئیس مین آکر رپورٹ کی کہ ۱۷ تاریخ شب کو جو ۱۹۹۶
روپیہ اسکا جو راکر لے گئے اور بہت سا اسمین سے روپیہ
اس کے یہان امانتا تہا ؟

۱۰ ستمبر کو بجان سنگہ قوم سکہہ کو کہ جسکی عمر ۱۰ برس کے تہی
موضع ننال پورہ مین بسبب عداوت اوسکی خاندان کے کسی نے

قتل کیا فقط ایضاً

رشوت ستانی کی سزا

از روی دہلی گزٹ ایک صاحب شملہ سے تحریر کرتی ہین کہ مقدمہ رام پرشاد سررشتہ دار سابق کمشنری این روی ستلج کا فیصلہ ہوگیا انکی صفائی کی گواہ برخلاف ہوگئی اور رام پرشاد کو بجرم رشوت ستانی تین برس کے قید اور دس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ان کے بھائی پر بھی جو اس ناجایز حصی مین شریک نہی تین برس کے قید اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۔ کوتوال شملہ کو جنہون نے اسکی پہلی پہل اطلاع کی تہی اور وجہ ثبوت گذرانے چار ہزار روپیہ انعام سرکاری عطا ہوا فقط ایضاً

جشن مکتب

ہماری شفیق مکرم دیوان ٹہاکر پرشاد صاحب برادر کلان دیوان اننت رام صاحب کہ جنکا اقتدار عہد شاہی کا ہر کہ ومہ روبرو ہی اودہ پر روشن ہی اون کی نبیرہ نونہال رگھناتھ پیاری طال عمرہ نعیمی صاحبزادہ منشی بانکی لال صاحب کہ جوان باتمیز اور لیاقت ودانش مین یکتا ہین حلقہ مکتب بتکلف امیرانہ بتاریخ ۲۸ ستمبر سنہ ۶۲ء ہوا خوروز نوشی مرادرے ورقص وسرود جلسہ عام لایق ہزار تعریف ہی ہر چند دہ اکلا زمانہ نہین اوس عہد کا سا سامان کہان لیکن یہ جلسہ بھی قابل دید تہا

گورکہہ پور

نسیم جونپور نمبر ۹ مورخہ ۱۳ ستمبر مین مرقوم ہے کہ ایک خط آمد گورکہپور مورخہ ۱۳ ستمبر مین تحریر ہی کہ عرصہ بندرہ روز کا گذرا کہ مقام گورکہپور محلہ بالنسواڑہ مین ایک باغ انبہ کا کنارہ دریا کی موسومہ باغ کوتوال شہر واقع ہے پانی کی سبب سے زمین کنارہ باغ کے کٹ گئی اوسمین سی ایک صندوق نکلا اوسکو جو نکالکر دیکہا تو ایک نعش کفن مین لپٹی ہوئی تہی رلیش سفید اور رنگ اور سر کے بال مثل زمندون کے معلوم ہوتے تہی کفن بہی نیا معلوم ہوتا تہا کوئی آثار کہنہ ہونیکا نہین تہا اسکی نکلنی سی بہت سی آدمی شہر اور قرب وجوار کے دیکہنی کے واسطی فراہم ہوئے زبانی مردمان مسن اور پورانے عمر والون کے معلوم ہوا کہ یہہ نعش دوسو برسکی ہی مالک باغ نے اوسکو باحتیاط تمام دوسری جگہہ مدفون کردیا فقط از اخبار عالم

ڈہاکہ

جام جہان نما کلکتہ نمبر ۸۱ مسطورہ ۱۹ ستمبر مین ایک دوست کے تحریر سے لکہا ہی کہ مقام ڈہاکہ مین ۷ ستمبر کو شام کو وقت انریبل سیسل بیڈن صاحب نواب لفٹنٹ گورنر بنگال تشریف فرما ہوئی دوسری روز اشتہار ملاقات امرا اور رسا

وصاحبان انگریز مقام مذکورہ پنگاہ نواب ممدوح سے
جاری ہوا چنانچہ گیارہ بجی دن کے صاحبان انگریز واسطی ملاز
کے جہاز قیام گاہ نواب ممدوح پر جمع ہوے صاحبان عالی
عہدہ کے ملاقات معہ اظہار زمام وعہدہ مسٹر بکلنڈ صاحب
کمشنر ڈاکہ نے نواب موصوف سی کرای باقی صاحبان انگریز
کا صرف سلام ہوا بعد تین بجی دن کے روسار ومعززان شہر
تشریف لائی اور سب سی جہاز کی جہت پر پیادہ ہوکر
ملاقات فرمائی اور ٹہوری دیر ہر ایک سے حسب موقع تقریر
اور گفتگو مختصر فرماکر رخصت فرما یا خواجہ عبد الغنی صاحب جو رئیس
اعظم مقام مذکور ہین اونسی معہ خواجہ احسن اللہ صاحبزادہ اونکے
کے بہت لطف اور قدردانی سی ملاقات خاص فرمای اور
اندر جہاز کی طلب فرماکر باخلاق تمام اپنی نزدیک بٹہایا
اور نصف گھنٹہ تک مکالمہ فرماتی رہی اس حلسہ مین مجرصاحب
کمشنر اور ہردو خواجہ صاحب ممدوح کے اور کرسیلو باریا
نہ تھی خواجہ صاحب مغری الیمانی نواب محتشم الیہ کے
جسقدر تکلف اور لطافت سی دعوت کی بیان اوسکا اس مختصر مین
کنجایش مذکور نہین ہوسکتا اس روز دس بجی شب کی نواب
لفٹنٹ گورنر معہ لیڈی صاحب وصاحبان سیکرٹر وکمشنر واسطی دعوت

خواجہ صاحب کی تشریف فرما ہوئی مقام دعوت کا الات
شیشہ سے مثل جہاز اور فانوس اور ہانڈی اور لمپ وغیرہ
سی نہایت درجہ آراستہ اور دل کش تہا اور دریا ہی مقام
دعوت خواجہ صاحب تک جو فاصلہ پانسو قدم کا ہی برابر فرش
قالین اور چاندنیکا بچہا ہوا تہا اور روشنی قنادیل اور کنول وغیرہ
کے عجب بہار افزا تہی بروقت تشریف لانے نواب ممدوح
سلامی توپون کے ادا ہوئی نواب ممدوح اس سامان عشرت
عنوان کو ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوئی اور تاج گہر مین تشریف
لیگئے وہان جاکر سب صاحب ناچنی اور گانی مین مشغول ہوئی چنانچہ
نواب لفٹنٹ گورنر مع صاحبہ صاحب جج کی ساتہہ اور لیڈی
صاحبہ یعنی مع صاحبہ صاحب لفٹنٹ گورنر ممدوح صاحب کمشنر کی
ساتہہ ناچنی لگین باجہای ارغنون باواز وصدای گوناگون
بجتی تہی بعد ساڑہی بارہ بجی کے حسب فرمانی خواجہ صاحب کے
نواب ممدوح اور سب صاحب واسطی کہانا کہانی کی مشغول ہوے
میزون کے چادرین اور ظروف بہت پرتکلف اور عمدہ تہی
جسکی دیکہنی سی نواب ممدوح اور سب صاحب بہت محظوظ ہوئی
بعد فراغ کہانی کی آتشبازی جو بافراط تمام تیار ہوئی تہی سر ہوئی
اور قریب دو بجی کی نواب ممدوح رخصت ہوئی اور خواجہ صاحب

بہت تعریف اور توصیف کرکی فرمایا کہ عنقریب ہم کالکہ
مین خواجہ صاحب سے ملاقات کرینگی فقط ایضاً

کو بدلے گئے اور بجای اونکی اضلاع مذکورہ سے
اور ملازم بھیجے جاوینگے فقط از اخبار مفید خلایق نمبر ۳۱

امرتسر

بیماری ہیضہ کو اب فضل الہی سے کچھہ تخفیف ہے اور چونکہ حکام
کو اسطرف توجہ از حد ہے چنانچہ سب فرقون کے سرغنون کو جمع
کرکے حکم دیا ہے کہ سب لوگ ہر روز غسل کرین اور کپڑی صاف
پہنین اور مکان صاف رکھین بلکہ سفیدی کراوین جسکی کسیکو مقدور
نہو سرکار ہی مدد کیجاویگی جسکی موجب تمام بازار اور مکانات
سفید اور صاف ہوتے جاتی ہین اور سب لوگ صاف ہی
رہتی ہین اور کپڑی بھی صاف رکھتی ہین اور جو جہلہ کہ تاکید
عطارون اور حکیمون کو معالجہ اور دیانت معتبر کے رکھتی ہین
ہوتے ہے علاوہ اسکے امید ہے کہ ایسی تدابیر سے بہت آفاقہ
ہوگا اور جلد استیصال کلی اس بلای ناگہانی کا ظہور مین آویگا
سپاہیان گورہ اکثر بیمار ونجات مین چلی گئی ہین اور انمین سے
فضل الہی ہے ۔ تاریخ دوم ستمبر کو حسب تجویز جناب صاحب
کمشنر بہادر امرتسر سوای منشی رسک بہاری لال سررشتہ کے
سب ملازمان محکمہ راجہ تیج سنگہ بہادر مجسٹریٹ و تالہ کی
اضلاع لاہور و امرتسر و گورداسپور و سیالکوٹ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بذریعہ تحریر ایک عنایت فرمای معلوم ہوا کہ منشی الہی بخش صاحب
سوداگر کوہ لندہ ہوتے اپنی ہین طمنچہ مارکر قتل کیا اور باعث
قتل نفس اسکا یہ ذریافت ہوا کہ منشی صاحب مرحوم نے ایک
طوائف کشمیری نامی پیری سنی کار کرلیا تہا چونکہ یہہ قوم راہ رو
دوغا باز فریب دہ ہے اور ایمین کجی و بدنہادی بمجبول
و مستور من وجہہ ہین طوائف مذکور اور منشی صاحب مرحوم کے
نزاع واقع ہوا اور ہرچند منشی صاحب نے اوس عورت کو طریقہ
نا شایستہ سی منع کیا لیکن اوسنی کہنی منشی صاحب کو کان نہ دھرے
سمجھکر اپنی طریقہ بد کو نچھوڑا آخرکار منشی صاحب نے از غایت
غیرت و حمیت اوسکی افعال قبیحہ پر متنبہ کرکی اپنی ہی طمنچہ سے
ہلاک کیا اور بعد مین یہہ بھی معلوم ہوا کہ منشی صاحب نے اولا
اوس طوائف کو قتل کیا و بعدہ بضرب طمنچہ اپنی ہی ہلاک کیا
اس واقعہ سخت سی رنج و افسوس کمال عاید حال دوستان صداقت
سگال ہوا کہ نہ قلم کو یارای تحریر اور زبان کو قوت تقریر منشی صاحب
کے کام اچھا کیا تہا کہ جسکا یہہ انجام نافرجام ہوا فقط

این ماتم سخت است کہ گوئید جوان مرد

افسوس کہ نامہ جوانی طی شد ۔ وین تازہ بہار زندگانی طی شد
آن مرغ طرب کہ آشیانش دل بود ۔ خود میدانیم کہ کی آمد کی شد

ہیہات ہیہات جسد کم سی خبر و حشت اثر انتقال غیاث خان تایب ماعدا رنہم جمعین خلافت رشید لعل خان صاحب سو والگی احباب مطبع اور رقم اخبار نی سنی ہے تا ایندہ ماہ وسالہ وبقراری ہے بوقوع اس واقعہ جانکاہ ہوش رباغم افزا کے جملہ احباب اور ہواخواہان کے دلپر رنج واندوہ وقلق واضطراب طاری ہے واویلا ومصیبتا یہ کیا سخت واقعہ ناگزیر ہے نہ قلم کو طاقت تحریر ونہ زبان کو حوصلہ تقریر ہے ؎ فریاد کہ یارای سخن نیست زبان را ۔ بربست غم وغصہ رہ نطق بیان را

ہی ہی اس چرخ ستمگار کجرفتار کے رفتار ناہموار سی کیسی کیسی صدمہ اوہانے پڑتی ہین اس کمبخت کی اطوار نا ہنجار سی انسان ضعیف البنیان کو حالات نادیدنے وواقعات ناشنیدنے بمجبوری سننی پڑتی ہین اسکی جفا اور ستم کا بیان کہان تک ہے صداقت اسکی احوال گذشتگان سی عیان ہے ؎ دارا وسکندر وجم وکسری کے ۔ رفتند ازین جہان گذران یک یک

ایسی حالات مین انسان خستہ مجبور لاچار ہی بہرحال رضای حق مقدم اور رجوع وفزع اسکا محض بیکار ہے بس ہمکو اور جملہ وابستگان اور احباب خان مرحوم کو چاہی کہ بفحوای آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کی تصویر شکیبائی انتیار کرین اور بسبب حق خان مغفور استدعای مغفرت وبحق بس ماندگان دعا مزید عمر دولت بجناب غفار کرین فقط

نئی شق

قصبہ منکلور کہ روڑکی سی فاصلہ پانچ کوس پر ہے وہان کی خبر ہے اور بیان کو نیدہ معتبر ہے کہ وہان ایک شخص مسلمان کے یہان اول ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوسکی کیس روز بعد ایک لڑکی مردہ ناقص الخلقت پیدا ہوئی کہ جسکی ایک شق مثل مولود صحیح سالم کے انکہہ کان نصف ناک ہاتہہ پاون سب موجود تہی اور دوسری شق مین ہاتہہ پاون انکہہ ناک کچہہ نہ تہا اوسکی صورت دیہاتی والے کہتی ہین کہ اوسکی شکل سی ایسا معلوم ہوتا تہا کہ یہ لڑکی ہے فقط

جواب

صاحب مہتمم انجمن مبنی بنسبت خبر بہائی استفسار فرماتے ہین کہ حال اس خبر کا مفصل لکہنا چاہی حسب الارشاد اولی گذارش کیا جاتا ہی کہ اس خبر کو ہمنی صحیفہ برق خاطف نمبری موخرہ ۲۷ اگست سی بلا تصرف نقل کیا ہی اور صاحب برق خاطف نے خبر مذکور کو بحوالہ رنگون تایمس درج صحیفہ فرمایا ہے

اور زیادہ تحقیق و تفصیل اس خبر کی راقم کو معلوم نہین
کہ عرض کرتا اور صاحب ممدوح اسکے عنوان اس خبر کا بلفظہ قرار
تحریر فرماکر ایک جملہ زید کہ صاحب اسسٹنٹ مستر مری مادے
بے ادائی قرض ساہوکاران ایک جہاز پر سوار ہوکر بھاگ
گئے یہ جملہ اصل عبارت اخبار برق خاطف اور نیز مظہر العجائب
سے زیادہ ہے یہ شاید کسی اور اخبار سے لکھا ہوگا لہذا
عبارت برق خاطف مگر رانبظر تصدیق درج ہوتے ہے فقط

نقل

رنگون ہمس ایک انگریزی اخبار کی تحریر ہی کہ ملک برما کے
مارت مان سرحد پر لفٹنٹ نل لڈ اور اسکی ہمراہی کی آدمیون
کو لوٹ کر وان کے ڈاکہ زنون نے جان سے مار ڈالا تھا تو
اس کے عوض مین اسجگہ کے گورنر کو برما کے سرکار نے ہلاک کیا

جلسہ سعید ذکر قرآن مجید

رای فیض سرائی ناظرین پرچہ ہذا پر واضح ہو کہ جو صحیفہ
اخبار مظہر العجائب مین اشتہار حافظ قرآن مجید آمامیہ
مذہب کا درج ہوا تھا اور ہنوز ہوتا ہی بموجب اشتہار
مرزا حمید بیگ صاحب ولد مرزا محمد بیگ صاحب سپہاسالار
یہان روڑکی مین تشریف لائی اور مطبع احباب کو
قدوم میمنت لزوم سے رونق و زیب و زینت بخشی

اور تین چار روز تشریف اوری اونکی ہی حسب
درخواست مرزا صاحب ممدوح تجویز منعقد ہوئے جلسہ
امتحان کے مقرر ہوئے اور بنا بر اگاہی صاحبان ممتحن کے
انہی سے مندرجہ ذیل تحریر کے گئے اور ہر ایک صاحب کے
خدمت مین بھیجی گئے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت فیضدرجت بدرجے صاحبان و حافظ صاحبان مقام روڑکے
کمترین سید امراو علی مہتمم مطبع احباب احباب مطبع کے
طرف سی گذارش کرتا ہی کہ اگر حضرات کو معلوم ہوگا
کہ درینولا مطبع احباب مین قرآن مجید فرقان حمید کے چاپنی
کے تجویزی اور احباب مطبع چاہتی ہین کہ اس کار خیر مین
جسقدر کوشش بلیغ ہنوز ممکن ہو اوسقدر کوشش اور جہد
کیجاوی اور حافظ قاعدہ دان منتخب شخص مذہب اثنا عشریہ
اور حنفیہ جمع کئی جاوین چنانچہ واسطی حافظ مذہب اثنا عشریہ
کے برچہ مظہر العجائب مین اسکا اشتہار دیا گیا اور
بالفعل تنخواہ حافظ مذکور کی تیس روپیہ ماہواری مقرر ہوئے
غرضکہ خدا کی فضل سی یہ شہرت تمام ملک ہندوستان
بلکہ ایران سی توران تک ہوگئی خدا کا شکر ہے
کہ درخواستین بہی حافظان قرآن مجید مذہب اثنا عشریہ

مطبع مین آئی گئے بلکہ ایک حافظ مرزا حمید بیگ صاحب
ولد مرزا محمد بیگ صاحب آمایہ طریقہ کے سہارنپوری ہی امید ملاوے
مطبع احباب اور اتمام طبع قران مجید کی ای ہین احباب مطبع کو
خدا کے ذات سی امید قوی ہے کہ اوربت اشخاص حافظ قران
شریف اسیطرح اشتہار کا مضمون سنکر مطبع احباب کو رونق
بخشین یہ حافظ سہارنپوری جانتے ہین کہ بالفعل ہمارا امتحان حسب
طریقہ مروجہ حافظان حلب مین ہوجاوے پس آپ صاحبون کے
خدمت فیض درجت مین گذارش ہے کہ ازراہ انبدال وکرم بندہ نواز
آج بوقت نو ساعت چہارگھنٹہ روز بمقام مطبع کوٹی لعل حالصاحب
سورا گر رونق افروز ہوکر امتحان حافظ مذکور کا لین اور جسوقت
دیگر حافظ اونیگی اسیطرح اونکا امتحان ہوگا جسکو اکثر صاحبان
والامکان ممتحن لایق اور فایق واسطے اتمام قران مجید کے
تجویز فرماوینگی وہ شخص پسند احباب مطبع ہوگا اور جسطرح آج
جلسہ خاص منعقد ہوا ایک جلسہ عام امتحان آخیر تمام حافظون مرد
فریق کا مقرر ہوگا پس وہ روز محک امتحان سے جو شخص لایق اور
فایق کامل عیار نکلیگا اور متعدالبہ ہر دو فریق ہوگا وہ شخص طراز مقرر کیا جاویگا
اور خدا کی فضل سی کار طبع کلام اللہ شروع ہوگا اور چونکہ یہ کام دین
کا ہی اور دین کی کامون مین کوشش کرنا حتی الوسع سب کے ذمہ لازم ہے
خصوصًا ان صاحبون کو جو دنیا میات مین مستعد اور کہتے ہین اونکو مدد خرچ عنایت
ایسی امور دینیات مین توجہ ہی ہو اسلئے آپ کو تکلیف دی گئی تاکہ
حضرات کی توجہ شامل اور توجہ فرمای سی یہ کار خیر انجام کو پہونچی

دنیا مین نام اور عقبی مین ہر یک صاحب کو ثواب ہو فقط

الملتمس کمترین امراو علی ہاشم مطبع احباب

جناب مولوی سید وزیر علیصاحب	جناب مولوی عبدالحق صاحب	جناب مولوی عبدالسمیع صاحب
حافظ عبدالحلیم صاحب خلف رشید منشی قادر بخش صاحب	حافظ سید سرور علی صاحب عطر فروش	حافظ سید احمد شاہ صاحب
مولوی ہادی علی صاحب	حافظ مرزا حمید بیگ صاحب	

صاحب ۱۸ شعبان ۱۲۹۰ امتحان دیندہ

الحمد اللہ والمنت کہ بروز چہارشنبہ وقت عصر جلسہ صاحبان ممتحن ازراہ بندہ نوازی
وکرم گستری رونق افروز جلسہ ہوئی اور امتحان مرزا حمید بیگ کا شروع
ہوا اول زبانی سوالات مندرجہ ذیل مرزا صاحب سی کئی گئی چنانچہ
مرزا صاحب نی ہر ایک سوال کا جواب برعکس دیا معلوم کرا وسوقت
اونکو کیا ہوگیا جو صاحبان ممتحن سوال کرتی تہی اوسکا جواب اپنی طور پر
دیتی تہی نہیں یہ کہ جو تم کہتی ہو مجکو منظور نہین مین اون کلام اللہ پڑہونگا
چنانچہ وہ سوال یہ ہین

سوال اب جہان سی چاہین درمیان یا آخر یا کسی سورہ کے اول رکوع دو
رکوع پڑہکر سنائین فقط

جواب ہم اول سی آخر تک ہفتہ پیر مین سنا دینگی فقط

سوال امتحان کا یہ قاعدہ نہین ہے جو تم فرماتی ہو اور یہ خاص جلسہ
حسب درخواست تمہاری مقرر ہوا ہے تمکو ایسا جواب دینا نہین
چاہئی اچھا منجملہ ہفت منزل مقررہ قران شریف کی جو تم چاہو کہین سے
اسوقت پڑہو فقط

سوال سورہ ہود کی کے رکوع ہین **جواب** یاد نہین فقط

سوال اسوقت تمہارا امتحان جلسہ خاص مین تھے اگر حسب شرائط مندرجہ اشتہار بالا جلسہ عام مین ہوگا تو کیونکر دی سکو گی جو ہم کہتی ہین وہ تم نہین پڑہتی خیر سورہ مومن سے کہین سے کچھہ پڑہ کے سناؤ

جواب ہان مین پڑہتا ہون فقط ۴

سوال جو یہ تمنی کہا سورہ بڑہی آیا درست سورہ مومن یہی ہے

جواب تامل سے کہا کہ سورہ فصلت بڑہی گئی فقط

بعد اسکے امتحان تحریری کیا گیا اور ایک سوال اونکو تحریری دیا گیا فقط

سوال برین عبارت قلیل کلام رب الجلیل در عرصہ یک ہفتہ جمیع قواعد تجوید مثل شرح مخارج و قواعد یرملون و قلقلہ و اخفا و اظہار و غنہ و مدات سرخی و سیاہی و ایتہ بصری و شامی و کوفی و شان نزول و ناسخ و منسوخ و اعراب و وقوف مطلق و تام و جائز و صلی و لا و وقف ابنی و وقف نعمان و وقف لکفران و سکتہا و معانقہا و اختلاف رسم خط و اختلاف قرا و کمیت ایمہ قرارت ازین جملہ مراتب ہر قدر کہ شما میدانید احباب محفل امتحان را آفرین گرد و ثنا خوان خود فرمایند

جواب مین حافظ ہون مجہی یہ قاعدہ نہین معلوم یہ قاعدے فارسی بیان کر سکتی ہین مگر ہان اعراب لگا سکتا ہون چنانچہ دو سطر عبارت کلام اللہ شریف پر اعراب لگائی فقط

ایک جگہ تحبل بفتح اول تہا اوسکو بالضم قبل لکہا شاید قاف کا ضم گھسیٹ میں لکہا گیا ہو فقط

بعد طی ان سب مرحلون کے مرزا حیدر بیگ صاحب نے کلام اللہ شریف بطور خود پڑہنا شروع کیا اور جہان کہین متشابہ اور غلطیان ہوتی تہین حافظان حاضرین جلسہ سنہ سنہ اور نام لیکر اونکو غلطیون اور متشابہون پر متنبہ کرتی جاتی تہی چنانچہ بعد دو چار رکوع کے مرزا صاحب نے قرات تمام کی اور کچھہ رنجیدہ خاطر سی ہوئے کہ اسی اثنا مین مولوی عبد الحق صاحب حافظ قران مجید نے فرمایا کہ ای مرزا ملال کو راہ نہ دیجئی اسقدر عبارت کلام اللہ شریف کی جو تمنی غلطی سے بڑہی تو بڑی اور اگر متشابہ کی جانہ پڑہی تو بڑی غرض کہ کلام شریف تمنی تہوڑا بہت بڑہا تو سہی فقط بعد اس تحریر کے مرزا صاحب کو یہ امر ہوا کہ اس جلسہ مین حنفیہ مذہب کے جہی حافظ موجود ہین منجملہ اونکی حافظ سید احمد شاہ صاحب کہ میری ہموطن اور میری ساتہہ اونکو ایک گونہ تعصب بہی ہے اس جلسہ مین اونکا امتحان بہی لیا جاوی اور محک امتحان پر جو ہر قابلیت پرکہا جاوے تو بہتر اگر یہ جلسہ خاص واسطی مرزا حیدر بیگ صاحب کے مقرر ہوا تہا اسوقت ہمکو دیگر حافظان مذہب حنفیہ سے غرض نہ تہی مگر خود بخود اس خاطر غریر مرزا حیدر بیگ صاحب کے سید احمد شاہ مستعد پڑہنی کلام مجید کی ہوئی اور حسب ایما ہی مرزا ہو صوف احمد شاہ نے سورہ شعرا با واز خوش و قرارت دلکش پڑہنی شروع کیے اور چونکہ اس سورہ مین نسبت دیگر سورہ ہا متشابہان زیادہ ہین بیشک و شبہ چند جگہہ وہ کا اونکو لگا بعد مین مع الخیر جلسہ برخاست ہوا بعد برخاست جلسہ معلوم ہوا کہ اس طرز امتحان سے مرزا حیدر بیگ صاحب کبیدہ خاطر ہوئی ہین شاید اونکو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ جو خفیہ مظہر العجایب مین حافظ قران مجید کی واسطہ اشتہار بیس روپیہ ماہواری اور نصف زاد راہ ہوا ہے تو اسصورت مین وہان قلم جاری جو کوئی حافظ اندانستہ لولا اویگا بہرتے ہو جاویگا حضرات ناظرین احباب مطبع طلبگار حافظ قران مجید حافظ صاحبان ہر دو فریق کی مدت سے التماس

کرتی ہین کہ دیگر حافظ صاحبان جنکو یہان قدم رنجہ فرمانا اور مطبع احباب کو زینت
بخشنا مرکوز خاطر ہو تو یہ خیال خام دور فرماوین اے حضرات یہان تو خدا کی فضل اور
اور کرم سی مطبع کلام اللہ شریف مین نہایت کوشش اور اہتمام بخوبی ہی اگر خدا کو بھی منظور ہوا
اور جب مراد یہ مقصود منصہ ظہور پر جلوہ فرما ہو گیا تو لوگ دیکھین گے کہ احباب اس
ہوے نہ ہوگا بس اسکی اہتمام کیواسطی تو منتخب اور چیدہ شخص مقرر ہوگی غور فرماجاہی
کہ جو کوئی ادنا شخص ایک دام کی ہانڈی لیتا ہے تو خوب ٹھونک بجاکر لیتا ہی اسمین
فرقین مین سی کسیکو کبیدگی اور رنجیدگی نہین چاہئی کہ جو کوئی تیس روپیہ ماہوار کی
اور نصفی زاد راہ دیگا تو کچھ کیہنہ یہان لیگا اور نہ حضرات حافظان شیوہ کو کیا شرف
انس نخر نیا پیہ مارکر فرماوین اور مثل مشہور کہ ایک چپ سو کو ہراتی ہی کہین سے ایک گاہکی کے باتین تو ہی
ہی جو مذہب حنفیہ کو نہین وہی ایک کلام اللہ ہے جسکو سب کوئی پاوگی ہین
بنیاد ہی بنیاد نہا نہا ہی تہین اگنت نما نہ بناوین ہان جو حضرات حافظ قدم رنجہ فرماوین تو ہی بہتر ہی
اوسکی تلاوت ہے اوسی سے سب کا ایمان سلامت ہی دیکھو حنفیہ مذہب کے حافظ تین تین
اشرف بلاد ین احباب کو ممنون شکور اور مطبع احباب کو قدوم سمنت لزوم سی مفتخر فرماوین
آمد شد اور تضیع اوقات اور احباب کو اخراجات بیجا سی بچاوین و حضرت حافظ قرآن معجز نصہ مشکور رہین گے
منصور ہین اوری ہنگام ہی مطبع ہین ایکی ہین بعد جلسہ عام عام جو حال ہوگا اوسکو اوس کے مطلع پر لکھا جاویگا

شعر جی چاہتا ہی ابروی مرحم کو دیکھی اس حوصلہ کو دیکھی اور دم کو دیکھی

ان ضعیف البنیان سی کیا ہو سکتا ہی ہمت مردان مرد خدا اگر خدا نخواستہ حل
عم نوالہ جاہی تو آنا فانا مین رای سی پرت کر سکتا ہی یہان ہمکو اللہ جل شانہ
کی ذات سی سیکھے آسیدے بفحوای ایہ کریمہ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا
ایک ازنا نظر توجہ ہوگی تو پھر دیکھو ہفتہ کیواسطی راہ ہے برات اور دن عید ہے
غرض جو وہ چاہتا ہی وہ ہوتا ہی انسان صنعت النبیان صنعت لاجار

روڑکی اس ہفتہ مین بہی دو چار روز لوبدا بارش ہوگی از بلیط محیط احسان ہوگی اور گرمی بہت
اور گرد گرہاٹ سی لوگون کے دلون کو ٹھنڈا کیا کسی نے ایسا نہین دیکھا ہوگا جو آج کل سا نظر آتا ہی لوگ
دنیا ہوا تعلق فصلی ہوا کے کثرت ہی لیکن خاص روڑکے کے عنایت ہی اور جو سازندے اسکو
یہ سب تبدیل ہوسم کہانی کلام ہوگیا تو اوسکی کیا شکایت ہی لیکن چار یا پنجروز کی عرصہ

مصرعہ حکیم سید اولاد علی صاحب ہمیشہ مطبع احباب لبارنہ بجا رہا ہین خدا وند کریم صحت بخشی فقط

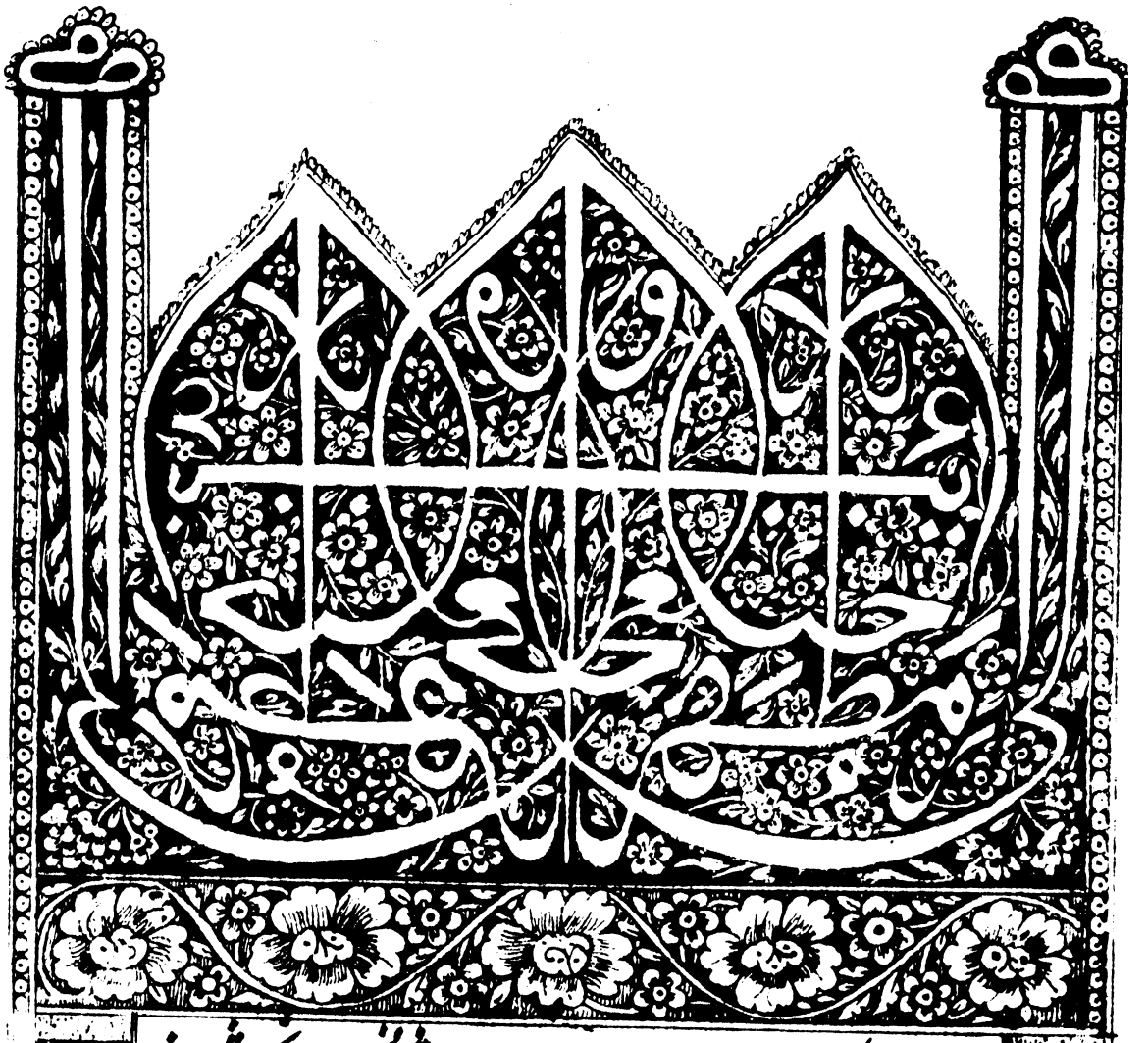
کیا ہے اگس کہ بدی کی دنیا ہے ہفتہ گذشتہ مین حال گرفتاری پسران احمد علی مخبر مرحوم

مولوی جوانی ہین سررشتہ دار جناب نبیل صاحب جرنل اسٹنٹ کا مشہور کرتی ہین لکھا گیا تہا

افسوس کہ اس مرتبہ بہر بڑی گئی اور اس خبر سی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی شکنجہ مین کبھی گئی ہین کہ شاید

برسات غیر الرا ہو کون ایسا شخص ہے بنیا ہزار تیلی تنبولی کو بخزہ قصای طوائف جلوا

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام سید امداد علی احباب طبع شد



نمبر ۳ | مطبوعہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالنمام یا ماہوار حساب سے قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدار اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا مطبع کی مہموں جاکر ہو تو اطلاع بخشین از اجرت سطر ایک آنہ فی طرح کے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہیں جاویگی اور جو مضمون واسطے فائدہ عام کے چہپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری جہنا ہے جو ساجہپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کا ضروری کا جانین تو مدیر بلعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

پہلی بہی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونے کتاب
جنتری نایاب مسمی مجموعہ الحساب درصحیفہ اخبار مظہر العجائب
کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے
جن جن صاحبون کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ
چار آنہ قیمت اوسکی مطبع احباب مین بہیجکر طلب فرماوین
فقط اور محصول ذمہ خریدار ہوگا فقط ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

اشتہار

درینولا مطبع احباب مین کتاب فیض افتاب مسمی
ببہگت مال مونگہ منشی تلسی رام صاحب سابق سررشتہ دار
کلکٹری ضلع انبالہ کے حسب فرمایش جناب دیوان
رام سرن داس صاحب رئیس لنڈہوڑہ ومنشی خوشحال سنگہ
صاحب ضلعدار نہرکنک ومنشی نہال سنگہ صاحب
وغیرہ چند احباب مودت مآب کے چہپنی کے تیاری ہے
اور حسب تجویز احباب بنظر فائدہ عام وفیضرسانی
تمام قیمت بہی اسکی بہت ارزان رکہی گئی ہے تاکہ
ہر ایک شخص اسسے فائدہ اوٹہاوی اور اسکی مطالعہ سے
اپنی دین ودنیا درست بناوی اسواسطے تا اینوقت تخمیناً
دوسو جلد کتاب کی خریدار بہی بفصلہ پیدا ہوگی ہین احباب
مطبع کو امیدی بروقت اشتہار کی اور شایق پیدا ہون
بنابران یہ اشتہار جہت آگاہی صاحبان شایقین جاری
کیا جاتا ہی کہ جس صاحب والامناقب کو خریداری اسکی
منظور ہو وہ صرف اپنی نام نامی مسمی معہ شرح سکونت
دفتر مطبع مین اطلاع فرماوین اور درخواست خریداری
بہیجکر فہرست خریداران مین اپنا نام لکہوا ین احباب مطبع
پیشگی کسی سے ایک کوڑی طلب نہین کرتی ہین جسوقت
کتاب تیار ہوکر اونکی خدمت مین پہونچیگی فی جلد دو روپیہ
دینی ہونگی اور بعد تیاری کتاب جو کوئی شخص جسکا نام
داخل فہرست ہوگا خریدنا چاہی گا تو فی جلد عہ خرچ ڈاک
ہونگی عہ جلد کی خریدار کیواسطے بشرط درخواست اول
فی جلد مقرر ہی پس جس کسیکو خریداری اور خواستگار
اسکی منظور ہو وہ آخر ماہ نوانبر تک درخواست اپنی ارسال
فرماوین ورنہ بعد مین وہ درخواست نامنظور ہوگی اور خریداران
متفرقات مین اونکا نام لکہا جاویگا اور عہ کی حساب سے
قیمت لیجاوی گی فقط — بحدمت فیضدرجت جناب
صاحب مہتمم افتاب عالمتاب اگرہ اور جناب صاحب
مہتمم مفید خلایق اگرہ جناب فضیلت مآب صاحب
مہتمم مالوہ اخبار کی گذارش ہے کہ براہ ابذال کرم
اشتہار ہذا کو اپنی اپنی اخبار گوہر بار مین رقیم صفحہ
فرماکر مہتمم مطبع اور احباب مطبع کو ممنون وشکور
عنایات سے غایات کافرماوین فقط

کابل

صاحب مضمم دہلی گزٹ تحریر فرماتی ہین کہ ۱۱ر تاریخ ماہ
ستمبر سنہ حال کو ترکستان سی خبر آئی کہ محمد زمان خان حاکم بلخ نے
نے یہ خبر پاکر کہ حاکم شہر خواجگی نی سرکشی کرکی اپنے
سرداروں کو اوسجگہہ سنے نکال دیا اطلاع اس مفدمہ کے
مجھور سردار محمد افضل خان کے کی اور گذارش کی کہ کچھہ فوج
واسطی تنبیہ اور تادیب باغیان کوتہ اندیش کے روانہ کیجاوے
چنانچہ سردار مذکور نے ایک پلٹن اور پانسو سوار موہ دو توپ
اوسطرف کو روانہ کئے اور محمد زمان خان کو ہدایت کی کہ
تم غلام محمد خان بارکزئی کو وہان کا حاکم مقرر کرد و فوج کے
بھیجنی سر حسب الایمای خان مذکور کوچ کرکی اسقدر سرکونی
مفسدون کے عمل مین لائی کہ وہ مجبور ہوکر وہان سی بہاگ
گئی اور مہینہ مین بنباہ گیر ہوئے فقط ؛ ؛

۱۲ر ستمبر کو جسوقت سردار محمد علی خان دربار مین تہی سردار
شیر علیخان کا مرسلہ ہرات سی آیا اوسمین لکہا تہا
کہ امیر صاحب کا یہ حکم ہی کہ محمد علی خان حاکم کابل دو ہزار
قزلباش سوار نوکر رکہکر جتنا جلد ممکن ہو اونکو ہرات کے
جانب روانہ کری برطبق اسکی حاکم مذکور بہمراہی میرزا احمد خان
و محمد عمر خان علی آباد کو تشریف لیگئی اور میرزا امیر خان برادر غلام حیدر خان کو طلب کی امر صاحب کے
حکم سی مطلع کیا جواب اسکی میرزا مذکور نی کہا کہ جو کچھہ میری
قوم کی آدمی بیشہ سباہ گری تی وہ سب ہرات کو امیر صاحب
کے سانہ گئی اور فوج میری پاس قابل بھجی ہرات کی ہین ہے
روتین سردار اور جو وہان موجود تی اونسی کہا کہ
تم کچھہ فوج دی سکتی ہو اونہون نے عرض کی کہ ہمکو امیر صاحب
کے حکم کی بجاآوری سی انحراف نہین ہے ہم پانچ دن
مین پانچہزار آدمی جمع کرسکتی ہین مگر شرط اوسمین یہہ ہے
کہ یا تو مہری فرمان امیر صاحب کا یا غلام حسن و حبیب اللہ خان
و مظفر شیرین خان کا شقہ ہماری نام صادر ہو محمد علیخان نے
یہ سنکر حکم دیا کہ بمقدمہ جواب ان سردارون کی ایک
خط موسومہ سردار شیر علی خان کے لکہا جاوے فقط
۱۳ر ستمبر کو کچھہ لوہانی کی سوداگر حاکم کابل کے پاس آنکر
مستغیث ہوی کہ ہماری سات سو شتر ملک محمد خان
غزنوی نی اس بہانہ سی کہ امیر صاحب کی کمپو مین اونہیر
لدکر جائینگی پکڑلئی ہین لہذا امیدوار ہین کہ اونکی واگذاشت
کرنیکا حکم حضور سی صادر ہو کیونکہ ہمارا سب اسباب شکیر
اور قطعہ اوازمین پڑا ہوا ہے اسپر مرزا عبد الحسین خان نے
حاکم سی کہا کہ میری پاس ابہی ایک مراسلہ ملک محمد خان
کا آیا ہی اوسمین لکہا ہی کہ مینی پانسو اونٹہ واسطی کار سرکار
پکڑی ہین سردار محمد علی خان نے یہ بات سنکر سوداگرون
سے کہا کہ جو تمہاری اونٹہ ہونگا کرایہ واجبی ہوگا وہ تمکو
ملیگا اور واپس آنی پر فندہاری تمہاری اونٹہ تمکو حوالہ
کردئی جائینگی فقط — ۱۵ستمبر کو ہرات سی خبر آئی کہ سردار
جلال الدین امیران سی امیر صاحب کی کمپو مین داخل ہوے

اور ایک ایران کا شاہزادہ معہ دو ہزار سوار اور ایک
پلٹن پیادگان و دو توپ کی ہرات کو آتا ہی جسوقت
سردار جلال الدین نے امیر صاحب کے کمپو کی جانب لوج کیا تہا
اوسوقت شاہزادہ معہ فوج ہرات سی سات کوس کے فاصلہ
پر مقیم تہا اور سردار جلال الدین کا بیان ہی کہ مین مشہد مین تہا
جسوقت یہ شاہزادہ طہران سے ہرات کو جاتا تہا
اور رستہ مین شاہزادہ نی مجہسی کہا تہا کہ میری پاس کئی فرمان
اور عطیہ واسطی سرداران مقامات مختلفہ قرب و جوار ہرات
کے موجود ہین اور اوسنی یہ بہی کہا تہا کہ مجہی شاہ ایران
کا حکم ہے کہ جسطرح انگریزی وکیل امیر دوست محمد خان
والے کابل کی دربار مین رہتا ہی اسیطرح سی تم بہی سلطان
احمد جان کے دربار مین بطریق وکیل حاضر رہو اور شاہ ایران
نے سرداران ہزارہ اجارہ اماغ و دیگر مقامات کو تنبیہ
لکہا ہی کہ تم سردار سلطان احمد جان سی دوستی رکہو یعنی جو
سردار سلطان احمد جان کی دوست ہین وہ میری بہی دوست
ہین اور جو اوسکی دشمن ہین وہ خاص میری دشمن ہین یہ
سنکر امیر صاحب نے سردار جلال الدین کیطرف دیکہا
اور کہا کہ تم اوس شاہزادہ کو بہلا کر میری کمپو مین کیون
نہ لی ائی بجواب اسکی اونہون نے عرض کیا کہ مینی تو اوس
شاہزادہ سی بہت کچہہ کہا تہا مگر اوسنی یہی عذر پیش کیا
کہ مجہی شاہ کی اجازت کسی اور دربار مین جانیکی واسطی نہین
اور ایک ہرات کی مراسلہ سی یہ بہی دریافت ہوا
مین جب ایک خلوت ہوئی تہی تو اوسنی شیر علی خان اور
محمد اعظم خان اور غلام محمد خان موجود تہی اوسوقت
سردار جلال الدین نے بڑی دل و دماغ سی امیر صاحب سے
یہ تقریر کی کہ آپکا کونسا دانشمند صاحب زادہ تہا جسکی مصلحت سے
آپ نی ہرات پر فوج کشی کی کیا آپ نہین جانتی تہی کہ قلیل فوج
آپکے جسمین سے بہت سے بہوک کے ماری مری جاتی تہی اور بہتون
کے پاس نہایت ہتیار بہی نہین ہین یہ فوج آپکے برابر فوج شاہ
ایران یا سلطان روم کی ہوسکتی ہی آپ کو لازم تہا کہ بعد
تسخیر کرنی فوج کی کابل کو لوٹ جاتی یہ سنکر غلام محمد خان
نے بہی رای اس سردار کی پسند کی اور جلال الدین خان نے
امیر صاحب سی کہا کہ آپ سلطان احمد جان سی صلح کرلین اور
کفیل اسکا مین ہوجاؤنگا یہ سنکر امیر صاحب نی کہا کہ جیسا تمہارے
جی مین آوی ویسا کرو مگر جتنا جلد ممکن ہو جب چہاتے یہ کا ہو جاے
سردار شیر علی خان نے اپنی لڑکی سردار محمد علی خان کو دے
کہ جب سی سردار جلال الدین خان فارس سی امیر صاحب کی
مین ائی ہین شبانہ روز محمد اعظم خان کی پاس رہتی ہین فقط
۱۶ ستمبر کو امیر صاحب کا ایک مراسلہ اور ایک سردار
شیر علی خان کا بنام سردار محمد علی خان حاکم کابل کے

صادر ہوا کہ کسی آدمی کو واسطے خریدنی ہاتیون کی جانب پشاور
روانہ کرو چنانچہ حسب الحکم حاکم مذکور نے حکیم خان کوتوال کو
اوسطرف روانہ کیا فقط ــــ ۱۷ ستمبر کو میر محب علی حاکم
اِگاؤ لنگ کا خط بدین مضمون آیا کہ اس علاقہ مین سب رسیدار دل
نے زر مالگذاری ادا کیا مگر رعایای وہ زنگی اوسکی داخل
کرنی مین صاف انکار کرتی ہے چنانچہ اوسکی تنبیہ اور تادیب
کے واسطے کچھہ فوج کابل سے روانہ ہوئی اوسی تاریخ کو باشندگان
غوربند نے بابت بدسلوکی کرنی اپنی حاکم کی شکایت کی تہی
سو اوسکی جگہہ کابل کی حاکم نے غلام علی خان کے لڑکی کو مقرر
کردیا فقط ــــ ۱۸ ستمبر کو ہرات کی خط آنی سی معلوم ہوا کہ امیر صاحب
نے دو یا تین بار خط خانگی سلطان احمد خان کی پاس بھیجی اور
اونمین لکہا کہ تم ہماری نمبو مین آنکر ادای رسم تسلیمات کرو
پہر ہم بہانسی قندہار کو مراجعت کرینگی اسکا جواب سلطان احمد جان
نے نا صواب لکہا اور کہا کہ سوای سردار جلال الدین خان
کے اور کسی پر بھی اعتبار نہین اگر امیر صاحب اونکو یہان
بھیجدین تو سب باتین ٹہیک ہوجائین اول تو امیر صاحب اسکے
بات پر راضی نہ ہوئی اسوجہہ سی کہ سردار جلال الدین خان
کا ہرات مین بھیجنا گویا اونکو اپنی ہاتہہ سی کہونا ہی مگر بعدہ
محمد اعظم خان اور غلام محمد خان اور حافظ جی کے
کہنی سی ایک شب کو اس مضمون کا ایک مراسلہ
سلطان احمد جان کو لکہا گیا کہ تمکو خوب معلوم ہے
کہ سب میری فرزند جلال الدین سے برخلاف ہین اور
ایکمدت دراز کی بعد ایران سی واپس آیا ہے اگر تمکو اسکا
پاس رکہنا منظور ہے تو میری نمبو مین اُو اور اپنی ساتہہ ہرات
کو لیجاؤ اوسکی جواب مین سلطان احمد جان نے لکہا کہ اگر آپ
کے فرزند ارجمند سردار جلال الدین خان و فتح محمد خان
سے رسم اتحاد نہین رکہتی تو آپ دونون کو میری پاس
بہیجدیجی مین یہان کی حکومت اونکی سپرد کردون گا
اور آپ طہران کو چلا جاؤن گا اور یہ آپ بار بار نمبو
مین آنی کی واسطی جو لکہتی ہین سو غلط ہی سمجہو اب کی بار تو نکا
یقین نہین یہ مضمون پڑہکر امیر صاحب سلطان احمد جان پر بہت
خفا ہوی اور اب اوسی قطع رسل رسایل کیا جاتی ہین فقط

از آفتاب عالمتاب بہوپال

انگلشمین اخبار کی تحریر سی دریافت ہوا کہ بہوپال کی علاقہ
مین کچہہ مفسدین نے بہر شورش اوتہا رکہا ہی متصل آتا ہوا
کئی ایک موضعات پر دہ حملہ اور ہوی اور اونسی لوگون
لوٹ کر اون واژگون بخیون نے اونمین آگ لگادی
چاہئی تدارک اسکا جلد عمل مین آوی فقط ایضاً

کمانڈر انجیف

انگلشمین کو معلوم ہوا کہ جناب فیضمآب کمانڈر انجیف

صاحب بہادر اخیر ہفتہ ماہ اکتوبر سنہ ایسہ مین شملہ سے نہضت فرماہونگی اور بعد دو رہ کرنے اضلاع متوسط ہند کے لکنہو کو معاودت فرماوینگی اسجگہہ اونکا کمپو ایک یا دو ہفتہ مقیم رہیگا اور یہان سے نصف ماہ جنوری سنہ ۶۳ عیسوی مین دہلی حصول ملاقات فرحت ایات جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر کی مقام اگرہ تشریف لیجاوینگی یہر دو نوّن صاحبان محتشم الیہ شمل دہلی اسنے شملہ کو تشریف لیجاوینگی اور تا انقضای موسم گرما اپنے قدوم میمنت لزوم سی اوس عگہہ کو رشک فردوس بخشین گے فقط

خاندلا

سنتی ہین کہ جناب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر تا نصف ماہ اکتوبر یہان رونق افروز رہینگی بعدہ اسجگہہ سے نہضت فرماکر ایک مہینا مہابلیشور مین رہینگے — جناب کمانڈر نجیف صاحب بہادر کے طبیعت پہلی علیل تہی اب اونکو صحت ہی — ۹ رجمبٹ وانطی روانگی حیدرآباد سندہ اور عدن کی تیاریان اپنی کررہی ہے مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب تک جوتہی رجمنٹ شاہی کرانچی سے اسکی معاوضہ کو نہ آوینگے وہ یہان سی روانہ نہ ہوگی — مصیبت زدگان لینگ شایر کا جنڈہ اب دو لاکھہ سے زیادہ یہان تجویز ہوگیا ہی اگر سب صاحبون نے روپیہ ادا کردیا ہوگا تو یقین ہے کہ وہ آج کی تاریخ ولایت کو روانہ ہوگیا ہوگا فقط

گورنر جنرل

ہرکارہ اخبار سی دریافت ہوا کہ ماہ فروری سنہ ۶۳ کے پہلی ہفتہ مین جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر کا کمپو بمقام اگرہ یا اوسکی کسی مقام قرب وجوار مین تیار ہوگا اس کمپو مین ۳ پلٹن رفل برگڈ بریلی کی اور ایک حصہ دوسرے ڈریگون گارڈ کانپور کا اور نلی باٹری دوسری شاہی برگڈ اسبی گوالیار کے اور ایک رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مرار کی اور دسوان بنگال رسالہ بریلی کا ہوگا اور صاحب محتشم الیہ اگرہ مین داخل ہوکر ہمراہ اپنی کمپو کے متہرا دہلی و سیرہہ اور روڑکے و انبالہ وکالکا ہوتی ہوئی شملہ کو تشریف لیجاوینگے فقط ایضاً

لیڈی فریزر صاحب بہادر

بمبئی گزٹ سی نقل ہے کہ چند روز گذری جناب لیڈی فریزر صاحب بہادر ایک رانی کی ملاقات کی واسطی کہ جو دریوا شہر پونا مین مقیم ہین تشریف لیگئین اوسوقت ایک جوان عورت ہندوستانی کہ جو علم انگریزی اور دیسی سے واقفیت رکھتی تہی جناب موصوفہ کی ہمراہ رکاب تہی بہت دیر تک رانے صاحبہ ولیڈی صاحبہ مین کلمات شنوقیہ ہوتی رہی اور طرفین کو باہم ملاقات ہونی سی کمال خوشی ہوئی صاحب خبر لکھتی ہین کہ یہ طریقہ پیدا کرنی اتحاد و موانست کا باہم مستورات ہندوستانی اور انگریزی کے بہت خوب اور خوشنما اسلوب ہی اور اگر اسیطرح چند روز جاری رہا تو اسمین کسیطرح کا شک نہین کہ نتیجہ نیک دیگا فقط ایضاً

ضلع پورنیا

انگلشین اخبار سی دریافت ہوا ہے کہ بباعث زیادتی
اور کثرت بارش کے جو کئے روز روز مان علی الاتصال
ہوئی تمام ضلع پورنیا کا غرق آب ہوگیا دریا کا پانی
اپنی کناری کی حد سے گذر گیا اور تمام شہر اور قریات
اسکی سبب سی تختہ آب ہوگئی اور بعض بعض جگہہ تو اس طغیانی
کے سبب چھہ چھہ اور اٹھہ اٹھہ فت پانی اونچا چڑہ گیا
اب لوگون کو یہ اندیشہ ہی کہ جبوقت یہ سیلاب کم ہوگا
تو جابجا پانی مین تعفن پیدا ہو جاویگی پھر عجب نہین کہ کسی
وبا کے بھی زیادتے ہوجاے فقط از اخبار مفید خلایق

ملازمان غیر متعہد سرکاری کے لی تجویز ترقی

سلطان الاخبار سی واضح ہوا کہ بالفعل مسٹر ایڈین صاحب
قایم مقام سکرتری گورنمنٹ بنگالہ نے جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین ایک عرضی ملازمان
غیر متعہد کے اضافہ تنخواہ و ترقی مراتب کے درخواست
مین پیش کی ہی مسٹر صاحب موصوف کے رای عدل اقتضا
اس امر کو مقتضی ہوئی کہ منصف و صدر امینی و دیوانے
مثل عہدہ داران متعہد کی مقدمات دیوانے فیصل فرماتے
ہین اور سرکاری کام کی انجام دہی مین نہایت جانفشانی
بجالاتے ہین باوجود اسکی منصفون کی تنخواہ ابتدا مین
سو روپیہ سے زیادہ نہین ہوئی اور جب ترقی ہوئے
اور کسی تجمند کی قسمت مسند صدر امینی اعلی پر لے گئی
تو چھہ سات سو روپے سے زیادہ تنخواہ نہین ہوتی
غیر متعہد نوکرون کے یہ بہت بڑی تنخواہ ہے
حالانکہ صاحبان جج اضلاع کی تنخواہ اس سے چوچند
زیادہ ہوتی ہی اسلئی مناسب ہی کہ منصفون کے تنخواہ
ابتدا مین دو سو روپیہ مقرر ہو اور آمید ترقی کی رہے اور
صدر امینون کے دو درجہ ٹہرای جاین نمبر دوم کے
تنخواہ تین سو روپے اور نمبر اوّل کے تنخواہ چار سو روپے
قرار پاین اور صدر امین اعلی کی تین درجہ ہون نمبر سوم
کے تنخواہ چھہ سو روپے اور نمبر دوم کے صدر اعلے
کو جو عدالت خفیفہ کا جج مقرر ہوتا ہی ایک ہزار روپے تنخواہ
اور نمبر اوّل کے صدر اعلی کی ایک ہزار بانسو روپے
کے تنخواہ مقرر ہو اور خطاب اونکا جونٹ ڈسٹرکٹ
جج ٹہرایا جاے بعد اسکی اگر وہ لوگ بہت چستی اور چالاکی
اور امانت اور دیانت سی امور سرکاری کا انجام دین
تو اغلب ہے کہ ہائی کورٹ کی عہدہ ججی پر بہی مامور ہوکے
پانچ ہزار روپیہ کے تنخواہ پائین گے فقط ——

اہالی سوپریم کونسل آف انڈیا کو بہی منصفون کے محنت و
جانفشانی اور قلت تنخواہ کا حال معلوم ہوا اہالی موصوف کو
بہی اس محنت پر مشاہرہ بہت کم نظر آیا صاحب اخبار ہندو
ٹیمیریٹ اپنی رای مین لکہتی ہین کہ ہم لوگون کو امید قوی ہے
کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر مسٹر ایڈین صاحب کی رای
صواب آرا کو قرین اجابت فرماین اور جناب حشمت
مآب نواب گورنر جنرل بہادر بہی منظور فرما کی منصفون کو
پایہ ترقی پر پونہچاوین فقط از اخبار شعلہ طور نمبر ۴۳
مطبوعہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی ! !

ایجاد

اوسی اخبار مین ہندو پیٹریٹ سی لکھا ہے کہ امریکا مین
ایک جہاز کی کل ایسی ایجاد کی گئی کہ اوسمن جروف جوڑنیوالے
کے ضرورت نہین کمپازیٹر اور کمپوزکرنیکی حاجت نہین
چند منٹ مین ہزارہا فردین جہاز بلتی مین گھڑی دو گھڑی
مین اوسیوقت کی خبر ہزارہا کاغذ جہاز کے باٹ دیتی ہین ہتے
ہین کہ مقام نیویارک کے وقایع نگارون کو اس سے
کل سے بہت فائدہ ہوا فقط ایضًا فقط

صنعت

صاحب مہتمم دوربین جرمنی برلس اخبار سی تحریر فرماتے
ہین کہ ایک صاحب انگلیز مسمی دلارم صاحب نے نواح ملک
جرمن مین اپنی عقل اور دانش سے ایک گھوڑا لکڑی کا
بنایا ہے اوسپر سوار ہوکر جسطرف چاہو چلتا ہے اس نقلی
گھوڑی اور اصلی گھوڑی مین ذرا بھی فرق نہین ہے بجز اسکی
کہ اصلی گھوڑا دانہ اور گھاس کھاتا ہی یہ کچھ نہین کھاتا ؛ ایضًا

کلکتہ کی نگاہ

۲۵ دسمبر کی دہلی گزٹ مین ایک صاحب اس بات کے
بڑی شکایت کرتی ہین کہ ہماری سفید چہرے پہ ایک مسلمان
صدر الصدور نے مسند حکومت پر بیٹھکر گستاخانہ نگاہ کی
اوسوقت صرف ہم ہی نہ تھی بلکہ ایک اور صاحب ہم قوم
ہماری ہمراہ تھی صدر الصدور نے یہ تصور کیا کہ یہ صاحب
تو بھنگی رجسٹری کے فیس دینے آیا ہے

ایسی بڑی جرم کو اسقدر خفیف شکایت کرنی صاحب
موصوف لکھتی ہین کہ ہمکو قانون کی پابندی ضرور تھے
ورنہ اوسیوقت اوس مجرم کو کرسی سے گرا دیتا تو نسی خوب
زدوکوب کرتا اور ہم انگریزون سے اسقدر برداشت نہوسکی گے
آخرکار کسی روز انجام اسکا برا ہوگا فقط ایضًا

خبر نہایت عجیب نہایت غریب

صاحب مہتمم قاسم الاخبار اپنی ایک مراسلہ نگار مقام
مدراس سے خبر کلکتہ زیب رقم فرماتی ہین کہ بنگالہ کی ملک
مین ایک مقام صبرا پٹھہ نامی بہت مشہور ہے وان کا یہہ دستور
کہ اس مقام سے بہت متصل ایک موضع ہے جسمین ایکعورت
ایکمرد اور ایک طفل کم سال بود و باش کرتی تھی قضارا مرد
بیمار ہوا اور ایک رات کو قضا کر گیا عورت نی دیکھا کہ رات
بڑی ہے اور ہمسایہ دور ہے مناسب سمجھی کہ اسوقت اطلاع کسی کو
ندون چراغ مین تیل کو زیادہ کر کے طفل سوگئی جب نیند کے
گیا رابحی ایک شخص دروازہ پر آیا اور پکارا عورت نی پوچھا
کون ہے کہا امانی جان مین ہون سنا ہی کہ ماون جان کر گئے
اسلئی آیا ہون حقیقت مرد مذکور کا ایک ہمسیرہ زادہ تھا دور
فاصلہ پر رہا کرتا تھا سو گمان واقعی تھا عورت نی دروازہ
کھولا وہ گھر مین آیا کمال طمانیت کی کلمہ کہے جس سی اوس تنہا
عورت کو سہارا ساتھی کا ملگیا سو وہ بہرہ اوسکا کرکی
چند بخت خفتہ سوگئی بہر کیہہ عرصہ کی بعد انکھہ کھول کے
دیکھا تو کیا ہے چراغ بڑا نوا ہے گھر مین اندھیرا چھایا ہے

نعش کے قریب آواز ہڈیان چبانے کی آرہی تھے
کلیجہ مین دہلک سی وحشت ہوی ہاتھہ دراز کرکی نعش کو
دیکھا تو ایک ٹانگ مردی کی کہا گیا ہی عورت تہی دل کے
ہمشیرہ زادہ مردہ خوار کو پکاری اوسنی جواب بہ آواز
مہیب یہہ دیا کہ سورہ مین تیری پاسبانی کرتا ہون پہر جو دیکھا
تو آواز گوشت مرغہ چبانی کی کوش زدہوی ہی ناچار بہت
گہبرا کی چاہا کہ پہر چراغ کو روشن کری مگر اسی آواز کرنی والے
نے جو جنسی سابق کہا تہا بہت ڈرایا عورت نی براہ ہمت
وشجاعت آہستہ آہستہ قریب دروازہ پہنچکر کہولا اور باہر
اہل سایہ کو حال سی مطلع کیا تو سات آدمی فراہم ہوکے
دروازہ مکان پرآی اور دستک دی اندر سی بلی کی صدا
میاون میاون آنی لگی سب لوگ گہبرا کی بہاگ گئی آخر
پندرہ سولہ آدمی سہ چوکیدار موضع مشعلین وغیرہ لی ہوے
مکان پرآی پہلی تو دروازہ کو توڑا اور چوکیدار کو کہ موت
اسکی سر پر سوار تہی داخل مکان کیا خود ایک عرصہ قلیل کے
بعد مکان مین آی تو یہ دیکہا کہ نہ وہ چوکیدار ہے نہ لاش
مردہ ہے عورت نی گہبرا کی تلاش لڑکی کی کی تو فقط ڈر سبب
پر دہرایا یا اور سر کا پتا نہین جب حاکم محکمہ نور مسند آرا ہوے
پر بیٹہا یعنی آفتاب طلوع ہوا حکام کو اطلاع ہوی صاحب
ڈپٹی مجسٹریٹ موقع واردات پر تشریف لائی واقع دریافت

کیا تو واضح ہا مگر حیرت یہہ ہی کہ ساتہہ لاش سے چوکیدار
اور سر طفل کو لیجانی مین کیا مصلحت تہی اور وہ ہمشیرہ زادہ
کون تہا اور یہہ مردہ خوار کیا بلا تہی — اس خبر کی تصدیق
مین سر کو کلام نہین کہ اسکی صداقت معقول لوگ سی متواتر
وستواے پہنچگئی ہے سوای خطوط نانے کے صبر ناہہ نہی تھے
جہان شہزادگان جمہوریہ رہا کرتی ہین اکثر تحریرات اس
عجیب واقع کے آگئی ہین — اور صاحب خبر لکہتی ہین
کہ بعض ناظرین اس خبر پر بالکل اعتماد نکرینگی اس لی ہم
لکہتی ہین کہ یہہ سب مقدمات شیاطین وخبات ہین چنانچہ
تذکرہ کلزار اعظم مین ایجدی کا حال لکہا ہی اسکی
دیکہنی سے ایسی واقعات کا واقع ہونا خوب ذہن نشین ہوجاتا ہے
اسلی بیان وہ کیفیت نہ لکہی کہ بہت طول ہے اور واقع
بہی بازیچہ ہے فقط از قاسم الاخبار نمبر ۱۲

چین

صاحب اخبار عالم بجوالہ نور الابصار رقمطراز ہین کہ چین کے
ملک مین فساد اور بغاوت بدرجہ نہایت شروع ہے
خصوصیت حال اسکی یہ ہی کہ بدر دونانگ نام کا سردار
جو خاندان مین سی ہی از روی استحقاق اپنی برادرون کے
وعویدار ملک ملک چین کا ہوای اسکی ایک بزرگ
کو جیالونانگ نی مقام ناکین کے تخت سی اوتار کر
اپنا تسلط کرلیا تہا سردار بدر دونانگ ایک بادری ملک

فرانس کا علم کمن نہ بیت یا نہ ہے اور دو برس تک ہونگ مین رہا
اسکی ساتھ ایک لاکھ آدمی لڑنے دیے ہین اور طرفہ حال یہ ہے کہ بجا سی ہزار
فوج عورتون کے بھی ہے اور وہ ایسی جرات اور شجاعت سے لڑتی ہین کہ مرد
کی ہوش اڑتے ہین صوبہ مانکین کا تخمیناً تین چوتھائی حصہ سرزد کر لیا
ہے اور سب آدمی اوس اطراف کی اوسکی طرفدار ہین اور وہ اسکا لحاظ
اس امر کا بہت کہتے ہین کہ ہماری آوسیون سے کسیطرح کا ظلم اور زیادتی
نہونے پاوی اسلیے بھی اوس ملک مین اوسکی بہت تعریف اور
توصیف ہوتی ہے سرکار انگریزی اور شاہ فرانس شنشاہ چین
کے مدد معاون ہوکر اون باغیون سے لڑتی ہین سلطنت
چین اب اپنے فساد عظیم الشان سے آخر ہوا چاہتی ہے اور اس
اوپر کے نااتفاقی ہی ہر ایک فریق مغلوب ہوکر خراب اور
پریشان ہوا اور اس ہر آیہ ہی سرکار انگریزی اور شاہ فرانس کے
عملداری وسیع ہوجاوینگی معظم عالم کی نرو یک یہ مقام بہت عزت
کا ہے کہ ایسی نادر شہادت عظیم الشان کہ جہان آشوب کبھی نہوا اور اوسکے
اور فرقہ وغیرہ مین سے کسی قوم کا دخل اور قبضہ نہین ہوا تہا اوسکا ایجاد
نظر آتا ہی ... انگریزی کا اقبال عروج پر معلوم ہوتا ہے

ولایت

صاحب دہلی گزٹ بذریعہ خبر ٹیلیگراف آمدہ ولایت
رقم طراز ہین کہ بتگاہ اہالی دولت بہیہ انگلشیہ سے
نسبت کپتان ازبرن صاحب بہادر کی اصدار حکم محکم ہوا ہے
کہ حدود ملک چین مین جاکر فوج جدید نوکر کرین مگر منظور نہوا
اس آمر کا ظاہر نہین ہوا — سرہ تعلقہ ملک شام مین قوم
دروز اور بدیون نے بڑا ہنگامہ برپا کیا ہی اور تمام علاقہ
مین لوٹ مار کرتے پہرتی ہین بندگان خدا کو سخت اذیت
پہونچاتی ہین مگر اس خبر کی شہرت ہی کہ انگریزی یا
فرانسیسی فوج اسطرف انکی تیاری کر رہی ہے رعایا کو قدرے
تسکین و تسلی ہی اور ایک صورت اطمینان کے نظر آتی ہے
نے الحال ہمین ترک و بدو سے لڑائی کی سامان ہو رہے
ہین طور بطور نظر آتی ہین شہزادہ سونٹی نگران کو اوسکے
ایک آدمی نے جہری ماری ہی مگر کارگر نہوی عمر مابقیہ نے
شہزادہ مذکور کو واسطی اختیار اطاعت سلطان روم
کے لکہا تہا مگر مختار الدولہ نے یہ امر قبول نکیا بلکہ تمام ملک
عیسای سے درباب اپنی سرکشی کی انصاف طلب کیا ہے
اور لکہا ہی کہ اب اس مقدمہ مین جسطرح سبکی صلاح ہو عمل کیا جاوے
دیکہا چاہی سلاطین موصوف کس امر پر اتفاق کرتی ہین نظارہ مجمع جزیرہ

جناب ولیعہد بہادر

اخبار موصوف سے واضح ہی کہ جناب شہزادہ پرنس اف
ویلس صاحب بہادر ولیعہد سلطنت ہند و انگلنڈ ۲۴ دسمبر کو
رونق افزای کشور ہندوستان ہوگی لہذا جملہ اکابر و اعاظم
ہند کو سزاوار ہی کہ چندہ کر کی سامان تماشا و رقص و آتشبازی
وغیرہ مہیا کرین تاکہ ملازمان دولا اس ملک مین رسیدن
قدم فرما کر محظوظ و مسرور ہون اور اب باظہار صاحب اخبار
سبوق التذکار تشریف آوری جناب ممدوح
مین بیطرح کا شک اور شبہ نہین فقط انیقا

کامل پور

صاحب اخبار ممدوح ایک اور واقعہ سانحہ کا لکہتے ہین

کہ ۲۵ تاریخ ماہ گذشتہ کو ایک زمیندار مسمی فضل ساکن
رکھوری کے جوار و باجرہ کی کھیت کی نگہبانی کر رہی تھی اتفاقاً
ایک سانپ اوسکی آستین یعنی باجرہ کے ڈنٹھل میں گیا عورت
چالاک بیباک تھی فوراً اوسکا سر باہر سے مضبوط پکڑ لیا اور
عرصہ تین گھنٹہ تک اوسکا دم بند کر رکھا بعد اوسکی جب
خاوند آیا باجرہ آستین میں سانپ کہس جانے اور اوسکی
سر کو دبانیکا کہہ سنایا اوسکی خاوند نے بڑی جلدی سے
اوسکی آستین اتاری مگر خدا کی قدرت کو منظور تھی کہ سانپ
نے چوٹ ہی اوس مرد کو ایسا ڈنک مارا کہ اوسی وقت
طایر روح اوسکا قالب عنصری سے پرواز کر گیا اور عورت
صحیح سلامت رہی فقط ایضاً

دیبی سنگہ بلوائی

صاحب کشف الاخبار بحوالہ فرینڈ آف انڈیا تحریر فرماتے
ہین کہ پولس سرکاری کا لشکر بلیٹ پور کا ہانسی کے واسطے
نیت زما بور کرنی بلوائیان سنگہ کی اتنا بات مشہور
ہے راو صاحب سردار مفسدنی جو گذشتہ ہانسی کے
بیشتر خونریزی کی کام کی تھی پھانسی کی سزاوار ہوا
بر سردار اسکا قرار ہوا اور ایک دوسرا بھی نامور سردار
بلوائی نسامت اعمال سے گرفتار ہوا اور اگر ملک حیدرآباد
دکھن کی علاقون کی تلاشی کرنی مین جستجو کیجاوی تو
بہت سی سرداران بلوای گرفتار ہوین گنتون کا بتا
ملجاوے مقام بلیٹ پور کے جنگل اور پہاڑون مین
پناہ گزین ہونیوالا مشہور سردار بلوائی دیبی سنگہ کے
اوپر آدھی رات کے پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کپتان نے تاریخ ۲۲ اگست
کو ایکبار گی حالت ناگہانی مین حملہ کیا تھا کہتے ہین کہ دو روز
کے پیشتر سے کپتان مذکور اپنی فوجون کے ساتھ لیکر ادہر کی پہاڑون
مین پوشیدہ ہوکر رہا تھا جب اسکو جاسوسون نے خبر پہنچائی
کہ مقام گونا اور چہتارا کی پہاڑی کے پہاڑی اور جنگلون کے
پہاڑی مین مفسد مذکور نی قیام کیا ہی ہمچو وقت صبح کے
کپتان مذکور قوم سکھ رسالہ چودہ نفر چنیدہ سوار اپنی ساتھ
لیکر رات ہی وقت روانہ ہوا مذکور نالہ جنگل پہاڑی پہاڑ وغیرہ
سب طی کرتا ہوا پو پھٹنے کے اول ہی دشمن کی مقام
قیام کی قریب ایکبار کی آفت ناگہانی کی مثال جا پہنچا اس جگہ
ہماری مخالف کا ایک آدمی بطریق نگہبانی پہرہ دی رہا تھا
اسکو کپتان نے فی الفور بضرب بندوق خود کی زمین پر گرا دیا
اور کمال ہوشیاری اور چالاکی کی ساتھ وہان سی دوڑا کر کی
اگاڑی بڑہا وہان بھی دو آدمیون سے ملاقات ہوئی جو کہ
کے دو بدو بات ہوئی ولیری کا ڈنکا بجا یا اور گوری
چورنگ بنایا اسکی بعد اپنی سکھ سوارون کو بہ تدبیر شائستہ
کے آمادہ کر کی حملہ لی باکا نہ کیا اوسوقت سکھون نے بھی
اپنی نوکری کا کام بہت مردانہ کیا طرفین سی مقابلہ ہوا
بلند صدائی دار و گیر ہوئی نوبت بہ نیزہ و شمشیر ہوئی آخر کو

دشمنون کو تاب نہ ائی جان بچانا دشوار ہوا چودہ
پندرہ آدمیون کو حوالہ قضا کر کی بالنس کے جنگل مین
فرار ہوا انکا برا ہوا اسباب دلیران سرکاری کی ہاتھہ
آیا عروس فتح نی چہرہ دکھایا مگر افسوس کہ مفسد بدکار
نکل گیا جان بچا کر نکل گیا یہ کام کپتان مذکور نی بڑی جوانمردی
کا کیا کوشش اور جانفشانی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا
تحسین و افرین کی سزاوار ہوا قابل عنایات سرکار ہوا
مگر غنیم اور غنیم کی جاگیردارون کو بہت سخت سزا
دینا چاہئی کیون کہ انہون نے بلوائیون کو اپنی علاقہ مین
محفوظ رکھا تھا کئی ہفتون تک وی بدکارون کے جاگیر
مین قیام پذیر رہے اسپر بھی اہلکاران سرکار کو سیطور
سے خبردار نکیا شیوہ خیرخواہی کا اشکار نکیا یہ بات
سراسر طرفداری کی ظاہر ہوتی ہی فقط

خبر مفصل گرفتاری سید ظہور حسن کی

صاحب اخبار معدوح تحریر فرماتی ہین کہ ہی بہت تحقیق خبر ہے
ہے جو سردار بہادر اسکو بکرلائی مین انہین کے زبانے
سماعت مین ائی ہی کہ یہ سید ظہور حسن باغی ہنگام بلوہ کے
پیشتر ملک لکھنؤ مین متولی کی راجہ کا ملازم نوی اعتبار
تہا اسکی طرف ہی علاقہ محمدی مین صاحب ضلع کی کچہری
مین عہدہ وکالت پر مستعد کار رہتا جبکہ شاہجہان پور
مین غدر ہوا پلٹن سرکاری کے سپاہیان نمک حرام نے صاحبان

انگریز کو قتل کیا اور صاحبان شاہجہان پور وہان سے
بھاگ کر محمدی مین آر صاحب کی باس چلی ائی رات
کے سات بجی پلٹن کی سپاہیون نے صاحبان فراری
مذکورون اور دوسری محمدی والہ صاحبون کو بھی مقید
کر لیا اور اسی طہور حسن کی باس لاکر سپرد کیا کہ تم انکو متولی
کے راجہ کی باس بھیجدو راجہ مذکور نے اون کو دیکھکر ثم
اوذ بجی وغیرہ ملاکر پندرہ صاحبون کو سید ظہور الحسن کے
ساتہہ کر کی لکھنؤ مین بیگم صاحبہ کی باس روانہ کیا وہان وہ
لوگ قتل کئی گئی اسکی بعد جبکہ سرکار کا بندوبست ہونے لگا
نمک حرام لوگ بھاگنے لگی ظہور الحسن بھی وہان سے
فرار ہوکر اول فرخ آباد مین اکر قیام پذیر ہوا دہنی تک
وہان متوقف رہا اسکی بعد بہرائچ مین آیا وہان سے بھی فرار
ہوکر اتہہ مہینے تک بہرت پور مین مقام کیا وہان بھی
جب صورت نباہ کی نہ دیکہی روانہ ہوا جبل پور کی طرف سے
حیدرآباد دکہن ملک نظام مین جلا آیا میر ببر علی جمعدار سے
ملاقات کی وہ اسکی حال سے ناواقف تہی مرد اشراف
وغیرت دار سمجہکر مدارات کی تب اونسے ظاہر کیا کہ میرا
نام سید فرزند حسین اورین بریلی کی مشہورہ موضع بانسہ
سید سرفراز علی صاحب کا بھتیجا ہون بطریق سیر کے
شہر حیدرآباد کی یہان آیا ہون یہ حال سنکر میر
ببر علی جمعدار نے بہت خاطر داری کی اور اپنا ایک مکان

اسکی رہنی کی وا سطی خالی کر دیا اور اہلکاران سرکار نظام
مین سلسلہ جنبانی کر کی بمشاہرہ پچاس روپیہ درماہہ عہدہ
نظارت پر نوکر رکھا دیا اسکی بعد اسکی کارگذاری ظاہر ہونے
سے جناب نواب وزیر ملک دکہن مختار الملک سالار جنگ
بہادر کی سرکار مین اٹہای سو روپیہ تنخواہ ماہوار پر عہدہ
تحصیلداری مقرر ہوکر علاقہ کپل مین بہیجا گیا قریب اٹہہ
مہینے تک وہان کا حاکم رہا اس عرصہ مین بڑودہ سے
خدا بخش نامی ایک بہاٹ بتقریب کسی ضرورت کی حیدرآباد
مین میر سید علی جمعدار کی پاس گیا تب میر سید علی جمعدار نے خدا بخش
باد فروش سے کہا کہ ایک شخص بنام سرفراز حسین یہان آیا تہا
ہم سی ظاہر کیا کہ مین سید سرفراز علی صاحب کا بہتیجا ہون مینے
اسکی بہت خاطرداری کی اور کوشش کر کی نوکر رکھا دیا اور
دریافت حال کیوقت اوسنی یہہی بیان کیا تہا کہ مین متوطن
راجہ کا اہلکار تہا جبکہ وہ خدا بخش بہاٹ حیدرآباد سی بڑودہ
مین آیا میر باقر علی کی مکان پر جاکر یہہ حال ظاہر کیا جو نکہ میر باقر علی
احمد آباد مین بعہدہ رسالداری ملازم مین انہون نی یہہ حال سنکر
پولس صاحب احمد آباد کی سپرنیڈنٹ دستر تجر صاحب کے
پاس جاکر ظاہر کیا کہ فلانہ شخص علاقہ حیدرآباد مین نوکری اسوقت
پولس صاحب مذکور لبت صاحب کمانڈنگ کی پاس جاکر کہا کہ سید
شمشاد علی رسالدار سردار بہادر کو ظہور الحسن سردار بلوای کے
گرفتاری کیواسطی میری ہمراہ کرو کمانڈنگ صاحب نے
احمد خان دفعدار کو عالیجاہ سید شمشاد علی رسالدار سردار بہادر کے
پاس بہیجا کہ تم صاحب مذکور کی ساتہ جاؤ تب میر شمشاد علی سردار
بہادر نے احمد خان دفعدار و نیاز محمد خان سوار کو اپنی ساتہہ
لیکر صاحب مذکور کی ساتہہ برہم یلغار کی شبانہ روز قطع مسافت
کر کے علاقہ حیدرآباد مین باغی مذکور کو گرفتار کیا اوسوقت
سید شمشاد علی رسالدار سردار بہادر نی نہایت جانفشانی
وخیرخواہی اور کمال جوانمردی سی سرکار کا کام کیا قابل تحسین و
لایق آفرین ہوکر بڑی بہادری کا نام کیا وہان سی باغی مذکور کو
لیکر تاریخ ۱۲ ماہ گذشتہ کو پونہ مین ریوی کمشنر صاحب
کے پاس حاضر کیا تین روز تک باغی مذکور کی عورت منکوحہ
اور اسکی تین نوکرون کا اظہار لیکر معہ عورت حویلی خانہ مین مقید کیا
اور حکم دیا کہ تمکو لکنہو جاکر حسب کردار کی سزا ملی گی وہان سے
جناب میر شمشاد علی صاحب سردار بہادر معہ سواران ہمراہی رخصت
ہوکر احمد آباد مین اپنی نوکری پر روانہ ہوئی جناب رسالدار
سردار بہادر نے ہنگام بلوہ مین اور دوارکا کی فساد مین نہایت
وفاداری وکمال بہادری سے کام کئی ہین اور بہت عالی خاندان
ومعزز شخص ہین اسوقت سرکار نی خطاب معزز الانعام سی سرفراز
فرمایا تہا دیگر اب کے مرتبہ اس خیرخواہی اور جانفشانی کی عوض مین
سرکار قدردان کیا عنایت فرماتی ہی فقط

خبر کنکہل

مسمی جی لعل ٹنڈیل ایک عرصہ سی مسماۃ الندی طوائف کے ساتہہ اشنائی رکہتا تہا جو کچہہ روپیہ اوسنی پیدا کیا سب اوس طوائف کی حوالہ کیا آخر کار مفلس ہو گیا اور محتاج سی محتاج تر ہو کر اوسی طوائف کی گہر چار رہا ایک کسبی شخص نے اوس طوائف کو اپنی گہر بلایا اوس نے اوس شخص کے پاس جانیکا ارادہ کیا جی لعل مذکور کو اوسکا جانا غیر کی پاس ناگوار گذرا مگر اوسکو منع کرنیکی قدرت نرکہتا تہا منع تو نکر سکا الا یہ کہا کہ اجہا میں تیری ساتہہ چلتا ہوں اوس شخص کے پاس پہونچا اون یہہ کہکر ہمراہ مسماۃ مذکور کے ہو لیا راستہ مین جیبہری نکال کر اوسکی ناک کاٹنی کا قصد کیا اوس رنڈی نی دونو ہاتہہ اپنی ناک پر رکہہ لی اس سبب سی ناک تو بچ گئی مگر چہرہ پر کئی زخم آئی جب کہ اوسنی شور غل مچایا فوراً اہلکاران پولس کو اطلاع ہوئی وہ موقع واردات پر آئی اور مجرم کو گرفتار کر کے حوالات [illegible] کیا مقدمہ زیر تجویز ہی فقط ——

اور ایک برہمن کے لڑکی لو حرام سی حمل رہا تہا شدہ شدہ اوسکی باپ نے یہہ راز کہلا برہمن کو نہایت شاق گذرا ایکدن کمال غیظ و غضب مین بیچ و تاب کہا کر کسی حیلہ بہانہ سی اوس لڑکی کو زہر کہلا دیا معاً وہ لڑکی مر گئی برہمن نے حسب رواج قوم کے اوسکی لاش کو جلا کر دریا مین بہا دیا بعد مین کسی مخبر نے اہلکاران پولس کو خبر دی اونہون نے برہمن کو گرفتار کیا تحقیقات دریش ہے دیکہی کیا ہوتا ہے فقط — اور ایک ذکر کا ذکری کہ مسمی لوڈ ڈیل کے لڑکی و بہو دونون گنگا پر نہانی کو گئین پہلی اوسنی سے ایک نہانی گئی اوسکی پاؤن کو لغزش ہوئی ڈوبنی لگی دوسری عورت جو اوسکا ماتہہ پکڑ کر نکالنی لگی وہ بہی وہین رہی غرق ہو کر دونون ہم اغوش دریا ہوئین ایک بہی کنارہ نہ لگی جبکہ اونکی لاش نکالین تو معلوم ہوا کہ ایک دوسری کی ماتہہ کو پکڑی ہین فقط

تاریخ

ہیلی ہمنی چند سطور تہنیت آمیز و بہجت انگیز منعر نوید فرحت جاوید میلاد فرزند دلبند سرکار راجہ ٹیکا نہال سنگہ صاحب دام اقبالہم زیب صحیفہ مظہر العجایب کی تہین اور آرائش نہا کہ مبارک باد مین کوئی قطعہ یا رباعی یا تاریخ یا قصیدہ نذر ناظرین باغ تمکین کیا جاتی مگر بباعث عدم گنجائش برچہ ہذا [illegible] بالفعل ملتوی رہا الا دو قطعہ تاریخ سعید تولید حمید خلف الرشید مسبوق الذکر مین نتایج افکار سراپا بہار شاعر غزل مثال و عدیل میر حاتم علی صاحب تخلص بہ جلیل ملازم راجہ صاحب موصوف بنا بر

بنا بر انطباع عنایت ہوئی بہت طبب طبع زمرا حباب
سخن آفرین بصد تحسین و آفرین رونق افروز اخبار کی جاتی ہین
ان شاء اللہ تعالے اینده جو حال جشن و نظم بزم ہوگا عرض کیا جاگا فقط

قطعہ تاریخ

گشت از مقدم مولود سعید — صورت صحن فلک کاشانہ
ہست از نور جبینش پیدا — شکل خورشید اثر فرزانہ
فکر تاریخ نمودم چو جلیل — گفت ہاتف بچراغ خانہ

تاریخ دیگر

خطاب راجہ سیکا بھادر — فریدون فرمبت سوکت پنسید
بس آپ ہین کس ئی افسردہ خاطر — دیا فرزند جس نے رشک خورشید
ہوئی ہے اسقدر شادی میلاد — عجب کیا چرخ پر رقصان ہو ماہید
جلیل اپنی دعا ہی را تدن یہہ — کری خالق عنایت عمر جاوید
جو کی فکر سن میلاد گلرو — ندا آئی ہرا ہی باغ امید

گنشتہ ۱۲ ہجری

مظفر نگر

محمد تمکو انی کمال رنج و افسوس سے اس خبر اندوہ انا کو للتی ہین کہ
تمکو خورد گا پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر نگر نے
اس دار فنا بائدار سے انتقال کیا اور اس واقعہ اندوہ افزا سے
تمامی مردمان اوس ضلع کو رنج و ملال کمال عاید حال ہوا
فی الواقع اوصاف و اخلاق اور کارگذاری کنور صاحب
کی اظہر من الشمس تھے محتاج شرح اور بیان کے نہین فقط

خدائی باہین خدا ہی جانی

قصبہ کاندہلہ ضلع مظفر نگر مین مشہور ہی وہان کا یہ سانحہ
عجیب و واقعہ نادر و غریب مذکور ہے کہ قصبہ مذکور مین
متصل مکان محمد سلطان خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نہر گنگ
ولعل خان صاحب سوداگر کی ایک شخص سلمان گوجر رہتا ہی انگریز
کا نوکر ہی کہ رانکو وہ شخص اپنی مکان مین سوتا تہا اور وہین
تین فرزند جگر بند اوسکی کہ ایک کی عمر اوٹہین برس اور دوسرے
کے سولہ برس اور تیسری کی گیارہ بارہ کی تہی اوسکی
پاس سو رہی تہی تحقیقا آدہی رات کی اوسنی خواب دیکہا
کہ دونون بڑی لڑکون کے گلی کو بہیڑیا چباتا ہے اور اونکی
حلق سی آواز خرخر کی اتی ہی یہ خواب پریشان اور
منوحش دیکہہ کر وہ اوتہا اٹہہ کہڑا ہوا ادہر اودہر
بہیڑیہ کو دیکہنی لگا جبکہ مکان مین کچہہ بہہ دشان نہ ملا
تو باہر گیا غرضکہ وہان بہیڑیا کہان تہا وہ پہر مکان مین
واپس آیا اور بدستور آواز حلق اونکی سے اسطرح کے
جسطرح لیکر نر خلا کٹ جاتا ہی اور اوسوقت خرخر
کے آواز آتی ہے سنی اور اونکو جگایا اور حال
دریافت کیا کہ اوٹہو ہوش مین ہو تمہارا کیا حال ہے
چنانچہ بموجب آواز بدر خود وہ دونو لڑکی جاگی اور کہا
ہم کچہہ اپنا حال نہین کہہ سکتی کوئی شخص ہماری گلی کو دبا رہا ہے

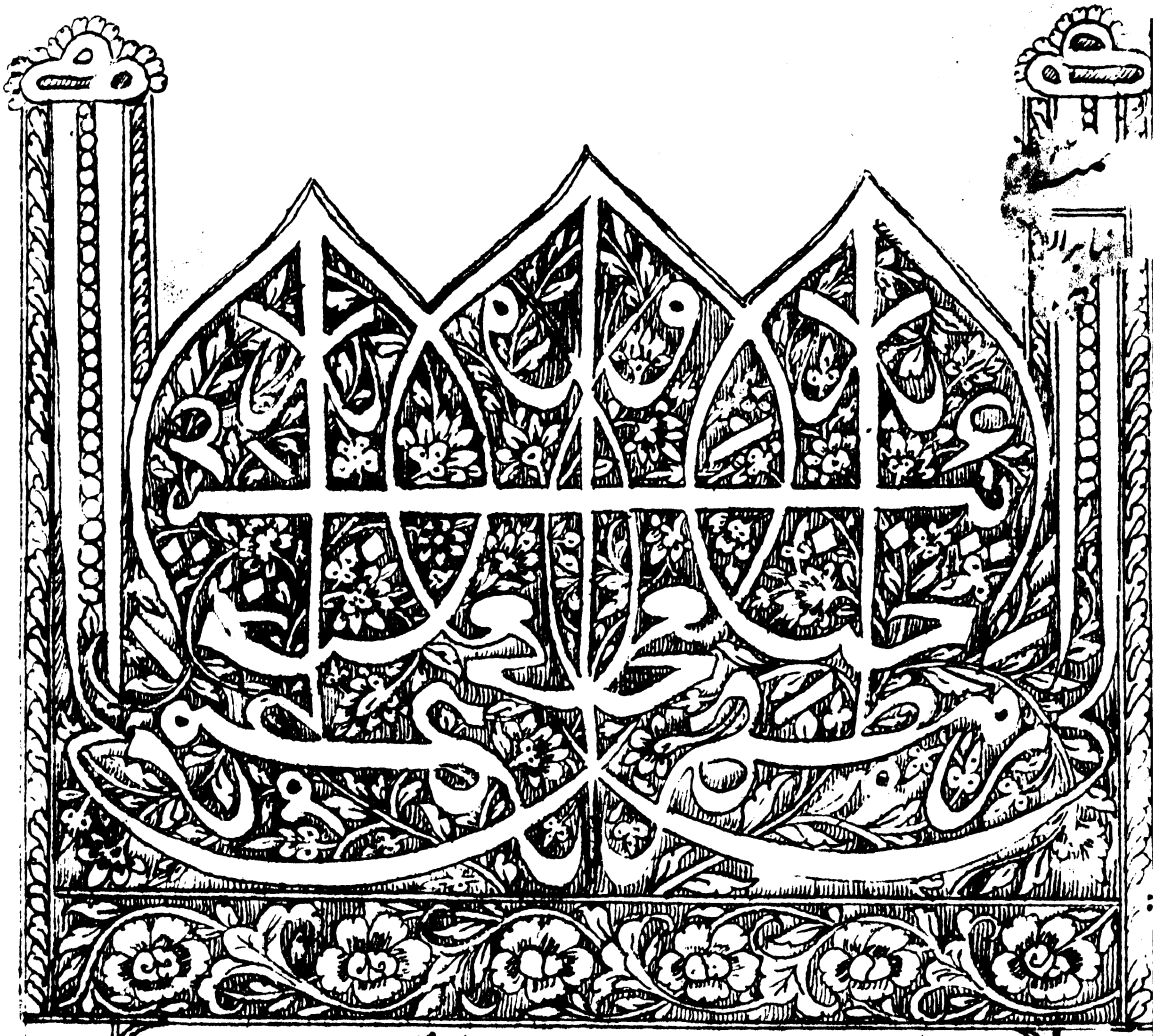
ہم ہر چند اوزار نکالنا اور بولنا چاہتی ہین بولنی نہین دیتا بعد
تھوڑی دیر کی اسی حال مین وہ دونو لڑکی مرگئی باپ اونکا
اونکے مرا ہوا دیکھکر متحیر ہو رہا بیٹھا رہگیا فقط ——

روڑکے

اس ہفتہ مین صاحب کمشنر بہادر بمقام روڑکی تشریف
لائی اور ۱۰ اکتوبر کو راجہ صاحب والے نندہور سے
ملاقات ہوئی صاحب ممدوح بکمال توجہ والتفات مستفسر
حال راجہ صاحب رہے اور ہر طرح گفتگو ہوتی رہی اور تقریبًا
مصاحبان راجہ صاحب نی یہ عرض کیا کہ بسبب نابالغ ہونی راجہ صاحب
اور کورٹ اُف وارڈس ہونے ریاست کے ریوت بچارے بہت زار رہے
کے واسطے صرف شادی راجہ صاحب کے ہوئی تھی
چنانچہ سرکار سی بیس ہزار روپیہ کی منظوری ائی ہے
اسقدر صرف قلیل مین انجام مصارف شادی کا البتہ دشوار ہے
صاحب کمشنر نی فرمایا کہ بیس ہزار روپیہ سے زیادہ شادی مین
صرف کرنی کی سرکار سی اجازت نہین ہے اور اسقدر روپیہ مین
شادی خوب ہوسکتی ہی اور جسم انکر سب انتظام شادی کا
اسی روپیہ سے کرادینگی اور یہ بھی فرمایا کہ راجہ صاحب
کو چاہیے کہ ہر روزہ دو وقت صبح اور شام واسطی
تعلیم طبع سوار ہوا کرین اور بندوق اندازی
رکھین اور حال بندوق اندازی راجہ صاحب
تحریر ہوکر صاحب کلکٹر کے پاس پہونچتا رہی کہ صاحب کلکٹر
ہماری رپاس ہمیشہ ارسال کرتی رہین گے فقط ——

اور حال نمود ہونی روشنی کا ایک قبر سی باخبار نقلہ گذشتہ
درج ہوکر لکھا گیا تہا بعد تحقیق باعث روشنی جو کچھ دریافت
ہوگا اینده تحریر کیا جاویگا اب بعد تحقیق واضح ہوا کہ فی الواقع
قبر مین سے روشنی نمود ہوئے اور ہماری نزدیک
ظاہر ہونا اس قسم کی روشنی کا کچھ خلاف قیاس
نہین ہے کہ علم طبیعات سی خوب مستفاد ہے
اس قسم کی روشنی کہ بزبان انگریزی اوسکو فاس
فرس کہتی ہین اکثر لاشہائی تازہ متعفنہ اور جاہای
سیلاب سی واقع ہوا کرتی ہین اور یہ قبر جس مین
سے روشنی نکلی ہے بچیس روز کے ہوا
کچھ عجب نہین کہ اس مین سے روشنی نکلی ہو
اور تاریخ ۱۲ ماہ حال کو جناب کرنیل برسٹ صاحب
بہادر جنرل سپرنٹنڈنٹ انہار فائیر مقام روڑکی ہوئے
اور دفنہی صاحب محترم الیہ کا کوہ نندہور سی اگیا فقط

در مطبع احباب مراد روڑکی باہتمام حکیم سید مراد علی اخبار نہد طبع شد



نمبر ۴۴ | مطبوعہ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ مطبع ہذا مین چھپا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال ۱۲ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لیہ رسال ہے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ بہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی حساب اتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریدا اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انقطاع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون واسطے فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لی جاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپنے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین بقط

اشتہار

پہلی دھنی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونی کتاب
جنتری نایاب مسمی محبوعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار منظہر العجائب
کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین تیار ہے جن جن صاحبون کو
خریدنا منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت اوسکی مطبع ہذا
مین بہیجکر طلب فرماوین اور محصول ذمہ خریدار ہوگا فقط

اشتہار

کتب متصلہ ذیل مولفہ دانش اگاہ نبیش دستگاہ راجہ ہاد ہوسنگہ
صاحب بہادر رئیس اٹلی بمطبع منشی نول کشور صاحب
مہتمم اودہ اخبار واقع لکہنو بہت عمدہ خوش خط چہپکر
موجود ہین فی الواقع کتاب بہت نادر و عجیب قابل دید ہے
نہ لایق شنید بقیمت متصلہ ذیل مل سکینگی جو صاحب چاہین
بعد ارسال قیمت منگالین فقط .....

ترجمہ چرتر سری درگاجی

اس ترجمی کو عجب لطف سی فرمایا ہے کہ جو لوگ ناگری حروف سے
ذرا بہی واقف ہین وہ اس پوتہی کو پڑہکر سری درگاجی کے
چرترون سی اگاہ ہوکر مکت کا بدارتہ حاصل کرینگی سب پاپ
دور ہونگے حسن چہاپہ قابل دیدی قیمت فی جلد .... عہ

منوج لتکا

اسمین بکشیری کو کام فرمایا ہی وہ وہ ناولک خیالیان
کے ہین کہ اگر نتیجہ فکر رسا کو گذشتہ کبیشرون کے کلام کے
مقابلہ مین دیکہی تو حقیقت معلوم ہوتے کالیداس کی یاد کار
کب گنگ ایک اوتاسا شاگرد ہان انکے کلام مین سور داس
کہئی تو بجا تلسی داس بہی تو روا ہے کہین سری راد ہاجی اور کہین
سری کرشن جی کی چرترون اور لیلاون اور فراق
و وصال کا بیان ہے فقط قیمت فی جلد .... ۱۲ عہ

راگ پرکاش

یہ پستک دو حصون مین تمام ہی پہلی حصہ مین بہ طرز متقدمین
راگ کا احوال لکہا ہی دوسری حصہ مین موافق رواج
حال لکہا ہی یہ پوتہی عدیم المثال ہے اسکا سبہون کو خیال ہے
قابل دید ہے و نہ لایق شنید فقط .....
قیمت فی جلد ... ۲ عہ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے

اشتہار

میم صاحبہ ہڈ صاحب بے میرٹہہ پہلی روڑکی و پیر تک بندہ مذہا
ڈاک جاری کری ہی گاڈیان بہت عمدہ نو تیار گہوڑی
چالاک تیز رفتار ہین اور واسطی بند و بست سڑک رسالدار و
منشی مقرر ہین اور اس ڈاک مین ہر طرح کا آرام اور اسانیس ہے
اور روڑکی تین بہ کوٹی لعل خان صاحب سوداگر مقام

ڈاک مقرر ہوا جس کسی صاحب کو کسی طرف کو جانا
منظور ہو تو سواری طلب فرماوین بہمہ جہت کفایت
محصول اور آرام تمام اس ڈاک مین رہیگا فقط

العبد منشی سعید الدین مہتمم ڈاک

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بذریعہ تحریر ایک اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل کی تحریر فرماتی ہین کہ تہ تاریخ ستمبر کو سرکستان سے
خبر آئی کہ محمد علی خان مرحوم شاہ سابق تنو خان کا چہوٹا بیٹا
بخارا سے بہاگ کر قزاق مین آیا اور وہان کچہہ سپاہ
جمع کرکی یونیتی جان اور شاہر خان شہرون پر یورش
کرکی اپنا قبضہ کیا خدا یار خان نے اس امر سے شاہ بخارا
کو اطلاع دی تو اب شاہ کا آرادہ ہے کہ قوقان کی جانب
کوچ کرکی مفسد کو سزا دی فقط ——— ۵ ستمبر کو سردار
محمد علی خان نے بخارا کی وکیل کو بلایا اور کہا کہ امیر صاحب نے
تمکو اپنی کمیپ مین طلب کیا ہی لیونکہ وہ تم ہی گفتگو کرکی وہین سے
تمکو رخصت فرماوینگے وکیل نے اس بات کو قبول کیا امیر صاحب
نے سردار مذکور کو یہ بہی لکہا ہی کہ قوقان کی وکیل کو بلبھیج
بہیجدو ۷ ستمبر کو خبر آئی کہ فیمابین فوج سردار شیر علیخان
اور سردار شاہ نواز خان و محمد عمر خان کے ایسی سخت
لڑای واقع ہوئی صورت اوسکی یہ ہے کہ سردار شیر علیخان

نے اپنا بندوبست کرکی قندہاری دروازہ ہرات کا اوڑانا
چاہا مگر سپاہ ہرات نی بہ سرداری شاہ نواز خان ولد
سلطان احمد جان اوسکا مقابلہ کیا اور صبح سی یہ لڑای شروع
ہوکر دوسری دن دوپہر کو ختم ہوئی اوسوقت سردار
شیر علی خان کی فوج کی پاس سامان میگزین نہین رہا شاہ
نواز خان نے یہ بات سنکر اپنی والد سردار سلطان احمد جان کو
لکہا کہ چچا عمر خان کو میری مدد کیواسطی بہیجدو کہ ہم دونون متفق ہوکر
شیر علیخان کے فوج پر حملہ کرین چنانچہ خان مذکور کی آنی پر دونون
چچا بہتیجون نے شیر علی خان کی فوج پر یورش کرکی غنیم کی
فوج کو پس پا کیا جب یہ خبر امیر صاحب کو پہنچی تو اونہون نے
محمد شریف خان اور محمد اسلم خان کو شیر علیخان کی مدد کیواسطی
بہیجا پہر تو ایک ہنگامہ جدال و قتال کا طرفین سے گرم ہوا
بہت آدمی دونون طرف کی مجروح اور مقتول ہوئی آخرکار
شاہ نواز خان شکست پاکر میدان سی بہاگ گیا فقط
— ۸ ستمبر کو سردار محمد علی خان نے قوقان کے وکیل کو بلایا
اور کہا کہ حسب الحکم امیر صاحب کے تم سردار محمد افضل خان کے
پاس سرکستان کو جاؤ اور تحفہ کہ جو تم لائی ہو اوسی سردار کے
پیشکش کرو مگر اپنی آقا کو لکہہ بہیجو کہ اگر وہ امیر صاحب کے
ساتہہ دوستی دلی اور اتحاد صادق مثل ملا خان مرحوم
اور مراد خان متوفی رکہا چاہتی ہی تو اس بات کا اثبات

گذرانے و رزنہ تحفہ والپس لئے جائینگی یہ سنکر وکیل
چپ ہورہا اور کچھہ جواب نہ دیا فقط ۱۰ ستمبر کو
کچھہ زمیدار کابل کی حاضر ہوکر مستغیث ہوئے
کہ ہمارے گاؤن کے زمیدارون نے پانی روک لیا ہے
لہذا امیدوار ہین کہ اسکا ملاحظہ کیا جاے اس پر حاکم
کابل نے فرمایا ہم ابھی تحقیقات کرکے بندوبست اسکا کرینگے
تم حاضر جمع رہیو فقط ۱۹ ستمبر کو کابل مین امیر صاحب کے
کمپو سے خبر آئی کہ ایران کا سفیر امیر صاحب کی کمپو مین آیا اور
مراسلہ شاہ ایران کا جو لایا تہا اوسکو اوسنے دربار مین
امیر صاحب کے حوالہ کیا اوسکا مضمون یہ تہا کہ جب عہدنامہ
پیمان چار سلطنتون کے یعنی روم روس انگلستان و
ایران کے قایم کیا گیا تہا تو اوسمین یہ شرط لکہی ہوگئی تہی
کہ اگر کچھہ فساد افغانستان مین کہ جسکی حدود رہ خیبر سے
ہرات تک ہے واقع ہوگا تو اوسمین نہ تو صاحبان انگریز اور نہ
اہالیان ایران دست اندازی کرینگی یا کسی فریق کے
مدد و معاون ہونگی اب یہ کیا بات ہی کہ امیر کابل نے
انگریزون سے مدد مانگی اور چونکہ سرکار برطانیہ نے امیر صاحب
کو مدد دی تو اب ایران کے فوج بہی سلطان احمد خان کے
مدد کیواسطے ہرات کو جاویگی یہ سنکر امیر صاحب نے سفیر سے
کہا کہ انگریزی وکیل میری کمپو مین موجود ہے مین اوسکو بلاتا ہون

جو تمکو دریافت کرنا ہو اوسسے کرلو چنانچہ نواب غلام حسین خان
وکیل سرکار انگریز دربار مین آئی اور سفیر ایران نے
اون سے یہ گفتگو کی کہ آپ کی سرکار نے برخلاف
عہدنامہ کابل امیر صاحب کی مدد کی ہی اسکی جواب مین
اونہون نے یہ کہا کہ یہ بات خلاف ہی ہماری سرکار نے
نہ تو اب تک امیر صاحب کو مدد دی اور نہ آیندہ دیگی مجہکو
فقط اتنا حکم ہے کہ جہان امیر صاحب کا لشکر جاوی مین اوسکے
ساتہہ جاؤن یہ سب باتین لوگون کے بناوٹ اور
خلاف بیانی ہے اور واقع مین یہ بات ہی کہ امیر صاحب نے ایکدن
دربار مین یہ فرمایا تہا کہ انگریزی فوج جلدی میری مدد کو آتی
ہے اور کچھہ فوج کو حکم ہوا ہے کہ پوشہر کو روانہ ہو
سنکر سفیر نے امیر صاحب سے کہا کہ تمکو اگر کچھہ مدد سرکار
انگلشیہ دیگی تو ایران والے سلطان احمد خان کے
مدد و معاون ہونگے امیر صاحب نے سفیر ایران کو دو دن تک
اپنی کمپو مین رکہا اور پہر رخصت اور توقیر اوسکو رخصت کیا
۲۰ ستمبر کو سردار محمد افضل خان کے مراسلہ سے معلوم ہوا کہ
جب خدایار خان شاہ قوقان کو دریافت ہوا کہ کوہستانی
اور خضجاقی محمد علی خان کے لڑکے کے پاس جمع ہوتے جاتے ہین
اوسنے شاہ بخارا کو لکہا کہ یا تو آپ فوج واسطے مقابلہ کے
میری پاس روانہ کیجئے یا خود تشریف لائیے بمجرد اسکی شاہ بخارا

تمام خان اور سردارون اپنی علاقہ کو مطلع فرمایا کہ تم سب
لوگ اپنی اپنی فوج سمیت جلد بخارا مین حاضر ہو حسب الایما
سردار افضل خان کی مراسلہ بجنبہ اوسی روز امیر صاحب کے
خدمتمین بھیجدیا فقط — ۲۱ ستمبر کو عطاء اللہ خان اور حافظ جی
کا خط امیر صاحب کی پاس سے آیا اوسمین تحریر تہا کہ
پہلی جو اونٹ واپسی لائی رسد وغیرہ کی بیرونجات کو جاتے
تہی اونکو لائی اور جمشیدی اور جارا ماغ کی لوگ مع
سارہانون کے پکڑ لیجاتے تہی مگر جبسی سوارون کے تعینا تے
اونٹون کے ساتہہ ہوگئی ہی اونکی کچہہ پیش نہین جاتے ایک مرتبہ
الماتے دلہای دی تہی مگر سوارون نے اونہین منتشر اور متفرق
کردیا فقط — ۲۳ ستمبر کو خبر آئی کہ زوجہ سلطان احمد جان
امیر صاحب کی دختر نی اپنی بہای سردار محمد امین خان کو لکہا ہے
کہ اگر امیر صاحب کے مرضی ہو تو مین قران اور سیدون کو لیکر لشکر
مین اؤن اور جو امیر صاحب ہرات کو اپنی بیٹی اور داماد
کے قبضہ مین جہور دینگی تو اونکا بڑا نام دنیا مین ہوگا چنانچہ
امیر صاحب نے اس بات کو قبول فرمایا مگر شیر علی خان اور
اوزبک سردار راضی نہین ہوئی اور شیر علی خان ہمیشہ یہی کہتی ہین
کہ یا تو مین ہرات کو تسخیر کرونگا نہین اپنی جان دونگا
— ۲۴ ستمبر کو کچہہ آدمی وکیل بخارا کی حاکم کابل کے
پاس آئی اور کہا کہ یا تو ہمکو زاد راہ ہرات جانیکی واسطے
یا جواب ہو کہ ہم بخارا کو واپس جائین اسپر حکم ہوا کہ
دو تین دن مین حکم تمہارا بندوبست کرینگی فقط
۲۶ ستمبر کو سردار محمد افضل خان کے تحریر سی معلوم ہوا کہ
شاہ بخارا نی یہ بات سنکر کہ فرزند محمد علی خان نے
قوقان پر یورش کے اور خدایار خان کو گرفتار کرلیا ہے
کچہہ سوار خبر لاگیو اسطی قوقان کو بہیجی ہین اور خود بہی روانگی
کے تیاریان کر رہی ہین اور یہ بہی سنا گیا کہ بعد گرفتاری
کے خدایار خان نے اپنی خودکشی کی چنانچہ یہ مراسلہ بہی بجنبہ
امیر صاحب کی پاس بہیجدیا گیا فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

دہلی

دہلی جرنل سے واضح ہوا کہ دہلی مین مدارس تعلیم عورات
بخوبی ترقی پر ہین — بالفعل چار مکتب جاری
ہین جنمین لڑکیان باقاعدہ حاضر ہوتی ہین — جن رؤسا نے
اس کام مفید عام مین مدد دی ہی اونکی نام نامی یہ ہین —
نواب حامد علی صاحب — علی خان صاحب — منشی رعایت علی
صاحب سررشتہ دار دیوانی — راجہ دیبی سنگہ صاحب —
منشی جیون لعل صاحب سابق مرمنشی اجنٹی دہلی — اور
سنا جاتا ہی کہ علاوہ چار مکاتب مذکورہ کی منشی
رعایت علی صاحب ایک اور مکتب زنانہ اپنی انتظام
سے جاری کرنیوالے ہین جسمین ایک عورت اردو خواند
نوکر ہوگی — اور یہ بہی خبر سے کہ میرزا الہی بخش شاہزادہ
نے بامداد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ایک اسکول

واسطے تربیت اولاد تیموریہ کے محلہ نظام الدین
مین مقرر فرمایا ہے اوسمین فی الحال صد طالبعلم
داخل ہو چکی ہین اور توقع ہے کہ سو تک تعداد پہنچ جاوے
فقط ——— اور خبری کہ اس ہفتہ کی مین آخیر کو کپتان
ہملٹن صاحب بہادر بجای مسٹر مول صاحب بہادر کے
ملتان سے پہونچ کر چارج لاوینگے اور تمام تو نجانہ یہان کا
بیماہ آیندہ ہزاری باغ کو جاویگا اور سنا گیا کہ شروع ماہ
آیندہ ہی پہلے جناب کماندر نجیف صاحب بہادر شملہ سے
نہضت فرماہونگے پہلے صاحب محتشم الیہ کا آرادہ
تہا کہ بیسوین یا تیسوین ماہ حال کو وہان سی کوچ کرینگے
مگر بباعث کثرت کار کی روانگی مین توقف ہوا اب
یقین ہے کہ تیسری یا چوتہی تاریخ ماہ آیندہ کو وہانسی روانہ
ہون اس صنلع کی کاشتکارون کے شکایت ہے
کہ بباعث زیادتی بارش کے جوار اور باجرا اس فصل کا
بگڑ گیا اگر اب بہی چند روز دہوپ اچہی طرح پڑی تو
یقین ہے کہ فصل کے کاٹنی تک ناج سنبہل جاوے فقط
از اخبار مفید خلایق مطبوعہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی

ہلیٹورا

لندن مین ایک کاری گر نے ایک ہتیوڑا جہہ ٹن
جوئن اسے من کا ہوتا ہے بنوا کر رکہا ہے اور وہ
مزدور دہوبن کے ہر بار جس پر جا ہو ضرب مارتا ہی
اور بارہ تن کا ایسا ہے ایک اور ہتوڑا ولایت مین
طیار ہونیوالا ہے بسبب ہونے صنعت عجیب کے درج اخبار
کیا گیا فقط از اخبار انجمن ہند مطبوعہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۶۲ ع

بن مالنس

لکہتی ہین کہ ایک فرانس کے دکان پر ایک بن مالنس ہے
کہ سب حرکات آدمیون کے سی کرتا ہی کبہی ناچتا ہی اور کبہی
بانسری بجاتا ہے اور کبہی میز پر کہانا چنتا ہی اور سب خدمتین
مثل نوکر کرتا ہی صاحب اردو گائیڈ لکہتے ہین کہ یہ خبر لایق
شنید اور یہ بن مالنس قابل دید ہے فقط ایضاً

روس

ایک جماعت اہل روس مقدار چالیس ہزار آدمی کے
یلغار عباسیہ مین آن پڑی مگر وہان کی کوہستانیون نے
دادشجاعت دیکر اون سب کو شکست فاش دی اور وہ
جماعت تمام بہاگ گئی اب وہان کی رئیس یعنے اسمعیل افندی
اور عثمان افندی اور شیخ اسمعیل اور اسمعیل بیگ وغیرہ مجتمع
ہوکر قسطنطنیہ کو جاوینگے اور وہان سی فارس اور لندن کو
جاکر مستغیث ہونگی کہ ہمسی خلاف عہد اہل روس نے کیا ہے
اور ہمکو جنگ کرنی کی ممانعت ہی فقط ایضاً ———

فرانس

فرانس مین فتنہ برپا ہونیوالا تہا کہ وہان کے بادشاہ کو خبر ہوگئی اور بغاوت پیشہ سب گرفتار کرلیے گئے اور اتش فتنہ فرو ہوگئے فقط ایضاً ——

نوید خاص

زایرین زیارات عالیہ وعازمین مشاہد مقدسہ علی صاحبہا الف الف سلام والف الف تحیہ کو مژدہ ہو کہ آمد و رفت مراکب ذخانیہ مابین بمبئی وبصرہ مقرر ہوئی اب ہر مہینے مین اگبوٹ بصرہ کو روانہ ہوا کریگا جسکی ذریعہ سی فایز عتبات عالیات ہونا نہایت سہل واسان ہوگیا اسلیے کہ اگبوٹ ۲۱ دن مین بمبئی سے بصرہ کو جاتا ہی اور وہانسی سٹیمر براہ دریای شیرین دجلہ چوتہی دن بعد اوسکے پہونچتا ہی جہانسی دریا پار ہوکر فی الفور مشرف بزیارت کاظمین ہوسکتی ہین اور اس مقام مبارک سی کربلای معلے تین منزل ہے اور عسکرین ۲ منزل اور نجف اشرف پانچ منزل ؛ کرایہ جہاز حسب تفصیل ہے از بمبئی تا بصرہ اگر دو سہ یعنی کمرہ لیوین کہ جس سے بہتر کوئی جگہہ آسایش کے نہین فی نفر ۱۸ مقرر ہین اور اگر سطح مین بیٹہین تو فی نفر ۱۰ از بصرہ تا کاظمین جو دو دی کشتیان بحکم سلطان روم آمد و رفت کرتی ہین اونمین کرایہ سطح فی نفر

قران جسکی ۱۲ ہر ہوتی ہین ؛ پس اب جو صاحب زیارات دورہ کا قصد کرین تو تین چار مہینہ مین فایز مرام ہوسکتی ہین اور اس شرف عظیم کی حاصل کرنے مین کسی نوع کی دقت نہری بسبب تقرر روانگی جہاز بصرہ وارزانی کرایہ یہ ہے کہ واسطی سولیس وکراچی کی جہاز ولایت نئی تیار ہوکر براہ بحر کبیر بہا ئی ہین اور اب سرکاری میل لیکر وہی جہاز جاتی ہین اور چونکہ اب سولیس کو بڑی جہاز لنگر اوٹہاتی ہین بانیوجہ چہوٹے مرکب نسبت بروانگی سولیس بیکار ہوگئی ؛ اور تحقیق خبر ہے کہ چار اگبوٹ اور ولایت کی عنقریب انیوالی ہین پس اونکی پہونچنی پر کرایہ زیادہ ارزان ہوجاویگا ؛ علاوہ بران بارہ اگبوٹ مابین سورت وبمبئی تردد کرتی ہین اور مابین ان دونون بندرون کے سڑک ابھی تیار کیجاتی ہے جو غالبا دو برس کے عرصہ مین جاری ہوجاویگی پس بوقت اجرای گردون ذخانی یہہ بارہ جہاز بیکار ہوجائینگی اور صورت گذای مین یہہ بھی بالضرورۃ روانہ بصرہ وکربلای معلی ہوا کرینگی اور کرایہ اور بھی زیادہ ارزان ہوجاویگا بلکہ عجب نہین کہ جدہ کو بھی براہ راست روانگی کسی جہاز کی قرار پائی اور اگر یہ امر مقرر نہ ہی جہاز لنگر اوٹہاتے ہین ؛ غرض بہر کیف حجاج فرزان

سے نہایت صورت اسائش کے متصور ہے کیونکہ اب
پابندی موسم کی بھی نہ رہیگی جس موسم مین چاہینگی
بے تکلف سوار ہو جاوینگی فی الحال جو اگبوٹ بامبئی
بمبئی و سورت آمد رفت کرتی ہین کرایہ اونکا بمبئی سی جانے
مین سے رہی اور سورت سی واپسی کے صورت مین نصف
یعنے ۱۲ پس اس حساب سی معلوم ہوتا ہے کہ کرایہ بصرہ کا
چند روز مین نہایت ارزان ہو جاویگا فالحمد اللہ علی
ذالک حمدا جمیلا فقط از اخبار مجمع البحرین نمبر ۴۲

تباہی مراکب بحری

خط مسطورین مرقوم ہی کہ پچھلی میل کا اگبوٹ جو کراچی کو
روانہ ہوا تھا کوٹری کی سحاذی پہونچکر کل اوسکی کچھہ بگڑ گئے
جسکی سبب سی راکبین مرکب کو نہایت بیکلی ہوئی
اور وہ صورت بروی آئی کہ سب لب گور پہونچ گئے
اور کسی متنفس کو امید زندگی نہی اور تقریبا ایک لاکھہ روپیہ
کا مال و اسباب ناقص ہو گیا باوجودیکہ کھوڑی بارے
کراچی سے کل ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے مگر دود کش
بباعث مخالف ہوا کی وہان نہ پہونچ سکا اوٹا بمبئی کو
واپس آیا پس یہان سے دوسرا اگبوٹ جو شہر کی
روانگی کا جو اوسوقت تیار تہا فی الفور میل لیکر راہے
کراچی ہوا اور میل پہونچا کر لنگر گاہ بمبئی مین آیا

العجب کل العجب

جونکہ آج کل بمبئی بلکہ تمام ہندوستان مین بارش باران
رحمت باری بکثرت ہوئی با ینوجہ ایک نقل عجیب و غریب
کہ ایک شفیق نی جو بعد سیر و سیاحت ملک فرانس
وغیرہ لندن سی تازہ وارد ہین اور نہایت صاحب اعتبار
و راست گفتار ہین بیان فرمائی مناسب مقام معلوم ہوے
اور درحقیقت نقل ہذا کمال درجہ حیرت افزا و تعجب انتہای
اور اسقدر اعجب و اغرب ہی کہ ہرگز قیاس مین نہین آتے
اور قوت درا کہ اکثر عقلا اوسکی ادراک کیفیت مین عاجز
و قاصر بائی جاتے ہے سیاح صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ مین مقام پیرس دار السلطنت فرانس مین تہا کہ وہان
باران رحمت بشدت نازل ہوا حتی کہ لوگ گھبرا گئے
اور یہ تہوری سے دنون کا ذکر ہے غرض ایک روز مین
مکان چند منزل کیطرف گیا جو واسطی دیکھنی حرکات سیر

سبعہ سیارہ کی بنا ہوای اور وہان منہدس و نجومی لوگ
یکنظم دولت فرانس مقرر ہین کہ شب و روز سیارون کو دیکھتے
رہتے ہین اور یہہ لوگ تمام گویا حکمای عصر و سرجیل عقلا
دہر ہین پس بنی اونسی استفسار سبب وفور بارش کیا
بجواب اوسکی ازین نہج یہہ منہدسی بیان کیا کہ ہمی سبب
اسکا کہا کہ خصوص شاہ ارسال کیا ہی اور وہ بحکم دربار مطوع
ہوکر مشہور کیا ہی کہ بسکہ بجہی اخبار کی تلاش ہوی اشتیاق
ساعت بساعت بڑہتی لگتا تا آنکہ بعد کمال سعی و کوشش
وہ اخبار بحکم شاہ فرانس طبع ہوا تہا دستیاب ہوا
تحریر صاحب رئیس المنہدسین جو درج ہر جریدہ ہی دیکھنی مین آیے
مرحصہ اوسکا یہہ ہے کہ اج بہت سی طوفان دریا مین ای اور
اس سال اکثر باد تند و تیز چلتی رہے بیشتر ابر و گرد و غبار
محیط اسمان رہا من بعد بارش یہان اس شدت کی ہوئی
کہ نہ دیکہی نہ سنی اسمین خطوط پیہم ای اور لوگون نے بسبب
وفور بارش سی سوال کیا مگر جب بنگاہ سلطان سی اشارہ
ہوا تو اس مادہ مین فکر کی گئی تہی کہ بتاریخ فلان روز فلان
اتنی کہنٹہ برابر دقیقہ گذری ہی کہ دوربین کے ذریعہ سی افتاب
کو دیکہکر سبب وفور بارش دریافت کیا اتنی اطلاع خاص و عام کے
مرقوم ہوا ہی کہ افتاب کے ایک حصہ کا مادہ بوزش خلاص ہوگیا

یعنے افتاب کی بہت سی حصون مین سے کسی ایک حصہ
کے حرارت بالکلیہ زایل ہوگئے اور اب اوتنی جگہ
سرد ہے اور اوسی قلت حرارت کی باعث اسی بارش
کے کثرت وقوع مین ای چنانچہ نتیجہ اسکا یہہ ہی کہ بعد تیس
ہزار سال کی تمام افتاب سرد ہوجاویگا اسوقت یہ زمین
جو سمت شمال مکشوف ہی سب زیر آب پنہان ہوجاویگی
رئیس المنہدسین نے دلیل تودہ قایم کے کہ قیامت ہی کہ دی
ہے نامہ نگار مسبوق الوصف تحریر فرماتے
ہین کہ اگر یہہ خبر کسی غیر شخص معتبر کی زبانی سنی مین آتی
تو ہرگز قابل تسلیم نہی کہ کوئی صاحب حکیم ہوکر ایسی بے سر و
پا رے لکہین مگر انکی بیان مین ہمکو کسیطرح جای کلام نہین
اخبار بلاشک و شبہہ مشتہر ہوگا معلوم نہین حکمای فرانس
کس وجہ سی برودت حصہ افتاب کی قایل ہوئی حال انکہ
کرویت دلیل بساطت ہی اور جب بساطت ثابت ہوے
تو قول قایلین درجہ امکان عقلی سی ساقط و پایہ تحقیق و اثبات
سے ہابط ہوا علاوہ برآن قول ہذا مستلزم ترجیح
بلا مرجح ہے حصہ مفروضہ کو برودت کی ساتہہ کونسی خصوصیت
پہم پہونچی جو حصص باقیہ کو حاصل نہوی قطع نظر اسکی بیان
رئیس المنہدسین سے برودت ایکحصہ کے مستفاد ہوتے

بس معلوم ہوا کہ وہ برودت اسقدر غالب ہے کہ باقی
حصص لاتعد ولا تحصی سے استہلاک اوسکا نہین ہوسکتا
اور یہ ظاہر البطلان ہے شاید رئیس المنجمین سرو سیر
ملک مین رہتے ہین جو برودت آفتاب کی قایل ہوئی ہین
اگر کسی گرم ملک مین تشریف لاوین تو ابھی نفی برودت
کرین ۔ غرض راجہ صاحب اپنی اس تحریر سے اطلاع امر عجیب ہے
نہ اظہار استعداد و شوق مناظرہ لکن اگر کوئی دلیل برودت
آفتاب بتائید قول رئیس المنجمین ایسے صاحب کے خیال
مین آوے تو افادۃً ارقام فرماوین فقط ایضاً ۔

گوالیار

اس مقام سے ایک سیاح لکھتی ہین کہ یہان کے ڈاکخانہ کا
حال بہت بڑا ہی اہلکاران ڈاک نے نئے قانون ایجاد کیے ہین
کوئی نہین سنتا ہی شہر سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ڈاک
گھر ہی افسر صبح سے اٹھ بجی دن تک کہلا رہتا ہے اگر کوئی
شخص شاید کسی وجہ سے اسکی بعد بولندہ یا خط لیکر پونہچا
تو نہین لیتے ہین اور اتوار کی دن تو خط وغیرہ مطلقاً کچھ
نہین لیتے تمام روز افس بند کر دیتی ہین شہر والون کو
نہایت ایذا ہی دیکھئی اسکا کیا انجام ہوتا ہی فقط ۔

ایک برہمن کے یہان لڑکی اہل ہنود کی پیدا ہنی جاتی تھے
پنڈت جی ایک لڑکی پر ناخوش ہوئی تھے پیدا اوسکو
کوتھڑی مین بند کیا اتفاقاً اوسمین ایک کالا سانپ تھا
وہ اوس بچارہ کو لپٹ گیا ہر چند وہ لڑکا چلایا کہ مجھی
سانپ کاٹتا ہے دروازہ کھول دو مگر پنڈت جی نے
بہانہ سمجھکر نہ کھولا آخر اوس لڑکی کو سانپ نے کئی جگہہ کاٹا
اور وہ بچارہ جان بحق ہوا تھوری دیر کی بعد جسب دروازہ
کھولا تو اوسکو مرا ہوا پایا عزیز و اقارب کو خبر ہوئی واویلا
مچایا روتے پیٹتی اوٹھالے گئی تحقیقات درپیش ہے
دیکھی پنڈت جی کیا سزا پاتی ہین یا صاف چھوٹ جاتے
ہین فقط انوا اخبار شعلہ طور مطبوعہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی

رای بریلی

کچھہ عرصہ ہوا کہ اجودھیا بخش تعلقدار پرگنہ دلمؤ کی یہان بعدد
بہت سی از قسم اشرفی و زیور و طلای سادہ و مرصع وغیرہ کے
چوری ہوئی باوجودیکہ دربان اور سپاہی وغیرہ بہت سے ملازم
ٹہاکر صاحب کی تھی اور اوس رات کو ناچ رنگ کا جلسہ تھے
ٹہاکر صاحب کی یہان تھا اور لوگ تمام رات بیدار و ہوشیار
تھی مگر تعجب ہے کہ اتنی بڑی بھاری چوری ہوئی اور کسیکو
کانون کان خبر نہوئی اور کچھہ آہٹ نہ ملی حتی کہ ٹہاکر صاحب کے
جورو اور بھتیجی کا بھی زیور اتروا یا اونہون نے بھی شور و غل نہ مچایا
باہر والون نے ناچ رنگ کا فراڈ تھا جورون تی در پردہ اپنا
کام کیا پہری والا بھی اندھا بہرا ہوگیا کسیکو آتی جاتی نہ دیکھا
چور ایسی واقف کار تھی کہ اتنا مال و اسباب اسطرح اوٹھالی گئی
کہ گویا اپنی ہاتھہ کا کیا ہوا تھا اور اب تک چوری کا سراغ و

وتپانہ لگا صاحب سپرنیدنٹ وسٹرک اور انسپکٹر موقع واردات پر پہونچی اور کیفیت چوری کی دریافت کی اصل حال معلوم نہوا تہا کہ صاحب نے اپنی باندیون اور گہر کی مستورات کو گواہ واقف کار لکہوایا خود تو مصروف برقص و سرود تہے گہر کی اندر کا حال کیا معلوم چوروں کے وضع اور صورت نہ بتا سکے مسماۃ بہلبیا باندی منجملہ گواہون کے تہی اوسکو بہی ادائی شہادت کیواسطی حاضر کیا چونکہ اوسنی تو کبہی حکام وقت کے صورت خواب مین بہی نہ دیکہی تہی صاحب کے صورت دیکہتے ہی بدحواس ہوگئی نہایت خوف و رعب سے کچہہ کہہ نہ سکی خدا جانے کیا معاملہ ہوا اندام مین لرزہ پڑا ناچار ہوکر زمین پر گر پڑی سنگریزون وغیرہ کی رگڑ سی تمام بدن اوسکا چھل گیا اور اوسکا علاج شروع ہوا مسماۃ مذکورہ چورون کا تو حملہ چہیل گئے مگر حاکم کی رعب کا بوجہہ نہ اوٹہا سکی اب اٹہاکر صاحب اپنی مال کی ملال مین رہتی ہین مال کا مال گیا باندی کی جان پر آئی یکی نقصان مایہ دیگری شماتت ہمسایہ اسیکو کہتی ہین فقط

کلکتہ

دس بارہ روز ہوئی کہ قبرستان جو مالک ٹولہ مین ہے اوسمین کی ہزار آدمیون کا ازدحام ہوا اوس روز راز دحام سے کئی روز پیشتر ایک اہل اسلام کی لاش وہین دفن کے گئی تہی اوسکی دفن کی دو تین روز بعد چند آدمیون نے جو اوس پاس جوسی گہرین رہتی ہین ادہی رات کو اوس قبرمین سی ایک عجیب آواز سنی صبح کو وہ اوس قبر پر گئے اور کہڑی ہوئی وہانکی زمین کو جنبش ہونی لگی گویا زلزلہ پیدا ہوا اور پہر وہی آواز سنی مین ای اس ماجری کی شہرت بہت دور تک ہوئی اور سیکڑون ہزارون آدمی دیکہنے کیواسطی آنی لگی بعضون نے وہ آواز سنی بعضون نے کہا کہ یہ آواز ہم نہین سن سکتی آخرکار وہ مدفون کے زوجہ آئی جب اسنی اپنی شوہر کی قبر پر قدم مارا اور زمین موقوف ہوئی اور تب سی کسینی نی نہ سنی فقط

از خیرخواہ ہند مطبوعہ اکتوبر سنہ ۶۳ عیسوی

یورپ

نور الابصار آگرہ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۸ اکتوبر مین اخبار انگریزی سی یہہ ایک عمدہ حکایت منقول ہے کہ ملک فرانس مین ایک بیوہ عورت دوکان قہوہ خانہ رکہتی تہی عرصہ کئی سال کا گذرا کہ اتفاقیہ ایک مرد اشراف سی اوسکی دوکان پر آیا اور ایک پیالہ قہوہ اور پارہ نان طلب کیا عورت مذکور نے اوسی خریدار التصور کرکی قہوہ اور طعام فوراً بخوشی خاطر دیدیا جب وہ شخص کہانی اور پیسی سی فارغ ہوا اوسوقت اوس عورت نی دلمین سمجہا کہ یہ قیمت قہوہ اور طعام کے حسب دستور ادا کردیگا مگر وہ شخص بغیر ادا کرنی قیمت کے

چلا گیا عورت نے بسبب اپنی نیک نہادی اور خوش خلقی کے اوس سے کچھ نہ طلب کیا غرض یہ فرد کو ہر روز برابر اوس دوکان پر آیا اور ہر روز ایک پیالہ قہوہ کا پیا اور کہا نا کہا یا عورت نے طور سے اپنی دوستانہ اوس مرد سے ایک خرقہ طلب نکیا بعد ازان وہ مرد پھر کبھی دوکان پر نہین آیا اور اوسکا کچھ حال معلوم نہوا تا بیک عرصہ کئی سال گذر گیا یہ عورت بدستور اپنی اوسی پیشہ دوکان پر مشغول رہے فی الحال چند روز ہوئی کہ شہر سمرقند دارالسلطنت قرالس مین ایک حاکم نے اوس عورت کو اپنی محکمہ مین طلب فرمایا اور وہ اس سبب سے بہت ڈری اور دل مین حیران ہوئی کہ مجھسے ایسا کونسا قصور ہوا ہی جو حاکم طلب کرتا ہی ناچار خوف زدہ ڈرتی ہوئی اوس حاکم کی باس پہنچی اوسوقت اوس حاکم نے ایک وصیت نامہ اوسکی شخص کے طرفسے جو اسکی دوکان پر بلا قیمت قہوہ اور طعام اپنی صرف مین لایا تہا اس عورت کو پڑہکر سنایا خلاصہ مضمون اوسکا یہ تہا کہ مین فلان شخص اپنا سب مال کثیر اور اسباب اوس عورت قہوہ فروش کو جسنے مجکو سالہا روز تک بلا قیمت کہانا اور قہوہ دیا سپرد کرتا ہون اوسکو مناسب ہے کہ وہ اب پیشہ دوکان کو ترک کرکی اپنی اوقات بخوشی تمام بسر کری غرض وہ شخص مرگیا اور سب مال نقد بہت سا اور اسباب بموجب اوسکی وصیت کی اس عورت نے حاصل کیا سبحان اللہ نیاک نیتی اور عالی حوصلہ ہو تو ایسا یہ ثمرہ حاصل ہوا اگر وہ عورت ہراہ تنگ نظری اور پست ہمتی اوس شخص سے زر بیقیمت اپنی قہوہ اور کہانے کے طلب کرتے تو یہ اسقدر مال و اسباب اوسکو کیونکر حاصل ہوتا — دوربین کلکتہ نمبر ۲ مرقومہ ۱۵ اگست ۱۸۳۷ء سے لکہا ہے کہ بروز جمعہ دوسرے ۱۵ اگست کو ۱۰ بجے شب کو مین بکٹوریا ملکہ معظمہ شاہزادہ پرنس آف ویلس صاحب اور شاہزادہ ارنسٹ اور شاہزادہ البرٹ ڈرزندان خود اور شاہزادہ الفرڈ اور شاہزادی ایلس اور شاہزادی بیٹرس لڑکیون اپنی کی ہمراہ ہم عالی اول اینٹ ہیاد تعمیر مکان یادگاری رایل ہائیس کالن شاہزادہ پرنس البرٹ متوفی شوہر اپنی کے جو چوٹی پہاڑ کرنیگ لاڑی گن پر تیار ہوگا اپنی ہاتہ سے رکہی ہے — برق خاطف بمبئی نمبر ۱۲ مطبوعہ یکم اکتوبر مین تحریر ہے کہ اسٹیمر جیدو نامی ذخالی جہاز ۱۲ تاریخ ستمبر تک کی انگلستان کے خبرین لیکر کنارہ بمبئی پر لنگر انداز ہوا اوسکی ذریعہ سے یہ خبرین معلوم ہوئین کہ فوج سلطان روم خلد اللہ ملکہم نے شہر کٹی گبو بای تخت ملک مانٹ نگرو کو مردمان مخالف باغیون سے اپنی قبضہ اور تصرف مین کرلیا اور اسیجگہ کا باغی شہزادہ بہاگ گیا باغیون کے گروہ نے وقت فرار ہونے کی شہر مذکور مین آگ لگادی اسکی سبب سے اوس شہر کی رعایا بہت خوف زدہ اور پریشان ہو رہی ہے

سرکار انگریزی کا ایک دخال جہاز [illegible] سیم شپ
اسٹیمر جو بندر حال [illegible] متعلقہ ملک [illegible]
پیشگر گٹھری روئی کی لیکر [illegible] کیطرف کو روانہ ہوا تھا اوس
جہاز کو نمبرال امریکا والوں کے ایک جہاز مسمی مانگولیا نے
ٹنہار راہ مین گرفتار کیا ہی اس جہاز مین دس لاکھ ڈالر کا مال
لدا ہوا تھا ایک کروڑ ڈالر ایک [illegible] سرکار انگریزی
کا ہوتا ہی فقط از اخبار عالم مطبوعہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی

چین

اخبار مذکورہ بالا مین درج تھا کہ اوس ملک [illegible] مردمان باغیون
نے بہت زور پکڑ لیا ہی جنرل وارڈ صاحب نے جو [illegible] مقام مستحکم
اور قلعہ جین لیے ہین [illegible] سے من میل کی فاصلہ پر فوج
انگریزی اور فرانسیس نے [illegible] شاہ چین کے بمقابلہ
دو ہزار باغی [illegible] کے ایک جگہ پر حملہ کیا تھا اوس وقت سب
فوج شکست کھا کر اولٹی پھر گئی اور ایک سو بیس آدمی ماری گئے
گئے مگر دوسری روز پھر [illegible] اور مردانگی سے [illegible] کی وہ جماعت
مخالفون کے لیکر شہر [illegible] جو ملک چین مین [illegible] اوسکی
تجارت بہت ترقی پر ہی [illegible] چین کیطرف سے جسقدر اسباب [illegible]
برمت ملک غیر کے جو کیفیت تجارت اسجگہ
کی چھپی ہے اوس کا حساب اس تفصیل
سے ہے

سنہ	مال جو باہر سے آیا	مال جو باہر کو گیا	میزان درآمد برآمد مال
۱۸۵۰	۷۷۰۳۸۶۹۰	۹۰۳۲۹۱۴۰	۱۶۸۰۶۸۱۳۰
۱۸۵۱	۸۳۲۵۷۷۲۰	۹۰۳۸۳۰۰	۱۶۸۶۴۱۵۱۰
۱۸۵۷	۱۰۴۲۷۸۹۵۰	۱۱۳۰۴۱۳۳۰	۲۱۵۳۰۷۲۸۰
۱۸۵۸	۱۲۰۶۱۱۸۵۰	۱۲۵۶۳۰۱۴۰	۲۴۶۲۴۱۹۹۰
[illegible]	۱۵۰۰۲۹۲۰۰	۱۳۳۲۰۰۵۵۰	۲۸۳۵۴۹۷۰
[illegible]	۱۸۳۲۶۲۳۰۰	۱۰۷۷۹۳۱۹۰	۲۹۱۰۷۲۴۹۰

شکر

اسجگہہ سے ایک صاحب جونہی اکتوبر کو خبر دیتی ہین کہ
[illegible] ہی تمامی [illegible] کے جو درہ شکر پر چڑہایا جاتا تہا
[illegible] مالا کی [illegible] کنارہ دریای انڈس
[illegible] ہارون [illegible] کی چھتون پر جمع ہوے
[illegible] اس [illegible] کا [illegible] کا جو دو فٹ تہا
[illegible] ایک ہزار بالسو [illegible] شراب [illegible] کیواسطے فوج [illegible]
[illegible] کے اوسپر لڑی ہوئی تہی اول لوگون کے دلون مین [illegible]
ہوا کہ البساطول اور [illegible] جہاز اس تیز امواج مین کیونکر
گذرینگا دیکہنے سے دیکہتی جاتی ہے منٹ کی عرصہ مین وہ [illegible]
شکر کی دارامین آگیا اس مقام پر چند صاحب لوگ
جو اوسکا تماشا دیکہنے آئی تہی اوتر پڑی اور اوسنی آگ کو
انبار سے لیا اوسکی بعد ایک کا رسپانڈنٹ [illegible]

انتیسویں تاریخ کو لکھتی ہین کہ دہی دہوان سے پانچ دن کے عرصہ مین شکرسی دہان پہونچا اور دیسر دزر پور کو جاتا بہلا ہر بادی شہر مٹہن کوٹ کا بہت طغیان آب کے دریا واقع ہوجکا ہے اب سنا گیا کہ دریا سی کچھ ہٹا ایک شہر نواور مسجد تیار ہوا ہے کیونکہ نواب صاحب بہاولپور نے اسکی مصارف مین بہت کچھ مدد دی اور مہیڈ کو اڑ نیچاب کا دہان تہادہ دہان شکر کو بجد یا گیا فقط از اردو دہلی لزر نمبر ۳۰

رام پور بولیا

بہلی اس سی کسی اخبار مین طوفان شدید کی آمد کا حال تجھا رام پور بولیا لکھا گیا ہے اب دریافت ہوا کہ دریای کی طغیانی اور پانے کی برہی کی سبب سے تمام کچہری مکان اور سرکاری مکان اور کتب خانہ اور ڈاک بنگلہ وغیرہ سب دریا برد ہوے فقط ایک مکان جلیخانہ کا اور اور دو چار کچہ مکان کی دیلہای رہی ہین باقی سب شہر ویران ہے فقط

کراچی

وہان کی ایک مکاتبہ مکتوبہ ۱۱ اکتوبر سی واضح ہوا کہ شرقی کنارہ پر تہوڑی دن ہوئی ایک سخت طوفان واقع ہوا اور مانوین مہاد سمانے جو بندر کیطرف جاتی تہین غرق آب ہوئین اور قریب

انکیو جان کی زیان ہوا اور کئی کشتیون کو بہی ضرر پہنچا تیسویں تاریخ سے بمبئی سندہ اور راج پوتانہ کی ڈاک جو روانہ ہوئی تہی نہین ای کیونکہ ڈاک کی کشتی متصل بیکن لیٹ کی پہلی تاریخ کو ڈوب گئی اور ایک آدمی بہی اس مین سے ساتھ غرق آب ہوا — تیسری کہ جسکا ذکر لکھا گیا ہے اوسکی سبب زراعت کو یہان بڑا ضرر پہونچا لکھتی ہین کہ یہ ٹیڈی کی سبب سے فصل خراب کرکی ای تہی اور خاص کر اسکی سبب سی اس ضلع مین بمقام تارہ دمیر پور و شکارپور اور نصیر اور میان تالپور قاس کے بہت نقصان ہوا روئی کی کہیتون مین تو اکثر کئی جگہہ ایک تباہی باقی نہین رہا اور اج کل یہان موسم بہت السدید اور خراب معلوم ہوتا ہے کوئی گہر ایسا نہین کہ جسمین عارضہ نجار اور تپ لرزہ کی شکایت نہ ہو مگر فضل الہی سی اکثر انجام بخیر ہوتا ہے اور آدمی جان کا زیان بہت کم ہی — اور سر مارٹل فریر صاحب بہادر کی تشریف لیجانی اس جو بمقام سندہ خبر تہی سو جناب ممدوح بسبب کثرت کار امسال موسم سرما مین نہین تشریف لیجائینگی فقط

جہالنسی

اوسجہ کے ایک چٹھی مرقومہ ۲ اکتوبر سی مستنبط ہوا کہ سپور سندیٹ

پولس نے بمقام للت پور چند باغیون کو جو دیکی سنگھ
مشہور رغنہ باغیون کے ساتھہ سرکردان بہیرہ تھے
گرفتار کیا اور کچھہ ہاری ہی گئی اب یقین ہے کہ نامی مفسد
بجور سنگھ بھی جو ایک مدت سے جان چھپائے اوس نواح
مین روپوس براہی گرفتار ہو جاے — کپتان بیلی صاحب
نے معاودت کی اور جیکبس صاحب بمقام گوالیار
واپس تشریف لی گئے فقط الصنا

تاریخ میلاد

ہفتہ لذ نشہ مین نوید مسرت روحے اعنی ہر ہفت روز سنا دماے
تاریخ میلاد فرزند دلاانزاد راجہ ٹیکا نہال سنگھ صاحب تالیف
میر حاتم علی صاحب متخلص بکلیل جلوہ صفحہ مظہر العجائب
ہوی تھی اس مرتبہ میر مخف علی بحر رسایع نے بقدر فکر ناقص اپنے
کے تاریخ میلاد ایجاد کی وہ بھی بنظر مذر نیاز ناظرین والا
تمکین درج صحیفہ اخبار کیجاتی ہے فقط

تاریخ

در فصل گل نسیم بہاری چنان وزید — گل گل شگفتہ غنچہ دل سبز و نو دمید
آمد بہ نو نہال تمنا بر امید — شمشاد سرو بر رہش دلبری چمید
نعمہ سرای مطربہ چرخ از طرب سرود — تا عرش گل بہر دعا شاہد رسید
ہر کس بقصر راجہ ٹیکا نہال سنگھ — صاحب ہزار مژدہ زیادہ صبا شنید
یعنی مہین پور سعادت بلند بخت — نیک اختر یگانہ حقیقی در آفرید
تاریخ سال مژدہ میلاد سعد او — چیہان فکر جوان در یکنون شنیدہ بید

از مصرعہ اخیر جہان چون ہلال عید — این نعل شبرنگ ہی روغن وماہ دید
سنہ ۱۲۶۱ ہجری

الصنا

ہوا پیدا جو ٹیکا جی کی فرزند — تو یہہ روشن ہوا نور نظر سے
کہا سب نے جو چمکا نور تارہ — مبارک ہو کہ وہ لخت جگر ہے
سنہ ۱۲۶۹ ہجری

رہزنی ضلع مظفر نگر

مقام روڑکے سی سماہ جین بنس وارز وجہ گنگا سنگھ
صوبہ دار متوفی پلٹن سفر مینا معہ درگا سنگھ بیٹا اور
رامدین ٹنڈیل بنس وار کی واسطے لینے روپیہ بنس کے
میرٹھہ کو گئے چنانچہ مسماۃ مذکور جمعہ سو چھبیس روپیہ بنس
لی اور وہ روپیہ لیکر میرٹھہ ہی سے کوٹ کی کو واپس آتی تھی راستہ
سرای قصبہ لیا تولی ضلع مظفر نگر مین فروکش ہوی اور قریب
مین کنوا پر روانہ ہوی جسکا قریب موضع بنسی کی گاؤدی
اوسکی پہونچی اول ایک شخص کنہ فقیر سی نمود ہو کر اوسکی مزاحم ہوا
بعد مین دس بدمعاش ڈاکا سی اٹوٹی اور عورت اور ہمراہیان
کو بضربات آلہ مجروح کر کی جسقدر نقد و زیور تہا لوٹ لی گئی
جسکا تہانہ مین پہونچی تحقیقات شروع ہوی گرد نواح دیہات
کے زمیندار وغیرہ ماخوذ ہوی ہنوز مال و مجرم کا پتہ کچھہ نہین ملا
وہ عورت اور بلکہ کہ جو زیادہ مجروح ہوی تھی اسپتال مین
موجود ہین رامدین ٹنڈیل اور لڑکا سماہ جین کا روڑکی
مین اگیا دیکھا جاتی انجام کیا ہو ضلع مظفر نگر مین موقوف

وغیرہ دیہات کی چند بد معاش قوم گوجر سے ہی ردپوش اور اوارہ پھرتی ہین پہلی مقتبہ پور مین اگر ایک واردات
کرگئی تہی اور دہان کی جیف کنسٹبل کو بہی خوب مار گئی تہی اور دو تین واردات خاص کمالپور کی سڑک پر پہلی تہے
ایسی قسم کی ہو چکی ہین کہتی ہین یہ بد معاش کہاڑ کی جنگل مین بود و باس کہتی ہین راتو کو اپنی اپنی گہر ہی آجاتی ہین ہر چند
سرکاری اہلکار انکی تلاش اور دریافت گرفتاری کرتے ہین مگر پتہ نہین ملتی ہین فقط مظہر نگر کمال خوشی سے یہ خبر درج
اخبار کرتی ہین کہ جناب فضیلت مآب [illegible] سید رضا حسن خان صاحب منصف [illegible] بعہدہ صدر الصدوری
ضلع مراد آباد کی ہوئی جناب صدر الصدور صاحب کریم کہ ہمیشہ سلامت باکرامت رہے [illegible] ضلع
ضلع کی خوش نصیبی کہنا چاہئے جہان ایسی حاکم منصف خوش خلق رعایا پرور غریب نواز [illegible] صاحب کی عملداری ضلع
مظہر نگر کی اکثر رؤسا اور اہلکاران کو بہی اور خبری کہ جناب منشی گنپت رای منصف [illegible] یہان تشریف لاتے ہین
اونکی اخلاق اور عادات بہی اکثر اشخاص تقریب بہت اچہی مشہور کرتی ہین فقط [illegible] صحبت شیخان ہمہ خالی
سچ کہ صحبت فقرای کاملین کیمیای سعادت ہے ان گدڑیکی لعلون مین سب کچہہ دولت و کرامت ہے [illegible]
صاف بیرنگ یکرنگ رنگین ہو گیا چنانچہ مصداق اسکا یہ ہی کہ ایک زمیندار رئیس [illegible] موضع [illegible]
رہتی تہی چند روز ہوئی بمقام بہار پور ایک فقیر صاحب سند و درہم کی اونپر نگاہ [illegible] گئی فقیر اتر گئی ہوش ہوی ہوی تہی [illegible]
ضبط و ذوق شوق کیا آخر نہو سکا ۲۰ اکتوبر کو ہزارہا روپیہ کی حشمت دولت پر لات مار کر ٹہیکرون مین ملا کر گیروی بہاڑا ایک کہیکی
کمنڈل لیکر چلی گئی ہر چند سب اپنی بیگانون نے سمجہایا اپنی ذہن کی آگی کسیکی نہ سنی اور کہا دنیا ناچیز طالب [illegible]
و طالب مولا مذگر دنیا کا دہیان چہوڑا اور ہر گیان لیا ہمکو دانا کی نام جانے دو فقط روڑ کی موسم سرما شروع ہو گیا ہمکو کچہہ [illegible]
لگے فقط حکیم صاحب قبلہ سید اولاد علی صاحب مہتمم اپنی دولت خانہ کو تشریف لیگئی ہین راقم احقر خاک [illegible]
محرر مطبع احباب بالفعل کار اخبار نویسی انجام دیتا ہی اس ہفتہ مین خاص روڑکی مین دو تین واردات چوری کی واقع ہوئین خصوصہ
محمد خان کی حویلی بہت بہاڑی ہوئی کسی مقدمہ مین مال مجرم کا پتہ نہین لگا فقط جناب [illegible] صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس
نینی تال کو تشریف لیگئی تہی موء الخیر والیس تشریف لائی فقط التماس احباب مطبع اس ہفتہ مین حکیم سید اولاد علی
صاحب بضرورت خانگی اپنی دولت خانہ کو تشریف لیگئی ہین اور بالفعل مطبع مین سید نجف علی صاحب جانشین تخلص محرر مطبع
انجام کار مطبع کرتی ہین پس ہر ایک صاحب والا مناقب عنایت فرما کی خدمت فیض درجت مین گذارش ہے کہ آیندہ سی خط کتابت بنام
سید نجف علی کی رکہین اور جو روپیہ قیمت اخبار و کتب وغیرہ عطا فرمانین اوسکی ہندوی انہین کا دہردار حال کی نام ارقام

شحنہ ہند

۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء ۱۲

نمبر ۲۷	مطبوعہ سیزدھم نومبر سنہ ۱۸۶۲ع روز پنجشنبہ	جلد ۱

قیمت تکے	سال	ششماہے	ماہوار	قیمت تعلیم	سال	ششماہے	ماہوار
	۱۲ عدد	معہ	۱ عدد		عمہ	نعہ	۸ عدد

اجرت اشتہارات و دیگر مضامین مفید خاص فی سطر ۱ — اجرت مطالب فایدہ عام معاف

خلاصہ پولیس گزٹ الہ آباد نمبر ۵ حسب الحکم گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی

اشتہار گرفتاری باغی

مسمی رام نواز سنگھ سرگروہ ڈاکوان معہ ہمراہیان بتاریخ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ء رات کو مسمی نواز سنگھ باغی سرکار دنگر گروہ ڈاکوان فی ملباس ہیرا ہمراہ بتیس پچیس نفر ڈاکون مسلح بحربہ بندوق و تلوار و نیچہ و گنڈاسہ کے موضع بسشن پور واقع لب دریاے راپتی پر چار نفر مسافران ملازمان بھیک دہر کلوار کو جو برائے خرید غلہ جاتی تھی گھیر لیا اور کشتی پر چڑھا کر اوس پار دریاے سرجو ضلع اعظم گڈھ متصل موضع مہٹھا و کھیڑا کی لوٹ لیا اور دو ہزار نو سو اڑتالیس روپیہ نقد معہ اسباب متفرقہ اولنسی لے لیا اور بعدہٗ دو کامین بازار بلنہرا کی لوٹ لین اور مسمی لچھمن سنگھ کانسٹبل کو تلوار سی زخمے کیا جلیہ اوس کا

بغرض گرفتاری اہالیان پولیس شہر کیا جاتا ہے

حلیہ باغی مسمی رام نواز سنگھ بھلوخہ ضلع اعظم گڈھ سانولا رنگ موٹا بدن چہرہ پر ماتا کی داغ خفیف قد لمبا گلیمین تیسے کی کہنی بال سر پر مونچھہ ڈاڑھی برابر حجامت نہین بنواتا دھوتی جانگ کے اوپر تنک گفتگو صاف آنکھہ چھوٹی چھوٹی ناک اچھی ہے شکل بیر گے کوئہ کھنی ہوئے عمر تخمیناً پچاس برس کے قوم راجپوت — بباعث طوالت مہتمم جلوہ طور بلند شہر حلیہ ہمراہیان باغی مذکور درج نہین کیا اشتہار رامدین کہار ساکن المیاہیہ بھلوار پرگنہ المودہ نے موضع چورا مین مسمی پرمیشر اہیر کو بضرب تلوار قتل کر کر راہ فرار مانپا اہالیان پولیس پر تلاش اور گرفتاری اوسکے واجب ہے **حکم** جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر کو دربنولا یہہ خبر پہنچے کہ دو نفر کانسٹبلان نی ایک مخبر کے پاس حاضر ہو کر نالش کسی جرم کے نسبت اپنے افسر کے دایرے کے اور اطلاع اسکی اپنی افسر کو نہ کے ازانجا کہ یہہ امر خلاف قاعدہ ہی لہذا ہدایت کیجاتی ہے کہ آیندہ کو جملہ ملازمان پولیس رپورٹ قصور غیر حاضری وغیرہ اپنی اپنی افسرون سی کیا کرین

نمبر ۸۱۵ الف

حسب شرایط دفعہ ۸۵ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ ع

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ارشاد فرماتی ہین کہ مبلغ دو سو روپیہ ماہواری بابت خرچ تعیناتی جوانان پولیس زائد یعنی ایک چیف کانسٹبل ہیڈ کانسٹبل اور چوبیس کانسٹبل ۲۹ گانو مین اضلاع مین کورے و آگرہ کی باشندونکی ذمہ عا کیونکہ تعیناتی پولیس مذکور کی مواضع مذکور مین و باشندونکی مشہور و معروف بطریقہ ناشایستہ اور نظر سی ضرور پڑے **فرار ہر دیو قیدی حبلخانہ**

مسمی ہر دیو قیدی میعادی دو سال چھہ ماہ ولد کاچھی ساکن نگلہ جوہرے علاقہ تہانہ کھیر اگڈھ ضلع آگرہ دہا کی جیلخانہ میں سزا ہو گیا گرفتار کنندہ حسب تجویز صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مذکور انعام ملین گے **حلیہ قیدی** گول چہرہ گندمی کوتہ پیشانی پیوستہ ابرو تیس چشم بروت لبو ہر دو نرمہ گوش سوراخ ایک داغ متصل گوش ر ایک داغ پہوڑہ بر شکم ایک داغ پہوڑہ بر گٹنہ پای ۵ فٹ قد لمبا فربہ اندام عمر تخمیناً بیس سال

خلاصہ احکام گورنمنٹ گزٹ محکومہ ۲۱ اکتوبر

اشتہارات

صیغہ عدالت فوجداری

نمبر ۱۵۷ (الف)

مقام مینی تال — جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور سی مطابق دفعہ ۳۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ ع

ٹیگ صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ و کلکٹر بلند شہر کو
ختیار تحقیقات ابتداء مقدمات عدالت شش و
سپردگی و لینی ضمانت اور جملہ امور ضروریہ کا عمل میں

لمبر ۷۵۳ (الف)

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضور سے منصب علیحدہ
تحصیلدار سکندر آباد اور سید محمد تحصیلدار انوپ شہر
ضلع بلند شہر کو اختیارات مجسٹریٹ ماتحت درجہ دوم
متذکرہ دفعہ ۲۲ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے
عطا ہوئی صرف اپنے علاقہ کی پرگنو میں عمل درآمد کرنے

لمبر ۷۵۵ (الف)

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضور سے عہدہ ذیل
سومہ ذیل کو اختیارات مجسٹریٹ متذکرہ دفعہ ۲۲
ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ ع جو اونکی نامونکی سامنے لکھے ہیں
عطا ہوئے +

حسن رضا صدر الصدور مرادآباد اختیار مجسٹریٹ
محمد نجف خان منصف شاہجہان پور ماتحت درجہ اول
لالہ شیو دیال منصف اور
صدر امین بدایون اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم
میغنہ مال انکم ٹکس لمبر ۲۳۸ مقام الہ آباد
مہدی الزمان تحصیلدار بموجب ایکٹ ۲۲
سنہ ۱۸۶۱ ع کی پرگنہ دیوگانو ضلع اعظم گڈھ میں
اسسٹر مقرر ہوا +

رسید زر

جو بوفور عنایت مشتریان زر قیمت اخبارات وغیرہ
جلوہ طور کو وصول ہوا بطور رسید درج ہوتا ہے

لالہ بیخا تہہ صاحب محافظ دفتر	۱ع۵
چودہری بنن سکھہ صاحب رئیس	۱ع۵
محمد عبد الرزاق منشی نہر	۰ع۵ر
کنج لعل و جواہر لعل صاحبان زمیندار	۰ع۱ر
رای گینشی لعل صاحب	۱ع۵
سوداگر صاحب	۰ھ۰ر
چودہری لچھمن چند صاحب	۰ے۰ر
محکمہ منصفی	۱ھ۵
لالہ ٹہاکر داس صاحب ناظر	۰ع۵ر
منشی نانک رام صاحب	۱ع۵
مسٹر طامسن صاحب بہادر	۰ھ۰ر
منشی نظر حسین صاحب	۱ع۵
محکمہ فوجداری	۱ے۵
محکمہ پولیس	۱ھ۵
محکمہ بندوبست	۱ماع۵
لالہ دیبی سہاے صاحب	۱ع۵
لالہ بہولا ناتہہ صاحب	۱ھ۰
لالہ کنہیا لعل صاحب منشی شرکت	۰ے۰ر
لالہ ہرزاین داس صاحب گماشتہ	۱ع۵

تنازعہ علاقہ کہتیری

دہلی گزٹ اگرہ انگریزی مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۴۲ء
موصولہ بلوہ سورسی معلوم ہوا کہ درنیولا رانا دت نے
ایک گانو مہاراجہ صاحب کہیڑی کا جلا دیا اوسپر
راجہ صاحب نے غضبناک ہوکر واسطی ضبطی جاگیر
رانا دت اور گرفتاری سرغنا رفساد کی افواج
ظفر امواجکو روانہ کیا آکر کھ حسب الحکم سپاہ راجہ صاحب
وہان پہنچے تو ہمراہیان رانا مذکور جو واسطے روکنے
حکم ضبطی کی جمع ہوگئی تھے مستعد مقابلہ ہوئے
دیر تک بندوقین طرفین سی فیر ہوا کین کہتی ہین
کہ اس معرکہ مین دونون طرف کے پانچ چھہ آدمی
ماری گئی۔ اب تجویز ہی کہ کچھہ رسالانہ اوسکا
عوض جاگیر مقرر کردیا جاوے فقط

محاسبہ تغلب جے پور

صاحب دہلی گزٹ آگرہ انگریزی کو وہان کی خبر اسطرح
دریافت ہوئی ہی کہ بالفعل صاحب پولٹیکل
ایجنٹ بہادر جیپوری تغلب زر کثیر کا مواخذہ طلب ہے
اور اس بابت ایک شخص مسن گرفتار ہوا ہے
صاحب موصوف یقین کرتی ہین کہ وہ آدمی بہت سے
شخصون اپنی شرکون کو بتادے گا اور عجب
نہین ہے جو اس صورت مین اور بھی پوشیدہ
راز کھلین فقط

ہرات

یہہ شہر بہت توانگر اور زرخیز ہی اودہ ندی کی نین میل
تفاوت پر بسا ہی ہر طرف ٹیکری اور ٹبی بنی ہوئی ہین
اور گرد شہر مین ۲۰ سی ۹۰ فٹ بلند دیوار استادہ ہے
اور ۴۲ برج خشت خام کی ہستوار ہین پانچون دروازہ کے
باہر کچہ مورچہ بندی ہی سب سے زیادہ قلعہ اسکا مستحکم اور
محفوظ ہی اتر جانب دروازہ کی آگی ایک جدا مورچہ ہے
اور اوسکی آگی ایک بلند دمدمہ بروقت محاصرہ نادر شاہ نے
بنوایا تہا ایک اوسطرسی موجود ہے دس ہزار پیادہ انتظام
وحفاظت شہر کی اور پچیس ہزار لشکر جرار برائے تسخیر ہرات رہتے تھے
پہلے ہرات مین دُرانیون کی بادشاہت تہی ۱۸۱۹ء مین شاہ
محمود نے جسکی تصنیف دیوان محمود نامہ مشہور ہے تخت سلطنت ہرات پر
جلوس کیا ۱۸۴۳ء مین شاہ شجاع کا بہتیجا شہزادہ کامران
بادشاہ ہوا ۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء مین شاہ ایران نے ہرات
فتح کرکر امیر دوست محمد خان کی بہتیجی اور داماد سلطان احمد جان
کو سپرد کردی ماہ اکتوبر ۱۸۵۷ء مین کرنیل آرٹیلر صاحب کو
سرکار انگریزی سے حکم ہوا کہ تم بغداد سی ہرات مین جاکر سردار
سلطان احمد جان کی ریاست کو قبول کرو چنانچہ کرنیل صاحب نے
۱۸۵۸ عیسوی کے مارچ مہینی تک ہرات مین قیام کیا بعدہ
سلطان احمد جان نی کرنیل مذکور کو رخصت دیکر ظاہر کیا
کہ مینی اپنی دلمین یہہ تجویز ٹہرائی ہی کہ انگریزون کی ساتھہ
کچہہ واسطہ نرکہون پہر سلطان احمد جان سے

آخر مہینی اپریل کے افغانستان پر فوج کشی کی اور خاص
اودہ تک عبور کرکر مقام فراح پر قبضہ کرلیا مگر پیچھی اوسکو
معلوم ہوا کہ یہہ میرا خیال خام تہا ابہی امیر کابل جسکا
ایک بانو دنیا مین اور دوسرا گور مین لٹک رہا ہے
زندہ ہی یہہ سوچکر شہر ہرات کو واپس آیا سلطان احمد خان
امیر کابل کی بہیجا ہوئیں باعث اپنی بیٹیون بارک زئی لوگونکا
سردار اعظم سمجہتا ہی اور اسواسطی دروازہ فتنہ وفساد کا
کہول رکہا ہی کہ بعد رحلت امیر کابل سرداری اور حکومت
افغانستان کی شہرت بہادری کی سبب مجکو ملی اور ہزارہ
کی کوہستانی لوگونکو جو مذہب اثنا عشر رکہتی ہین
اپنی مدد کی لئی متفق کرلیا ہے کہ انکی ساتہہ لڑائے
کرہین امیر کابل کو بڑی مشکل پڑے گی — فرنیڈ آوائد یا
انگریز کے حوالہ سی صاحب کشف الاخبار بمبئی خبر ہرا تمیز
تحریر فرماتی ہین کہ ۱۸۳۵ عیسوی سے آجتک اوسط ملک
ایشیا مین امیر دوست محمد خان والی کابل ایک بڑا
ہوشیار اور کام کا آدمی بنا رہا اور بڑے دانائی اور تحمل سے
اپنی قوم مسلمان خود مختار پر حکمرانی کرتا ہی پہلی امیر سے
جو اور بادشاہ مثل چنگیز خان و کابلی خان و امیر تیمور لنگ
و بابر شاہ و نادر شاہ وے کابل ہوگئی ہین بڑے
ملک ستان اور حریص زمین ایشیا تہی لیکن اتنی دیر
کسیکا حکومت کو قیام نہین ہوا اور امیر دوست محمد خان
جو سرکار انگریزیکا بہت وفادار دوست ہے اوسنے
اپنی اولوالعزمی سی بہت سے مقام فتح کئی اور تبت
اپنی سلطنت مین کسیکو دخل نہین دیا اور اب
ہمت دلیرانہ کرکر شہر فراح کو دشمنون سی چہین لیا
اور لڑتا بہڑتا معہ لشکر جرار شہر ہرات پر جا پہنچا ہے
اور وہانکا محاصرہ کرلیا ہی اور پینتیس ہزار فوج
معہ چالیس ضرب توپ ایمہ کابل کی ہمراہ ہے
اب وہ تسخیر ہرات کے تدبیر کر رہا ہے — اور سردار
سلطان احمد خان والے ہرات کے ساتہ ہزار سپاہ
معہ بیس ضرب توپ مقام معرکہ مین ہی اور چار ہزار
لشکر ایرانی سی حفاظت شہر ہرات کرتا ہی — اور
مقام مسجد مین دس ہزار ایرانی معہ ساٹہہ ضرب توپ
لیس و تیار پڑے ہین اور گوش برآواز ہین اور پندرہ ہزار
فوج ایرانی واسطی مدد ہرات کے مقام کاہن مین جمع
ہوتی جاتی ہی — امیر کابل فی سرکاری ایلچی حاضر دربار
سی ظاہر کیا کہ پہلے مجکو دارای ایران کیطرف سے
چندان شک نہا مگر اب جو شہر ہرات کو محاصرہ کرکر
شامل کرنی افغانستان کا وقت قریب آگیا ہے
تو یقین ہے کہ اسحالت مین شاہ ایران خاموش نہ بیٹہیگا
کیونکہ شہر ہرات کے اندر ایک بڑا حصہ اہل تشیعہ لوگونکا
بستا ہی نظر براین شاہ ایران فی سفیر انگریزی کو
بطور شکایت وحکایت آگاہ کردیا ہی سو اسباب مین ہر روز
کچہہ معتبر اور مضبوط خبر آنیکی امید پائی جاتی ہی فقط

تاج بخشی سلطان روم

اخبار ہفتہ گذشتہ مین راقم نی تازہ خبر خانگی و میان
دما غیان بلونت نگر درج جلوہ طور کی تہی اس ہفتہ مین
تازہ کشف الاخبار بمبئی نمبر ۴۴ سی بحوالہ ٹائمس آف انڈیا
انگریزے معلوم ہوا کہ بعد جدال و قتال لشکر سلطان
روم نے بڑی شجاعت اور جوانمردی سی مقام
بلونت نگر کو فتح کر لیا اور سرکشون کو اوس مقام سے
نکال دیا یہہ حال دیکہکر شاہزادہ وہان کا بخوف
جان بہاگ گیا تہا سو جو کہ وکیل سب بادشاہان
عظیم الشان کی مقام استنبول پایہ تخت سلطنت روم
مین قیام پذیر ہین اونہون نی با الاتفاق ہمدگر
ایک مجلس منعقد کرکر شفاعت تاج بخشی شاہزادہ
بلونت نگر کی سلطان روم کی حضور مین کے
اب سنا جاتا ہی کہ قیصر روم نی نظر بر عاجزے
وکلاء متفقہ و مغلوبی و تباہی شاہزادہ مقام
بلونت نگر اوسیکو سپرد کر دیا اور حکم سی آزاد
رکہا ہے ع ایںکار از تو آید و مرداں چنین کنند فقط

فساد ملک سیریا

اسی اخبار بمبئی ۳۰ اکتوبر سی واضح ہوتا ہی کہ ملک
سیریا کا فساد ہنوز دفع نہین ہوا اور سبب
دیرشرفی کا یہہ ہے کہ وہانکی رعایا اور حاکم درحوالت

خالی کر دینی قلعہ بلگارد کی افواج روسی ہی رکہتے ہین
حالانکہ ترکیونی بنظر رفع فساد دو تین قلعہ انہے
اونہون کی چہوڑ دیے ہین مگر اوسپر انہے وہ فو
راضی نہین ہوتے ؛

اٹالے

بذریعہ اخبار صدرڈاک ولایت سے معلوم ہوا کہ سردا
جنرل گاری بالڈی اپنی ملک کے بہتری و بہبودے
کرنیمین بہت زخمی ہوا ہے اسکی اوپر یورپ کے عورتین
نہایت پیار اور محبت کرتی ہین اور دلاسا دیتی ہین
چنانچہ ایک بڑے بہادر پہلوان کی عورت جسکی تین بیٹے
جنرل موصوف کے ساتہہ ماری گئی ہین اپنا غم فراموش
کرکر اوسکی تشفی کیواسطہ آئی ۔ سردار محتشم نے فرمایا
کہ ای اہل اٹالی تم خاطر جمع رکہو مین کسی وقت تمکو
خود مختار بنا دونگا فقط

امریکا

انڈیمنڈنٹ ڈیلیسی صاحب برق خاطب بمبئی جو اخبار رقم طراز
ہین کہ درینولا بیلجم نامی لندنین بہاگ کرایا اور وہانکے
اخبار مین اوسنی چہپوایا کہ جب امریکا اور ترکی فوج
چارطرف سے غلبہ کرکر دکن پر حملہ آور ہوئے تو وہان کے
کانشکاران روے نی بخیال آمیزش لشکر عدو اپنے
غلامون کو روئی کی گٹہون مین بند کرکر سرحد فتنے
آگ لگا دے اور اکثر ونکو نشانہ بندوق کا بنایا

اور بعض کے ہاتھہ پانو باندہ کر دریا برد کر دیا پہر سب
لکیدل ہوکر امریکا والونسی مقابلہ کیا بعد قتال و جدال
و ضایع ہونے ہزارہا مردمان طرفین کے کہیت لڑائیکا
دکن والونکی ہاتھہ رہا اب فوج اوس میدانمین بکثرت
جمع ہے دونون جانب کا سینہ کینہ سی صاف نہین ہوا

مرلی گنج

ہرکارہ اخبار سی صاحب برق خاطف بمبئے لتسطیر کرتے
ہین کہ یہان پہراول کا سا فساد برپا ہوا ہی پہلے
ایک مجرم اہلکار فرار ہوگیا تہا اوسکی گرفتاریکے
لئی جو ایک جمعیت پولیس گئے وہ اولنسی مقابلہ پیش آئے
یہہ سنکر صاحب پٹے مجسٹریٹ بہادر نی برائے
سرکوبی مفسدان اوسطرف کے کچہہ اور آدمی روانہ
کئی ہین فقط

فرود اقوام وحوش

صاحب مفید خلایق اگرہ بحوالہ چیٹھی کرانچی بندر
تحریر کرتے ہین کہ اودہر کی مواضعات قرب وجوار
مین پہاڑون سی کچہہ اقوام انسان صورت
حیوان سیرت اوترآئی ہے — اس صورت مین
ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ موسم سرما مین تہوڑے
فوج سرکارے کو واسطی تنبیہہ و تادیب
مفسدان قوم مرے اور بہگتی کے ضرور
اوسطرف جانا پڑے ؛

اٹیدی ٹو ریل وے گزٹ دریافتی

صاحب وے گزٹ آگرہ خبر بر یلیمین ۲۹ اکتوبر تک کا
معاملہ یون تحریر فرماتی ہین کہ بموجب ایکٹ مبارکے
سب جنسٹ دستانے غیر ملازمون لاٹہیان لی لینی چاہیئے
کسلئی کہ ضرب لاٹہی باوجودیکہ ہندوستانے اوسکے
عادی ہین بہت نقصان پہنچاتی ہی کہ اکثر جانون
آن بنتی ہی اور کیفیت اسکے اہلیان پولیس و ملازمان
استیشان خوب جانتے ہین کہ اونکو ہمیشہ اس سبب سے
تصدیعہ ہوتا ہے اور پلس والے تو بدلا تکلیف کا عیوض
نذرانہ کی اہنڈیہ سی نکال لیتی ہین مگر غیر ولایتیکے لوگ
ہرگز متحمل اس حربہ کی نہین ہین رائے مہتمم جلوہ طور
بلند شہر جناب مہتمم صاحب وے گزٹ انگریزی آگرہ
اسباب مین جسقدر آپنے لکہا سب بجا اور درست ہے
لاکن اتنا خیال فرمائی کہ ہندوستان کی اشراف شہرے
لکڑے یا چہڑے مطلق ہاتہہ مین نہین رکہتے بلکہ وہ اسکو
درینولا فضول فعل جانتی ہین ننگی ہاتہون بضرورت
کار یا ملاقات گلی کوچہ مین نکلتی ہین اور جو کسان
و زمیندار ہندوستانکی اشراف ہین وہ صرف حفاظت
جان کی لئی سادہ لاٹہی پاس رکہتی ہین کیا معنی کہ اگر
وہ رات یا دن کو خالی ہاتہون جنگل جادین تو کتی یا سانپ
و بہیڑی و دیگر درندجانوردن صحرا ایسی کہ موذی بنی آدم
ہین کیونکر نجات پاسکتی ہین اور علاوہ اسکی ہر وقت

زمیندار کو اتفاق ہمراہے ہوشی و کہبت کیارے کی اکثر کام
ایسی متعلق ہین کہ بغیر لاٹھی ہونا اونکا غیر ممکن پس انصاف
کی جاہی کہ آپ یا مین صرف اپنے طبع آزمائی کی سلئے
ایسی باتین بذریعہ اخبار پیشکش حکام والا مقام کرین
جسکی تدارک سی سرکاری رعایا کا نقصان اور ہرج کا
متصور ہو لیکن بزرفاہ عام ہی اور پولیس والے اکثر ناحق
آپسکے عداوت سے ہم پر رشوت ہو جاتے ہین - اور غور
فرمائی کہ لاٹھی کوئی ایسا مہلک ہتیار نہین ہی کہ
غیر ولایت والے کو کیا بلکہ یہانکی کسی نازنین کو بھی
ضرر جان پہنچاوے - آج دبدبہ حکومت و شہرہ
سرکار انگریزیکا ایسا نہین ہے کہ ایک گہاٹ پانی
پیتی ہوئے شیر بکریکو ستاوی پھر رعایا کا کیا حوصلہ ہے
کہ لٹھہ بازی کرکر ایک دوسرے کو ایذا پہنچاوے فقط

گہاٹ الوپ شہر

ربانی ایکدوست معتبر کے مہتم جلوہ طور کو معلوم ہوا
کہ ایک لڑکی کسی مہاجن کی بعمر پندرہ یا سولہ سال کے
کا کنی نہان گنگا جی کا الوپ شہر کی گہاٹ نہانی گئی تھی
کپڑی اوتارکر اوسنی کنارے رکہی اور پہلا غوطہ لگائی
ایسی گرداب فنا مین ڈوبی کہ چشم حباب نے بہی اوسے
ڈونڈا یا پاب بحر خوبروئی کو اوچہلتی ندیکہا زیور مالیت
قریب دو سو روپے پہنی ہوئی تہی - اور ایک شخص کو
نہاتے ہوئی سانپ نے ڈسا کہ وہ مرگیا +

عیوض نیکے

ای یار کسیکو جو کوئی کلپا دیگا	یہ یاد رہی وہ ہے نہ کل پاویگا
اس دار مکافات مین سن اے غافل	بیداد کریگا آج کل پاوی گا

مظہر العجائب نمبر ۵۴ مین بحوالہ قاسم الاخبار درج ہی -
کہ ایک برہمن اور برہمنی رستہ چلتی ہوئی کسی درخت سایہ دار
کی نیچی کہانا پکا کر کہانی لگی ایک فقیر سائل آیا برہمنی نے
مصر جیکی موجب ارشاد اوسکو پیٹ بہر کر جمونا یا اور جل لینے
گئی مصرجی راہ کا ہلی سی سوگئی اوس گداگر جل بازنی برہمن کو
مار ڈالا برہمنے راہ مین آتی ہوئی اوسکی جنو نئی مار کر
براہ نرما چلنر باتین دلداری اور محبوبیکی کرتی ہوئی فقیر
کی ساتہہ ہوئے اور زمانہ سازیسی ظاہر مین اوسکو دوست قرار دیا
رستہ مین اہالیان پولیس روندہ کرتی آنکلی برہمنی اوسنے
مستغیث ہوئے اونہون نی حسب شاندہی مجرم کو گرفتار کیا
سو بعد ثبوت جرم وہ فقیر اپنی کیفر کردار کو پہنچا ہے سعدی

نکوئی با بدان کردن چنان است	کہ بد کردن بجائی نیکمردان

اور نیکی کن بدریا انداز کا نتیجہ اوس عورت عفیفہ کو
یہہ حاصل ہوا کہ اوّل تو اوسکی جان بچی دوسرے
خاوند سادہ لوح کا بدلا لیا تیسرے وہان کی صاحب منصب
نی تمام مال قاتل کا دیت اور خونبہا مین دلایا اور
چوتھے بجلدوے اس دانشمندی کے اوسکو
تین روپیہ ماہوار حین حیات سرکار سے وظیفہ
مقرر ہوا فقط

الہ آباد

دہلی گزٹ انگریزی مطبوعہ ۸ نومبر مین بحوالہ الہ آباد گزٹ مندرج ہی کہ الہ آباد مین واسطے آراستگی شہر کی تین کمیٹی مقرر ہونگے اور ہر کمیٹی کی ممبران کو مالکان مکان انتخاب کرینگے اور اونمین ایک ایک یا دو دو صاحب ملازم سرکار بہی ہونگی کہ اونکو اختیار بسنبت اورونکی زیادہ ہوگا اور غالبا کچھہ محصول بہی بڑہ جائیگا سو اسکا چندان غم نہین بشرطیکہ آراستگی و صفائی شہر قرار واقعی کیجاے — ۹۰ رجمبٹ گورہ ۱۱ اسلئے نومبر کو بذریعہ ریل الہ آباد سے آگرہ ہوتے ہوئی میرٹھہ روانہ ہونیوالے تہی — ایک کشتی دوخانی موسوم مرزا پور قریب مقام جہار کی ٹوٹ گئی — چہاونی الہ آباد مین بابت مکان دو شخصونمین بڑے تکرار واقع ہوے فقط

کلکتہ

اخبار ہرکارہ انگریزیمین بحوالہ ایک چٹھے ولایت کے مذکور ہے کہ صاحبان جلیل القدر جو ولایت سے کونسل ہند مین بہرتی ہونیکی تمنا نہین رکہتے وجہ یہہ ہے کہ کونسل مین کوئی صاحب ہندوستان کے عہدہ جلیلہ سکرتری پر ممتاز ہین اور صاحبان اپیل کے نام اوس عہدہ دار صاحب کی پیش نظر ہین — بسفارش جناب صاحب انسپکٹر جنرل اسپتالون کے کمانڈر انچیف صاحب نے ۱۵ نومبر کو واسطے روانگی بیمار گورنگے کو ہنان واقع اس دیار سی برائے سمول اونکی رجمنٹ کے اور ۱۵ دسمبر کو روانگی اورنی لشکر کی گورونکی دارجلنگ سی بخوبی فرمائی ہے فقط

تسکر کابل

اخبار لاہور کرانکل انگریزی بذریعہ ایک خط فارسی آمدکا ہر واضح ہوتا ہے کہ ہرات کے گرد امیر کابل نی دو قلعہ مضبوط اور بہت سے گڈہیان بنالی ہین اور چار ہزار فلیونکے مدد و نرات جاری ہی اور واسطے وصول زر کے نواح ہرات مین محاصلہ روانہ کردئی کہ وہ روپیہ وصول کرتی جاتی ہین — اور سردار افضل خان نے دوسو اونٹ محمولہ نقدی اشرفی و زر بدخشان سے امیر کے لشکر مین بہیجی ہین اور وعدہ اور بہیجنے کا کیا ہی — یہہ حال دیکہکر اکثر سردار ہرات و سردران سمرقند امیر کے اطاعت مین آگئی چنانچہ خلعت و انعام اونکو دیا گیا حوالیہ ہرات مین امیر کابل کا انتظام ہی اور ہرات مین سلطان احمد جان کا — وکیل شاہ ایران معہ تحایف دربار امیر مین آیا اور پیغام دیا کہ اگر آپ کابل کو واپس جائین تو شاہ ایران آپکو خرچ یہانتک پہنچنے کا دیگا بجواب اسکے امیر نے کہا کہ مین صرف ہرات لینی نہین آیا بلکہ کچھہ اور ارادہ ہے فقط

جنگ پوٹوماک

۱۸ اکتوبر کے خبر لندن سی آئی کہ دریا پوٹوماک پر ایک بڑے بہاری خونریزی ہونیوالی ہی اور مقام کورنٹ اور لیس برگ مین دو دن تک جنگ عظیم ہوے کورنٹ کے ایرمن کن فڈریٹ نے شکست کہائے مفصل حال دونون لڑائیونکا آیندہ درج ہوگا فقط

خلاصہ اخبارات ناگری و فارسی و اردو مقامات مختلفہ

ہزار بار رخم و کوزہ کردہ اندمرا | ہنوز خمراجہ زمرگ شیرین کار

نمبر ۵۴ اودہ اخبار عجائب روزگار مین زیب تحریر ہے کہ بمقام انونہ ضلع سلطانپور مین لالہ بنیا نہہ قوم کایتہ کی گہر سمی بالجو ہداوم فی دوسرا جنم لیا ہی اب عمر اوسکی پندرہ برس کی ہی وہانکی مدرسہ مین بتحصیل علم کرتا ہی گلی پر ایک نشان ہی پہلی جنم کا نام طالع سنگھ اور ذات رجپوت اور وقت پیدایش چار گھڑی رات رہے بتاتا ہی اور اپنی پہلی زنانیکی لوگون اور عزیزون اور گہر بار کو شناخت کیا اور ابتدا سی آخیر تک کا قصہ کہا کہ وہ سب درج اودہ اخبار ہی مگر اوسکو کسی نے نہ پہچانا ..... اکثر اخبارات اردو مین دیکھا گیا کہ حلاوہ اودی مین پار سنا تہہ کے موت کے کہیت مین سی نکلی نہی سو ہوئے دن بعد غایب ہوگئے ... لیکن ہی اخبار اتین دو چار خبرین عجیب دیکھنے مین آئین لاکن باین نظر کہ اللہ صاحب کو قدرت تو سب کچھ ہی مگر عادت نہین غیر معتبر بعید از قیاس جانکر درج بطور نہین درینولا میان شاہ نظام الدین صاحب صاحبزادہ حضرت میان کالی صاحب مرحوم نور اللہ مضجعہ دہلی سی لکھنؤ تشریف لیگئی وہانکی صاحب کشمیر بہادر بنجاطر پیرائے اور اجازت مشاہدہ عمدہ عمارات و مکانات لکھنؤ کی دیے [illegible] مطبع نول کشور اودہ اخبار مین ہے

قدم رنجہ فرمایا منشی نول کشور صاحب مہتمم مطبع و مالک کو ممنون اخلاق و اشفاق دہلی بنایا واقعی فی زمانہ یہہ مطبع ہے عمدہ عجائبات ہندسی قابل دیدے نہ لایق شنید اللہم زد فزد ..... شعلہ طور کانپور سے روشن ہی کہ وہانکی رئیسون نے برسے مدد صرف دار الشفا استبال چار ہزار چہہ سو چالیس روپیہ دیا ہی ..... منظر العجائب روڑکی مین درج ہی کہ وہان ۱۱ اور ۱۲ نومبر گہڑ ہوئے ہی اندرون صندوق مین تجویز ہے کہ جسطرح اور محکمون مین اتوار کے ہوتی ہے اوسیطرح کچہری تحصیلون مین بہی ہونی چاہئی ....

چین مین اب صاحبان انگریز بہادر بلا مزاحمت سیر کرتی ہین اور تجارت کے خوب ترقی ہی ..... شاہزادہ ڈنمارک کی ساتھہ ہونیوالے ہی اگر جلد ہوئی تو دورہ ہندوستان شاید ملتوی رہے ..... بڑودہ کے جیلخانہ سی بیس قیدی دو سپاہیون کو زخمی کرکر بہاگ گئے اس علت مین ایک سپاہی افسر کا کوٹ مارشل ہوا ..... دار جیلنگ کے پہاڑون پر گنجونا گہاس جسی کو نیپال مین بتی ہی بوئی گئی ہے اوس سے پیدایش سرکار کو بہت ہوئی .....

راولپنڈی مین ایک گورہ نی دوسرے گورہ کو جسکی میم بہی وہ فریفتہ تہا بندوقی مارڈالا اب گورہ قاتل اور میم باعث قتل دونون کا بنی ہوس بند مین ....

صاحب گوہر بار ماہوہ اخبار تحریر فرماتی ہین کہ

پولیٹکل اجنٹی گوالیار کا فیصلہ ہوگیا میجر کنگ صاحب
کاٹھیاوار کو تشریف لیجاوینگے اور میجر جیسن صاحب
پولیٹکل اجنٹ بھوپال اونکی جگہہ گوالیار مین مقرر ہوئے
. . . . . ملک ریوان کی اجنٹی ٹوٹ گئے اور اجنٹی
سنٹرل انڈیا سی متعلق ہوئے کپتان اومن برنصا حب
پولیٹکل اجنٹ بھوپال قرار پائے . . . . .
کوہ سپاٹو کا ایک خط راقم جلوہ طور کی نام آیا اوس سے
معلوم ہوا کہ ماہ فروری ۱۸۶۳ء مین پلٹن گورہ رفل
مقیمہ سپاٹو دہلی جاوی گے . . . . . ایک اور خط
مقام گڈھوال رام پور کا مطبع جلوہ طور مین آیا
دریافت ہوا کہ وہانکی صاحب کلکٹر بہادر بندوبست
جدید مین بڑے سرگرم اور مستعد ہین اور وہ چاہتے
ہین کہ ماہ جنوری تک سب کام انجام ہوجاوے
اسلئے اپنی ہاتہہ سے بہت محنت شبا نروز یکی ساتہہ
کام کرتی ہین سنا گیا کہ شروع سال سی جواب کلکٹر
صاحب بہادر کی دفتر مین محرر ہین ڈپٹی انسپکٹر مقرر
ہونگے . . . . . کشف الاخبار بمبئی مین دوسرے
تاریخ کی خبر ولایت یون تحریر ہے کہ ملک افریقا
کیطرف ایک ڈاکٹر نامور لونگ سٹرو کشٹن صاحب کو
حالت مسافر مین معہ اونکی جماعت کے سخت مصیبت
پڑی یعنی وہانکی باشندے اونپر حملہ کرنیکو ارادہ
ہوئی تہی مگر ڈاکٹر صاحب اپنے ہمراہیون کو لیکر چلے

تتمہ خبر افیہ بلند بشہر

جواب اول بندوبست قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۲
عیسوے کا مقرر ہوا لیکن ہنوز یہہ بندوبست
اختتام کو نہ پہونچا تہا کہ قانون نہم سنہ ۱۸۳۳
عیسوے جاری ہوا کل ضلع کا بندوبست لسبب سالیہ
ہوگیا اور اب بندوبست جدید درپیش ہے

سوال بروقت تقرری انکے جو دیہات
اس ضلع مین شامل ہوکر پرگنہ بدے قایم ہوئے
سو وہ دیہات کس کس ضلع سی شامل ہوئے
اور وہ متفرق شامل ہوئی یا کوئی پرگنہ
سالم بہے شامل ہوا باقی بہفتہ آیندہ فقط

چیستان فارسی

ہمارے ایکدوست کو بہت سے چیستان زبانی یاد ہین ہم بہے
اوسمین سے بطور استفسار وطبع آزمائی چند چیستان درج اخبار کرتے ہین

جانور دیدم عجب در کشور ہندوستان پشت او بر سر بہ باشد سر بہ پشت او بود

دیگر

چیست آن برگی کہ بعد از خشک شدن گل میشود

دود او اندر ہوا ہمیشہ سنبل میشود

لطیفہ کسی شاعر نے ایک امیر کے تعریف قصیدہ لکہا امیر صاحب شاعر سے خوش ہوئے
بیس ہزار روپیہ انعام فرمایا اگلی دن جو شاعر امیر صاحب سے طلب صلہ گیا تو ممدوح نے
ہنسکر کہا کہ تمنی اوسوقت زبانی ہمارا دل خوش کردیا تہا ہمنی تمہارا
اسونا نظر مین جلوہ جو اوسوقت کی نہایت تعریفون کیونکہ وہانکی زبانی جمع خرچ تہا اور تمہارے

قند مکرر

حساب صلہ نہ پوچھی جبھی میرے دل کی نمو ہوگا
حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا ہوگا

ذائقہ حسان مائدۂ سخن و مذاق فہمان معانی نو دکھن حضور ناظرین جلوہ طور مین یہہ نیاز آساس التماس رکھتا ہی کہ ہفتہ گذشتہ مین چند سطور در باب ارسال زر مالیات مطبع درج اخبار ہوئین تہا اور اسپر چند احباب کی بہ نی دستگیری فرمائی اب کہ پھر عموماً عرض پرغرض ہے کہ باقی احباب براہ تفضل زر واجب مطبع مین ارسال فرماوین اخبار نہایت دسمبر ۶۳ء بذریعہ کمانیہ بہ بزنگ معہ ٹکٹ آدہ آدہ نہ پائے ہند خواہ اپنی حاکو صلکی سی صرف لابدی سمجھکر مرحمت فرمائین اور اگر علو ہمتی اونکی مقتضی ہو تو ارسال زر پیشگی سالانہ یا فصلاً یا ششماہی مہتمم کو اپنا ممنون بنائین کہ نئی سال سی نیا حساب از روی شگون طرفین کو مبارک ہوگا انشاء اللہ اخبار ہفتہ وار روانہ ہوتا رہیگا جو کہ در نوع راقم آثم کو ترقی اخبار بدل منظور ہی چنانچہ ہفتہ پیوستہ مین تہتے نئی اخبار بڑہائی اور اس ہفتہ اور آیندہ مین بہی نظر برین دو ورقہ دیوان ذوق بہرہے اخبار اب کے متوئی آیندہ عدہ وفا ہوگا جو صاحب اس تحفہ خیر کو عوض زر مقررہ قبول فرمائین تو براہ مہربانی رقیمہ پوسٹ پیڈ سی تحفہ قیمت مرسلہ برایہ اطلاع مدین اور خلاصہ خیری ۶۳ء بطور نعم البدل ہمراہ اخبار ہے

اشعار غزل ذوق مرحوم بر سبیل تفریح لکہی جاتی ہین

زلف ہے دسکو دہو گرہ پر فگن آہن — ہووے جای موج پیدا مار زہر آہن
جب بیاہی دوپٹا منہہ اوسنی وقت جو — برجر آہن ہے یا مہر درشن آہن
طاس قلیا مین کہا ہی اوسنی ابر مردہ کو — ڈوب مرو ڈوبنو ای بر بہن آہن
خط کو ہم لکہنی جو بیٹہے انہہ سے انڈی یہ ٹیک — یہ گیا خط لکہتی لکہتی شقہ مین آہن
صحبت صافی دلان ہون مکدر زہرہ ول — زنگ سے آلودہ ہوجاتا ہی آہن آہن
تہرتا ہے سیل حوادث سے کوئی مرد نکا نہہ — شیر سیدا تیر تا ہی وقت رفتن آہن

شعر معنی طلب

ایک شعر اردو مشہور ہمارے دوست سید شجاعت علی ساکن دانسٹہ ضلع سہارنپور نے حل معنی پیش کیا ہی علمایان لکہنؤ و فضلایان کلکتہ و محققان دہلی و میرٹہ و سہارنپور و طلبا اگر دعوما کرتی ہین جو صحیحا جواب سکا پیڈ بہیجین گے اونکی نام یہان درج ہوگا

ٹوٹی دریا کی کلائی زلف ابہی بام مین — مور رنجہ مچہلی مین دیکہے آدمی یا دام مین

خبر بلند شعر

بلند شہر مین ہے اجکل بخار کا زور — صدا رام رام و شیو نکا جا بجا ہے شور
مریض اور معالج ہین مبتلا دونون — اسیکو آتے ہی ہا ہے کسیکو زور کا دور

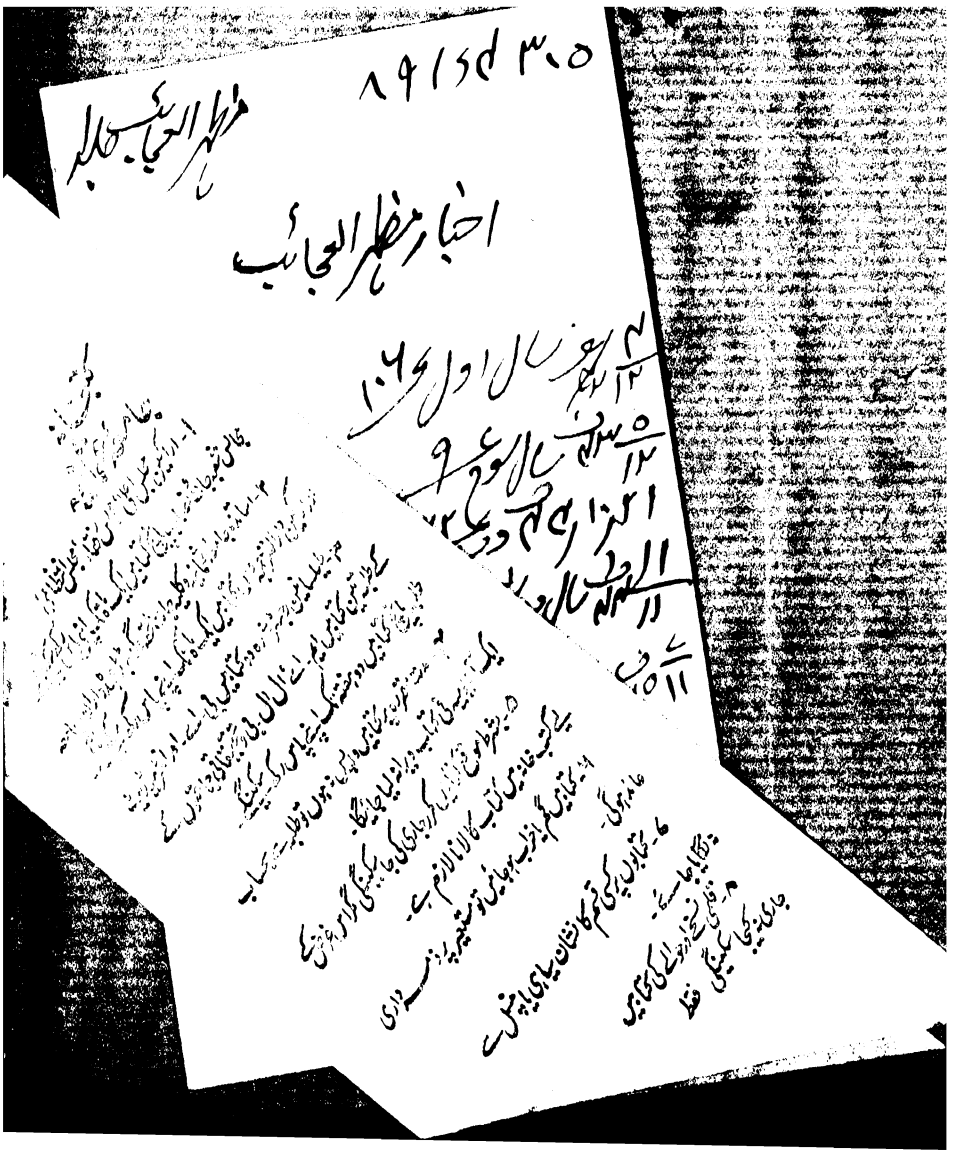
تپ و لرزہ کا زور بدستور ہے تجمنا نصف خلقت یہان کی رنجور ہی شعر

ہر چہ ہست از سیاست اعمال مد انجام ماست — ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

خدا تعالے جلد اس بلا کو دفع کری — سابق جو حال قدیم ہو لالہ ہرسہائے مختار کمشنر کا لکہا گیا تہا اسنا جاتا ہی کہ وہ میعاد پہل مرافعہ اگرہ مین ضمانت پر رہا ہے — گنگا جی کی نہاوالی جو گہاٹ ڈکٹہ کلکٹر سی آئے تو در فتہ ہوا کہ میلہ دہانکا باوجود ہیضہ کی مانند کی سبب نسبت سابق کم ہوا اور بوجہ بیوپار کپڑے کی خرید فروخت نسبت ہوئی عطار دکو دہانکا بڑا افسوس رہا — اور نوابر کو مسادے ہوئی کہ ایکہزار جوان اٹہارہ بیس برسکے عمر کی صفر مینا یعنی صفا سیدا کے پلٹن مین بہرتی ہونگی جسکو لوکری منظور ہو حاضر آوے — جناب صاحب کلکٹر بہادر دام اقبالہ قائم مقام دورہ مین — جناب سنکلیر صاحب بہادر دام فیالہم کی خبر آمد آمد سہر سنی گئی ہے فقط

مطبع نشی لعل مکان مستر مانکی صاحب بہادر مین کاپردازون مطبع مین طبع کیا

19/5/04
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی ۔مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔


مظہر العجائب جلد
اخبار مظہر العجائب